# دو روپ محبت کے

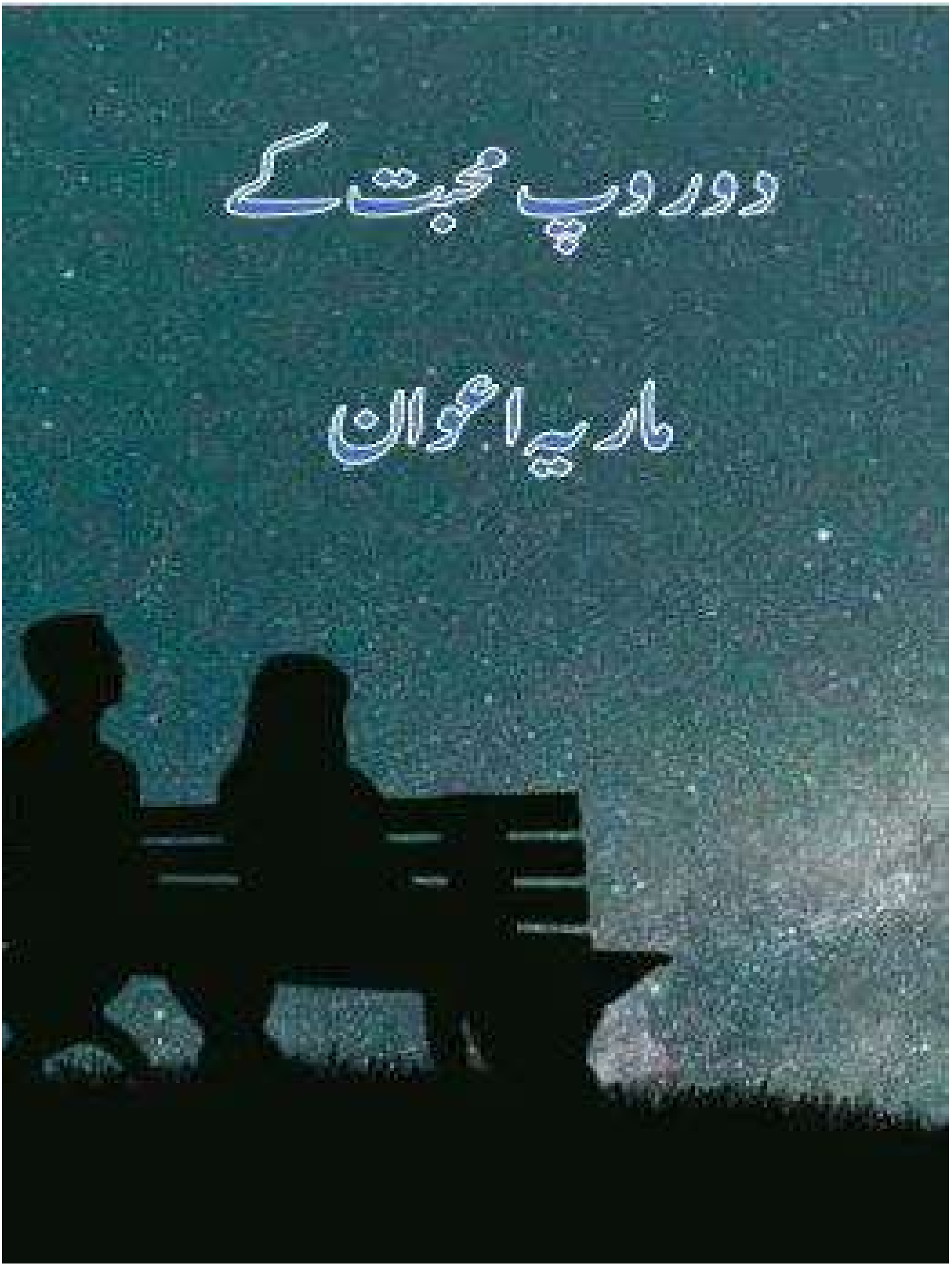

ماریہ اعوان

# دو روپ محبت کے

## ماریہ اعوان

### مکمل ناول

بیٹا بیٹھ جاو آرام سے کیوں پورے ہسپتال میں چکر کاٹ رہے ہو۔۔

شبیر کتنی ہی دیر سے بے چینی سے ایک چھوٹے سے ہو سپٹل میں چکر لگا رہا تھا

اماں میں کیا کروں بے چینی ہو رہی ہے یہ ڈاکٹر ابھی تک باہر کیوں نہیں آئی بھلا اتنا وقت لگتا ہے بچہ پیدا ہونے میں۔۔

ہاں تو ماشاءاللہ سے جُڑواں بچے ہیں ٹائم تو لگے گا تمارے اسطرح چکر کاٹنے سے جلدی نہیں ہو جائے گا ادھر آکر بیٹھ جا میرے پاس۔۔۔

وہ اپنی ساتھ والی سیٹ پر اشارہ کر کے کہتی ہیں

اچھا اماں بیٹھ جاوں گا آپ دعا کریں نہ سب ٹھیک ہو۔۔

ہاں میں تو دعا ہی کر رہی ہوں سب ٹھیک ہو گا۔۔وہ دیکھ ڈاکٹرنی آگئی باہر

شبیر فوراً ڈاکٹر کے پاس چلا گیا

مبارک ہو جُڑواں بیٹے ہوئے ہیں

لیڈی ڈاکٹر نے بشیر کو خوشی سے بتایا

اوہ شکر اللہ کا۔۔میری بیوی کیسی ہے ڈاکٹر؟

اس نے ہاتھ اٹھا کر شکر ادا کیا پھر آنسہ کا پوچھا

یس شی از فائن بٹ ابھی ہم نے اُنہیں اپنی Observation میں رکھا ہے بچے بھی ٹھیک ہیں آپ انہیں دیکھ سکتے ہیں نرس زرا چیک کر لے بچوں کو پھر آپ تھوڑی دیر میں مل لیجئے گا۔۔

لیڈی ڈاکٹر تفصیل سے بتاتی ہے

بہت شکریہ ڈاکٹر صاحبہ اللہ آپ کو خوش رکھے۔۔

عشرت بی بی (بشیر کی والدہ) ڈاکٹر کو دعا دیتی ہیں

ڈاکٹر مسکرا کو وہاں سے چلی جاتی ہے۔۔

---

ہائے بشیر بھائی یہ دونوں تو بلکل ایک جیسے ہیں شکل دیکھیں!

ماروخ (شبیر کی بہن) دونوں کو گود میں اٹھائے بولتی ہے

ہاں ماشاءاللہ بلکل ایک سے ہیں مگر دونوں کی حرکتیں ایک سی نہیں اس کو دیکھو فوراً آنکھیں کھول لیں اور یہ بچارا سیدھا اب تک آنکھیں نہیں کھولیں۔۔

شبیر باری باری دونوں کی طرف اشارا کرتے بولتا ہے

صیح کہ رہے ہیں یہ صاحب بہت تیز لگ رہے ہیں اور یہ بہت شریف۔۔اس کی آنکھیں دیکھیں کتنا پیارا رنگ ہے اسکی آنکھوں کا بلکل شہد جیسا۔۔اللہ کرے اسکا بھی ایسا ہی ہو۔۔

وہ دونوں کو غور غور سے دیکھ کر تبصرہ کرتی ہے

ارے ماروخ دونوں ہی جُڑواں ہیں ایک سی ہو نگی نہ آنکھیں۔۔۔لاو مجھے بھی دو مجھے بھی گود میں لینا ہے

آنسہ بہت مشکل سے بولتی ہیں

نہیں بھابی آپ کو ڈاکٹر نے ابھی ہلنے سے منع کیا ہے ٹانکے ہل جائیں گے میں آپ کے پاس لیٹا دیتی ہوں بس۔۔

آنسہ اپنا سر ہاں میں ہلاتی ہے۔

ا

چھا تم آنسہ کا خیال رکھنا میں زرا میٹھائی لے آوں یہاں بھی سب مانگ رہے ہیں۔۔

شبیر یہ بتا کر باہر نکل جاتا ہے

---

اے بی بی آرام نا بیجا کب سے ادھر ادھر کے چکر لگا رہی ہے۔۔

اُسی ہو سپٹل کی ایک کام والی جو کب سے اس نقاب پوش عورت کو بے چینی سے چکر لگاتے دیکھ رہی تھی اونچی آواز میں کہتی ہے

میں اپنے شوہر کا انتظار کر رہی ہوں پانچ منٹ کا کہہ کر گیا تھا ابھی تک نہیں آیا۔۔

تو آجائے گا بندے ایداں ہی کر دے نے بیجا اِتھے۔۔

اُسے مجبوراً ایک سیٹ پر بیٹھنا ہی پڑتا ہے۔۔

---

بچوں کو زرا پکڑا دیں انکو چیک اپ کے لیئے لے کر جانا ہے۔۔۔

ایک نرس اندر آکر کہتی ہے

کیسا چیک اپ ہونا ہے اب؟

ماروخ نے بچوں کو اٹھا کر نرس کو دیتے ہوئے سوال کیا

میڈم کچھ انجکشن لگانے ہوتے ہیں اور بھی کچھ ٹیسٹ رہتے ہیں۔۔

نرس دونوں کو احتیاط سے پکڑتی ہے

میں بھی چلتی ہوں آپ کے ساتھ۔۔

ماروخ نے چپل پہنتے ہو کہا

میڈم آپ کیا کرو گی جا کر اندر تو کسی کو جانے نہیں دیتے۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے دیہان سے پکڑیئے گا بچوں کو۔۔

ماروخ نرس کو دیکھ کر کہتی ہے

پریشان نہ ہوں یہ ہمارا روز کا کام ہے۔۔

نرس دونوں کو پکڑے باہر چلی جاتی ہے۔۔۔

---

ماشاءاللہ دونوں کتنے پیارے ہیں بلکل ایک جیسے۔۔۔

ڈاکٹر دونوں کے گال کو چھو کر کہتی ہے

یہ اس بچے نے آنکھیں کیوں نہیں کھولی اس کو دیکھو کیسے چاروں طرف دیکھ رہا ہے۔۔۔

ڈاکٹر نے دلچسپی سے کہا

ہاں جی یہ والا بہت تیز لگ رہا ہے اور یہ شریف سا۔۔۔

نرس نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔

اچھا انہیں باری باری میرے روم میں لے آنا

ڈاکٹر اپنا سامان اٹھاتے ہوئے وہاں سے چلی جاتی ہیں

---

وہ نقاب پوش عورت کتنی ہی دیر سے اِس موقع کی تلاش میں تھی کے نرس باہر نکلے اور وہ اندر جا کر اپنا کام کرے۔

۔۔

وہ اٹھ کر اِدھر اُدھر دیکھتی ہوئی احتیاط سے اندر جاتی ہے۔۔۔سب ہی بچوں پر پنک ریبن بندھا ہوتا ہے جس کا مطلب لڑکی ہے۔۔صرف ایک بچہ جس کے ہاتھ پر نیلے رنگ کا ریبن ہوتا ہے جس کا مطلب کے وہ لڑکا ہے۔۔

اس سے پہلے کے وہ بچے کو اُٹھاتی ایک کام والی بولتی ہے

بی بی تم اندر کیا کر رہی ہو یہاں آنا منع ہے چلو باہر جاو۔۔

میں خالا ہوں اسکی ڈاکٹرنی نے کہا ہے بچے کو لے کر آوں میں پوچھ کر آئی ہوں اُن سے۔۔۔

اس نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا

اچھا فیر کھڑی کی سوچ رہی آں۔۔ جاو جا کر لے جاو ڈاکٹرنی اینی فارغ نہیں ہوندی۔۔

نقاب پوش نے فوراً بچے کو اٹھایا اور باہر نکل گئی۔۔ ادھر اُدھر دیکھا تو سامنے ہی اسکا ساتھی کھڑا نظر آیا۔۔ تیزی سے چلتی اس کے پاس پہنچی۔۔

ایک کام والی نے دیکھ لیا ہے جتنی جلدی ہو سکے نکلو یہاں سے۔۔۔

بچے کو آدمی کے ہاتھ میں دیا اور خود باتھ روم میں جا کر اپنی نقاب والی چادر اتار کر بیگ میں رکھی اور دوسرا دوپٹا نکالا اور جلدی جلدی پہن کر باہر آئی۔۔ تیزی سے ہوسپٹل سے نکل کر باہر کھڑی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔ فون پر نمبر ملایا اور موبائل کان پر پر لگا لیا

جی سر کام ہو گیا ہم پہنچ رہے ہیں بس دس منٹ لگے گے۔۔

فون بند کر کے اپنے بیگ میں ڈالا اور ایک نظر سوئے ہوئے بچے پر ڈالی جسے نیند کا انجیکشن لگا کر بے سولایا ہوا تھا۔

---

ایسے کیسے کوئی ہمارا بچہ لے گیا ہمیں ہر حال میں ہمارا بچہ چاہیئے۔۔ ورنہ پورے ہوسپٹل کو آگ لگا دونگا۔۔

پچھلے ایک گھنٹے سے بچہ نہیں ملتا تو پشیر پاگل ہونے کو تھا آخر تین سال بعد اللہ نے یہ دن دیکھایا تھا اور ابھی ٹھیک سے خوشی بھی نہیں منائی تھی کے بچہ ہی غائب ہو گیا۔۔۔

ماروخ آنسہ کو سنبھالے کھڑی تھی جبکے عشرت بی بی ایک بچے کو اپنے گلے سے لگائے رونے میں مصروف تھیں۔۔۔

ہوسپٹل کی انتظامیہ ہر جگہ بچے کو تلاش کر لیتی ہے مگر وہ نہیں ملتا۔۔ بشیر کے دوستوں نے پولیس کو بھی خبر کر دی تھی۔۔۔ سب ہی لوگ اپنے بچوں پکڑے بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔

# دو روپ محبت کے

ماریہ اعوان

تھوڑی دیر پہلے جو جُڑواں بچوں کی پیدائش پر خوش ہوتے میٹھیاں کھا رہے تھے اب دکھ سے اس کے لیئے دعا کرنے لگتے ہیں۔۔۔

---

تین آدمی اپنا چہرا چھپائے کھڑے تھے ان میں سے ایک نے بچے کو اپنی گود میں لیا

سر بہت مشکل کام تھا یہ ایک تو کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا وہاں یہ ایک ہی پیدا ہوا تھا اور پھر ایک ملازمہ نے بھی دیکھ لیا تھا بچہ اُٹھاتے۔۔۔

بچے کو نقاب پوش آدمی کے حوالے کرتے ہوئے کہا

ہم جانتے ہیں اسی لیئے پیسے بھی تمہاری سوچ سے زیادہ دیئے ہیں یہ لو پورے آٹھ لاکھ ہیں۔۔

ایک آدمی نے نوٹوں کی گھٹیاں دیتے ہوئے کہا

عورت اور مرد کی آنکھیں پیسوں کی لالچ میں چمکنے لگیں۔۔ فوراً پیسوں کی گھٹیاں پکڑ کر اپنے بیگ میں ٹھوسنے لگے۔۔

یہ بات اگر کسی کو بھی پتا لگی تو انجام تم لوگ جانتے ہو۔۔۔۔

ان میں سے ایک لمبا چوڑا نقاب پوش آدمی آگے آکر اپنی گن کو لہراتے ہوئے کہنے لگا

جج جی سر آآ ہمم جانتے ہیں۔۔۔ اپ اپنی جان دے دیں گے۔۔۔ پر ربتت بتائیں گے نن نہیں کسی کو!

آدمی نے گن سے ڈرتے ہوئے کہا

ہمم گڈ اب جاو تم دونوں یہاں سے دوبارا نظر نہ آو۔۔

اوکے سر

دونوں تیزی سے سارے پیسے لے کر وہاں سے چلے گئے

---

**ایک ہفتے بعد۔۔۔**

بشیر میرا بچہ مجھے خواب میں آتا ہے۔۔۔ جیسے وہ مجھے بلا رہا ہو خدا کے لیئے اسے لے آو۔۔

آنسہ ابھی تک اپنے بچے کے غم سے نہیں نکل پائی تھی

کیا کروں میں آنسہ ہر جگہ ڈھونڈ لیا ہے پولیس نے پتا نہیں کہاں گیا ہمارا بچہ۔۔بس صبر کرو اب سمجھو اللہ نے ایک ہی بچہ دیا تھا ہمیں۔۔۔

کیسے سمجھ لوں یہ بشیر نا جانے اس معصوم کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہو گا۔۔۔

بس کرو آنسہ تمہاری طبعیت خراب ہو جائے گی اس معصوم کی خاطر ہی خود سنبھال لو۔۔۔

وہ اپنے دوسرے نچے کی طرف اشارا کر کے کہتا ہے

آنسہ روتے ہوئے اپنے بچے کو اُٹھا کر گود میں لے لیتی ہے

---

سر بچے کا پاسپورٹ بن گیا ہے آج شام کی فلائیٹ سے وہ آپ کے پاس پہنچ جائے گا میں نے سارا انتظام کر لیا ہے۔

--

اپنے مخصوص انداز میں بات کرتا یہ آدمی بہت پر فیشنل لگ رہا تھا۔۔۔ مگر اس کا تعلق ایک بہت ہی خطرناک گینگ سے تھا۔۔۔

...yes sir i know everything they will be there by tomorrow morning

(جی سر میں سب جانتا ہوں یہ لوگ کل صبح تک وہاں ہونگے)

تھوڑی دیر بعد وہ اوکے کہہ کر فون بند کر دیتا ہے اور بچے کو ایک جوڑے کو پکڑا دیتا ہے جو کے اس بچے کے نقلی ماں باپ بنے ہوئے تھے۔۔۔

---

بس کر آنسہ جو ہونا تھا ہو گیا اللہ کو یہ ہی منظور تھا کیوں سوچ سوچ کر اپنی طبعیت خراب کرتی ہے دیکھ اس معصوم کو ایسا ہی تھا وہ بھی شکر کر اللہ کا یہ ایک تیرے پاس ہے۔۔۔

عشرت بی بی گود میں اپنے پوتے کو اٹھائے اپنی بہو کو سمجھاتی ہیں۔۔۔

ہاں اماں میں بھی اِسے سمجھا سمجھا کے تھک گیا ہوں مگر یہ سنتی ہی نہیں۔۔

بشیر بھی بھی آنسہ کو سمجھاتا ہے

میں کیا کروں بشیر میری ممتا کو سکون نہیں ملتا ایسا لگتا ہے کوئی میرا حصہ کاٹ کر لے گیا ہو۔۔اب اتنی جلدی تو یہ زخم نہیں بھرے گا نا۔۔۔

ٹھیک کہتی آنسہ تو مگر دیکھ اس بچے کو۔۔۔ سنبھال خود کو۔۔اس معصوم کا تو نام بھی نہیں رکھا تم لوگوں نے بشیر بتا کیا نام رکھنا ہے۔۔

اماں سوچا تھا اسکا نام صُہیب اور اُسکا زوہیب رکھوں گا مگر وہ تو نا جانے کہاں چلا گیا۔۔

بشیر دکھ سے کہتا ہے۔۔

تو بس ٹھیک ہے اس کا نام صہیب ہے آج سے چل آنسہ اٹھ بچے کو فیڈ کروا کہیں اسے بھی کھو نہ دینا۔۔۔

عشرت بی بی صہیب کو آنسہ کی گود میں دیتی ہیں۔۔

---

ہیلو سر یہ آپکی امانت۔۔

دونوں میاں بیوی بچے کو ایک آدمی کے حوالے کرتے ہیں۔۔

Very beautiful child.... here is your money take it...(بہت خوبصورت بچہ ہے۔۔تم لوگوں کا پیسہ یہ رہا)

وہ آدمی بچے کو لے کر ایک بیگ کی طرف اشارا کرتا ہے۔۔

Okay thank you sir may we go now?

(اوکے شکریہ سر کیا اب ہم جاسکتے ہیں؟)

پیسوں کا بیگ تھام کر اُس آدمی سے پوچھا۔۔

Yes sure good bye!(ہاں ضرور گڈ بائے)

---

دو آدمی بچے کو لندن کے ایک روپوش ایریا میں بنے ایک محل نما گھر میں لے آتے ہیں۔۔اس گینگ کا بوس ٹائیگر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بچے کو دیکھتا ہے

Hmm he is beautiful so give him to jack

(یہ خوبصورت ہے اِسے جیک کو دے دو)

اور اسے کہہ دینا اس بچے کو ایک روبوٹ کی طرح ٹرین کر دے۔۔۔

ٹائگر سگریٹ کو دھواں چھوڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔

اوکے سر!

وہ آدمی بچے کو گود میں اٹھاتا ہے

hey listen اس کا نام کیا ہے؟

ٹائیگر اس آدمی کو روکتے ہوئے کہتا ہے

سر ابھی تک تو کوئی نام نہیں رکھا۔۔۔

آدمی نے جواب دیا

ہمم اس کا نام ضوریزر کھ دو اور اس کے سارے لیگل ڈیکومینٹ بنوالو۔۔

اوکے سر۔۔

وہ آدمی بچے کو لیئے باہر چلا جاتا ہے۔۔۔

---

دی بلیک گینگ (the black gang) ایک بہت خطرناک گینگ تھا جس کی دہشت پوری دنیا میں تھی۔۔ دنیا میں کسی بھی ملک کے بڑے آدمیوں کو اپنا کوئی بھی کام نکلوانا ہوتا وہ اسی گینگ سے رابطہ کرتا۔۔۔ اس گینگ میں مختلف ملکوں کے لوگ شامل تھے کچھ اپنی مرضی سے شامل ہوتے ہیں اور کچھ کو اسی طرح اغوا کر کے شامل کیا گیا تھا۔۔۔ ٹائیگر کا تعلق بھی پاکستان سے تھا اس لیئے وہ پاکستان میں کی جانے والی تمام ایکٹیوٹیز کو دیکھتا تھا۔۔۔ ٹائیگر کو اپنی جگہ کسی پاکستانی بچے کو ٹرین کرنا تھا کیونکے ٹائیگر کی عمر اب بڑھتی جا رہی تھی اس لیئے اس نے پاکستان سے ہی بچے کو اغوا کر لیا تاکے کوئی چاہ کر بھی بچے کو ڈھونڈ نہ سکے۔۔۔ یہ اس گینگ کا روز کا کام تھا دوسرے ملکوں کے بچوں کو اسمگل کرنا اور ٹرین کرنا۔۔۔

ضوریز کو بھی وہاں کے سب سے بہترین ٹرینز کے حوالے کر دیا گیا اور یوں ضوریز بھی بلیک گینگ کا حصہ بن گیا۔۔

امی ی ی... کہاں ہیں جلدی آئیں۔۔ دادو۔۔۔ یار آپ لوگ کہاں ہیں۔۔

صہیب گھر میں داخل ہوتے ہی زور زور سے بولنے لگا

کیا ہو گیا ہے صہیب آرام سے آتے ساتھ ہی شور مچا رہے ہو۔۔۔

آنسہ صہیب کو ڈانٹتی ہیں

ارے میری پیاری سی امی بات ہی ایسی ہے۔۔۔ آپ بھی سنیں گی تو خوش ہو جائیں گی۔۔

وہ آنسہ کو کندھوں سے پکڑ کر بیٹھاتا ہے

افففف ہو یہ دادو کہاں ہیں لگتا ہے انکو بہت زیادہ اونچا سننے لگا ہے۔۔

ہاں اب تو یہ ہی کہو گے بوڑھے جو ہو گئے ہیں ہم۔۔۔

عشرت بی بی اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے کمرے سے باہر آئیں۔

میری دادی جان۔۔۔ اس عمر میں انسان بوڑھا ہی ہوتا ہے اور کیا آپ نے ساری عمر جوان رہنا ہے۔۔۔

صہیب نے عشرت بی بی کو سہارا دے کر صوفے پر بیٹھایا

آئے ہائے اتنی بھی کوئی عمر نہیں ہوئی میری۔۔ ہمارے زمانے میں شادی جلدی ہو جاتی تھی ہنہ ابھی بھی اپنے سارے کام خود کرتی ہوں کسی کی محتاج تھوڑی ہوں۔۔

وہ برا مان کر بولیں

اوہو۔۔ دادو آپ تو برا ہی مان گئی۔۔ اچھا اب پوچھ بھی لیں آپ لوگ کے میں شور کیوں مچا رہا تھا۔۔

تم پہلے اپنی دادو کو تو تنگ کر لو۔۔ کتنی دفع کہا ہے مت چھیڑا کرو انہیں۔۔ اچھا اب بتاو کیا بات ہے؟

آنسہ نے ڈانٹتے ہوئے کہا

بات یہ ہے کے جو میں نے پچھلے ہفتے انٹرویو دیا تھا وہاں سے سلیکشن کی کال آگئی ہے کل بلایا ہے انہوں نے فائنل انٹرویو کے لیئے۔۔۔

اس نے خوشی سے بتایا

واقعی۔۔ شکر اللہ کا۔۔۔ میں نے بہت دعا کی تھی تمہارے لیئے۔۔

آنسہ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر شکر ادا کیا۔

یہ تو بہت اچھی خبر بتائی ہے مگر خالی ہاتھ کیوں بتانے آگئے جاو میٹھائی بھی لے کر آو اور اپنی پھوپو کے ہاں بھی بتا دینا تھا۔۔۔

جی دادو انکے گھر میٹھائی لے کر جاوں گا پہلے آپ لوگوں کے لیئے لے کر آتا ہو۔۔۔

جیتا رہہ اللہ برکت ڈالے تمہاری رزق میں۔۔

عشرت بی بی نے صہیب کا ماتھا چومتے ہوئے دعا دی۔

آمین اچھا میں تمہارے ابو کو فون کر کے بتاتی ہوں تم میٹھائی لے آو۔۔

آنسہ نے صہیب سے کہا

ٹھیک ہے امی میں ابھی آیا میٹھائی لے کر!

---

ان دونوں کے سر کے بیچ میں نشانہ لگنا چاہیئے ضوریز۔۔

ٹائیگر نے اپنے ماتھے پہ انگلی رکھ کر سمجھایا۔

اوکے!

ضوریز نے مختصر سا جواب دے کر اپنی ایک آنکھ بند کی اور گن سامنے کر کے نشانے پر فوکس کیا۔۔۔دو بار فائیر کیئے اور سامنے بیٹھے دونوں شخص موت کی وادی میں چلے گئے۔۔۔۔

!Amazing wonderful … you are such a Gem man I am impressed

(زبردست بہت اچھے۔۔تم کمال کے آدمی ہو میں بہت متاثر ہوا ہوں)

ٹائیگر نے کھلے دل سے ضوریز کی تعریف کی۔

تھینکس!

ضوریز گن اپنے گارڈ کو پکڑا کر اندر کی طرف چلا گیا۔

? Jack what do you think is he ready for field

(جیک تمہارا کیا خیال ہے کیا یہ فیلڈ کے لیئے تیار ہے؟)

ٹائیگر ضوریز کے ٹرینر سے پوچھتا ہے

…Yes absolutely.. Now he is perfect for our work

(ہاں بلکل یہ ہمارے کام کے لیئے بہترین ہے۔۔)

جیک نے اپنے انگریزی اسٹایل میں جواب دیا۔

! Hmm Okay I will meet u later

(ٹھیک ہے میں تم سے بعد میں ملو گا)

ٹائیگر جیک کو ہاتھ ہلا کر ضوریز کے پاس چلا گیا

---

بہت مبارک ہو صہیب اتنی خوشی ہو رہی ہے یقین مانو۔۔

ماروخ صہیب کے ہاتھ سے میٹھائی کھاتے ہوئے بولیں۔

بس پھوپو آپکی دعاؤں کا اثر ہے۔۔یہ آپ کی لاڈلی نظر نہیں آرہی۔۔۔

اس نے اپنی نظر گھما کر پوچھا۔

اس نے کہاں جانا ہے اپنے کمرے میں ہے کہہ رہی تھی میں نیا ناول خرید کر لائی ہوں کوئی تنگ نہ کرے۔۔ آدھے گھنٹے سے اندر بند ہو کر ناول پڑھ رہی ہے۔۔۔

اچھا تو میڈم اتنی گم ہے ناول میں کے میرے آنے کی بھی خبر نہیں ہوئی۔۔۔ پھوپو میں زرا اس کے روم میں چلا جاوں؟

وہ میٹھائی کا ڈبا پکڑے کھڑا ہوا۔

ہاں چلے جاو مگر پہلے یہ بتاو چائے پیو گے یا کھانا ہی کھاو گے۔۔۔

نہیں پھوپو بھوک نہیں ہے بس چائے بنا دیں۔۔میں زرا آپکی لاڈلی سے مل لوں۔۔

اس نے مٹھائی کا ڈبہ ہاتھ میں لیا اور جنت کے کمرے میں کا دروازہ بجایا۔۔۔

اوہ ہووو۔۔امی آپکو کہا تھا نہ مجھے دو گھنٹے تک تنگ نہ کریئے گا۔۔پلیز مجھے ناول پڑھنے دیں۔۔۔

کمرے کے اندر سے جنت کی آواز آئی۔

محترمہ یہ میں ہوں فوراً دروازہ کھولو۔۔

اوہ ہووو۔۔۔تم کہاں سے آگئے۔۔۔

جنت نے دروزہ کھول دیا۔

تمہیں تو اب ہمارے آنے جانے کی خبر بھی نہیں ہوتی حد ہے ایک میں ہوں جو تم سے ملنے کے لیئے مرتا رہتا ہوں۔۔۔

اس نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا اب زیادہ اموشنل مت ہو۔۔۔یہ میٹھائی کس خوشی میں۔۔۔؟؟

جنت نے میٹھائی کی طرف اشارا کر کے کہا

پہلے میٹھائی کھاو پھر بتاوں گا چلو منہ کھولو۔۔۔

صہیب نے چم چم اپنے ہاتھ میں پکڑا۔

امم اب بتاو جلدی سے کس لیئے ہے یہ میٹھائی۔۔۔؟

اس نے تھوڑا سا چم چم کھا کر پوچھا

میری جوب ہو گئی ہے ملٹی نیشنل کمپنی میں۔۔۔۔

کیا۔۔۔واقعی ی ی۔۔۔شکر رر رمبارک ہو۔۔یہ لو تم بھی کھاو میرے ہاتھ سے میٹھائی۔۔

جنت نے صہیب کے ہاتھ سے بچا ہوا چم چم لے کر صہیب کو کھلایا

آج میں بہت خوش ہوں جنت۔۔اب تو تمہارے ابا یہ نہیں کہیں گے کے لڑکا ابھی تک کچھ کمانے نہیں لگا۔۔۔

صہیب نے جنت کے والد کی نکل اتارتے ہوئے کہا

میرے ابو کا مزاق اڑا رہے۔۔بد تمیز۔۔

جنت نے مسکراتے ہوئے کہا

ہاں تو کیا کروں کب سے کہہ رہا ہوں کے ہماری شادی کر دیں۔۔۔رزق تو ویسے بھی لڑکی کے نصیب کا ہوتا ہے مگر وہ مانتے ہی نہیں۔۔۔بس جنت اب میں اور انتظار نہیں کروں گا۔۔بتاو جنت کیا تم اس دنیا میں ہی میری جنت بن جاو گی؟؟

صہیب نے میٹھائی کا ڈبہ رکھ کر جنت کا ہاتھ تھاما۔۔

ہاں صہیب میں اس دنیا میں اور دوسری دنیا میں بھی تمہاری ہی ہوں۔۔

ان شاءاللہ میری جان۔۔۔چلو باہر پھوپو نے چائے بنائی ہے مل کر پیتے ہیں۔۔

تم جاو نا میں ناول پڑھ رہی ہوں۔۔

حد ہو گئی ناول مجھ سے زیادہ ضروری ہے چلو آو۔

وہ اسکا ہاتھ کھینچ کر باہر لے گیا۔۔

---

ضوریز یہاں بیٹھو میرے پاس

I wanna discuss something

(تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں)

ٹائیگر نے ضوریز کو اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارا کیا

Yes!

ضوریز نے ہمیشہ کی طرح مختصر سا جواب دیا۔۔

ایکچولی جیک تمہاری بہت تعریف کرتا ہے۔۔وہ مجھے بتا رہا تھا تمہاری ٹریننگ مکمل ہو گئی ہے۔۔تو اب میں چاہتا

ہوں تمہیں فیلڈ میں بھیج دوں۔۔۔

? Now tell me r u ready for this

(اب بتاو کیا تم تیار ہو اس کے لیئے؟)

Yes I am!(جی ہاں میں تیار ہوں)

ضوریز نے مضبوط لہجے میں کہا۔۔

Hmm that's good!(ہمم بہت اچھا)

ٹھیک ہے تمہارا پہلا فیلڈ ورک بتاتا ہوں۔۔۔ایک پارٹی نے اس بندے کا مرڈر کرنے کو کہا ہے۔۔یہ ایک بزنس مین ہے۔۔Carnaby street میں جو ال لیگل بار بنا ہوا ہے یہ وہاں آتا ہے روز شام میں۔۔اب تم دیکھ لو اسے کس طرح مارو گے۔۔۔

ٹائیگر نے ایک تصویر اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

او کے میں کر لونگا ڈونٹ وری۔۔!

وہ تصویر اُٹھا کر کھڑا ہوا۔

گُڈ یہ ہی امید تھی مجھے۔۔۔کسی چیز کی ضرورت ہو جسٹ ٹیل می!

ٹائیگر نے اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے کہا

نہیں مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہو گی۔۔

وہ تصویر اٹھائے وہاں سے چلا گیا

---

امی دیکھیں کیسا لگ رہا ہوں۔۔۔

صہیب نے آنسہ کے سامنے کھڑے ہو کر پوچھا

ماشاءاللہ نظر نہ لگے اتنے اچھے لگ رہے ہو۔۔

آنسہ نے اپنے خوبرو بیٹے کو دیکھ کر کہا

بس امی آپکا بیٹا ہے ہی اتنا ہنڈسم۔۔۔ آپ ناشتا رکھیں میں دادو سے مل لوں۔۔

وہ عشرت بی بی کے کمرے کی طرف چلا گیا

اسلام و علیکم دادو۔۔۔ دیکھیں اپنے پوتے کو۔۔

اُس نے عشرت بی بی کے سامنے بیٹھ کر کہا

ماشاءاللہ پورا بابو لگ رہا ہے اللہ نظر بد سے بچائے۔۔

عشرت بی بی نے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا

اوہ ہو دادو آپ نے تو میرے سارے بال ہی خراب کر دیئے۔۔۔

صہیب نے اپنے بال ٹھیک کیئے۔

ہاں تو کیوں بنائے ہیں اتنے اچھے ایسے ہی رہنے دے نظر نہیں لگے گی۔۔

جب تک آپ کی دعائیں ہیں نا میرے ساتھ مجھے کسی کی نظر نہیں لگے گی۔۔ اچھا آئیں ناشتہ کریں مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔

اس نے عشرت بی بی کو سہارا دے کر اٹھایا اور ٹیبل پر لے آیا

بشیر نے اخبار سامنے سے ہٹا کر صہیب کو دیکھا

بیٹا جی اتنا تیار کیوں ہو گئے ہو آپکا ولیمہ نہیں ہے۔۔ آج اوفس جانا ہے آپ نے۔۔

بشیر نے اپنے بیٹے کو دیکھ کر دل ہی دل میں ماشاءاللہ بھی کہا

بابا جی میں صرف بال بھی بنالوں تو بھی آپ یہ ہی کہتے ہیں اور آج اوفس کا پہلا دن ہے اچھا امپریشن ڈالنا ہے۔۔۔۔

صہیب نے پراٹھا اٹھا کر اپنی پلیٹ میں رکھا

اچھا اب خاموشی سے ناشتہ کرو دیر نہ ہو جائے تمہیں۔۔ اور آپ زرا اس کا صدقہ دے دیجئے گا یاد سے۔۔۔

آنسہ صہیب کے سامنے چائے رکھی اور سب ناشتہ کرنے لگے۔۔۔

---

ضوریز کا آج فیلڈ ورک میں پہلا دن تھا۔۔۔

وہ ڈانس بار میں داخل ہوا ایک نظر تصویر پر ڈالی اور اپنی سر پر پہنی کیپ کو تھوڑا آگے کیا۔۔

اس کے ساتھ مائیکل بھی تھا۔۔ اس نے مائیکل کو اشارا کیا مائیکل ایک طرف ڈانس کرتی لڑکیوں میں چلا گیا۔۔۔

تیز میوزک لگا ہوا تھا سب ہی ناچنے میں مصروف تھے۔۔ ضوریز نے کاونٹر پر پہنچ کر ایک گلاس وائن بنانے کو کہا۔۔

اپنی کیپ کو تھوڑا پیچھے کیا سامنے ہی وہ آدمی ہاتھ میں وائن کا گلاس پکڑے ناچ رہا تھا۔۔

ضوریز نے اپنا گلاس پکڑا اور پیسے دیئے۔۔۔ وہی بیٹھ کر اُس آدمی کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

??Hey handsome come let's dance with us

کچھ انگریز لڑکیاں ڈانس کرتی ہوئی ضوریز کے پاس آئیں

ضوریز نے سر نہ میں ہلا کر انہیں خود سے دور رہنے کا کہا۔۔

اپنی جیب سے پوئزن نکالی اور بہت احتیاط سے اپنے گلاس میں ڈالی۔۔

وہ آدمی چار پانچ لڑکیوں کے بیچ میں کھڑا مست ہو کر ڈانس کر رہا تھا

اس آدمی نے اپنے گلاس سے آخری گھونٹ بھرا اور دوبارا وائن لینے کاونٹر پر آ گیا

Hey give me some more...

اس آدمی نے نشے میں کہا

ضوریز نے اپنا گلاس کاونٹر پر رکھا۔۔۔وہ آدمی جُھومتے ہوئے اپنا گلاس اٹھانے لگا تو ضوریز نے فوراً اپنا گلاس اس کے گلاس سے بدل دیا۔۔۔ آدمی نے وائن کا گلاس اٹھایا اور پھر سے جھومتا ہوا واپس لڑکیوں میں چلا گیا۔۔ایک ایک گھونٹ بھرتا وہ اپنا گلاس خالی کرنے لگا تھوڑی ہی دیر میں اس کے کھانسنے کی آوازیں آنے لگیں وہ آدمی اپنا گلاس پھینک کر بری طرح کھانسنے لگا۔۔۔ضوریز نے اسکی حالت دیکھ کر مائیکل کو کام ہو جانے کا اشارا کیا۔۔

میوزک بھی بند ہو گیا سب اس آدمی کے ارد گرد جمع ہو کر اسے مرتا ہوا دیکھنے لگے ایمبولنس کی آوازیں آنے لگیں۔۔۔

ضوریز نے خاموشی سے اپنا گلاس وہیں چھوڑا اور ایک نظر اس آدمی کو دیکھا۔۔۔اپنی کیپ اور اَپر اتار کر پھینکا اور باہر چلا گیا۔ ۔۔۔۔۔

---

کیسا رہا اوفس کا پہلا دن؟؟

جنت نے صہیب سے پوچھا

ہاں بہت اچھا سب لڑکیاں مجھے ہی دیکھے جا رہی تھیں جیسے کبھی کوئی خوبصورت لڑکا نا دیکھا ہو۔۔!

اُس نے جنت کو چھیڑتے ہوئے کہا

ایک تو تمہیں خوش فہمی بہت ہے کے تم جیسا حسین لڑکا اور کوئی نہیں ہے اس دنیا میں۔۔

جنت نے مزاق اڑایا

جناب حقیقت ہے یہ۔۔۔ دیکھو خوبصورت شہد رنگ آنکھیں ہیں گھنی زلفیں لمبا قد اور اتنا اسمارٹ ہوں۔۔۔

جنت نے سامنے کھڑے صہیب کو دیکھا اور دل ہی دل میں اس کی خوبصورتی کا اقرار کیا

اچھا بس۔۔ اب پھر سے شروع مت ہو جانا۔۔۔ یہ بتاو ٹریٹ کب دو گے مجھے۔۔

جنت نے بات بدلتے ہوئے کہا

جب تم کہو میں حاضر ہوں جناب۔۔!

صہیب نے تھوڑا جُھک کر کہا

چلو ٹھیک ہے سنڈے کو چلتے ہیں کہیں۔۔۔ اچھی سی جگہ ڈنر کروانا سستی جگہ نہیں جاو گی میں۔۔۔

تم جہاں کہو گی وہاں چلیں گے کبھی انکار کیا تمہاری بات سے۔۔۔

صہیب نے نظر بھر کر جنت کو دیکھا

نہیں کبھی کرنا بھی مت۔۔ اچھا چلو امی ویٹ کر رہی ہو نگی۔۔۔

جنت مُڑ کر باہر جانے لگی

جنت آئی لو یو سو مچ۔۔۔!

صہیب نے جنت کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

مجھے پتا ہے صہیب ہاتھ چھوڑو یار۔۔۔

جنت نے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا

کیوں کیا میں ہاتھ نہیں پکڑ سکتا۔۔اتنا حق نہیں میرا تم پر؟

صہیب نے جنت کے ہاتھ کو اور زور سے پکڑا

سب حق تمہارے ہی ہیں۔۔جنت پوری تمہاری ہے مگر ابھی صبر کرو اور اب اچھے بچوں کی طرح میرا ہاتھ چھوڑ دو۔۔۔

جنت نے ہمیشہ کی طرح صہیب کو سمجھایا

اوکے بہت ظالم ہو تم۔۔ٹھیک ہے یاد رکھنا گن گن کر بدلہ لونگا

صہیب نے دھمکی دیتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دیا

جنت ہنستے ہوئے کمرے سے چلی گئی

---

زبردست ضوریز وہ آدمی تو ہوسپٹل جانے سے پہلے ہی مر گیا...You did a great job(تم نے کمال کام کیا)

ٹائیگر نے ضوریز کے کندھے کو تھپتھپا کر تعریف کی

تھینکس۔۔

ضوریز نے اپنی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر کہا

جب میں سب سے پہلے فیلڈ پر گیا تھا میں تمہاری طرح کونفیڈینٹ نہیں تھا اور میرے ساتھ برا ہوا تھا۔۔۔جسے مارنا تھا اسے مار نہیں پایا اور اسکے آدمی میرے پیچھے لگ گئے۔۔۔میں بہت مشکل سے بچ کر ایک جگہ چھپ گیا پھر بوس کو کال کی پھر انہوں نے مجھے بچایا۔۔۔مگر تم نے بہت ہی اچھی طرح اپنا کام کیا ہے۔۔۔!

ٹائیگر نے اپنی کہانی سنائی

جی میں اپنا کام مکمل کر تا ہوں۔۔!

ضوریز نے جیب سے سگریٹ نکال کر جلائی

آئی نو۔۔۔ میں نے بوس کو بتایا تمہاری کامیابی کا۔۔۔ وہ تم سے خود مل کر تمہیں appreciate کرنا چاہتا ہے۔۔!

ٹھیک ہے وہ جب کہیں میں آجاوں گا ان سے ملنے۔۔!

سگریٹ پیتے ہوئے جواب دیا

اوکے کل شام چلے جائیں گے ملنے۔۔۔ تم آرام کرو گُڈ نائیٹ!

گُڈ نائیٹ۔۔۔!

ضوریز نے سگریٹ کو بجھاتے ہوئے کہا!

---

آج تو تم نے میری خواہش پوری کر دی صہیب۔۔ اتنی پیاری جگہ ہے۔۔ یہ تو میں نے صرف تصویروں میں دیکھا تھا مجھے نہیں معلوم تھا یہ سچ میں اتنا پیارا ہو گا۔۔۔

جنت اپنے سامنے سے آتی لہروں کو دیکھتی ہے جو شام میں ایک حسین منظر پیش کر رہی تھیں...

جی جناب یہ دو دریا ہے یہاں بہت رش ہوتا ہے میں نے کل ہی بوکینگ کروالی تھی۔۔ خیر شادی کے بعد یہیں آیا کریں گے ٹھیک ہے۔۔۔

صہیب نے محبت بھری نظروں سے جنت کو دیکھ کر کہا

ہمم ٹھیک ہے ویسے یہ کھانا کب آئے گا۔۔

جنت نے اپنے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کیا۔

آجائے گا اتنی جلدی کیا ہے۔۔ایک تو یہ ہوا تمہیں بہت تنگ کر رہی ہے۔۔اور مجھے بھی بہت تنگ کر رہی ہے۔

۔۔

ہاں یار بلاوجہ بال کھلے چھوڑ لیئے بار بار آگے آرہے ہیں۔۔ویسے تمہیں کیوں تنگ کر رہی ہے ہوا؟

ظاہر سی بات ہے بار بار اپنی زلفوں کو اس ادا سے پیچھے کرو گی تو تنگ تو ہوں گا۔۔۔

صہیب نے جنت کے ایک ایک نقش کو دیکھتے ہوئے کہا

اچھا زیادہ رومینٹک ہونے کی ضرورت نہیں اسطرح مت دیکھو مجھے صہیب۔۔

جنت نے شرم سے اپنا چہرہ نیچے جُھکا لیا

کیسے نہ دیکھوں میری جان پورا دن انتظار کرتا ہوں اس لمحے کا کے جب تمہیں دیکھ سکوں اور اب تم کہہ رہی ہو نہ دیکھوں۔۔سوری میں یہ نہیں کر سکتا۔۔۔

صہیب پلیز تمہیں پتا ہے مجھے شرم آتی ہے۔۔تم مجھے کنفیوز کر رہے ہو۔۔اگر تم نے نظریں نہیں ہٹائیں تو میں نانو کو بتا دونگی۔۔

ہاہاہا تو بتا دو میں کوئی ڈرتا ہوں اُن سے صاف کہہ دونگا کے میری شادی کروا دیں ان محترمہ سے۔۔۔ساری شرم نکال دونگا۔۔۔

افففف بہت برے ہو تم۔۔۔اوہ شکر کھانا آگیا۔۔۔

اپنی طرف ویٹر کو آتے دیکھ کر جنت نے کہا

آہا۔۔ناجانے کب سمجھو گی میرے جزبوں کو۔۔۔

صہیب نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔جنت نے آنکھیں دیکھا کر اسے چپ رہنے کا کہا۔۔۔اور پھر دونوں کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

---

!well done zoraiz you did wonderful job

(بہت ہی کمال کا کام کیا ضوریز تم نے)

مارک (بوس) نے وائن سے گلاس بھرا

! Thank you boss its my pleasure

(شکریہ بوس یہ میرے لیئے فخر کی بات ہے)

...Have it (یہ لو)

مارک نے وائن کا گلاس ضوریز کی طرف بڑھایا

..No thanks I don't drink

(نہیں شکریہ میں نہیں پیتا)

ضوریز نے انکار کیا

...hmm..as u wish ... well I will give you some reward for this

(ہمم جیسے تمہاری مرضی۔۔خیر میں تمہیں اسکے لیئے انعام دونگا)

مارک نے اُس گلاس سے گھونٹ بھر کر کہا

!Thanks... it means a lot to me

(یہ میرے لیئے بہت اہمیت رکھتا ہے)

--Jack give him to our best weapon

(جیک ہمارا سب سے اچھا ہتھیار اسے دو)

مارک نے جیک کو اپنا سب سے بہترین ہتھیار لانے کو کہا

Ok boss

جیک فوراً سامنے پڑے ہتھیار میں سے ایک زبردست گن نکال کر لایا

...u have rewarded with one of the best weapon---Congratulations zoraiz

(مبارک ہو ضوریز تمہیں ایک بہترین ہتھیار سے نوزا ہے)

مارک نے ضوریز کو اپنے ہاتھوں سے وہ گن دی

..Thank u boss (شکریہ بوس)

ضوریز نے گن کو پکڑا

..U deserve

(تم اس قابل ہو)

?Hmm may I go now

(کیا میں اب جا سکتا ہوں؟)

ضوریز نے ادب سے پوچھا

Yes zoraiz u may.. but Tiger u stay with me I want some discussion with

..you

ہاں تم جاو۔۔ مگر ٹائیگر تم یہاں رکو مجھے کچھ ڈسکس کرنا ہے تم سے )

مارک نے ضوریز کو جانے کا شارا کیا

! Okay boss

ضوریز تم چلے جاو جیک کے ساتھ میں آتا ہوں۔۔

ٹائیگر نے ضوریز کی طرف مُڑ کر کہا

اوکے نو پرابلم!

---

کیوں روتی ہو آنسہ اب اس کے لیئے۔۔ پچیس سال ہو گئے اسے ہم سے بچھڑے اب صبر کر لو۔۔۔

عشرت بی بی نے اپنی بہو کو روتے دیکھ کر کہا

کیا کروں اماں مجھے وہ بھولتا ہی نہیں۔۔ سوچتی ہوں کیا وہ اب بھی ہمارے صہیب جیسا ہی ہو گا۔۔ اسی کی طرح پڑھ لکھ گیا ہو گا۔۔ کیا پتا کوئی بہت بڑا آدمی بن گیا ہو۔۔۔

آنسہ نے دوپٹے سے اپنے آنسو صاف کیئے۔

ہائے اللہ جانے وہ بچہ اب کہاں ہو گا۔۔ پتہ نہیں زندہ بھی ہو گا کے نہیں۔۔

اللہ نہ کرے اماں۔۔۔ میری ممتا کہتی ہے وہ زندہ ہے اسی دنیا میں ہے میں اس کے لیئے روز دعا کرتی ہوں وہ جہاں بھی ہو خریت سے ہو بس۔۔۔

آمین۔۔ کیسی ظالم دنیا ہے نا جانے اس معصوم بچے کو کہاں لے گئی۔۔۔ خیر یہ صہیب اب تک نہیں آیا پتا کرو کہاں

رہ گیا ہے۔۔۔

عشرت بی بی کو صہیب کا خیال آیا

لیں دادو آپ نے ہمیں یاد کیا ہم آ گئے۔۔۔

صہیب نے اندر آتے ہی عشرت بی بی کے گلے میں بازو ڈال کر کہا۔

ہاں شیطان کو یاد کیا وہ آ گیا۔۔ اتنی دیر کیوں کر دی آنے میں۔۔۔

عشرت بی بی نے اسے خود سے الگ کر کے اپنے پاس بیٹھایا۔

بس دادو آپ کو پتا تو ہے جب میں اپنی جنت کے پاس ہوتا ہوں تو دنیا بھول جاتا ہوں۔۔۔

صہیب نے آنکھیں بند کر کے کہا

توبہ کتنا بے شرم ہو گیا ہے۔۔ ابھی سے ماں اور دادو کو بھول رہا ہے وہ آ گئی تو ہمیں یاد ہی نہیں کرے گا۔۔۔

عشرت بی بی نے صہیب کے کان کھینچے۔

ارے دادو کان تو چھوڑیں۔۔۔ آپ کی لاڈلی مجھے کچھ بھولنے دے گی۔۔ میرے ساتھ ہوتے ہوئے بھی آپ لوگوں کی باتیں کرتی ہے۔۔۔

صہیب نے اپنا کان چھوڑوایا۔

امی جی۔۔۔ آپ کہاں کھوئی ہوئی ہیں کسے یاد کر رہی ہیں؟؟

اُس نے آنسہ کی طرف دیکھ کر کہا

آں نہیں بس کہیں نہیں تمہاری باتیں سن رہی تھی۔۔۔

آنسہ نے مسکرا کر کہا

جھوٹ نا بول۔۔ آج پھر یہ تیرے جُڑواں بھائی کو یاد کر رہی تھی ہر وقت سوچتی رہتی ہے اسے۔۔۔

عشرت بی بی نے صہیب کو بتایا

اوہو۔۔۔ میری پیاری امی۔۔ میں ہوں نہ کیا میں اُس کی کمی پوری نہیں کرتا اداس نہ ہوں کبھی نہ کبھی وہ ضرور ملے گا مجھے آخر ہم ایک ساتھ دنیا میں آئے تھے۔۔۔۔۔

صہیب نے آنسہ کو گلے لگا کر کہا

ہاں بس یہ ہی دعا ہے اللہ جانے کیسا ہو گا۔۔۔ جہاں بھی اللہ اس کی حفاظت کرے۔۔۔

آنسہ نے دعا دی

اپنی بیوی بچوں کے ساتھ مزے کر رہا ہو گا۔۔۔ ہنہ اور میں اب تک کنوارا ہوں۔۔ دادو آپ نے کہا تھا جب نوکری لگ جائے گی آپ پھوپو سے شادی کی تاریخ پکی کر لیں گی۔۔۔ اب جا کیوں نہیں رہیں۔۔

صہیب نے بات بدلتے ہوئے کہا

آئے ہائے آنسہ اپنے اس بچے کا بھی کچھ سوچ لے مرے جا رہا ہے شادی کو ابھی دو دن ہوئے نہیں نوکری لگے اور شادی یاد آ گئی۔۔۔

ہاں اماں ٹھیک ہی کہہ رہا ہے اس کی شادی کی تاریخ رکھ لیتے ہیں اب۔۔ تھوڑی رونق ہو گھر میں جنت کے آنے سے۔۔۔

آنسہ نے صہیب کا ساتھ دیا

وہ تو ٹھیک ہے مگر شادی مفت میں تھوڑی ہو جاتی ہے کچھ پیسا تو جمع کر لے یہ۔۔

عشرت بی بی نے کہا

ارے دادو میں جمع کرلوں گا پیسے اس کی فکر آپ نہ کریں بس کل ہی جا کر شادی کی تاریخ لے آئیں۔۔

صہیب نے بے صبری سے کہا

صہیب اتنی جلدی کیوں پڑی ہوئی ہے آرام سے اگلے اتوار جائیں گے تاریخ لینے۔۔۔

آنسہ نے صہیب کو آنکھیں دیکھائیں

امی آپ لوگوں کو میرے جزبات کی کوئی فکر نہیں۔۔بس مجھے جلدی ہے میں نہیں رہ سکتا مزید جنت کے بغیر۔۔۔

صہیب نے بے شرمی سے اظہار کیا

توبہ توبہ یہ لڑکا زرا لحاظ نہیں کرتا چل بھاگ یہاں سے جب ہمارا دل کرے گا ہم تب جائیں گے۔۔

عشرت بی بی نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا

تو پھر ٹھیک ہے میں اکیلا جا کر اس سے نکاح کر کے لے آونگا۔۔۔

صہیب نے مزید تنگ کیا

آنسہ سن رہی ہو اپنے لاڈلے کی بے ہودا باتیں۔۔کچھ کہتی کیوں نہیں۔۔۔

عشرت بی بی نے آنسہ کو غصے سے دیکھایا

اماں آپکو تنگ کر رہا ہے اور آپ بھی سمجھتی نہیں ہیں۔۔اب بڑے ہو جاو صہیب مت کیا کرو اپنی دادو کو تنگ۔۔

ہاہاہا امی کیا کروں دادو کو غصے میں دیکھ کر مجھے بہت مزا آتا ہے۔۔۔

صہیب نے عشرت بی بی کا گال چوما

ابھی بتاتی ہوں تجھے مزے کیا ہوتے ہیں

عشرت بی بی نے اپنی لاٹھی اٹھا کر صہیب کو دیکھائی

صہیب ہنستے ہوئے اپنے کمرے میں بھاگ گیا

---

ضوریز مارک چاہتا ہے کے اب تم بقائدہ ہمارے ساتھ سب کاموں میں involve ہو جاو۔۔اس نے ایک اور مشن دیا ہے تمہیں۔۔

ٹائیگر نے ضوریز کو سگریٹ جلاتے ہوئے دیکھ کر کہا

ایم ریڈی۔۔جو بھی کام ہے میں کرلوں گا۔۔۔

ضوریز نے سگریٹ کا کش لگا کر کہا

اوکے تھوڑا مشکل ہے بٹ آئی ایم شور تم کرلو گے۔۔۔ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں پاکستان کی سیاسی جماعت کا کوئی آدمی وہاں روکا ہوا ہے۔۔ تمہیں اسے خاموشی سے ختم کرنا ہے۔۔جیسا کے تم جانتے ہو فائیو اسٹار ہے تو سکیورٹی بھی بہت ہو گی اس لیئے بہت احتیاط سے کرنا ہو گا تم ایسا کرنا۔۔۔

مجھے معلوم ہے مجھے کیا کرنا ہے آپ بس ہوٹل کا ایڈریس مجھے سینڈ کر دیں۔۔

ضوریز نے ٹائیگر کی بات کاٹتے ہوئے کہا

آں ہاں میں سینڈ کر دیتا ہوں۔۔کیا مجھے تمہارے ساتھ چلنے کی ضرورت ہے؟؟

ٹائیگر نے پوچھا

نہیں میں کرلو گا سب خود یو ڈونٹ وری۔۔۔

ضوریز نے اپنی سگریٹ ختم کر کے اسے پاوں سے مسل کر بجھایا

گُڈ ضوریز۔۔۔آئی لائک یور کونفیڈینٹ۔۔۔خیر مائیکل تمہارے ساتھ ہو گا کوئی بھی ایمرجنسی ہو گئی تو وہ ساتھ

ہو۔۔۔

اوکے نو پرابلم!

صہیب نے مختصر جواب دیا

اس گن کو چلا لیتے ہو؟؟

ٹائیگر نے اسی گن کی طرف اشارا کیا جو مارک نے دی تھی

ضوریز نے بنا کوئی جواب دیئے گن اُٹھائی اور اسے لوڈ کر کے سامنے لگے درخت کی طرف فائیر کیا۔۔۔وہاں سے ایک معصوم پرندہ نیچا گر کر ختم ہو گیا۔۔

ہمم واو گُڈ شوٹ۔۔۔

ٹائیگر نے متاثر ہو کر کہا

پچیس سالوں سے یہ ہی سیکھ رہا ہوں۔۔

ضوریز نے ایک نظر ٹائیگر کو دیکھ کر کہا

یس بٹ تم جیسا ابھی تک کسی نے نہیں سیکھا

I must say you are very different from others!

(میں یہ ضرور کہوں گا تم دوسروں سے الگ ہو)

I know... Send me details of that hotel!

(مجھے معلوم ہے۔۔مجھے اُس ہوٹل کی معلومات بھیج دیں)

ضوریز نے دوبارا سگریٹ جلائی اور اندر کی طرف چلا گیا

---

امی، ابو اور دادو میری بات سن لیں اگلے مہینے کی ہی تاریخ رکھ کر آئے گا زیادہ لیٹ ڈیٹ فکس نہیں کریئے گا۔۔۔

صہیب نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا

ارے بیٹا تم کہو تو آج ہی نکاح کر لیتے ہیں۔۔

عشرت بی بی نے چڑتے ہوئے کہا

جی دادو میں تیار ہوں کر لیں آج ہی۔۔

صہیب نے جھٹ جواب دیا

ہاہاہا بس اتنی جلدی نہ کرو جیسے وہ لوگ کہیں گے ویسے ہی کریں گے ہم۔۔ آخر لڑکی والو کی تیاریاں زیادہ ہوتی ہیں۔

۔۔

بشیر نے صہیب کو ٹوکتے ہوئے کہا

ابو جی کیسی تیاری مجھے کچھ نہیں چاہیئے اُن سے بس میرے لیئے جنت ہی کافی ہے۔۔

صہیب نے بے قراری سے کہا

اچھا بابا میں کہوں گی ماروخ سے کے جلدی رکھ لے اب تم جلدی ہمیں اس کے گھر چھوڑ دو ورنہ اس نے رات کے کھانے پر روک لینا ہے۔۔۔

آنسہ نے صہیب کو کہا

صرف میری امی ہی مجھے سمجھتی ہیں شکریہ میری پیاری ماں اب دیکھیں دو منٹ میں وہاں پہنچ جاوں گا میں۔۔

صہیب نے گاڑی کی رفتار تیز کی اور کچھ ہی دیر میں سب ماروخ کے گھر میں داخل ہو گئے۔

---

تمہیں آج ہی اسی ہوٹل میں جانا ہو گا۔۔یہ تمہارا آئی ڈی ہے اس میں تمہارا نام روبرٹ ہے باقی تمہیں ایڈریس اور روم نمبر سینڈ کر دیا ہے ساتھ میں اُس آدمی کی تصویر بھی ہے۔۔۔مائیکل وہاں پہنچ چکا ہے تم بھی نکل جاو۔۔۔

ٹائیگر نے ضوریز کو تفصیل بتائی

اوکے میں چلا جاوں گا۔۔۔

ضوریز نے اس کے ہاتھ سے اپنا آئی ڈی کارڈ لیا اور دیکھا

اس میں تو کلین شیو ہے میری۔۔۔

اس نے ٹائیگر کو دیکھ کر کہا

ہاں مانا کے تم اس شیو میں بہت ہنڈسم لگتے ہو مگر تمہیں کلین شیو کرنی ہو گی تھوڑے چینج لگو گے۔۔۔

ٹائیگر نے مسکرا کر کہا

اوکے اٹس فائین۔۔۔

ضوریز نے جواب دیا اور اندر چلا گیا۔

---

ادھر آو جنت پاس آکر بیٹھو میرے۔۔۔

آنسہ نے جنت کو پاس بیٹھایا

ماشااللہ بہت اچھی لگے گی تم دونوں کی جوڑی خوش رہو تم لوگ۔۔یہ لو منہ میٹھا کرو!

آنسہ نے سامنے پڑی میٹھائی اٹھا کر جنت کے منہ میں ڈالی

ماروخ اور راشد بھائی مبارک ہو آپ دونوں کو بھی۔۔۔

آنسہ نے اُٹھ کر ماروخ کا منہ میٹھا کروایا

ارے کوئی مجھ غریب کا بھی منہ میٹھا کروادے حد ہو گئی آج کل کے بچے کچھ سمجھتے ہی نہیں۔۔

عشرت بی بی نے میٹھائی کھانے کے لیئے دکھی لہجے میں کہا

جی نہیں آپ سب سے پہلے پورا لڈو کھا چکی ہیں پھر آپکی شُگر ہائی ہو جائے گی۔۔۔

ماروخ نے جواب دیا

جنت کا فون بجنے لگا

یقیناً صہیب کا ہو گا اس سے صبر نہیں ہو رہا جاو جا کر بتادو اسے تاریخ طے ہو گئی ہے۔۔

آنسہ نے پیار سے جنت کو کہا۔۔جنت شرماتے ہوئے اپنا فون لے کر اندر چلی گئی۔۔۔

کیا مسئلہ ہے صہیب صبر نہیں ہے سب کیا سوچ رہے ہونگے فون پر فون کیوں کر رہے ہو۔۔۔

جنت نے فون اُٹھاتے ہی کہا

اتنی بے قدری۔۔۔ایک تو دادو مجھے ساتھ لے کر نہیں آئیں اوپر سے تم بھی لفٹ نہیں کروا رہی میں یہاں تنہا آہیں بھر رہا ہوں۔۔

صہیب نے گہرا سانس لے کر کہا

اچھا زیادہ آہیں بھرنے کی ضرورت نہیں تاریخ طے ہو گئی ہے۔۔

وہی پوچھنے کے لیئے فون کیا ہے جلدی بتاو کیا تاریخ رکھی ہے؟

صہیب نے بے چینی سے پوچھا

اگلے سال اگست کی۔۔۔

جنت نے اپنی ہنسی روکتے ہوئے کہا

واٹ۔۔۔نونیور۔۔اتنی لیٹ۔۔۔میں آرہاہوں وہاں بتاتاہوں سب کو۔۔۔

صہیب نے چیختے ہوئے کہا

ارے پاگل مزاق کررہی ہوں اسی سال کی رکھی ہے جزباتی انسان۔۔۔

جنت نے ہنس کر کہا

افف جان نکال دی تم نے میری اچھابتاو کون سی تاریخ رکھی ہے؟

پہلے تم مجھے یہ بتاو تمہیں اتنی جلدی کیوں ہے میں تماری ہوں اور تمہاری ہی رہوں گی پھر کیوں اتنے جزباتی ہو جاتے ہو۔۔۔

پتہ نہیں کیوں جنت بس میں جلدی سے تمہارے ساتھ جینا چاہتاہوں عجیب ساڈر لگا رہتاہے کے کہیں تم مجھ سے دور نہ ہو جاو۔۔

صہیب نے سنجیدہ لہجے میں کہا

پاگل ہو کیا جنت مر سکتی ہے مگر تم سے دور نہیں ہو سکتی ہے میں تمہاری طرح ہر وقت اظہار نہیں کرتی تو اسکا مطلب یہ نہیں کے مجھے تم سے پیار نہیں۔۔تم سے بھی زیادہ تم سے محبت کرتی ہوں۔۔۔

اوہووو۔۔۔جناب یہ تو شادی کے بعد پتا لگے گا کے کون کس سے زیادہ پیار کرتا ہے مگر فل حال مجھے ڈیٹ بتاو کیا رکھی ہے۔۔۔

صہیب نے پھر سے تاریخ پوچھی

نومبر کی دس تاریخ رکھی ہے نانو نے۔۔۔

جنت نے جواب دیا

ایک تو یہ تمہاری نانو کو پتا نہیں مجھ سے کیا دشمنی ہے۔۔ کہا تھا بس اسی مہینے کی رکھ لیں نومبر تو دو مہینے بعد ہے یار۔

۔۔

صہیب نے احتجاج کیا

اچھا بس چپ کرو شادی کی تیاری بھی کرنی ہوتی ہے بلکل صحیح تاریخ رکھی ہے نانو نے۔۔۔اب فون بند کرو کھانا لگانا ہے مجھے۔۔۔

میرا کھانا بھجوا دینا امی کے ہاتھ بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔

صہیب نے جلدی سے کہا

اچھا ٹھیک ہے بھیج دونگی۔۔۔اللہ حافظ

جنت نے مسکرا کر فون بند کر دیا

---

!hi i am Robert i reserved my room

(ہائے میں روبرٹ ہوں میں نے کمرہ بُک کروایا تھا)

ضوریز نے اپنے مخصوص انگلش انداز میں ریسپشن پر آ کر کہا

?Ok sir please give me your ID

(جی سر پلیز اپنی آئی ڈی دیں؟)

رسیشن پر کھڑی ایک خوبصورت گوری لڑکی نے پروفیشنل انداز میں ضوریز سے کہا

Oh here it is(اوہ یہ رہی)

ضوریز نے اپنی جیب سے کارڈ نکال کر اس لڑکی کو دیا

تھوڑی دیر اس لڑکی نے سسٹم پر آئی ڈی ڈالی اور پھر کہا

Yes sir your room number is 608 kindly have a seat our staff will take you to ...room

(جی سر آپکا کمرہ نمبر 608 ہے آپ پلیز تشریف رکھیں ہمارا اسٹاف آپکو روم میں لے جائے گا)

لڑکی نے مسکرا کر ضوریز سے کہا

okay i am waiting!(اوکے میں انتظار کر رہا ہوں)

ضوریز سامنے جا کر بیٹھ گیا۔۔ایک ویٹر اس کے لیئے کولڈ رنک اور ایک وائن کا گلاس لایا۔۔۔ضوریز نے کولڈ رنک کا گلاس اُٹھایا اور آہستہ آہستہ پینے لگا۔۔۔پورے ہوٹل پر ایک نظر گھمائی۔۔۔سامنے بیٹھی ایک گوری اور خوبصورت لڑکی نے مسکرا کر ضوریز کو دیکھا۔۔۔ضوریز نے بنا مسکرائے اپنا گلاس منہ کو لگایا وہ لڑکی اُٹھ کر اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

Hey handsome i am lucy u?

(ہائے ہنڈسم میں لوسی اور تم)

اُس نے ضوریز کی طرف ہاتھ بڑھایا

Hi Robert here!

(ہائے روبرٹ ہوں)

ضوریز نے زبردستی اسکا ہاتھ پکڑا اور پھر فوراً چھوڑ دیا

you eyes are so beautiful man!

(تمہاری آنکھیں بہت حسین ہیں)

اس لڑکی نے ضوریز کے بلکل پاس آکر کہا

I know.. Excuse me i have to go

(مجھے معلوم ہے۔۔ معزرت کرتا ہوں مجھے جانا ہے)

ضوریز فوراً کھڑا ہوا اور دوبارا ریسپشن پر جا کر اپنے روم کا پوچھا۔۔۔ فوراً ہی اسٹاف کے ایک بندے نے آکر اسکا سامان لیا اور اسے لے کر روم میں آگیا

---

ضوریز نے ایک نظر تصویر کو دیکھا اور پھر اُسی شخص کو سامنے سویمنگ پول میں دیکھا جو دو تین گوری لڑکیوں کے ساتھ سویمنگ کم اور مستیاں زیادہ کر رہا تھا۔۔۔ ضوریز ایک خالی جگہ دیکھ کر وہاں بیٹھ گیا اور اپنی شہد رنگ آنکھوں سے اُسے غور غور سے دیکھنے لگا۔۔۔

Hey robert I was looking for you...

(ہائے روبرٹ میں تمہیں ہی ڈھونڈ رہی تھی)

لوسی نے اس کے ساتھ چپک کر بیٹھتے ہوئے کہا

I am not interested in you!

(مجھے دلچسپی نہیں تم میں)

ضوریز نے اس کے ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے کہا

.. But why look everyone is enjoying with girls

(مگر کیوں دیکھو سب لڑکیوں کے ساتھ مزے کر رہے ہیں)

لوسی نے دوبارہ ضوریز کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھا

...I told you I am not interested so stay away from me okay

(میں نے بتایا نہ مجھے دلچسپی نہیں اس لیئے مجھ سے دور رہو اوکے)

ضوریز نے اپنے دانت پیستے ہوئے غصے سے کہا

! Oh god..u r so rude man

(اوہ خدایا تم بہت بد تمیز ہو)

لوسی کو حقیقتاً ضوریز سے ڈر لگا وہ اس کے پاس سے اٹھ گئی۔۔

ضوریز دوبارہ سے اُسی آدمی کو دیکھنے لگا۔۔۔

اب وہ آدمی ٹاول سے اپنا جسم خشک کر کے شرٹ پہن رہا تھا۔۔۔ شرٹ پہن کر اُس نے ایک مڑکی کے کان میں کچھ کہا تو اس لڑکی مسکرا کر اپنا سر ہلایا اور وہ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ہوٹل کے اندر چلے گئے۔۔۔

ضوریز نے اپنا فون نکالا اور مائیکل کو میسج کیا اور اُٹھ کر اپنے روم میں آ گیا اپنی گن پینٹ کے اندر پھسائی جو کے مائیکل نے دی تھی اور ایک چھوٹا چاقو جیب میں چھپایا اور ہاتھوں میں گلوز پہنے اپنی ہوڈ پہنی اور ہوڈ کی کیپ کو سر

سے آگے کر لیا۔۔ سکیورٹی کیمرے سے بچتا ہوا اُس آدمی کے روم کے پاس پہنچ کر چہرے کو کپڑے سے چُھپایا اور چاقو پھسا کر مہارت سے دروازے کا لوک توڑ دیا۔۔

آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو وہ آدمی اُسی لڑکی کے ساتھ لپٹا ہوا تھا۔۔ لڑکی نے جیسے ہی ضوریز کو دیکھا تو گھبرا چیخ مارنے لگی ضوریز نے فوراً اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔ اپنی گن نکال کر آدمی کی طرف کی۔۔۔ شیشش کوئی چلاکی نہیں۔۔۔

!..Hey girl .. don't make any noise otherwise I will kill you

(لڑکی شور مت کرنا ورنہ میں تمہیں مار دونگا)

لڑکی کو دھمکی دی اور اسکے منہ سے ہاتھ ہٹایا۔۔ اُسے ایک طرف بیٹھنے کا اشارا کیا۔۔ وہ لڑکی ڈر کر کانپتے ہوئے ایک طرف بیٹھ گئی۔۔

دیکھو تم جانتے نہیں ہو میں کون ہوں بہت بڑی غلطی کر رہے ہو تم۔۔

آدمی کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ضوریز نے پیچھے سے اسکی گردن پکڑی اور ایک ہاتھ اس کے منہ پر رکھا۔۔۔ شیش خاموش میں کبھی غلطی نہیں کرتا بٹ ایم سوری تمہاری زندگی اتنی ہی تھی گڈ بائے۔۔

ضوریز نے مخصوص جگہ سے اسکی گردن کو موڑا جو کے ایک ہی جھٹکے میں ٹوٹ گئی۔۔ اور مضبوطی سے اپنا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا یوں وہ بنا آواز کیئے اپنی زندگی ہار گیا۔۔ ضوریز نے ایک نظر اس لڑکی کو دیکھا جو منہ پر ہاتھ رکھے اپنی چیخوں کو دبا رہی تھی۔ ضوریز اُس کے قریب آیا۔۔۔ وہ لڑکی ڈر کر کھڑی ہو گئی ضوریز نے سرد آنکھوں سے اُسے دیکھا۔۔

??Don't dare to tell anyone otherwise I will kill you too.. Got it

(کسی کو بتانے کی جُرت کی تو تمہیں بھی مار دونگا)

اُس نے ہاتھ میں چاقو پکڑ کر آہستہ مگر سخت لہجے میں کہا۔۔۔

...Yeah I swear I won't tell to anybody please leave me I am begging you

(ہاں میں قسم کھاتی ہوں کسی سے کچھ نہیں کہوں گی پلیز مجھے چھوڑ دو میں تمہاری مِنت کرتی ہوں)

اُس لڑکی نے ضوریز کے آگے ہاتھ جوڑے۔۔۔

.. Okay move... go outside quietly

(اچھا خاموشی سے باہر جاو)

وہ لڑکی کانپتی ٹانگوں سے ضوریز کے آگے چلنے لگی کمرے سے باہر آکر ضوریز نے اسے اپنی آنکھوں سے جانے کا اشارا کیا وہ لڑکی خاموشی سے لفٹ کے زریعے نیچے چلی گئی جبکے ضوریز emergency exit کے راستے سے ہوتا ہوا اپنے روم کی طرف چلا گیا۔۔اپنے چہرے سے نکاب اتارا اور اپنی ہوڈ اتار کر اپنے روم میں بنی کھڑکی سے نیچے پھینک دی۔۔موبائل نکال کر done کا میسج کیا اور اپنا سامان سمیٹنے لگا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں پولیس کی گاڑیوں کی آوازیں آنے لگیں ضوریز بہت ریلکس سے انداز میں نیچے چلا گیا۔۔

---

صہیب مجھے عجیب سا لگ رہا ہے یوں اکیلے شوپنگ پر آنا مامی کو ہی ساتھ لے آتے۔۔

جنت نے فکر مندی سے کہا

میری ہونے والی حسین بیگم پریشان نہ ہوں آپ کی ساس صاحبہ نے ہی کہا ہے کے شادی کا جوڑا ہم دونوں ایک ساتھ جا کر لیں میں نے بہت کہا تھا آجائیں آپ بھی مگر کہنے لگیں مجھے گھر میں بہت کام ہیں۔۔۔

صہیب نے تفصیل بتائی

اچھا۔۔ٹھیک ہے مگر ہم جا کہاں رہے ہیں مجھے تو آئیڈیا بھی نہیں ہے کیسا ڈریس لوں۔۔اکیلے کیسے کروں گی فیصلہ۔۔۔

اکیلی کہاں ہو تم۔۔کیا میں نظر نہیں آرہا۔۔حد ہو گئی میرے ہوتے ہوئے تمہیں کسی اور کی کیا ضرورت۔۔ویسے بھی تمہاری شادی کا ڈریس میں اپنی پسند سے لونگا اور میرا تم ڈیسائیڈ کرو گی۔۔اوکے۔۔!

صہیب نے جواب دیا

اچھا مگر تمہیں کیا پتا شادی پر کس طرح کے لہنگے چل رہے ہیں آج کل۔۔اور پتا نہیں کیسی choice ہے تمہاری۔

۔

ہاں جی choice کا خوب کہا آپ نے آپ بھی میری ہی choice ہیں۔۔خیر میں یہی گاڑی پارک کر رہا ہوں یہاں بہت اچھی شوپس ہیں۔۔۔

صہیب نے گاڑی پارک کی پھر وہ دونوں بہت سی دکانوں میں گھومتے رہے۔۔

---

تم بہت اچھا کام کر رہے ہو ضوریز مارک تم سے بہت متاثر ہو رہا ہے۔۔۔مجھے لگتا ہے بہت جلد اب تم میری جگہ ٹائیگر بن جاو گے۔۔۔

ٹائیگر نے ضوریز کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا

مجھے کسی کی جگہ لینے کا شوق نہیں مجھے اپنی جگہ بنانی ہے۔۔

ضوریز نے سرد لہجے میں کہا

آہاہاں۔۔یہ اچھی بات کی تم نے مگر اب دیکھو نا میں تو بوڑھا ہو رہا ہوں بہت جلد یہ لوگ مجھے ریٹائر کر دیں گے پھر تم ہی بنو گے اس گروپ کے ٹائیگر کیونکے تم سے زیادہ اچھی ٹرینگ کسی کی نہیں ہوئی۔۔تم بہت شارپ ہو اپنے شکار کا بہت آسانی سے شکار کر لیتے ہو ہر کسی کے پاس یہ صلاحیت نہیں ہوتی۔۔

ٹائیگر نے وائن کا گلاس بھرا

I know my abilities.. Anyways

(مجھے اپنی صلاحیتوں کا پتا ہے۔۔خیر)میں کچھ دن کے لیئے ریلکس ہونا چاہتا ہوں I want some break

(مجھے تھوڑی چُھٹی چاہیئے)

Sure why not..(بلکل کیوں نہیں)

تمہارے لیئے ایک اچھی سی رنگارنگ تقریب کا انتظام کرتے ہیں مہمان تمہاری پسند کے بلائیں گے بتاو پاکستانی چاہیئے یا گوریاں۔۔

ٹائیگر نے آنکھ مار کر کہا

نہیں مجھے یہ سب نہیں چاہیئے میں کسی پر سکون جگہ جانا چاہتا ہوں کسی جنگل وغیرہ میں میرا دل جانوروں کا شکار کرنے کا کر رہا ہے۔۔۔۔

ضوریز نے اُکتا کر کہا

اوہ اچھا۔۔۔ویسے ضوریز تم صیح پاکستانی ہو نہ شراب پیتے ہو نہ کسی لڑکی میں دلچسپی ہے جبکے تمہاری پوری زندگی یہیں گزری ہے۔۔اپنی زندگی انجوئے کرو یار۔۔۔

مجھے ان سب چیزوں کا شوق نہیں مجھے صرف شکار کرنے کا شوق ہے۔۔۔

ضوریز نے سگریٹ نکال کر جلائی

ہمم ٹھیک ہے اپنی مرضی کے مالک ہو تم۔۔ میں مارک کو بتا دونگا تمہیں چھٹی چاہیئے تم چلے جانا جہاں بھی تمہارا دل کرے۔۔

ضوریز خاموشی سے سگریٹ پینے لگا

---

ویسے آنسہ یہ بہت ناانصافی کی ہے تم نے۔۔۔ اپنی بہن کی بیٹی چھوڑ کر نند کی بیٹی کو بہو بنالیا۔۔۔ میرا دل نہیں تھا شادی پر آنے کو۔۔

آنسہ کی بہن آسیہ نے شکوہ کرتے ہوئے کہا

آپا ایسا نہ کہیں آپ تو جانتی ہیں صہیب جنت کو بہت چاہتا ہے اور ہم بچوں کی مرضی کے خلاف شادی کیسے کر سکتے ہیں۔۔ اگر میرا دوسرا بیٹا ہوتا نہ تو میں تمہاری مانو کو اپنی بہو بناتی۔۔

آنسہ کو ایک بار پھر اپنے گم شُدہ بچے کی یاد آئی

اللہ جانے تمہارا وہ بچہ کہاں ہو گا۔۔ آنسہ صہیب مجھے بہت پیارا تھا مگر چلو خیر جہاں نصیب لکھا ہو

آسیہ نے بات ختم کرتے ہوئے کہا

ہاں آپا یہ تو نصیبوں کی بات ہے۔۔ آپ دل چھوٹا نہ کریں اپنی مانو کو صہیب سے بہتر رشتہ ملے گا۔۔۔

بس کر آنسہ صہیب سے بہتر ہمارے پورے خاندان میں کوئی نہیں۔۔ یہ صہیب ہے کہاں ویسے۔۔۔ جب سے ہم آئیں ہیں ہمارے پاس بیٹھا ہی نہیں۔۔

آسیہ نے گِلا کیا

آپا وہ اپنی تیاریوں میں مصروف ہے اکیلا بچہ ہے خود کر رہا ہے سارے کام۔۔ کل مہندی ہے اس لیئے آج مصروف ہے۔۔۔

اچھا چلو ہم تو بس محبت میں آ گئے مگر یہاں فرصت ہی نہیں۔۔ خیر میں مانو کو کہوں کل کی تیاری کر لے۔۔

آسیہ مایوسی سے اٹھ کر وہاں سے چلی گئیں۔۔

---

گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا چھوٹے سے گھر کو مہندی کی مناسبت سے سجھایا ہوا تھا۔۔ صہیب ہلکے پیلے رنگ کے کُرتے اور سفید شلوار میں تیار کھڑا تھا گلے میں ہرا دوپٹہ پہنا تھا۔۔ اس کی شکل سے ہی اندازہ ہو رہا تھا کے وہ کتنا خوش ہے آخر اس کی سب سے بڑی خواہش پوری ہو رہی تھی۔۔

مہندی سے پہلے نکاح کی رسم کی گئی۔۔۔ جنت بھی پیلے اور ہرے رنگ کی فراک پہنے تیار تھی دونوں کو ایک ساتھ سجے ہوئے صوفے پر بیٹھایا گیا۔۔ صہیب بار بار جنت کو دیکھ رہا تھا۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے جنت کو یہاں سے لے جائے اور جی بھر کر دیکھے۔۔۔ صہیب کی بے چینی دیکھتے ہوئے اس کے دوست اور کزن مزاق کرنے لگے۔

بس کر دیں صہیب بھائی جنت بھابی اب آپ کی ہیں ہاتھ چھوڑ دیں کہیں نہیں بھاگیں گی یہ۔۔

صہیب کی ایک چھوٹی اور شرارتی کزن نے کہا

کیسے چھوڑ دوں اب تو یہ ہاتھ میرے ہاتھ میں ہی رہے گا۔۔۔

صہیب نے ایک گہری نظر جنت پر ڈالی

جنت نے شرما کر سر جُھکا لیا سب مل کر ہوٹینگ کرنے لگے۔۔۔ صہیب بنا شرمائے جنت کو دیکھے گیا۔۔

توبہ ہے جنت چلو سب رسم ہو گئیں ہیں اُٹھو گھر بھی جانا ہے۔۔۔۔۔

جنت کی تایازاد نے جنت کا ہاتھ پکڑ کر کہا

ایسے کیسے جانا ہے جنت نے میں جنت کو خود چھوڑنے جاوں گا۔۔

صہیب نے جنت کا ہاتھ اور مضبوطی سے پکڑا

ارے میرے دولہے بھائی اب آپ جنت کو چھوڑنے نہیں لینے آئے گا۔۔۔

اُسی کزن نے جواب دیا

بلکل نہیں جنت اب میرے ساتھ ہی آئے گی اور میرے ساتھ ہی جائے گی۔۔

اففف جنت تم تو گئی بیٹا۔۔۔

جنت کی کزن نے اس کے کان میں کہا جنت مسکرادی ایک بار پھر سب شور کرنے لگے۔۔۔کچھ لوگ صہیب کک محبت دیکھ کر دعائیں دینے لگے اور کچھ رشتے دار حسد میں صہیب کی بے شرمی کی برائیاں کرنے لگے۔۔

آنسہ دور کھڑی ان دونوں کو دیکھ کر مسکرادی۔۔ایک بار پھر ضوریز کو یاد کرنے لگیں اور انکی آنکھیں بھیگ گئیں

---

ضوریز نے اپنی گن پکڑ کر خاموشی سے آگے قدم بڑھایا اور نشانہ بنا کر فائیر کیا۔۔۔سامنے کھڑی ہرن ایک ہی گولی سے ڈھیر ہو گئی۔۔اپنی گن گارڈ کو پکڑا کر ہرن کے پاس آیا جو اپنی آخری سانس لے رہی تھی۔۔۔

گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ہرن کو مرتے ہوئے دیکھنے لگا۔۔۔ہرن کہ سانسیں ساکت ہوئیں تو اس نے گارڈ کو ہرن کی طرف اشارا کیا اور خود اپنے کیمپ میں چلا گیا۔۔

سگریٹ جلا کر پینے لگا۔۔۔اس پر سکون جگہ پر بھی اسے بے چینی ہونے لگی وہ کیمپ سے باہر آیا اور چاروں طرف

بنے بڑے بڑے درختوں کو دیکھنے لگا۔۔ گہری سانس لے کر جنگل میں بنے راستے پر چلتا جنگل سے باہر آیا جہاں ایک فیملی پکنک پر آئی ہوئی تھی سامنے بیٹھ کر وہ اس فیملی کو دیکھنے باپ اپنے دو بچوں کے ساتھ فٹ بال کھیل رہا تھا دیکھنے سے وہ دونوں بچے جُڑواں لگے۔۔

ضوریز غور سے ان چاروں کو دیکھ رہا تھا۔۔ بچے باپ کے ساتھ خوب کھیل رہے تھے۔۔۔

ضوریز کے دل میں خیال آنے لگا کے کیا پتا اسکی بھی کوئی فیملی ہو اس کے بھی کوئی ماں باپ ہوں۔۔ مگر جلد ہی اس نے اپنی سوچ پر قابو پالیا اور تلخی سے سوچا کے اگر اس کے ماں باپ کو فکر ہوتی تو وہ اُسے ضرور ڈھونتے مگر شاید انہیں فکر ہی نہیں تھی۔۔۔ سگریٹ کو پاوں سے مسلتے ہوئے کھڑا ہوا تو فٹ بال اس کے پاوں کے پاس آکر رک گئی سامنے کھڑے بچے نے کہا

?Hi buddy please give me foot ball

(ہائے بڈی پلیز مجھے فٹ بال دینا)

ضوریز نے ہلکی سی کک ماری اور بال اس بچے کی طرف چلی گئی بچے نے دوبارہ شرارت کرتے ہوئے بال ضوریز کی طرف پھینکی۔۔۔

ضوریز کے ماتھے پر بل پڑے مگر اس نے غصے کو قابو کرتے ہوئے دوبارہ بال بچے کو دی۔۔ اتنی دیر میں اُس کا جڑواں بھائی ضوریز کا ہاتھ پکڑ کر بولا

? Hi can you play with us

(ہائے کیا تم ہمارے ساتھ کھیلو گے؟)

ضوریز نے بچے کا ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا

!No sorry

ضوریز نے بہت سلت لہجے میں جواب دیا

دونوں بچے مایوس ہو کر واپس جانے لگے ضوریز کو انکا مایوس ہونا اچھا نہیں لگا

..ok listen … I will play with u but only for 10 min ok

(اچھا سنو میں کھیلوں گا مگر صرف دس منٹ کے لیئے)

!Okay come on lets start

(اوکے چلو آو شروع کریں)

ضوریز دس منٹ سے پہلے ہی اُکتا گیا مگر پھر بھی بچوں کا دل رکھنے کے لیئے کھیلتا رہا وہ حیران ہوا کے وہ کب سے انسانوں کے جزبوں کی فکر کرنے لگا ہے۔۔۔نہ جانے کیوں اسے ان دو جُڑواں بچوں میں اپنا آپ نظر آیا۔۔۔ ٹھیک دس منٹ بعد اس نے بچوں کو کھیلنے سے روکا اور خود تیزی سے جنگل کی طرف چلا گیا۔

---

امی پلیززز مجھے سمجھنے کی کوشیش کریں میں صرف دس منٹ کے لیئے جنت سے اکیلے میں ملنا چاہتا ہوں۔۔۔

صہیب نے منت کرتے ہوئے کہا

صہیب کیوں بچوں کی طرح ضد کر رہے ہو اب کل جنت نے رخصت ہو کر یہیں آنا ہے۔۔۔گھر میں سب مہمان ہیں کیا کہیں گے اور تمہاری دادو کو پتا لگا تو تماشا ہو جائے گا۔۔۔

آنسہ نے سمجھایا

یار امی کیسا تماشا اب تو بیوی ہے وہ میری پلیز امی آپ تو ہمیشہ ساتھ دیتی ہیں میرا۔۔۔ترس کھائیں نہ اپنے بچے

پر۔۔۔

صہیب نے آنسہ کے ہاتھ پکڑے

اچھارو کو کرتی ہوں کچھ تم میرے روم میں جاو میں جنت کو بھیجتی ہوں مگر صرف پانچ منٹ کے لیئے اس کے بعد میں روم میں آجاونگی۔۔۔

آنسہ نے دھمکی دی

اوکے اوکے ٹھیک ہے جیسے آپ کہیں۔۔

صہیب بے چینی سے روم میں جنت کا انتظار کرنے لگا۔

آنسہ جنت کا ہاتھ پکڑے صہیب کے روم میں آئیں۔

بس پانچ منٹ ہیں تم لوگوں کے پاس اچھا۔۔۔

آنسہ فوراًباہر چلی گئیں جب کے جنت غصے سے صہیب کو دیکھنے لگی

یہ کیا بچپنا ہے صہیب کل تمہارے پاس ہی آنا تھا تو اتنی بھی کیا جلدی پڑی ہے تمہیں مجھ سے اکیلے می۔۔

شیشش۔۔چپ ہو جاو جنت۔۔کل تمہارا روپ الگ ہو گا آج الگ ہو۔۔میں تمہیں ہر روپ میں جی بھر کر دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔

صہیب جنت کے ہونٹ پر انگی رکھ کر کہا

صہیب مگر تم بھی سمجھو عجیب سا لگتا سب کیا سوچیں گے۔۔۔

جنت نے صہیب کی انگلی ہٹا کر کہا

کسی کے بارے میں مت سوچو بس مجھے سوچو جنت۔۔۔

جنت کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہونٹوں کو لگایا اور اسکی مہندی کی خوشبو کو آنکھیں بند کر کے محسوس کرنے لگا

جنت کا دل بری طرح سے دھڑکنے لگا

پلیز زز صہیب۔۔۔

جنت نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشیش کی۔۔

جنت۔۔۔۔ تم کیا ہو میرے لیئے میں تمہیں الفاظوں میں نہیں بتا سکتا۔۔ پاگل ہوں میں تمہارے لیئے پتا نہیں کیوں میں تمہارے لیئے اتنا بے قرار ہوں جبکے اب تو تم میری ہو گئی ہو۔۔۔

صہیب نے جنت کے ماتھے پر اپنے لب رکھے۔۔۔

صہیب پلیز کوئی آجائے گا

جنت صہیب سے تھوڑا دور ہوئی

صہیب کی جان خود پر فخر کرو کے کوئی تمہارے لیئے اتنا پاگل ہے تمہیں کیا پتا اس صہیب نے تمہارے لیئے کتنے دل توڑے ہیں۔۔

بس بس اب پھر سے اپنی تعریفوں کے پُل باندھنا شروع مت ہو جانا۔۔۔

دروازہ نوک ہوا اور آنسہ اندر آئیں۔۔ صہیب نے جنت کا ہاتھ چھوڑا۔۔

چلو جنت بہت رات ہو گئی ہے سب نے کھانا کھا لیا ہے اب تم دونوں بھی کھا لو۔۔ صہیب تم تھوڑی دیر بعد باہر آنا آنسہ جنت کا ہاتھ پکڑے اُسے باہر لے گئیں۔۔

---

ٹائیگر کیا میری کوئی فیملی تھی؟

زندگی میں پہلی بار ضوریز نے اپنی فیملی کا پوچھا۔۔ٹائیگر کو ضوریز کی یہ ہی بات پسند تھی کے اس نے کبھی اپنے بارے میں نہیں پوچھا تھا مگر آج یوں اچانک یہ سوال ضوریز کے منہ سے سن کر وہ حیران ہوا۔۔۔

مجھے صیح طرح نہیں معلوم مگر سنا ہے تمہیں کسی سے خریدا تھا کوئی پاکستانی کپل تھا کافی پیسے دیئے تھے تمہارے لیئے مارک نے!

ٹائیگر نے آدھا سچ اور آدھا جھوٹ بولا

مطلب وہ میرے ماں باپ تھے؟

ضوریز نے دوبارہ پوچھا

ہو سکتا ہے تمہارے ماں باپ ہی ہوں مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

ویسے ہی خیال آگیا۔۔۔ہنہ پاکستان میں لوگ شاید اسی لیئے زیادہ بچے پیدا کرتے ہیں کے بیچ کر پیسے کما سکیں۔۔

ضوریز نے تلخی سے کہا

ہاں وہاں غربت ہی اتنی ہے۔۔ پچھلے ہفتے مارک نے ایک اور بچے کو خریدا ہے پاکستانی ہے وہ بھی۔۔۔پاکستان سے لینے کا فائدہ ہے کافی ایک تو آسانی سے اسمگل ہو جاتا ہے دوسرا تمہاری طرح کافی بہادر ہوتے ہیں پاکستانی۔۔۔

ٹائیگر نے ضوریز کی تعریف کی

ہمم سب اپنا فائدہ ہی دیکھتے ہیں۔۔

ضوریز نے سرد لہجے میں کہا

یہ ہی دنیا ہے۔۔۔خیر مارک تمہیں بہت جلد پاکستان بھیجنے والا ہے کسی بہت اچھے میشن پر۔۔

ٹائیگر نے بوتل اپنے منہ سے لگائی

پاکستان۔۔ مگر مجھے وہاں نہیں جانا!

ضوریز نے سختی سے منع کیا

جانا پڑے گا ضوریز مارک کو منع نہیں کر سکتے اور پھر تمہیں تو شوق ہے daring کام کرنے کا؟

ٹائیگر نے سمجھایا

شوق تو ہے مگر مجھے وہ لوگ نہیں پسند یہ نہ ہو کے میں وہاں جا کر سب کو مار دوں!

ضوریز نے غصے سے اپنے ہاتھ کی مُٹھی بنائی

نہیں ضوریز اتنا غصہ مت کرو۔۔ چلو فل حال تو چِل کرو اک ہفتے تک کوئی کام نہیں ہے۔۔

ٹائیگر نے اُسے ریلکس کیا اور دوبارا اپنی وائن پینے لگا!

---

دلہن بنی جنت کوئی آسمان سے اتری پری لگ رہی تھی۔۔

صہیب کی محبت نے اسے اور نکھار دیا تھا۔۔ آنسہ آسیہ اور عشرت جنت کو لے کر صہیب کے کمرے میں داخل ہوئیں جنت نے ایک نظر اُٹھا کر کمرے کو دیکھا یوں تو وہ بہت بار اس کمرے میں آچکی تھی مگر آج وہ جس رشتے سے آئی تھی اس کا احساس ہی الگ تھا۔۔ پورا کمرہ گلاب کے پھولوں اور پتیوں سے سجا ہوا تھا۔۔ جنت کو اپنی قسمت پر رشک آیا۔۔

آو بیٹا آرام سے بیڈ پر بیٹھ جاو ریلکس ہو کر۔۔ انسان تھک جاتا ہے شادی کی رسموں میں۔۔۔

آنسہ نے جنت کو بیڈ پر بیٹھایا۔

ہاں بھئی ایک تو یہ تصوریں بنانے والے آج کل جان نہیں چھوڑتے ہنہ انسان کو چاہیئے سادگی سے شادی کرے۔۔

آسیہ نے طنز کرتے ہوئے کہا

ہائے بس کرو آسیہ بی بی تمہارے بیٹے کہ شادی میں گئی نہیں تھی مگر اس کی دھوم یہاں کراچی تک آئی تھی توبہ تم نے تو ہر رسم کی اپنے بیٹے کی باری میں سادگی یاد نہ آئی ہمارا تو اکلوتا بیٹا ہے ہم تو سارے ارمان پورے کریں گے۔۔

عشرت بی بی جنت کے پاس آکر بیٹھیں۔

ارے اماں میرا یہ مطلب نہیں تھا آپ تو بس ہر بات پر امان جاتی ہیں۔۔۔

آسیہ نے سچ سنا تو گھبرا کر کہا

اچھا چھوریں نہ آپ دونوں کیا بچی کے سامنے ایسی باتیں کر رہی ہیں دیکھیں اماں ماشاءاللہ میری بہو کتنی پیاری لگ رہی ہے اللہ نظر بد سے بچائے۔۔۔

آنسہ نے جُھک کر جنت کے سر پر بوسہ دیا

ارے میری بہن اتنے مہنگے پارلر سے تو ہم جیسے بھی تیار ہو جائیں حسین لگے گے۔۔ آج کل حسین بننا کونسا مشکل کام ہے۔۔۔

آسیہ نے ایک بار پھر اپنی عادت کے مطابق اعتراض کیا۔۔

بس کرو بی بی تمہاری مانو بھی ضد کر کے جنت کے ساتھ ہی تیار ہونے گئی تھی اس پر تو ایسا روپ نہ آیا بلکے وہ تو مجھے اور عجیب لگ رہی تھی۔۔

عشرت بی بی اپنے ہی منہ پر چادر رکھ کر ہسنے لگیں۔۔

آنسہ اور جنت نے بھی اپنی مسکراہٹ مشکل سے چُھپائی

ہنہ سب پتہ ہے مجھے آپ کو تو ویسے ہی ہم لوگ پسند نہیں میں تو بس بہن کی محبت میں شادی میں آگئی ورنہ مجھے کوئی

شوق تھوڑی تھا زلیل ہونے کا۔۔۔

آسیہ غصے سے بول کر باہر چلی گئی

اماں ناراض کر دیا نا آپ نے آپا کو۔۔ آپ بھی موقع تو دیکھ لیا کریں۔۔۔

آنسہ نے فکر مندی سے کہا

ارے چھوڑا بہو اس کی عادت ہے رنگ میں بھنگ ڈالنے کی۔۔۔ اصل میں اسکو اس بات کا غم کھا رہا ہے کے ہم نے صہیب کی شادی اسکی مانو سے کیوں نہیں کی۔۔ بھلا ہماری جنت کے ساتھ اس مانو کا کیا مقابلہ۔۔۔

عشرت نے پیار سے جنت کے سر پر ہاتھ رکھا

ہاں ہماری جنت تو ماشاء اللہ جنت جیسی پیاری ہے۔۔ بس اللہ مانو کے بھی اچھے نصیب کھولے۔۔۔

آسیہ نے دعا دی

افففف بہت مشکل سے بچ کر آیا ہوں امی۔۔ کیسے رشتے دار ہیں آپ کے مجھے میری دلہن کے پاس آنے ہی نہیں دے رہے تھے۔۔

صہیب سائیڈ سے جھانک کر جنت کو دیکھنے کی کوشیش کرنے لگا

ہاں میاں شکر تم بچ کر آ گئے ورنہ تو انہوں نے تمہیں شہید کر دینا تھا۔۔

ہاہاہا دادو بلکل ٹھیک کہا آپ نے۔۔ اچھا آپ لوگوں کی باتیں ختم ہو گئی ہوں تو میں بھی اپنی بیگم سے دو چار پیار کی باتیں کر لوں۔۔۔

صہیب نے عشرت کے ساتھ بیٹھ کر سر جھکائے بیٹھی جنت کو حسرت سے دیکھا

اچھا بس زیادہ تنگ نہ کرنا بچی کو۔۔

آسیہ نے عشرت بی بی کو سہارا دے کر اُٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

میں کہاں تنگ کرتا ہوں یہ محترمہ مجھے تنگ کرتی ہیں۔۔۔

صہیب عشرت بی بی کے اُٹھتے ہی جنت کے قریب کھسک کر بیٹھ گیا۔۔

ہائے ماشاءاللہ کتنے پیارے لگ رہے ہیں دونوں ایک ساتھ۔۔ اللہ ہمیشہ خوش رکھے۔۔

عشرت بی بی نے فوراً اپنے چھوٹے سے پرس سے دو نوٹ نکالے اور دونوں کے سر پر گھمائے۔

آمین اللہ بری نظر سے بچائے چلیں اماں دونوں کو آرام کرنے دیں!

آنسہ نے عشرت بی بی کا ہاتھ پکڑا اور باہر لے گئیں۔۔

---

ہمم تو بیگم اتنی خاموش کیوں ہیں آپ خیریت ہے؟؟

صہیب نے محسوس کیا کے جنت کافی دیر سے چپ بیٹھی ہے اس نے جنت کا ٹھنڈا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔ جنت نے ایک نظر اُٹھا کر صہیب کو دیکھا۔۔

اوہ تو جنت صاحبہ گھبرا رہی ہیں یا شرما رہی ہیں۔۔ میری جان مجھے تم سے امید نہیں تھی کے تم مجھ سے شرماو گی ہمم۔۔

جنت کے جھکے سر کو اپنے ہاتھ سے اوپر کیا

تو جنت کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں

ارے جنت کیا تم رونے کی کوشیش کر رہی ہو۔۔

صہیب نے فوراً پریشان ہو کر جنت کو اپنے گلے لگایا

کیوں رو رہی ہو جنت پلیز زز مجھے تکلیف دیتے ہیں تمہارے آنسو۔۔۔

صہیب نے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھے

یہ خوشی کے آنسو ہیں صہیب۔۔ میں دنیا کی سب سے خوش نصیب لڑکی ہوں۔۔۔ میں بہت خوش ہوں۔۔۔

جنت صہیب کے گلے لگ گئ

صہیب نے بھی جنت کو زور سے گلے لگایا اور آنکھیں بند کر لیں س

ہاں جنت میں بھی بہت خوش ہوں تم نہیں جانتی میں نے کتنا انتظار کیا ہے اس پل کا۔۔۔ میں تو یہ بھی نہیں جانتا کے میں کب سے تم محبت کر رہا ہوں شاید تب سے جب تم پیدا ہوئی اور پھوپو نے آکر تمہیں مری گود میں دیا تھا۔۔۔

صہیب نے جنت کو خود سے الگ کیا اور اپنی جیب سے ایک ڈبیہ نکالی

یہ دیکھو تمہاری منہ دکھائی۔۔۔

صہیب نے ایک گولڈ کی چین نکال کر اس کے سامنے کی جس پر بہت خوبصورتی سے جنت اور صہیب کا نام لکھا تھا۔

واو صہیب یہ تو بہت پیاری ہے ہم دونوں کے نام کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔۔ لاو دو میں پہن لوں۔۔ کبھی اسے خود سے الگ نہیں کرو نگی۔۔۔

جنت نے اپنا ہاتھ آگے کیا

تمہیں کیوں دوں پاگل۔۔ میں خود پہناو گا اپنے ہاتھوں سے۔۔۔

صہیب نے چین کا لوک کھولا اور آگے بڑھ کر جنت کو چین پہنانے لگا۔۔۔ جنت پہلی بار صہیب کے اتنے قریب تھی۔۔ صہیب نے چین پہنا کر جنت کو دیکھا جو آنکھیں بند کیئے صہیب کو محسوس کر رہی تھی صہیب نے اسکی

لرزتی پلکوں پر اپنے لب رکھے۔۔احساسِ تشکر سے صہیب کی آنکھیں بھیگ گئیں اور اس نے جنت کے وجود کو خود میں سمالیا۔۔۔

---

کیا سوچ رہے ہو ضوریز؟

ٹائیگر نے گم صم بیٹھے ضوریز کو دیکھا

کچھ نہیں بس سوچ رہا ہوں مارک کو کیسے منع کروں کے مجھے پاکستان نہیں جانا۔۔

آخر کیوں نہیں جانا کس بات کا ڈر ہے تمہیں وہاں۔۔

ٹائیگر نے پوچھا

میں کسی سے نہیں ڈرتا۔۔بس مجھے پاکستان پسند نہیں۔۔مجھے لگے گا کے یہاں پر رہنے والا ہر ایک شخص میرا باپ ہے اور میں غصے میں سب کو مار دونگا۔۔۔

ضوریز نے غصے سے کہا

ایسا کچھ نہیں ہو گا ضوریز پتا نہیں اب تمہارے ماں باپ کہاں ہونگے۔۔ہونگے بھی کے نہیں ویسے بھی تم نے یہاں زیادہ اچھی زندگی گزاری ہے ہر ایک چیز ہے تمہارے پاس وہاں ہوتے تو یہ سب عیاشی نہ ہوتی وہاں تو ایک وقت کا کھانا نہیں ملتا۔۔خیر تم کون سا ہمیشہ کے لیئے وہاں جاوگے صرف تین ماہ کا مِشن ہے۔۔تمہارے علاوا یہ کام اور کوئی کر بھی نہیں سکتا۔۔بس تین آدمیوں کا کام تمام کرنا ہے اور پھر واپس۔۔

ٹائیگر نے تصلی دی

ہنہ عیاشی۔۔۔واقعی بہت عیاشی والی زندگی دی ہے آپ لوگوں نے۔۔

ضوریز نے تلخی سے کہا

دیکھو ضوریز میں مانتا ہوں یوں اس طرح ساری زندگی اکیلے گزارنا آسان نہیں کبھی کبھی انسان تھک جاتا ہے لیکن یہ بھی سوچو کے جن لوگوں نے ہمیں ان کے ہاتھ چند پیسوں کی خاطر بیچ دیا ان کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے انسان یہیں رہے۔۔اور پھر تم جانتے ہو اس گینگ میں ہر کوئی نہیں رہ پاتا۔۔کتنے ہی لوگ خواہش کرتے ہیں کے اس گینگ کا حصہ بنیں مگر یہاں وہی رہتا ہے جو تمہاری طرح بہادر اور دل سے کام کرتا ہو۔۔۔اچھا اب اُٹھو مارک سے پلان ڈسکس کرنے جانا ہے اس نے بلایا ہے آج۔۔اگلے ہفتے ہی تمہیں اسلام آباد کے لیئے نکلنا ہے۔۔۔

ٹائیگر نے ایک بار پھر ضوریز کی برین واشنگ کی

آپ چلے جائیں اور مجھے بتا دیجئے گا۔۔

ضوریز نے کھڑے ہو کر کہا گویا وہ اور کوئی بات نہیں کرنا چاہتا

اچھا چلو میں ہی پوچھ لونگا اب تم ریلکس کرو۔۔

---

صہیب اٹھ جاو یار سب کیا سوچیں گے ابھی تک پڑے سو رہے ہیں ہم۔۔

جنت نے صہیب کو جنجھوڑ کر اٹھایا

ارے میری جان چھوڑ دو اب دوسروں کی فکر کرنا صرف میری فکر کرو۔۔یہاں آو میرے پاس۔۔۔

صہیب نے لیٹے لیٹے فرمائیش کی

جی نہیں اب آپ اُٹھ جائیں شرافت سے اور مزید کوئی مستی نہیں ورنہ میں باہر جا کر نانو کو بلا لونگی۔۔

جنت نے دھمکی دی۔۔صہیب نے آگے بڑھ کر تیزی سے جنت کا ہاتھ کھینچا اور اسے اپنے اوپر گرا لیا

کیا دھمکیاں دیتی رہتی ہو اپنی نانو کی مجھے۔۔ تمہیں لگتا ہے میں ڈرتا ہوں ان سے۔۔

صہیب جنت کے بالوں کی خوشبو کو سونگھنے لگا

جی ہاں آپ صرف نانو سے ہی ڈرتے ہیں۔۔۔

جنت نے اپنا آپ چھوڑانا چاہا

جی نہیں آپکی سوچ ہے میں کسی سے نہیں ڈرتا اور آپکی نانو سے تو بلکل۔۔

ابھی صہیب کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کے دروازہ بجنے لگا

صہیب اُٹھ جاو۔۔۔ اب کیا تم لوگوں نے ساری زندگی کی نیندیں آج ہی پوری کرنی ہیں۔۔۔

باہر سے عشرت بی بی کی آوازیں آنے لگیں

اوہ نو دادو تو فارم میں آگئی ہیں چلو ہٹو میں جلدی سے فریش ہو جاوں ورنہ انہوں نے دروازہ توڑ دینا ہے۔۔۔

صہیب نے جنت کے سر پر بوسہ دیا اور جلدی سے اُٹھ گیا جب کے جنت زور سے ہسنے لگی

ہاہاہا افف ابھی تو کہہ رہے تھے ڈرتے نہیں اب اپنی شکل دیکھو ڈرپوک۔۔۔۔

جنت نے مزاق اُڑایا

ڈرتا نہیں ہوں خیال کرتا ہوں انکا عزت کرتا ہوں ورنہ آپکا شوہر کسی سے نہیں ڈرتا سمجھی۔۔

صہیب آہستہ آہستہ جنت کے ہونٹوں پر جھکنے لگا۔۔ دوبارا دروازہ بجنے کی آواز آئی

افف دادو آرہے ہیں یار آپ بس رومینس کے درمیان آجاتی ہیں۔۔

صہیب نے ہوش میں آتے ہوئے کہا جبکے جنت نے خود کو ایک نظر آئنے میں دیکھا اور دروازہ کھولنے لگی

---

ضوریز مارک نے تمہاری سیٹ کروادی ہے next monday

کی۔۔وہاں پر sarena hotel میں تمہارا روم بوک ہے بہت اچھا ہوٹل ہے وہ خوب انجوائے کرنا وہاں۔۔۔

آخر میں ٹائیگر نے آنکھ ماری

کونسے سے آدمی ہیں اور کب ختم کرنا ہے یہ بتائیں۔۔۔

ضوریز نے ٹائیگر کی بات کو اگنور کیا

بس تین آدمی ہیں مزے کی بات یہ ہے کے دو ایک ہی پارٹی کے ہیں انہیں تو تم ایک آسانی سے ختم کر لو گے مگر تیسرا آدمی وزیر ہے وہاں کا اسے مارنے کے لیئے تمہیں بہت احتیاط سے کام لینا ہو گا۔۔مارک نے کہا ہے تم جو مرضی ہتھیار چاہو بتا دو وہ پاکستان بھجوا دے گا۔۔باقی ان تینوں کی تصاویر اور لوکیشن تمہیں سینڈ کر دی جائے گی۔ ۔کب اور کہاں مارنا ہے یہ بھی بتا دینگے۔۔

ٹائیگر نے تفصیل سے بتایا

اگر اتنی جلدی نہیں انہیں مارنے کی تو مجھے کیوں اتنی جلدی بھیج رہے ہیں۔۔۔

ضوریز نے اُکتا کر کہا

ارے میرے شیر وہاں جاو تھوڑا سروے کرو پاکستان یہاں جیسا نہیں ہے وہاں تو ہم سے بڑے بدماش گھوم رہے ہونگے۔۔اور وہاں کانفرنس ہے جو میں نے دو آدمی ایک ہی پارٹی کے بتائیں ہیں وہ اسی کانفرنس میں ہونگے۔۔اور وزیر کو ابھی ختم نہیں کرنا اس کے لیئے جب مارک کہے۔۔۔کم از کم تین مہینے لگ جائیں گے تمہیں وہاں۔۔۔

.. What...Three months this is too much

(کیا تین مہینے یہ تو بہت زیادہ ہیں)

ضوریز نے حیران ہو کر کہا

میں اتنے دن وہاں نہیں رہو نگا۔۔جب وزیر کو مارنا ہو گا میں دوبارہ چلا جاوں گا آپ پوچھ لیں مارک سے اگر وہ مانتا ہے تو ٹھیک ورنہ میں خود مارک سے بات کرو نگا۔۔

ضوریز نے غصے سے کہا

اچھا میں کر لوں گا بات فل حال تم تیاری کرو جانے کی دیکھ لو کوئی گن یا کچھ بھی چاہیئے ابھی بتا دو تا کے میں ارینج کروا دوں۔۔

ہمم اوکے بتا دو نگا۔۔

---

اسلام و علیکم امی جان۔۔جنت کہاں ہے۔۔

صہیب نے اوفس سے آتے ساتھ ہی جنت کا پوچھا

اندر ہے میں بلاتی ہوں

آنسہ نے جنت کو بلایا

جنت خوبصورت ساڈریس پہنے اور ہلکے سے میک اپ میں باہر آئی۔

ماشاءاللہ۔۔بیگم! جان لینے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔رحم کھایا کرو مجھ غریب پر۔۔۔

صہیب نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا جبکے جنت کا چہرہ لال ہو گیا کیونکے آنسہ بھی ساتھ کھڑی مسکرا رہی تھی۔۔

صہیب کبھی سریس ہو جایا کریں۔۔ہمیں دعوت پر جانا ہے اس لیئے تیار ہوئی ہوں اور آپ کے کپڑے نکال دیئے ہیں۔۔

جنت نے صہیب کو آنکھیں دکھائیں۔۔

ہاں صہیب ٹائم سے چلے جاو اور یہ اوفس والوں نے اچانک کیوں بلا لیا تمہیں ابھی چار دن ہی تو ہوئے ہیں شادی کو۔

۔

آنسہ نے پوچھا

بس امی نئی نئی جوب ہے بات تو سنی پڑتی ہے ایکچولی میٹنگ کے لیئے بلایا تھا۔۔ کہہ رہے تھے دو تین مہینے کے لیئے اسلام آباد بھیج رہے ہیں مجھے کوئی کانفرنس ہے وہ اٹینڈ کرنی ہے۔۔ میں نے کہا ہے اپنے بوس کو کے میری ابھی شادی ہوئی ہے میں نے چُھٹی لی ہوئی ہے میں نہیں جا سکتا۔۔ کہہ رہے تھے جانا تو پڑے گا مجبوری ہے اب سمجھ نہیں آرہی کیا کروں نئی جوب ہے منع کرونگا تو برا ایمپریشن پڑے گا اور جنت کو چھوڑ کر جانے کا دل نہیں۔۔

صہیب نے اپنی ٹائی اتاری

اوہ صہیب آپ پریشان نہ ہوں جوب فل حال زیادہ ضروری ہے ہم نے تو ویسے بھی ساتھ ہی رہنا ہے دو مہینے کی بات ہے آپ منع مت کرنا۔۔۔

جنت نے دل پر پتھر رکھ کر کہا تا کے صہیب اس کے لیئے پریشان نہ ہو۔۔

ہاں بھئی تم تو ویسے ہی بہانے ڈھونڈتی ہو مجھ سے دور جانے کے تمہیں کیا فرق پڑے گا میں تو نہیں رہہ سکتا تمہارے بغیر۔۔

صہیب نے پاس آکر جنت کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

تو بیٹا اسے بھی ساتھ لے جاونہ۔۔ بولو اوفس والوں کو کے بیوی کو بھی ساتھ لے کر جاوگے اچھا ہے اوفس کا کام بھی کر لینا اور گھوم بھی لینا وہاں سے آگے مری ناران کاغان چلے جانا۔۔

آنسہ نے مشورہ دیا

ارے میری پیاری امی جان آپ نے تو مسئلہ ہی حل کر دیا۔۔یو آر گریٹ۔۔۔

صہیب نے فوراً آنسہ کو گلے لگا کر انکا ماتھا چوما

میں کل ہی بات کرتا ہوں بوس سے اب اتنا تو انہیں ماننا پڑے گا۔۔۔کیوں جنت بی بی آپکو تو اعتراض نہیں ہے؟

صہیب نے جنت کو دیکھ کر پوچھا

مجھے کیوں ہو گا اعتراض پتا نہیں کیوں آپکو لگتا ہے میں آپ سے دور جانے کے بہانے ڈھونڈتی ہوں جب کے ایسا نہیں ہے۔۔

جنت کی سوئی صہیب کی پچھلی بات پر اٹکی ہوئی تھی

ارے میری زندگی میں مزاق کر رہا تھا مجھے پتا ہے تم تو میرے پاس آنے کے بہانے ڈھونڈتی ہو۔۔۔

صہیب آگے بڑھ کر جنت کو گلے لگانے لگا۔۔۔جنت نے روک دیا۔۔

اچھا زیادہ فری نہ ہو تیار ہو جائیں لیٹ ہو رہے ہیں

جنت ایک نظر آنسہ کو دیکھا جو دونوں کو پیار بھری نظر سے دیکھ رہی تھیں۔۔آنسہ نے آگے بڑھ کر دونوں کو ایک ساتھ گلے لگایا۔۔۔

اللہ تم لوگوں کو ہمیشہ ایک ساتھ خوش رکھے۔۔

دونوں نے آنسہ کی گال کو چوما۔۔

دوسری طرف ضوریز تنہا بیٹھا سگریٹ پر سگریٹ پی رہا تھا۔۔۔اور گنز چیک کر رہا تھا۔۔۔۔

---

توضوریز سب تیاری ہے تمہاری۔۔کوئی بھی مسئلہ ہو

just give a ring!

ٹائیگر خود ضوریز کوairport چھوڑنے آیا تھا

ہمم اوکے۔۔

ضوریز نے ملتصر جواب دیا

اوکے پھر انجوئے کرنا اور اپنا خیال کرنا ٹیک کیئر۔۔

ٹائیگر نے زبردستی ضوریز کو گلے لگایا جن ضوریز نے اسے آہستہ سے گُڈ بائے کہا اور اپنا چھوٹا سا بیگ لے کر آگے بڑھ گیا۔۔۔

---

جنت گرم کپڑے رکھ لینا اسلام آباد میں تو شاید اتنی ٹھنڈ نہ ہو مگر مری گئے تو وہاں بہت ٹھنڈ ہو گی۔۔

صہیب جنت کے ساتھ پیکنگ کروا رہا تھا

ہم صرف مری نہیں ناران کاغان بھی جائیں گے صہیب مجھے اتنا شوق ہے نا وہاں جانے کا۔۔

جنت نے آنکھیں بند کر کے کہا جیسے تصور میں وہ وہاں پہنچ گئی ہو

میری جان تم کہو تو تمہیں چاند پر بھی لے جاوں گا۔۔

صہیب نے جنت کو پکڑ کر خود کے قریب کیا۔

چاند تو میرے پاس ہے بس چاند کے ساتھ جانا ہے ہر جگہ اب۔۔

جنت نے صہیب کی ناک دبائی

ہمم تو میں تمہارا چاند ہوں اور تم میری چاندنی ہو آئی لو یو سو مچ میری پیاری بیوی۔۔

صہیب نے زور سے جنت کو گلے لگایا۔۔

ارے آرام سے آپ تو اسطرح گلے لگاتے ہیں کے میری ہڈیاں ہی ٹوٹ جائیں۔۔

جنت نے صہیب کے حسار کو توڑا

آئے ہائے ظالم لڑکی کبھی رومینس کو نہ سمجھنا۔۔۔

صہیب نے منہ بنایا

اب ہر وقت رومینس نہیں کرتے جناب تھوڑا کام بھی کر لیں۔۔۔

ہمم کیا بتاوں یہ زندگی تو بہت کم لگتی ہے مجھے تمہارے ساتھ رومینس کرنے کے لیئے۔۔۔

دیکھتے ہیں۔۔جب شادی پورانی ہو گئی نہ مجھ سے پیچھا چھوڑواتے پھرو گے ہنہ سب ایسے ہی کرتے ہیں۔۔

جنت نے بھی منہ بنا کر کہا

اچھا تو میں تمہیں سب جیسا لگتا ہوں۔۔۔

صہیب نے جنت کا بازو پکڑ کر کھینچا

نہیں آپ سب سے اسپیشل ہیں سب سے الگ میں تو بس مزاق کر رہی تھی۔۔۔

جنت نے اپنا سر صہیب کے کندھے پر رکھا

قسم سے جنت دل کرتا ہے بس تم اسی طرح میرے کندھے پر سر رکھ کر کھڑی رہو اور زندگی یوں ہی گزر جائے۔۔۔

صہیب نے جنت کے گرد بازو باندھے اور آنکھیں بند کیں۔

اچھا اسی طرح کھڑے رہے تو پیکینگ کون کرے گا۔۔۔

جنت نے سر اٹھا کر کہا

ہمم کریں گے میڈم آپ کے غلام ہیں ابھی ہو جائے گی پوری پیکنگ۔۔

وہ دونوں مسکرا دوبارا سے پیکنگ میں مصروف ہو گئے

---

ضوریز نے جیسے ہی پاکستان کی سرزمین پر قدم رکھا تو اسے پہلی بار ایسا لگا کے جیسے اس کے سینے میں دل دھڑکا ہو۔۔

ائیر پورٹ سے نکل کر وہ باہر آیا تو ایک گارڈ کی یونیفارم میں آدمی اسکا نام بورڈ پر لکھ کر کھڑا تھا اس نے اس کے پاس آکر اسے ہائے کیا اور اس کو اپنا سامان دیا۔۔وہ آدمی فوراً اسکا سامان پکڑ کر گاڑی کی طرف لے گیا۔۔

ہوٹل کے روم میں پہنچ کر سب سے پہلے اس نے ٹائیگر کو کال کی

Hello I reached at hotel!

That's good !

کیسا محسوس کر رہے ہو؟

ٹائیگر نے پوچھا

ہمم بس ٹھیک۔۔

ضوریز نے مختصر سا جواب دیا

اچھا ہم بھی آرہے ہیں اگلے ہفتے میں اور جیک۔۔

ٹائیگر نے اطلاع دی

مگر کیوں؟؟

ضوریز نے پوچھا

مارک نے کہا ہے اسے لگتا ہے تمہیں ہماری سپورٹ کی ضرورت پڑے گی۔۔

مگر مجھے آپ لوگوں کی ضرورت نہیں میں یہ سب اکیلے کر سکتا ہوں۔۔

آئی نو ڈیئر۔۔ مگر تم پہلی بار پاکستان آئے ہو یہاں کے دھوکے الگ لیول کے ہوتے ہیں ویسے بھی میرا خود بھی دل ہے کے آخری بار پاکستان کا چکر لگا ہی لوں اس کے بعد تو مارک نے مجھے رٹائیر کر دینا ہے۔۔

ہنہ اگر آپ لوگوں نے آنا ہی تھا تو پھر مجھے کیوں بھیجا۔۔۔

ضوریز کو بہت غصی آیا تھا اسے پسند نہیں تھا کے اسکے کام میں کوئی اسکی مدد کرے وہ اپنی مرضی سے اپنا کام کرتا تھا

غصہ مت ہو ضوریز۔۔ میں تمہارے کام میں انٹرفیئر نہیں کرونگا یوں سمجھنا کے ہم تمہارے ساتھ ہیں ہی نہیں۔۔

چلو اب میں فون رکھتا ہوں ٹکٹ بنوانا ہے مجھے۔۔

ٹائیگر نے ضوریز کے مزید سوالوں سے بچنے کے لیئے فون بند کر دیا۔۔جبکے ضوریز سمجھ گیا کے ان لوگوں کو ضوریز پر اعتبار نہیں جب ہی ٹائیگر اس کے پیچھے آرہا ہے۔۔۔

ہنہ سمجھتے ہیں میں بھاگ جاوں گا۔۔ کس کے لیئے بھاگوں گا میں یہاں میرا ہے ہی کون۔۔

ضوریز نے تلخی سے سوچا

---

آپ لوگ بھی ساتھ ہی چلتے نہ ہمارے اتنا مزا آتا۔۔

جنت نے آنسہ کے گلے لگ کر اداسی سے کہا

نہیں میری بچی تمہاری نانو سے اب سفر کہاں ہوتا ہے اور میں ان کے بغیر کہیں نہیں جاتی۔۔۔بس تم دونوں خوب انجوائے کرنا اور اپنی تصویریں بھیجتے رہنا۔۔۔

آنسہ نے جنت کا ماتھا چوما

جی وہ تو میں بھیجوں گی مگر آپ لوگ بہت یاد آئیں گے مجھے۔۔

جنت عشرت بی بی کے گلے لگ گئی۔۔

یاد تم لوگ بھی ہمیں بہت آو گے بس جلدی آجانا تم لوگ واپس دل اداس ہو جائے گا میرا۔۔

عشرت بی بی نے آنکھوں سے آنسو صاف کیئے

ارے یہ کیا ہو رہا ہے دادو آپ رو کیوں رہی ہیں اسطرح کریں گی تو ہم نہیں جا رہے۔۔۔

صہیب نے فوراً عشرت بی بی کو اپنے گلے لگایا

نہیں اس لیئے نہیں رو رہی بس ویسے ہی تھوڑی اداسی تو ہوتی ہے نا۔۔

بس ہم لوگ جلدی آجائیں گے اور روز فون کرونگا میں ٹھیک ہے اداس نہیں ہونا آپ لوگوں نے۔۔۔

صہیب نے آنسہ کو بھی گلے لگایا باری باری دونوں کے سر پر بوسہ دیا۔۔

امی دادو آپ لوگوں نے بلکل رونا نہیں ہے میری یاد میں۔۔ آپ لوگ روئی نہ تو میں کہیں بھی ہوا مجھے پتا لگ جائے گا پھر میں ناراض ہو جاوں گا آپ دونوں سے اس لیئے وعدہ کریں روئیں گی نہیں؟

صہیب نے دونوں کو دیکھ کر پوچھا

اچھا نہیں روئیں گے میری شہزادے اپنا اور جنت کا بہت خیال رکھنا خیر سے جاو اور خیر سے آو۔۔۔

جنت اور صہیب ایک بار پھر دونوں سے گلے ملے

چلو بھئی صہیب میں سنبھال لونگا دونوں کو تم لیٹ نا ہو جانا۔۔۔

بشیر نے صہیب سے کہا

جی ابو چلیں۔۔ اچھا امی اور دادو اپنا خیال رکھیئے گا اللہ حافظ۔۔!

دونوں نے اللہ حافظ کہا اور گاڑی میں بیٹھ گئے۔۔

---

ضوریز اپنے ارد گرد بیٹھے لوگوں کو دیکھنے لگا کچھ آدمی پینٹ کوٹ میں ملبوس اپنے اوفس کی باتیں کر رہے تھے کچھ نوجوان بلاوجہ لڑکیوں کے آگے پیچھے گھوم رہے تھے۔۔ ضوریز نے اکتا کر اپنا فون نکالا اور فون چیک کرنے لگا۔۔

ایک آدمی ضوریز کے پاس آکر بیٹھا۔۔

اکیلے آئے ہیں آپ؟؟

بیٹھتے ساتھ ہی اس آدمی نے پوچھا

جی!

ضوریز نے مختصر جواب دیا اور موبائل جیب میں ڈالا

ہمم اوفس کے کام سے آئے ہو؟

جی!

اچھا اچھا کہاں سے ہو۔۔ دیکھنے سے تو کراچی کے لگتے ہو۔۔۔

اُس آدمی نے ضوریز کو غور سے دیکھا

جی نہیں!

ضوریز نے اکتا کر جواب دیا۔۔

اچھا تو فیلملی کہاں ہوتی ہے؟

میری کوئی فیملی نہیں ہے۔۔

ضوریز نے سامنے بیٹھی ایک فیملی کو دیکھ کر کہا

اوہ اچھا اکیلے ہو۔۔۔میں بھی اکیلا ہی ہوں مگر فیملی کے ہوتے ہوئے ایسی فیملی کا فائدہ کیا جو اس عمر میں ساتھ چھوڑ دے۔۔

اُس آدمی نے دکھ سے کہا

ضوریز نے پہلی بار اس آدمی کی طرف دیکھا جو پچاس کے لگ بھگ تھا

کیوں آپکی فیملی نے آپ کو اس عمر میں اکیلا کیوں کیا؟

بسس جب ساری جائیداد سب بچوں کے نام کر دی تو سب کے رویئے ہی بدل گئے ساری زندگی بہت کمایا۔۔۔اور اب سوچا ریلکس کروں بچوں کے ساتھ وقت گزاروں تو سب کہتے ہیں ہم مصروف ہیں جب ہی اکیلا آ گیا یہاں!

ہنہ یہاں سب پیسے کے ہی لالچی ہیں کوئی اپنی اولاد بیچ دیتا ہے اور کوئی اپنا باپ۔۔

ضوریز نے تلخی سے سوچا مگر کچھ کہا نہیں

کیا ہوا تم اتنے چپ کیوں ہو۔۔

اُس آدمی نے ضوریز سے پوچھا

ہمم کچھ نہیں بس مجھے کام ہے ضروری سوری میں آپ کو وقت نہیں دے سکتا۔۔

ضوریز نے وہاں سے جانے کا بہانا کیا اور کھڑا ہو گیا

ہاں جاو بیٹا اس عمر میں بہت کام ہوتے ہیں پھر ملاقات ہو گی!

ضوریز نے ایک نظر اسے دیکھا اور اندر کی طرف چلا گیا

---

واو تمہارے اوفس والوں نے ہمیں ریسٹ ہاوس تو بہت اچھا دیا ہے۔۔

جنت نے پورے گھر میں چکر لگا کر کہا

جی جناب ملٹی نیشنل کمپنی ہے اچھا ہی دے گی۔۔ خیر میر اٹاول نکال دو یار میں نہالوں۔۔

صہیب نے جوتے اتار کر کہا

یہ کیا آتے ساتھ ہی نہانا ابھی صبح تو نہائے تھے۔۔پہلے کھانے کا انتظام کرو مجھے بھوک لگ رہی ہے بہت۔۔

جنت نے صہیب کے پاس بیٹھ کر کہا

افففف ہووو۔۔ تم بھی تو بھوکی ہو پوری۔۔ جہاز میں کھایا تو تھا اتنا کچھ۔۔

صہیب نے چھیڑا

وہ کھانا تھا بھلا ہنہ احسان کیا انہوں نے تو کھانا دے کر۔۔ اچھا جاو نہ۔۔نیچے کیفے ہے وہاں سے کچھ لے آو۔۔

جنت نے منت کی

اچھا میری جان لے آتا ہوں جب تک تم میر اٹاول اور کپڑے نکال دو مجھے اپنے بوس کے پاس جانا ہے پھر۔۔

صہیب دوبارا جوتے پہنے لگا

ہیں ں ں۔۔ آتے ساتھ ہی بوس کے پاس۔۔ یہ کیا بات ہوئی تھوڑا ریلکس ہو جاو آرام کرو۔۔۔

نہیں چند اان کا فون آیا تھا میں آل ریڈی ایک دن لیٹ آیا ہوں یہاں بس میں دو گھنٹے میں واپس آجاوں گا تم جب

تک آرام کرنا پھر رات کا کھانا ایک ساتھ کسی اچھی جگہ پر کھائیں گے۔۔۔

صہیب نے اسے پیار سے گلے لگا کر سمجھایا

اچھا ٹھیک ہے مگر جلدی آجانا اسطرح اکیلے ڈر لگے گا مجھے۔۔۔

جنت نے منہ بنا کر کہا

ڈرنے کی کیا بات ہے۔۔ یہاں فُل سکیورٹی ہے آتے ہوئے دیکھا نہیں تم نے۔۔ اچھا اب میں کچھ کھانے کو لے آوں۔۔۔

سنو۔۔ بریانی مت لانا میری دوستیں بتا رہی تھیں اسلام آباد والوں کو بریانی بنانی نہیں آتی۔۔

جنت نے پیچھے سے آواز لگائی

کیا ایک تو تمہاری دوستیں۔۔۔ یہاں کے لوگ بھی پاکستانی ہی ہیں۔۔ سارے پاکستانی کھانے بنانے آتے ہیں انہیں۔۔ فکر نہ کرو اچھی چیز لاونگا۔۔

صہیب نے مُڑ کر جواب دیا اور دروازہ لوک کر کے باہر نکل گیا

---

جلدی آجانا صہیب میں بور ہوتی رہوں گی۔۔

جنت نے صہیب کو کوٹ پہناتے ہوئے کہا

اوکے میری جان جیسے ہی میٹنگ ختم ہو گی میں اُڑ کر تمہارے پاس پہنچ جاو گا۔۔

صہیب بال بنانے لگا

ویسے میٹینگ ہے کہاں مجھے بھی ساتھ ہی لے جاتے

جنت نے پوچھا

میٹنگ سرینہ ہوٹل میں ہے یار بہت مہنگا ہے میرا سارا انتظام تو اوفس کی طرف سے وہی تھا انہوں نے کہا تھا اگر اکیلے رہنا چاہو تو یہاں روم مل سکتا ہے شئرینگ پہ مگر فیملی کے ساتھ رہنا ہے تو خود پے کرنا۔۔میں نے سوچا اتنا بجٹ کہاں میرے پاس اور پھر ان شاءاللہ ہم نے آگے بھی گھومنے جانا اس لیئے بس پیسے لے لیئے اور یہ بجٹ میں پڑا تو لے لیا پھر دو مہینے رہنا ہے ہوٹل میں کہاں مزا آتا ہے یہاں سب کچھ ہے کیچن وغیرہ بھی۔۔۔مل کے انجوائے کریں گے۔۔۔

صہیب نے تفصیل بتائی

ہمم کہ تو تم صیح رہے ہو مگر تمہیں بار بار وہاں جانا ہو گا میں یہاں اکیلی۔۔

جنت کو اپنے اکیلے پن سے خوف آرہا تھا

جنت کیوں بچوں کی طرح ڈر رہی ہو یہ کراچی نہیں ہے سب سیف ہے یہاں اور پھر فون ہے تمہارے پاس جب ڈر لگے کسی کو بھی فون کر لینا۔۔اسطرح کی باتیں کرو گی تو میں وہاں پریشان رہو گا تمہارت لیئے۔۔۔

صہیب نے اسے گلے لگایا

اچھا نہیں کرتی ایسی باتیں بس جلدی آنا پھر ڈنر باہر کریں گے۔۔

اوکے سویٹ ہارٹ جلدی آجاوں گا اپنا خیال رکھنا مجھے مس یو کے میسج کرتی رہنا۔۔۔

صہیب نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا

اچھا میں مس یو کے میسج کرتی رہوں آپ خود تو ریپلائے کرتے نہیں ہیں۔۔

جنت نے منہ بنایا

تمہیں کیا پتا تمہارا یہ میسج دیکھ کر میرا دل کرتا ہے سب چھوڑ کے تمہارے پاس آجاوں۔۔۔اچھا چلو دروازہ لوک کر لو ہمم۔۔اللہ حافظ!

صہیب نے ایک بار پھر جنت کو گلے لگایا اور باہر نکل گیا

---

ضوریز کو بھوک لگی تو وہ ہوٹل میں بنے کیفے میں آگیا۔۔۔ایک ٹیبل پر بیٹھ کر اپنے لیئے سینڈوچ اور کافی کا اوڈر دیا۔۔۔

اوڈر کا ویٹ کرتے ہوئے اس نے آس پاس کے لوگوں پر نظر گُھمائی کہیں کچھ لڑکیاں بیٹھیں زور زور سے باتیں کر رہی تھیں اور کہیں کچھ لڑکے انہیں دیکھنے میں مصروف تھے ایک لڑکی ضوریز کی طرف دیکھ کر مسکرائی اور ہاتھ ہلایا۔۔ضوریز نے ایک سرد نظر ڈالی اور اپنے سامنے دیکھنے لگا جہاں تین آدمی پینٹ کورٹ میں بیٹھے کچھ ڈسکس کر رہے تھے اتنی ہی دیر میں ایک شخص آکر ان سے ملنے لگا اور اسی ٹیبل پر ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

سر آپکا اوڈر۔۔

ویٹر نے ضوریز سے کہا

ہمم تھینک یو!

ویٹر کے جانے کے بعد ضوریز نے سینڈوچ اٹھا کر کھانا شروع کیا اور غور سے سامنے دیکھنے لگا۔۔ضوریز کو آنے والا نیا شخص کہیں دیکھا ہوا لگا۔۔چونکے وہ اس کا صرف سائیڈ پوز دیکھ سکتا تھا اس لیئے ضوریز اسکا پورا چہرہ دیکھ نہیں سکا تھا۔۔۔

اس شخص کے ہاتھ میں پین تھا جو وہ بات کرتے ہوئے گُھما رہا تھا۔۔اچانک اس کے ہاتھ سے پین گرا اور وہ اسے

اٹھانے کے لیئے سائیڈ پر جھکا۔۔اب اسکا چہرہ بلکل ضوریز کے سامنے تھا ضوریز جو اسی کو غور سے دیکھ رہا تھا اب اسکا پورا چہرہ دیکھ کر چونک گیا۔۔۔

اِس کی شکل تو میرے جیسی ہے۔۔

ضوریز نے دل میں سوچا

وہ کلین شیو تھا جبکے ضوریز کے چہرے پر ہلکی بڑھی ہوئی شیو تھی اس کے علاوہ ایک ایک نقش ضوریز جیسا تھا یہاں تک کے دانت بھی ضوریز بہت حیران ہوا کے کسی کی شکل اتنی سیم بھی ہو سکتی ہے۔۔۔

صہیب اس بات سے انجان کے اسکا بھائی سامنے بیٹھا اسے دیکھ رہا ہے اپنی میٹنگ میں مصروف رہا

ضوریز کو عجیب سی الجھن ہوئی اسکا دل کیا وہ اس سے پوچھے کے وہ کون ہے مگر وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکا۔۔

اپنی کافی ختم کر کے وہ اُٹھا اور ایک بار پھر صہیب کو دیکھ کر کیفے سے باہر چلا گیا۔۔

---

صہیب میٹنگ سے فارغ ہو کر ویٹنگ ائیریا میں بیٹھ کر اوفس کی گاڑی کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

کیسے ہو بیٹا؟ تم نے شیو کیوں بنوالی اچھی لگتی ہے تم پر۔۔

جو آدمی کل ضوریز سے ملا تھا وہ صہیب کے پاس آ کر بیٹھا

جی میں سمجھا نہیں۔۔کیا آپ مجھے جانتے ہیں۔۔

صہیب نے مسکرا کر کہا

جانتا تو نہیں ہوں بس کل تم سے ملاقات ہوئی تھی۔۔لگتا ہے تم بھول گئے۔۔

معاف کیجئے گا مجھے شاید یاد نہیں آرہا۔۔کل کہاں ہوئی ہماری ملاقات۔۔؟

صہیب نے پوچھا

یہیں تو ہوئی تھی باہر لان میں۔۔۔ چلو خیر اس عمر میں کام بہت ہوتے ہیں بھول گئے ہو گے۔۔

نہیں انکل میں بھولتا نہیں ہوں انسانوں کو۔۔۔ مگر میں تو آج ہی آیا ہوں اس ہوٹل میں آپکو شاید کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔

صہیب نے اس آدمی کی آنکھوں پر لگے موٹے چشمے کو دیکھا۔۔

اچھا مگر مجھے تو ایسا لگ رہا ہے وہ تم ہی تھے بس تمہاری کلین شیو ہے۔۔۔ہاں شاید مجھے دھوکا بھی ہو سکتا ہے کیونکے وہ تم تو ہر بات پر مسکرا کے جواب دے رہے وہ تو بہت تلخ تھا جیسے اسے مسکرانا نہیں آتا۔۔

اُس آدمی نے ایسے کہا جیسے خود کو بتایا ہو۔۔۔وہ مزید بولا

مگر اسکی آنکھیں بلکل تمہاری طرح کی خوبصورت تھی جیسا رنگ تمہاری آنکھوں کا ہے بلکل ویسا ہی اسکا تھا۔۔

اوہ میری گاڑی آگئی بہت معافی چاہتا ہوں۔۔میں آپ سے مزید بات کرتا مگر میری بیگم میرا ویٹ کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ان شاءاللہ پھر ملاقات ہو گی۔۔

صہیب نے اس آدمی کی آخری بات پر غور نہ کیا اس کا دل اس وقت جلد سے جلد جنت کے پاس جانے کا تھا شاید وہ سن لیتا تو وہ جان جاتا کے وہ اپنے بھائی کے کتنا قریب ہے۔۔۔

صہیب نے مسکرا کر جھک کر اس آدمی سے ہاتھ ملایا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔

ہاں یہ وہ بچہ ہو ہی نہیں سکتا مگر دونوں کی شکل ایک جیسی ہے بس تربیت کا فرق لگتا ہے۔۔۔اللہ کی شان ہے سب۔

۔

صہیب کے جانے بعد وہ آدمی خود سے بولا!

---

کہاں رہ گئے تھے صہیب آٹھ بج گئے ہیں۔۔۔

جنت نے دروازہ کھولتے ساتھ ہی کہا

بس یار جان ہی نہیں چھوڑ رہے تھے اوفس والے تم بتاو ریسٹ کیا؟

صہیب نے اپنا لیپ ٹوپ والا بیگ بیڈ پر رکھا اور جنت کو گلے لگایا

نہیں بس سب سے فون پر بات کی نا تو اداس ہو تی تھی آپکو بہت یاد کر رہی ہیں بات کر لینا آپ بھی۔۔

جنت نے جواب دیا

ہمم اب تو سو گئی ہو نگی وہ۔ اچھا یہ بتاو کہاں جانا ہے ڈنر کرنے؟

مجھے کیا پتا یہاں کونسی اچھی جگہ ہے کہاں کا کھانا اچھا ہو گا۔۔بس اچھی سی جگہ لے جائیں۔۔۔

اچھا چلو پھر جلدی سے تیار ہو جاو میں تمہیں یہاں کے سب سے خوبصورت ریسٹورنٹ لے کر جاونگا مگر پلیز جلدی ریڈی ہونا یہاں سے تھوڑا دور ہے وہ۔۔۔

صہیب نے جنت خود سے الگ کیا

اچھا میں نے کپڑے ہر یس کر لیئے تھے بس دس منٹ میں ریڈی ہو جاو نگی مگر جائیں گے کہا آئی مین نام تو بتائیں۔۔

جنت نے اپنے کپڑے اٹھا کر کہا

مونال ریسٹورنٹ جا رہے ہیں یہاں کا سب سے خوبصورت ہوٹل ہے اور کھانا بھی بہت اچھا ہے۔۔

صہیب نے بتایا

کولا چی سے بھی زیادہ پیارا ہے؟

جنت نے معصومیت سے پوچھا

ہاں اس سے بھی زیادہ پیارا۔۔۔

صہیب کو جنت کی معصومیت پر بہت پیار آیا

تم اتنی پیاری کیوں ہو۔۔ دل ہی نہیں بھرتا تم سے پیار کر کر کے۔۔

اس نے جنت کے دونوں گالوں پر بوسہ دیا

اوہووو۔۔۔ ابھی منہ دھویا تھا۔۔۔

جنت نے صہیب کع تنگ کرنے کے لیئے اپنے دونوں گال صاف کیئے

اچھا تو اب ایسا کرو گی تم۔۔۔ ٹھیک ہے آئیندہ ہاتھ بھی نہیں لگاو گا۔۔

صہیب نے ناراض ہو کر کہا

ہاہاہا مزاق کر رہی تھی ڈیئر اچھا ویٹ میں جینج کر کے آتی ہوں۔۔

جنت نے بھی صہیب کی گال پر بوسہ دیا اور کپڑے چینج کرنے چلی گئی۔

---

ضوریز لان میں بیٹھا کتنی ہی دیر سے صہیب کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔

ہیلو ڈیئر!

ٹائیگر نے پیچھے سے آکر ضوریز نے کندھے پر ہاتھ رکھ کر جوش سے ملا

ہائے!

ضوریز نے کھڑے ہو کر ٹائیگر اور جیک سے ہاتھ ملایا

?Hi Zoraiz how r u

جیک نے مسکر کر پوچھا

! Yes i am good thanks

ضوریز نے دونوں کو بیٹھنے کا اشارا کیا

یہاں اکیلے اکیلے بیٹھ کر کیا سوچا جا رہا تھا؟

ٹائیگر نے پوچھا

کچھ خاص نہیں تم لوگ کب پہنچے ؟

بسس ابھی پہنچے ہیں سیدھا تمہارے پاس ہی آئے ہیں۔۔

ٹائیگر نے بتایا

اچھا۔۔

تھوڑی دیر خاموشی رہی

مجھے ایک بات پوچھنی ہے ٹائیگر

تھوڑی دیر بعد ضوریز نے ٹائیگر سے کہا

ہاں پوچھو؟

آمم کیا ایک ہی شکل لے دو لوگ ہو سکتے ہیں بلکل ایک جیسے ؟

ضوریز نے سوچتے ہوئے پوچھا

نہیں۔۔ بلکل ایک جیسے کیسے ہو سکتے ہیں ہاں اگر کوئی جُڑواں ہوں تو شکل ایک جیسی ہو سکتی ہے۔۔۔ لیکن اگر کوئی

رشتہ نہ ہو تو تھوڑی بہت شکل ایک جیسی ہو سکتی ہے مگر بلکل ایک جیسی نہیں ہو سکتی۔۔ویسے تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

ٹائیگر نے جواب دیا

ویسے ہی پوچھ رہا ہوں۔۔ آمم جُڑواں مطلب میں سمجھا نہیں؟؟

ضوریز نے پھر سوال کیا

جُڑواں مطلب۔۔۔twins جیسے دونوں بھائی یا بہن ایک ساتھ پیدا ہوں تو شکل ایک جیسی ہوتی ہے اکثر بچوں کی۔

۔۔

ٹائیگر نے بتایا

....twins brother

تو کیا وہ میرا۔۔۔ نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے ہنہ شاید میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہا ہوں۔۔۔

ضوریز نے دل میں سوچا

کیا ہوا تم نے کسے دیکھ لیا؟؟ کون ایک جیسا دیکھ لیا؟

ٹائیگر نے ضوریز کو سوچ میں گم دیکھا تو پوچھنے لگا

نہیں ایسے ہی بس سوال آیا پوچھ لیا۔۔ خیر

?Jack how was your flight

(جیک تمہاری فلائیٹ کیسی رہی؟)

ضوریز نے خاموش بیٹھے جیک سے پوچھا اور پھر وہ دونوں باتیں کرنے لگے۔

---

واو صہیب اٹس بیوٹیفل۔۔۔کتنا خوبصورت ویو ہے یہاں کا۔۔دیکھو پورا اسلام آباد نظر آرہا ہے یہاں سے۔۔۔

جنت نے سامنے دیکھتے ہوئے

میرے لیئے تو تمہارے چہرے سے زیادہ خوبصورت کوئی ویو نہیں۔۔۔

صہیب نے جنت کے ایک ایک نقش کو اپنی آنکھوں میں اتارا

صہیب مجھے گھر میں دیکھ لینا وہاں دیکھو کتنا پیارا لگ رہا ہے سب۔۔۔

جنت نے صہیب کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر سامنے کہ طرف موڑا

ہاں یار ہے تو واقعی پیارا مگر یہ موسم اور یہ نظارا مجھے بہکا رہا ہے۔۔ سمجھ نہیں آرہا سب کے سامنے اپنی فیلنگ کا اظہار کیسے کروں۔۔۔

صہیب نے جنت کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

صہیب کوئی شرارت مت کرنا اتنے سارے لوگ ہیں یہاں۔۔

جنت نے شرما کر کہا

یہ ہی مجبوری ہے۔۔پتا نہیں یہ مویز میں ساری دنیا کہاں غائب ہو جاتی ہے اور ہیرو ہیروئن ایک دوسرے کی بانہوں میں بانہیں ڈالے فُل انجوائے کرتے ہیں۔۔۔

صہیب نے گہرا سانس لے کر جنت کو دیکھ کر کہا

ہاں کیونکے وہ مویز ہوتی ہیں وہاں سب ایکٹنگ کر رہے ہوتے یہ حقیقت ہے اس لیئے اب آپ کچھ کھانے کے لیئے اوڈر کر دیں۔۔۔

جنت نے کہا

ہاں چلو آو کچھ اوڈر کر دیں بتاو کیا منگوائیں؟

صہیب نے ٹیبل پر پڑا منیو اٹھایا اور دونوں اوڈو کرنے لگے۔۔

---

یہ سامنے جو دو آدمی بیٹھے ہیں ان میں سے جس نے کیپ پہنی ہوئی ہے اسے آج رات ختم کرنا ہے۔۔!

ٹائیگر نے سامنے بیٹھے آدمیوں کی طرف دیکھ کر ضوریز سے آہستہ آواز میں کہا

مگر آپ نے کہا تھا ایک ساتھ مارنا ہے؟

ضوریز نے سوال کیا

ہاں پہلے یہ ہی پلان تھا مگر ان دونوں کو ایک ساتھ مارنے کا فائدہ نہیں پہلے اسے ختم کریں گے تا کے شک دوسرے آدمی پر جائے کیونکے بظاہر تو یہ دونوں ایک ساتھ بیٹھے ہیں مگر اندر سے ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔۔۔

ٹائیگر نے تفصیل بتائی۔

خیر i dont care جو بھی پلان ہو۔۔مجھے کنفرم میسج کر دیں جس کو بھی پہلے ختم کرنا ہے!

ضوریز نے اکتا کر کہا

ایک تو تم بہت جلدی غصہ ہو جاتے ہو۔۔اپنے غصے کو کنٹرول کرنا سیکھو ضوریز اسطرح تو مسئلہ ہو جاتا ہے!

ٹائیگر کو ضوریز کا انداز پسند نہیں آتا

میں جیسا ہوں ویسا ہی ٹھیک ہوں مجھے کچھ مت سیکھائیں۔۔۔!

ضوریز نے غصے سے کہا اور وہاں سے چلا گیا

ہنہ بہت اکڑ ہے اس میں اگر اتنا قابل نہ ہوتا تو میں کب کا اسے مار چکا ہوتا۔۔۔

ٹائیگر ضوریز کے لیئے دل ہی دل میں سوچتا ہے!

---

پلان کے مطابق ضوریز بہت خاموشی سے اس آدمی کے روم تک آیا۔۔اس نے منہ پر اسطرح کپڑا لپیٹا ہوا تھا کے اسکی صرف آنکھیں ہی نظر آرہی تھیں

اپنے مخصوص چاقو کو لوک میں پھسایا اور ہلکی سی آواز سے لوک کھل گیا۔۔اندر آکر کمرے کا جائزہ لیا۔۔۔آس پاس شراب کی بوتلیں بکھری پڑی تھیں اور وہ آدمی بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا خراٹے لے رہا تھا۔۔۔ضوریز آگے بڑھا اور اسے سیدھا کیا۔۔وہ آدمی نشے میں تھا آرام سے سیدھا ہو گیا۔۔ضوریز نے پاس پڑا تکیا اُٹھایا اور اس کے منہ پر رکھ کر اسکا سانس بند کرنے لگا وہ آدمی تڑپ کر اپنے ہاتھ پاوں مارنے لگا مگر ضوریز کی پکڑ بہت مضبوط تھی۔۔ تھوڑی ہے دیر میں وہ آدمی ساکت ہو گیا۔۔ضوریز نے تکیا ہٹایا اور اسے پھر سے الٹا کیا ایک نظر کمرے پر ڈالی اور اسی طرح خاموشی سے اپنے روم کی طرف چلا گیا۔

---

صہیب مجھے لگتا ہے میں یہ سب خواب دیکھ رہی ہوں کتنی خوش نصیب ہوں نہ میں۔۔۔میں نے جسے چاہا اسے پا لیا۔۔۔

جنت نے صہیب کے کندھے سر رکھ کر بولا

ہاں میری جان ہم دونوں جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہیں کبھی کبھی تو مجھے بھی لگتا ہے کے یہ سب خواب ہے مگر بس یہ خواب کبھی نہ ٹوٹے۔۔۔

صہیب نے جنت کے گرد اپنا بازو پھیلایا

ہمم ان شاءاللہ۔۔۔ویسے ہم مری کب جائیں گے ؟

جنت نے سر اٹھا کر پوچھا

بس اسی ویک اینڈ پر چلیں گے یہاں سے چار گھنٹے دور ہے صرف۔۔۔دو دن بہت ہیں وہاں کے لیئے۔۔۔پھر اگلے ہفتے تو کانفرنس میں مصروف ہو جاونگا۔۔۔

صہیب نے بتایا

اچھا دو دن بعد ہی تو ہے ہفتہ ہم جمعے کی رات میں ہی نکل جائیں گے ؟

جنت نے خوش ہو کر کہا

نہیں میرہ جان رات کا سفر نہیں کرنا صبح صبح نکل جائیں گے ٹھیک ہے۔۔۔

صہیب نے کروٹ کے کر جنت کو اپنے اور قریب کیا

ہمم ٹھیک ہے مجھے برف باری دیکھنی ہے وہاں۔۔

دیکھ لینا مگر فل حال مجھے دیکھو۔۔کیا کہہ رہی ہیں میری آنکھیں۔۔ابھی ہم مری گئے بھی نہیں تمہارا یہ حال ہے جب چلے گئے مجھے بلکل بھول جاو گی۔۔۔

صہیب نے گِلا کیا

ہاہاہا ایک تو آپ فوراً ایموشنل ہو جاتے ہیں۔۔۔آپ ہی کو دیکھ رہی ہوں مگر رر ابھی مجھے بہت نیند آرہی ہے سو جائیں شاباش۔۔

جنت نے صہیب کو چھیڑتے ہوئے کہا

کیا کہا نیند آرہی ابھی بھگاتا ہوں تمہاری نیند۔۔۔

صہیب نے جنت کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیئے اور اسے تنگ کرنے لگا۔۔۔

دوسری طرف ضوریز اپنا کام مکمل کر کے اپنے بیڈ پر بیٹھا ایک بار پھر صہیب کو سوچنے لگا۔۔۔بار بار وہ سوچتا کے کیا وہ میرا بھائی ہو سکتا ہے مگر پھر خود ہی اپنی سوچ کو جھٹک دیتا!

---

اگلی صبح پورے ہوٹل میں پولیس اور میڈیا والے جمع ہوتے ہیں ہر طرف ہل چل مچ جاتی ہے جبکے ضوریز پر سکون انداز میں اپنا ناشتہ کرتا ہے۔۔۔

ویری گُڈ ضوریز رات کے اندھیرے میں مارنے کا یہ ہی فائدہ ہے کے باقی عام کو صبح پتا لگتا ہے۔۔اور پولیس کا سارا شک ان لوگوں پر جاتا ہے جو وہاں موجود نہیں ہوتے۔۔ویل میں تو تمہارا فین ہوں۔۔

ٹائیگر نے ضوریز کی خوش آمد کی

میں دن کے اجالے میں بھی مار سکتا ہوں مجھے کسی بھی انجام کی فکر نہیں۔۔۔یہ آپکا پلان تھا اس لیئے رات میں کیا!

ضوریز نے سخت لہجے میں جواب دیا۔۔

ہاہاہا پتا ہے مجھے تمہیں ڈر نہیں لگتا کسی بھی انجام سے خیر یہ رش تھوڑا کم ہو تو دیکھتے ہیں دوسرے بندے کو کب مارنا ہے کیونکے ابھی تو بہت سخت چیکنگ ہو گی۔۔۔

آئی نو کب اور کسطرح مجھے اپنا کام کرنا ہے آپ کو اس بات کی فکر نہیں کرنی چاہیئے

! i will handle it & Its my job

(یہ میرا کام ہے اور میں سنبھال لونگا)

ضوریز نے ٹائیگر کو سختی سے کہا

!Okay i know u can handle everything .. You don't need my suggestions

(مجھے معلوم ہے تم سب سنبھال سکتے ہو تمہیں میرے مشوروں کی ضرورت نہیں)

ٹائیگر نے ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا

خیر چلتا ہوں میں اپنے روم میں۔۔

ٹائیگر نے برا مانتے ہوئے کہا اور اپنے روم میں چلا گیا

---

کیا ہوا کس کا فون تھا؟

جنت نے صہیب کو پریشان دیکھ کر پوچھا

یار کولیگ تھا کہہ رہا تھا کوئی مرڈر ہو گیا ہے ہوٹل میں ایک سایسی آدمی کا۔۔پتا نہیں اتنی سکیورٹی میں کوئی مرڈر کیسے کر گیا حیرت ہے۔۔۔

صہیب نے حیران ہو کر کہا

اوہ۔۔۔یہ تو برا ہوا صہیب کل تو آپ کہہ رہے تھے یہ کراچی نہیں یہاں سب سیف ہے اور اب آپ یہ خبر سنا رہے ہیں۔۔

جنت نے فکر مندی سے کہا

ارے میری جان تم کیوں پریشان ہوتی ہو میں ہوں نہ تمہارے ساتھ جب تک میں زندہ ہوں تمہیں کچھ نہیں ہونے دونگا ہاں اگر میں نہ رہوں تو الگ بات ہے۔۔

صہیب نے جنت کے بالوں کو کھولتے ہوئے کہا

فضول مت بولیں صہیب۔۔مجھے اپنی نہیں آپکی پریشانی ہے وہاں ہوٹل میں آپکو بھی تو جانا ہے نہ۔۔ آپ بس واپس چلیں چھوڑیں یہ سب۔۔

جنت نے صہیب کے سینے پر مُکا مارا

افففف میری زندگی ایسا کچھ نہیں ہے یقیناً اس آدمی کا کوئی دشمن ہو گا جب ہی اسے مار دیا۔۔ بھلا میرا اس دنیا میں کونسا کوئی دشمن ہے۔۔بلاوجہ کوئی کسی کو نہیں مارتا اس لیئے پریشان مت ہو۔۔

صہیب نے جنت کو گلے لگایا

مگر پھر بھی صہیب عجیب بات ہے اتنی سکیورٹی میں کوئی کیسے مار کر چلا گیا اتنے آرام سے کے پتہ بھی نہیں لگا۔۔ ہاں یار بہت ٹرین ہو گا قاتل یا پھر سکیورٹی والے بھی ملے ہوئے ہونگے خیر تم ان سب باتوں کو چھوڑو یہ بتاو لنچ میں کیا بناو گی میں سامان لے آتا ہوں اب روز باہر کا کھانا نہیں کھا سکتا اور ویسے بھی تمہارے ہاتھ کا مزیدار کھانا میری کمزوری ہے۔۔۔

صہیب نے جنت کے چہرے پر آئے بال ہٹائے

یہ اچھا طریقہ ہے کھانا بنوانے کا۔۔ خیر بریانی بنا لیتی ہوں آپ سامان لے آئیں برتن تو سب پڑے ہیں یہاں۔۔

ٹھیک ہے میں سامان لے آتا ہوں پھر مجھے اوفس کے کام سے بھی جانا ہے مگر شام میں جانا ہے۔۔۔

صہیب نے جھک کر جنت کے ماتھے پر لب رکھے اور آنکھیں بند کیں۔۔

واٹ شام کو جانا ہے۔۔۔وہاں تو مرڈر ہوا ہے پلیز وہاں مت جائیں ابھی۔۔۔

جنت نے صہیب کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کیا

ارے وہاں نہیں ہے میٹنگ باہر کسی جگہ رکھی ہے بس تھوڑا ڈسکشن کرنا ہے جلدی آجاوں گا۔۔اور میں یہاں اوفس کے کام سے آیا ہوں میڈم صرف ہنی مون منانے نہیں آیا۔۔

صہیب نے پھر سے جنت کو اپنے قریب کیا اور اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپا لیا

ہنہ بہت اچھا ہنی مون ہے۔۔۔بس مونال ہی لے کر گئے ہیں آپ اب تک۔۔

تو ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہیں چندا۔۔میں آج باس کو بتا دونگا کے میں مری جا رہا ہوں دو دن کے لیئے ٹھیک ہے۔۔۔اچھا میں سامان لے آوں پھر کرتی رہنا یہ گلے شکوے۔۔

صہیب نے بہت مشکل سے خود کو جنت سے الگ کیا ورنہ اسکا کہاں دل کرتا تھا کے جنت کو ایک پل کے لیئے بھی دور کرے

اچھا ٹھیک ہے جلدی سے لے آئیں سامان میں امی کو فون کر لوں جب تک۔۔۔

جنت نے صہیب کے جاتے ہی دروازہ لوک کیا اور فون پر مصروف ہو گئی

---

میرے خیال سے آج ہی دوسرے آدمی کا کام تمام کر دیتے ہیں۔۔۔

ٹائیگر نے ضوریز سے کہا جو سگریٹ ہاتھ میں پکڑے گم سم سا بیٹھا تھا

ضوریز نے ٹائیگر کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔۔ٹائیگر نے جیک کی طرف دیکھا

???What would you say jack.. We should kill other man tonight

(تم کیا کہتے ہو جیک۔۔ہمیں آج رات دوسرے آدمی کو بھی ختم کر دینا چاہیئے؟؟)

well i don't think so.. We should wait for 2 to 3 days.. Because at this

moment everyone is alert

(خیر میرا نہیں خیال ایسا کرنا چاہئے.. ہمیں 2 سے 3 دن انتظار کرنا چاہئے.. کیوں کہ اس وقت ہر شخص چوکس ہے)

جیک نے ضوریز کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

!when to do & Yes jack you are right.. As I know better what to do

(ہاں جیک تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔ جیسا کے میں بہتر جانتا ہوں مجھے کیا کرنا ہے اور کب کرنا ہے۔۔۔!)

آخری بات کو ضوریز نے ٹائیگر کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔ بظاہر تو ٹائیگر نے ہمیشہ ضوریز کا ساتھ دیا تھا لیکن ضوریز کو ٹائیگر شروع سے ہی کچھ خاص پسند نہ تھا۔۔۔ اس کی نسبت وہ جیک کو زیادہ اہمیت دیتا تھا جیک نے ضوریز کو بہت دل لگا کر ٹرین کیا تھا۔۔ جیک کا پاکستان آنے کا مقصد ہی یہ تھا کے وہ ٹائیگر کے اُلٹے مشوروں سے ضوریز کو بچا سکے۔۔۔

تمہیں تو شاید میری کوئی بات پسند ہی نہیں آتی۔۔ یہ مت بھولو اس پورے گینگ میں صرف میں ہی ہوں جو تمہارا خیر خواہ ہوں تمہاری طرح پاکستانی ہوں۔۔

ٹائیگر نے تھوڑی اونچی آواز میں کہا

ہنہ زہر لگتے ہیں مجھے پاکستانی۔۔۔ اپنے فائدے کے لیئے کسی کو بھی بیچ دیتے ہیں اس لیئے میں تم پر بھی اعتبار نہیں کر سکتا۔۔!

ضوریز نے غصے سے جواب دیا اور بچی ہوئی سگریٹ کو اپنے پاوں میں روندھتا ہوا اندر کی طرف چلا گیا۔

---

یار اتنے مزے کا کھانا کیوں بناتی ہوں تم دل کرتا ہے ان ہاتھوں کو چوم لوں۔۔۔

صہیب نے پہلا چمچ منہ میں ڈالتے ہی جنت کے ہاتھوں کو تھاما

اچھا بس اوور ایکٹینگ مت کرو پہلے پورا چمچ کھالو۔۔۔چاول بھی کچے رہہ گئے اور نمک بھی زیادہ ہو گیا۔۔پتا نہیں کس قسم کے چاول تھے ٹھیک سے پکے ہی نہیں۔۔۔

جنت نے منہ بنا کر کہا

اممم واقعی میں نے کچھ زیادہ جلدی تعریف کر دی

صہیب نے بہت مشکل سے چاول نگلے۔۔

آممم مگر پھر بھی میں تمہارے ہاتھ چوموں گا آخر اتنی بری بریانی بھی ہر کوئی نہیں بنا سکتا۔۔

صہیب نے جنت کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگایا۔

یار مجھ سے نہیں کھائی جا رہی۔۔۔

جنت نے منہ بنا کر کہا

اچھا چلو باہر چلتے ہیں یہ رکھ لو رات میں دیکھ لینا اگر کچھ حل ہو اسکا۔۔۔۔

صہیب اپنی جگہ سے اُٹھا

جلدی کرو جنت آکر سمیٹ لینا یہ سب فل حال بس ڈھک کر رکھ دو۔۔۔

صہیب نے جنت کا ہاتھ پکڑا اور جلدی جلدی جوتے پہنا کر باہر لے گیا

---

صہیب لان میں بیٹھا اپنی اوفس کی کار کا انتظار کر رہا تھا۔۔

ضوریز کو اپنے کمرے میں گھبراہٹ ہوئی تو وہ بھی باہر لان میں آیا اور اُسی بینچ کی پچھلی طرف بیٹھ گیا۔۔دونوں کی

ایک دوسرے کی طرف پیٹھ تھی ضوریز نے سگریٹ نکالی اور پینے لگا۔۔

صہیب کا فون بجنے لگا اس نے تھوڑا اٹھ کر اپنا فون جیب سے نکالا اور مسکرا کر یس کا بٹن دبایا

جی جانِ صہیب۔۔۔

کیا ہو گیا جنت بتایا تو تھا کے نکل رہا ہوں یار کیا کروں اوفس کی کار کا محتاج ہوں ویٹ کر رہا ہوں ڈرائیور نہیں آیا اب تک۔۔۔

ضوریز نہ چاہتے ہوئے بھی صہیب کی باتیں سننے لگا

ہاں میری جان بتا دیا ہے باس کو مری جانے کا انہوں نے کہا ہے جاو ہنی مون مناو وہ زیادہ ضروری ہے۔۔۔

ضوریز اندازہ لگانے لگا کے یقیناً دوسری طرف اسکی بیوی ہے۔۔

اچھا سنو میرا دل کر رہا ہے تم ریڈ ساڑھی پہنو۔۔اور ہاں ساتھ میں ریڈ لپ سٹک بھی لگانا مجھے بہت پیاری لگتی ہو ریڈ کلر میں۔۔

صہیب نے آنکھیں بند کیں جیسے وہ بند نظروں سے جنت کو دیکھ رہا ہو۔۔۔

جنت بچوں جیسی باتیں نہیں کرو جو کہہ رہا ہوں وہ کرو میری جان۔۔

ضوریز نے دونوں کی محبت بھری باتیں سنی تو ہلکی سی اپنے ہونٹوں کو زحمت دی اور مسکرا دیا ایک پل کو اسکا دل کیا وہ مڑ کر دیکھے کے کوئی کسی سے اتنی محبت سے بات کرتا ہوا کیسا لگتا ہے

اچھا جنت فون رکھو گاڑی آگئی ہے میرے آنے سے پہلے تیار رہنا۔۔لو یو بائے۔۔۔

صہیب نے فون بند کیا اور اپنا بیگ کندھے پر ڈال کر وہاں سے اٹھ گیا

ضوریز نے مڑ کر دیکھا مگر صہیب جب تک گاڑی میں بیٹھ چکا تھا

---

مری کی خوبصورت وادیوں میں گھومتے ہوئے جنت بہت خوش تھی۔۔

صہیب کتنا حسین ہے یہ سب۔۔۔ افففف دل کر رہا ہے میں گول گول چکر لگاوں اس وادی میں۔۔۔

جنت نے اپنے چاروں طرف پھیلے اونچے درختوں کو دیکھ کر کہا

ہاں تو گھوموں نا منع کس نے کیا ہے جو دل کرتا ہے کرو۔۔ میں ہونا تمہارے ساتھ۔۔

سچ۔۔۔ اچھا آپ دیکھنا کوئی یہاں آئے تو بتانا۔۔

جنت اجازت ملنے پر خوشی خوشی اپنے دونوں ہاتھ پھلائے آنکھیں بند کر کے گھومنے لگی صہیب جنت کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔ پھر اپنا فون نکال کر اس کی ویڈیو بنانے لگا۔۔۔

جنت نے آنکھیں کھول صہیب کو دیکھا اور وہ کِھل کِھلا کر ہنس پڑی جنت کی یہ خوبصورت ہنسی موبائل کے کمرے میں قید ہو گئی صہیب نے بے اختیار ہو کر جنت کو اپنے گلے لگایا

آئی لو یو سو مچ جنت۔۔۔ عشق کرتا ہوں تم سے۔۔۔

آئی لو یو ٹو۔۔۔ آپ سے بھی زیادہ عشق کرتی ہوں میں آپ سے۔۔۔۔

جنت نے صہیب کے سینے میں اپنا چہرہ چھپایا

سچ چ چ۔۔۔؟

صہیب نے جنت کو تھوڑا سا خود سے الگ کیا اور اسکا چہرہ اُٹھا کر پوچھا

جی۔۔ سو فیصد سچ۔۔!

جنت نے صہیب کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

اتنے میں جنت نے اپنے سامنے آتی فیملی کو دیکھا تو صہیب سے دور ہو گئی

اچھا اب کہیں اور چلیں یہاں تو لوگ آنا شروع ہو گئے ہیں۔۔

ہاہاہا تو کیا پورا مری تم نے خرید لیا ہے وہ بچارے آئیں گے ہی انہوں نے بھی تو گھومنا ہے۔۔۔

صہیب نے جنت کا ہاتھ پکڑا اور چلنے لگا

تو کیا آپ میرے لیئے مری نہیں خرید سکتے؟؟ ویسے آپ نے تو کہا تھا ہم یہاں پی سی میں رہیں گے بہت خوبصورت ہے وہ مگر آپ نے پی سی دیکھایا تک نہیں۔۔۔

جنت کو صہیب کی بات یاد آئی تو فوراً گلِا کیا

میری جان دیکھا تو میں دونگا مگر وہاں رہ نہیں سکتے کیونکے بہت مہنگا ہے پھر بجٹ کا مسئلہ ہو گا مگر میرا وعدہ ہے جب دوبارہ آئے تو پی سی میں رہیں گے۔۔خوش؟

صہیب نے جنت ہاتھ کو زور سے دبا کر کہا

ہمم ٹھیک ہے بس یاد رکھنا اپنا فائدہ۔۔۔

اچھا چلو اب مال روڈ چلتے ہیں کوئی شوپنگ کرنی ہو وہاں سے کر لینا۔۔۔

دونوں اپنی باتیں کرتے ہوئے پیدل چلنے لگے۔۔۔

---

کل شام کو دوسرے آدمی کا بھی کام ہو جائے گا اب آپ مارک کو بتا دیں میں یہاں زیادہ دیر رکنا نہیں چاہتا تیسرے آدمی کا بتا دے ابھی کام ختم کر دوں یا پھر میں دوبارہ آجاوں گا۔۔۔

ضوریز نے سگریٹ جلائی

ہمم میں نے کہا تھا مارک سے اس نے کہا ہے بار بار آنا جانا ٹھیک نہیں کیونکے تیسرا آدمی کوئی عام آدمی نہیں۔۔۔
اسکی موت پر یہاں بہت حالات خراب ہو سکتے ہیں اس لیئے ہمیں یہیں رہنا ہو گا کم سے کم دو مہینے رہنا ہو گا۔۔۔
ورنہ یہاں کی ایجنسی کو ہم پر شک بھی ہو سکتا ہے۔۔۔
ٹائیگر نے ضوریز کو سمجھایا
افففف کیا مصیبت ہے۔۔۔میں مارک سے خود بات کرتا ہوں۔۔۔
ضوریز کو ٹائیگر کی بات پر کچھ خاص یقین نہیں آیا اس نے اکتا کر کہا
ضوریز تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہارا دشمن ہوں۔۔۔میں نے ہمیشہ تمہارے لیئے مارک سے بات کی ہے جبکے وہ اپنی مرضی کے آگے کسی کی نہیں سنتا مگر میں نے تمہارے لیئے اسکے سامنے بار بار اپنی انسلٹ کروائی ہے اگر تمہیں یقین نہیں تو کر لو خود بات۔۔
ٹائیگر ناراض ہوا
ایسی بات نہیں ہے بس اس ملک میں عجیب وحشت سی ہوتی ہے۔۔
ضوریز نے سگریٹ کا کش لیا
جانتا ہوں میں بھی یہیں پیدا ہوا تھا جب پہلی بار میں یہاں آیا تھا مجھے بھی ایسا لگتا تھا جیسے کوئی میرا اپنا مجھے مل جائے گا کوئی مجھے پہچان لے گا مگر ایسا کچھ نہیں ہوا میں نے اپنا کام ختم کیا اور واپس چلا گیا۔۔اس کے بعد عادت ہو گئی۔۔
اب تو میں پورا پاکستان گھوم چکا ہوں ویسے تمہیں درخت پسند ہیں نہ میں تو کہوں گا جب تک تیسرا آدمی یہاں نہیں آجاتا تم یہاں کی خوبصورت جگہ دیکھ لو۔۔پاس ہی مری ہے اور کشمیر تو بہت ہی خوبصورت ہے تم لندن بھول جاو گے۔۔

ٹائیگر نے بہت چلا کی سے ضوریز کا دیہان کسی اور طرف کر دیا

نہیں مجھے یہاں کی جگہ دیکھنے کا شوق نہیں خیر فل حال میں کل کی تیاری کر لوں۔۔

ضوریز نے سگریٹ بجھائی اور وہاں سے چلا گیا

---

اتنی جلدی دو دن گزر گئے۔۔۔ دل ہی نہیں کر رہا واپس جانے کو۔۔

جنت نے اداسی سے کہا

دونوں اس وقت جیپ میں بیٹھے واپس جا رہے تھے

ہاں یار دل تو میرا بھی نہیں کر رہا مگر ان شاء اللہ اگلی بار زیادہ چھٹی لے کر آونگا تم اداس مت ہو۔۔۔

صہیب نے جنت کی اداسی دیکھی تو اس کے قریب ہو کر اسکا سر اپنے کندھے پر رکھا

ہمم ان شاء اللہ۔۔۔ صہیب نیچے دیکھو ایسا لگ رہا بس درخت ہی درخت ہیں یہاں اور کتنے حسین بادل ہیں۔۔

جنت نے اپنے ہاتھ سے اشارا کیا

صہیب نے اپنا سر جھکا کر پہلے نیچے دیکھا اور پھر بادلوں کو دیکھا

ہاں جنت۔۔۔ بلکل جنت کا نظارا لگ رہا ہے۔۔۔

صہیب نے جنت کو اپنی نظروں کے حسار میں لے کر بولا

اچھا کونسی والی جنت کی بات کر رہے ہیں۔۔۔

جنت نے شرارت سے پوچھا

میری بس ایک ہی جنت ہے فل حال وہ ہو تم۔۔۔

صہیب نے جنت کے کان میں کہا اور اسکا گال چوم لیا

صہیب۔۔۔شرم کرو خبر دار اب ایسی حرکت کی۔۔

جنت کا چہرہ شرم سے لال ہو گیا اس نے ڈرائیور کو دیکھا اور شکر کا سانس لیا۔۔

اوففففف ایک تو تم اتنی ادائیں دیکھاتی ہو جب میں بچارا بہکنے لگتا ہوں تو اسطرح غصہ کرتی ہو۔۔چلو دور ہو کر بیٹھو مجھ سے ورنہ اسطرح کی بد تمیزیاں ہوتی رہیں گی مجھ سے۔۔۔

صہیب نے جنت کو خود سے تھوڑا سا دور کیا اور جنت صہیب کو دیکھ کر مسکرا دی

---

میری جان اٹھ جاو میں لیٹ ہو رہا ہوں یار آج کانفرنس ہے پلیز زز ڈئیر۔۔۔

صہیب نے ایک بار پھر جنت کے چہرے سے کمفرٹر ہٹایا

افففف صہیب اتنی تھکاوٹ ہو رہی ہے آج اوف کر لیتے آپ۔۔ریڈٹ کرتے۔۔۔۔

جنت نے اپنی جمائی روکی

میری جان تم جانتی ہو نہ میں چھٹی نہیں کر سکتا میں نے چائے بنا دی ہے بس اٹھ جاو شاباش میرے جانے کے بعد دل بھر کر آرام کرنا۔۔۔

صہیب نے جنت کو گود میں اٹھا کر کھڑا کیا

اچھا منہ تو دھو لو دو منٹ بس۔۔۔

جنت بھاگ کر واشروم چلی گئی اور منہ دھو کر باہر آ گئی

آج کتنے بجے واپس آئیں گے ؟

جنت نے چائے پیتے ہوئے کہا

دیکھو آج کا ٹائم نہیں بتا سکتا دیر بھی ہو سکتی ہے ڈیپنڈ کرتا ہے کانفرنس کب ختم ہوتی ہے۔۔۔

صہیب نے جلدی جلدی چائے پیتے ہوئے کہا

ہمم اچھا میں تو بور ہو جاوں گی خیر کھانا گھر آ کر کھانا میں بنا کر رکھوں گی۔۔۔

اوکے بیگم صاحبہ اور کوئی حکم؟

صہیب نے اپنی چائے ختم کی اور اٹھ گیا

چلو مل لو مجھ سے باقی میرے جانے کے بعد پی لینا

صہیب نے جنت کا ہاتھ پکڑ کر اسے گلے لگایا

صہیب ایسے کیسے مل رہے ہو اتنی جلدی جلدی میں

جنت نے ناراضگی سے کہا

کیا کروں لیٹ ہو رہا ہوں میری جان۔۔

صہیب نے اپنا بیگ اٹھایا اور باہر جانے گا۔۔۔جبکے جنت منہ پھولا کر وہیں کھڑی رہی

اووو میرا بے بی ناراض ہو گیا۔۔۔

صہیب واپس آیا اور جنت کو زور سے گلے لگایا

ادھر دیکھو میرک طرف اچھا سوری تم سے زیادہ کچھ ضروری نہیں اگر تم یوں ناراض ہو گی میں جاونگا ہی نہیں۔۔۔

صہیب نے جنت کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا

ناراض نہیں ہوں مگر مل تو لیں ٹھیک سے آپ۔۔۔

اچھاجناب ٹھیک سے مل لیتاہوں مگر پھر اعتراض مت کرنا۔۔۔

صہیب نے شرارت سے جنت کے ہونٹوں کو چھو کر کہا

افففف ہووو یہ مطلب نہیں ہے میرا آپ جائیں اپنے کام پر ہر وقت انہی چکروں میں رہتے ہیں۔۔۔

جنت نے صہیب کا ہاتھ پکڑ کر باہر کا راستہ دیکھایا

ہاہاہا حد ہے ویسے خود ہی شکوے کرتی ہو اور پھر الزام بھی مجھ پر لگاتی ہو ظالم لڑکی۔۔۔

صہیب نے مڑ کر جنت کو دیکھا

اچھابس اب جائیں۔۔۔

جنت صہیب کا ارادہ جان گئی تھی اس لیئے زبردستی اسے باہر کی طرف دھکیلا

مطلب پھر میں نہ ہی سمجھوں؟؟؟ٹھیک ہے کبھی تم پر بھی یہ وقت آئے گا اور میں بھی اسی طرح تنگ کروں گا۔۔

صہیب نے منہ بنایا اور ایک نظر ڈال کر باہر نکلنے لگا۔۔جنت نے صہیب کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔

اور اس کے پاس آکر جلدی سے اس کے لب پر اپنے لب رکھے۔۔۔

بس خوش فوراً ایمو شنل ہو جاتے ہیں۔۔۔

جنت نے گھبرا کر آنکھیں جُھکائیں

ہمم Not bad۔۔چلو آہستہ آہستہ یہ بھی سیکھا دونگا ٹھیک سے۔۔

صہیب نے جنت کو گلے لگایا اور اسکا ماتھا چوم کر باہر نکل گیا

---

ضوریز کتنی ہی دیر سے اس آدمی پر نظر جمائے بیٹھا تھا۔۔۔ٹائیگر ضوریز سے تھوڑا دور بیٹھا جوس پینے میں

مصروف تھا۔۔وہ آدمی اپنے ساتھیوں سے ہاتھ ملا کر اٹھ گیا۔۔ضوریز نے بھی اپنی سگریٹ بُجھائی اور کھڑا ہوا ۔۔ تھوڑا فاصلہ رکھ کر ضوریز اس آدمی کا پیچھا کرنے لگا۔۔۔

اوہ آیم سو سوری۔۔۔

ایک دم ضوریز کسی سے ٹکرایا تو سامنے والے نے ضوریز سے سوری کی مگر ضوریز کا سارا دیہان اس آدمی پر تھا اٹس اوکے۔۔۔

ضوریز نے اسے دیکھے بنا جواب دیا

ٹکرانے والا کوئی اور نہیں صہیب تھا۔۔صہیب نے چونک کر ضوریز کو دیکھا تو حیران رہ گیا۔۔مگر ضوریز اسکی طرف توجہ دیئے بغیر آگے بڑھ گیا۔۔۔

یہ۔۔۔یہ کہیں زوہیب تو نہیں اوہ خدایا مجھے دیکھنا چاہیئے۔۔۔

صہیب نے خود سے کہا اور ضوریز کے پیچھے چلنے لگا۔۔

ٹائیگر جو صہیب کو ہی دیکھ رہا تھا فوراً الرٹ ہوا اپنی گن کو ہاتھ لگاتا ہوا وہ بھی ان دونوں کا خاموشی سے پیچھا کرنے لگا۔۔۔

وہ آدمی واشروم کی طرف گیا ضوریز بھی اسکے پیچھے اندر آگیا۔۔۔یہ ضوریز کی خوش قسمتی تھی کے واشروم میں اس وقت اور کوئی نہیں تھا ضوریز نے ریلکس ہو کر ایک نظر میں آس پاس کا جائزہ لیا۔۔جیسے ہی اس آدمی نے واشروم کا لوک کھولا ضوریز نے اسکے باہر نکلنے سے پہلے ہی اسے گردن سے پکڑ لیا۔۔۔

صہیب کی نظروں سے ضوریز غائب ہوا تو وہ کچھ سوچتے ہوئے واشروم کی طرف گیا اور اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

ارد گرد بنے واشروم کو دیکھنے لگا ضوریز کو محسوس ہوا کے کوئی اندر آیا ہے اس نے جلدی سے اس آدمی کا سانس

روکا اور ایک جھٹکے میں اس آدمی کو دوسری دنیا میں پہنچا دیا۔۔۔

صہیب جیسے ہی آخری واشروم کی طرف گیا تو ضوریز اپنا چاقو ہاتھ میں لیئے باہر آیا۔۔صہیب کی آنکھیں ضوریز کو اسطرح دیکھ کر پھٹی رہہ گئیں۔۔اس نے نیچے گرے ہوئے آدمی کو دیکھا تو گھبرا گیا۔۔۔

اتنی ہی دیر میں ٹائیگر اندر آیا اور واشروم کے دروازے کی کُنڈی لگا کر صہیب کی طرف گن کی۔۔

صہیب پریشان ہو کر گہرے سانس لینے لگا۔۔۔

ضوریز یک ٹک صہیب کو دیکھنے لگا۔۔۔

زززوہیب ب ب مم میں تم تمہارا بھ بھائی صہیب۔۔۔دیکھو۔۔ہمم دونوں ایک جیسے ہیں ں ں۔۔۔

صہیب نے اٹک اٹک کر کہا

ٹائیگر نے صہیب کے منہ پر ہاتھ رکھا اور اسے زور سے پکڑ لیا

صہیب پھٹی پھٹی آنکھوں سے ضوریز کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

ضوریز کی بھی یہ ہی حالت تھی وہ بھی حیران پریشان سا صہیب کو دیکھنے لگا۔۔

ضوریز ہمیں یہاں سے چلنا چاہیئے اس سے پہلے کے کوئی یہاں آئے اسے بھی ختم کرنا ہو گا۔۔۔

ٹائیگر نے ضوریز سے کہا اور صہیب کا گلا دبانے لگا

---

ٹائیگر کو صہیب کا گلا دباتے دیکھ کر ضوریز کو ہوش آیا جبکے صہیب تڑپ کر ضوریز کو دیکھتا ہے۔۔۔ضوریز نے لمحے ضائع کیئے بغیر ہی صہیب کو ٹائیگر سے چھوڑوایا۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو ضوریز یہ بکواس کر رہا ہے اور سوچو اس نے ہمیں قتل کرتے دیکھ لیا ہے اسے زندہ چھوڑنا ٹھیک

نہیں۔۔۔

ٹائیگر کسی صورت صہیب کو زندہ چھوڑنا نہیں چاہتا تھا مگر ضوریز کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے۔۔

صہیب گہرے گہرے سانس لے کر خود کو نارمل کرنے لگا

نہیں تم ضوریز نہیں زوہیب ہو۔۔۔ یہ آدمی جھوٹ بول رہا ہے تم میرے جُڑواں بھائی ہو تمہیں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا میں نے۔۔ مگر رر رتم ایک قاتل۔۔۔ افففف مجھے یقین نہیں آرہا۔۔

صہیب بے یقینی سے بولا

ضوریز ابھی تک شوک میں کھڑا غور غور سے صہیب کو دیکھ رہا تھا ایک ایک نقش اس کا یہ گواہی دے رہا تھا کے وہ اس کا بھائی ہے مگر اس کے باوجود وہ اس کے لیئے کوئی ہمدردی محسوس نہیں کرتا۔۔۔

ضوریز کیا سوچ رہے ہو جلدی کرو یہاں کسی بھی وقت کوئی بھی آسکتا ہے۔۔۔

ٹائیگر نے بے چینی سے کہا

آں ہاں۔۔۔یی یہ میرا بھ بھا۔۔۔

واشروم کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔

اوہ نو دیکھا۔۔ جلدی کرو۔۔

ٹائیگر نے سب سے پہلے صہیب کو پکڑ کر اسکی قمر پر گن رکھی

خبر دار ایک لفظ مت نکالنا ورنہ۔۔۔ جیسا کہیں ویسا کرنا۔۔۔

ٹائیگر نے صہیب کے کان میں کہا

او بھائی یہ دروازہ کیوں لوک کر دیا اندر سے کون ہے۔۔۔ لگتا ہے سکیورٹی کو بلوانا پڑے گا۔۔

باہر کھڑے آدمی نے چلا کر بولا

شیشش۔۔اسے جانے دیں پھر ہم نکلتے ہیں یہاں سے

چند سکینڈ بعد ضوریز اور ٹائیگر نے اپنے چہرے پر نقاب چڑھائے۔۔۔ضوریز نے احتیاط سے دروازہ کھولا جبکے ٹائیگر صہیب کو پکڑ کر ضوریز کے پیچھے باہر آیا صہیب کو کچھ سمجھ نہیں آتی وہ کیا کرے۔۔۔وہ دونوں صہیب کو لیئے ایک خُفیہ راستے سے کسی روم میں چلے گئے۔۔ٹائیگر نے جیک کو بھی میسج کر کے بلا لیا۔۔ٹائیگر اور جیک نے مل کر صہیب کو روم میں باندھ دیا۔۔۔

زوہیب یہ کیا کر رہے تم۔۔میں تمہارا بھائی ہوں آخر تم میری بات کیوں نہیں سن رہے۔۔۔

صہیب پریشان ہو کر بولا

شٹ اپ۔۔اسکا منہ باندھنا پڑے گا۔۔۔

ٹائیگر نے صہیب کا منہ باندھ دیا

ضوریز گھبرا کر ٹیرس پر چلا گیا

ضوریز میں بتاتا ہوں تمہیں سچ۔۔۔یہ تمہارا بھائی ہے مگر رر۔۔تم دونوں ایک ہی دن پیدا ہوئے اس لیئے تمہارے ماں باپ نے غربت سے جان چھوڑانے کے لیئے اسے اپنے پاس رکھ لیا اور تمہیں مارک کو بیچ دیا۔۔۔اس ہی کی وجہ سے تم یہاں ہو۔۔۔ایک جیسی شکل تھی تو تمہاری ماں نے سوچا ہو گا دو کا کیا کرنا اس لیئے تمہیں بیچ دیا۔۔۔

ٹائیگر نے جلدی جلدی ایک جھوٹی کہانی بنائی

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔میرا دماغ مت خراب کرو ٹائیگر۔۔میں بہت غصے میں ہوں کہیں تمہیں۔۔

ضوریز غصے سے چلایا

کول ڈاون ضوریز اچھا ٹھیک ایک حل ہے میرے پاس۔۔چونکے اب اس نے ہمیں قتل کرتے دیکھ لیا ہے ہم اسے ایسے نہیں چھوڑ سکتے۔۔اسے تھوڑے دنوں کے لیئے اپنے پاس رکھنا ہو گا۔۔جب ہم اپنے سارے کام ختم کر لیں گے اور واپس چلے جائیں گے تو اسے چھوڑ دیں گے ایک بار یہاں سے چلے گئے تو کسی کا باپ بھی ہمیں نہیں پکڑ سکے گا۔۔۔ہمم تم بس نیچے جاو دیکھو کیا ہو رہا ہے میں اسے پیچھے کے راستے سے کہیں اور لے جاتا ہوں۔۔۔ٹھیک ہے۔۔

ٹائیگر نے پیار سے ضوریز کو سمجھایا

ہمم ٹھیک ہے مگر سنو۔۔اسے مارنا مت۔۔۔میں نیچے جاتا ہوں تم اور جیک سنبھال لینا اسے۔۔

ٹائیگر نے اندر آکر جیک کو سب بتایا جیک کو بھی یہ ہی مناسب لگا۔۔ضوریز نے ایک نظر صہیب کو دیکھا جو ضوریز کو ایک امید سے دیکھ رہا تھا مگر ضوریز نظریں چُرا کر باہر چلا گیا!

---

کہاں رہ گئے صہیب۔۔۔میرا دل گھبرا رہا ہے۔۔۔افففف فون کیوں نہیں اٹھا رہے۔۔۔

جنت بار بار صہیب کے نمبر پر کال ملا رہی تھی۔۔۔۔

کس سے کہوں یہاں تو میں کسی کو جانتی تک نہیں اور امی کو بتایا تو پریشان ہو جائیں گی۔۔۔کیا پتا ابھی تک مصروف ہوں وہ مگر ایک بار بتا تو دیتے۔۔۔

وہ خود سے بولتی ہے

یا اللہ جلدی سے صہیب گھر آجائیں۔۔۔

جنت دعائیں کرنے لگی۔

---

اُس مرڈر کے بعد کسی کو بھی اندر سے باہر اور باہر سے اندر آنے کی اجازت نہیں تھی سب ہی اپنی اپنی جگہ حیران اور پریشان کھڑے تھے۔۔پولیس نے ضوریز کی بھی تلاشی لی چونکے اس کا پاسپورٹ یہاں کا نہیں تھا تو پولیس نے اُسے عزت سے بیٹھا دیا۔۔ٹائیگر اور جیک نے صہیب کو اسی ہوٹل میں میں بنے بکس مینٹ میں چھپا دیا اور خود بھی ضوریز کے پاس آ گئے۔۔۔

پولیس اپنی چھان بین کر کے لاش کو لے کر چلی گئی۔۔اجازت ملتے ہی سب لوگ اپنے کمروں میں جانے لگے۔۔۔

آج تو بال بال بچے ہیں ضوریز۔۔۔اگر پکڑے جاتے تو پتہ ہے کیا ہوتا۔۔جیل جانے سے پہلے ہی مارک ہمیں مار دیتا۔۔۔

ٹائیگر نے ضوریز سے کہا۔۔

وہ لڑکا کہاں ہے؟

ضوریز نے ٹائیگر کی بات کو اگنور کیا

نیچے بیس مینٹ میں باندھ دیا ہے۔۔نیند کا انجکشن بھی لگا دیا ہے۔۔کل اسے کہیں اور لے جائیں گے۔۔۔

ہمم مگر کب تک اسے اسطرح چھپا کر رکھیں گے۔۔۔جب وہ گھر نہ پہنچا تو اس کے گھر والے پولیس کو رپورٹ کریں گے۔۔۔اور ایک بار پھر پولیس یہاں آئے گی۔۔

ضوریز نے سوچتے ہوئے کہا

ہاں بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔۔ہوٹل کی انتظامیہ بھی بہت الرٹ ہو گئی ہے ہو سکتا ہے ایک دو دن میں یہ ہوٹل سے سب کو چیک اوٹ کروا دیں۔۔۔اور کچھ دن کے لیئے ہمیں بھی کہیں شفٹ ہونا پڑے گا۔۔مگر مسئلہ اس

لڑکے کا ہے۔۔۔امم اگر اسکا مارک کو پتا لگا تو وہ ہمیں بھی نہیں چھوڑے گا۔۔

کسی فون کے بجنے کی آواز آنے لگی۔۔

یہ کس کا فون ہے۔۔

ضوریز نے پوچھا

اوہ یہ اُسی لڑکے کا ہے میں نے سب چیزیں اس کی جیب سے نکال لیں اس کا کارڈ بھی ہو سکتا ہے کام آئے۔۔

ٹائیگر نے فون نکال کر دیکھا

اسکی وائف کا ہے شاید۔۔۔ کتنی دیر سے بار بار فون کر رہی ہے۔۔ایک کام کرو تم اسی لڑکے کی طرح اس لڑکی سے بات کرو اور کہو کے تم یہاں پھس گئے ہو جب موقع ملا تم خود گھر آجاو گے اور اسے بولو کے وہ کسی کو نہ بتائے بس کچھ بھی ایسا بولو کے وہ لڑکی پولیس کے پاس نہ جائے۔۔۔

ہمممم

ضوریز نے فون کی سکرین پر نظر ڈالی جہاں jannat my life calling لکھا آرہا تھا۔۔۔

اُس نے گہرا سانس لے کر فون اٹھایا

اوہ خدایا صہیب کہاں رہہ گئے ہو میں کب سے کال کر رہی ہوں کہاں ہو تم پلیز جلدی گھر آو مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔

ضوریز کو جنت کی بے چین سی آواز سنائی دی

آمم میں۔۔جنت میں ابھی نہیں آسکتا۔۔۔کک کچھ مسئلہ ہو گیا ہے تم م م پریشان مت ہو۔۔۔ایکچولی یہاں کسی کا ایک قتل ہو گیا ہے تو اس لیئے یہاں سب کو بند کر دیا ہے کسی کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں میں کچھ دن گھر نہیں آ

سکوں گا تم پلیز پریشان مت ہو میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔

ضوریز نے بہت سنبھل کر بات کی

کیا۔۔۔ایک اور قتل ہو گیا۔۔۔یہ کیا ہو رہا وہاں نہیں صہیب مم میں نہیں رہہ سکتی یہاں اکیلے۔۔میں تمہارے پاس آجاتی ہوں اور جب تم نے کچھ کیا نہیں تو تمہیں کیوں بند کیا ہے۔۔۔

ضوریز نے جنت کی بات سنی اور کہا

دیکھو۔۔۔کوئی نہ اندر آسکتا ہے نہ باہر۔۔۔کہانہ کچھ دنوں کی بات ہے اور پلیز مجھے بار بار فون مت کرنا ورنہ میرے لیئے مسئلہ ہو گا مجھ پر شک کریں گے بس تم میری بات غور سے سنو۔۔میں کچھ دنوں تک خود تمہارے پاس آونگا۔۔۔تمہیں بلکل پریشان نہیں ہونا اوکے؟

ضوریز نے بہت مشکل سے اپنے لہجے کو نرم کیا

صہیب مجھے تمہاری کوئی بات سمجھ نہیں آرہی۔۔یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔پلیززز جلدی آجانا میں انتظار کر رہی ہوں مجھے اکیلے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

ضوریز کو محسوس ہوا کے جنت رو رہی ہے

اچھا ٹھیک ہے میں جلدی آونگا تم ریلکس رہو۔۔

ضوریز نے فون بند کیا

اب کیا کرنا ہے۔۔۔

ٹائیگر نے ضوریز کو دیکھ کر پوچھا

بس کچھ دن تک چھوڑ دینا اسے۔۔۔

کچھ دن تک کیسے چھوڑ سکتے ہیں چاہے وہ تمہارا بھائی ہے مگر مجھے یقین ہے وہ پولیس کے پاس جائے گا۔۔۔فل حال جب تک ہم پاکستان میں ہیں اسے چھوڑنے کا رزک نہیں لے سکتے۔۔یہ تم اسکا فون اپنے پاس رکھو۔۔اور اگر اس لڑکی کی دوبارا کال آئے تو یوں ہی ٹالتے رہو۔۔۔

ٹائیگر نے صہیب کا فون اُسے دیا

ہمم۔۔اب میں سونا چاہتا ہوں۔۔

ضوریز نے تھکے ہوئے انداز سے کہا

اوکے گُڈ نائیٹ۔۔۔

ٹائیگر ضوریز کے روم سے چلا گیا اور ضوریز نے تھک کر اپنی آنکھیں بند کیں۔۔

---

اُففف کیا کروں ماموں کو بتاوں یا ابو کو۔۔نہیں وہ لوگ بہت پریشان ہو جائیں گے۔۔۔ٹھیک ہے ایک دو دن انتظار کر لیتی ہوں صہیب کا۔۔۔مگر اللہ نہ کرے اسے کچھ ہو گیا۔۔نہیں وہ ٹھیک ہے اس نے خود بتایا ہے مجھے۔۔یا اللہ میری مدد کر۔۔۔پلیز جلدی سے صہیب خریت سے گھر آجائیں۔۔

جنت نے پریشانی سے پوری رات خود کو تسلیاں دیتی رہی۔۔

صبح ہوتے ہی جنت نے دوبارا سے صہیب کو کل کی۔۔۔

مگر دوسری طرف سے فون بند تھا

افففف اس نے فون کیوں بند کر دیا۔۔اب اگر ماموں نے پوچھا تو کیا کہوں گی۔۔صہیب کس امتحان میں ڈال دیا۔۔

جنت اپنا سر گھٹنوں پر رکھے رونے لگی

---

Where is that man?(وہ آدمی کہاں ہے؟)

ضوریز نے جیک سے پوچھا

! He is safe.. We took him to other place

(وہ محفوظ ہے ہم اُسے کسی اور جگہ لے گئے تھے)

جیک نے مختصر بتایا۔۔

..I am very confused jack.. I don't know what's going on

(میں بہت اُلجھن میں ہوں جیک۔۔ سمجھ نہیں آرہا کے ہو کیا رہا ہے۔۔)

ضوریز نے پریشانی سے اپنے بالوں کو نوچا

Don't worry zoraiz everything will be fine.. I think tigger is right at this

...time.. We must keep that boy for some days

(پریشان مت ہو ضوریز سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ میرے خیال سے ٹائیگر اس بار صیح ہے۔۔ ہمیں لازمی اس لڑکے کو کچھ دن کے لیئے اپنے پاس رکھنا چاہیئے)

.. again.. What should I say to her & Okay but his wife is calling him again

(اوکے مگر اس کی بیوی بار بار کال کر رہی ہے اُسے۔۔ میں کیا کہوں اس کو۔۔)

Oh man don't worry u both are identical twins.. She would not recognize

!..you.. I mean u can pretend like that guy infront of her.. Just make her fool

(اوہ یار پریشان مت ہو تم دونوں ایک سے ہو۔۔وہ لڑکی تمہیں پہچان نہیں پائے گی میرا مطلب ہے تم اس کے سامنے اس لڑکے جیسے بن جاو اس لڑکی کو بیوقوف بناو)

! Oh jack u just took words from my mouth ...I was also thinking the same

(تم نے میرے منہ کی بات کہ دی جیک۔۔میں بھی یہ ہی سوچ رہا تھا)ضوریز پریشان مت ہو یہ ہی حل ہے ویسے بھی یہاں کی انتظامیہ سب سے رومز خالی کروا رہی ہے۔۔تم جب تک اس کی بیوی کو اسی طرح بہلاتے رہو۔۔اگر زیادہ مسئلہ ہوا تو ایک چکر گھر لگالینا اور میرا نہیں خیال وہ پہچان سکے گی۔۔۔تم دونوں کی شکل بلکل ایک سی ہے بس شیو کا فرق وہ تو ویسے بھی ایک دن میں آجاتی ہے۔۔

ٹائیگر نے جلدی جلدی منصوبہ بنایا۔۔

ہمم ٹھیک ہے مگر اس لڑکے کو کچھ کہنا مت میرا مطلب ہے کے ہم اسے مارنے نہیں آئے تھے یہاں۔۔اسے زندہ رکھنا۔۔

ارے ڈونٹ وری ڈیئر میں خود اُسکا خیال رکھوں گا۔۔

ٹائیگر نے ضوریز کو تسلی دی۔

---

پورا دن گزر گیا صہیب نے ایک بار بھی فون نہیں اٹھایا۔۔۔کیا کروں مجھے ماموں کو بتانا چاہیئے۔۔۔

کچھ سوچ کر جنت نے بشیر کو فون کیا

ماموں مجھے سمجھ نہیں آرہی کیا کروں۔۔صہیب نے صرف ایک بار بات کی ہے اور کہہ رہے تھے کسی کو نہ بتاوں

کچھ دن تک وہ خود آجائیں گے۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔

جنت نے ساری بات بشیر کو بتائی

اوہ خدا خیر کرے بیٹا تم پریشان نہ ہو اگر صہیب نے کہا ہے وہ ٹھیک ہے تو وہ ٹھیک ہو گا تم بس دعا کرو میں بھی کوشیش کرتا ہوں چھٹی لے کر آجاوں تمہارے پاس۔۔اگر تمہاری مامی کو بتایا تو اُنکی طبعیت خراب ہو جائے گی۔۔

تم بتاو تمہارے پاس کھانے کا سامان ہے نا پیسے ہیں کے نہیں؟

بشیر نے فکر مندی سے پوچھا

جی ماموں کل ہی واپسی پر ہم نے ساری سبزیاں اور چیزیں لی تھیں۔۔۔کھانے کی تو سب ہے اور پیسے بھی ہیں۔۔

بس آپ میرے نمبر پر بیلنس بھیج دیں میں صہیب کو کال کرتی ہوں ایک بار پھر۔۔۔

ہاں بیٹا بس تم اس سے فون پر رابطہ رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا اللہ بہتر کرے گا۔۔۔

او کے ماموں نانو اور مامی کا خیال رکھیئے گا۔۔!

جنت نے روتے ہوئے فون بند کیا

---

دوسرا دن بھی جنت کا اسی پریشانی میں گزر گیا وہ ہر دس منٹ بعد صہیب کو فون اور میسج کرتی مگر صہیب کے نمبر سے صرف دو بار جواب آیا کے وہ ٹھیک ہے اور جلد واپس آجائے گا۔۔

ٹائیگر جیک اور ضوریز کسی اور ہوٹل میں شفٹ ہو گئے۔۔صہیب کو ٹائیگر نے ایک فلیٹ میں قید کر لیا جو آبادی سے تھوڑا ہٹ کر بنا تھا۔۔۔وہ روز صہیب کو ایک وقت کا کھانا دیتا اور پھر نیند کا انجکشن لگا کر چلا جاتا۔۔ضوریز نے صہیب کے بارے میں کچھ پوچھا نہیں بس اسے تسلی تھی کے وہ زندہ ہے مگر کس حال میں ہے اس بات کی اسے

پرواہ نہیں تھی۔۔۔روز کی طرح جنت کی پھر سے کال آنے لگی ضوریز نے اکتا کر یس کا بٹن پریس کیا

ہیلو۔۔۔

صہیب۔۔ کہاں ہو تم۔۔ میں ترس گئی ہوں تمہیں دیکھنے کو۔۔ چار دن ہو گئے ہیں اب تو سب ٹھیک ہو گیا ہے پھر تم کہاں پھس گئے ہو۔۔ مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے اگر تم نہیں آئے تو میں خود اس ہوٹل میں آجاونگی اب مجھے کچھ نہیں سننا۔۔!

جنت ہچکیاں لے کر رونے لگی وہ اتنی شدت سے روئی کے ضوریز بھی گھبرا گیا

پل پلیز زز don't cry۔۔ امم اچھا میں کل آجاونگا بس پلیز اب رو مت اور تم باہر مت نکلنا میں خود آجاونگا اور اب مجھے بار بار فون مت کرو۔۔ ٹیک کیئر۔۔!

ضوریز نے جنت کی بات سنے بغیر فون بند کیا اور سوچ میں پڑ گیا۔۔۔

---

میرا خیال ہے اُس لڑکے کو چھوڑ دو ورنہ اسکی بیوی ہوٹل چلی جائے گی اور اسے سب پتا لگ جائے گا۔۔!

ضوریز نے ٹائیگر سے کہا

تم پاگل ہو ضوریز۔۔ اُس لڑکے کو چھوڑنے کا مطلب ہے اپنے لیئے خود مصیبتوں کو دعوت دینا۔۔۔ جتنا شریف وہ لڑکا ہے نہ وہ جاتے ساتھ ہی پولیس کو بتائے گا کے وہ قتل ہم نے کیئے ہیں۔۔ پھر یہ بات مارک کو پتا لگے گی شاید یہاں کی پولیس سے بچ جائیں مگر مارک ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑے گا۔۔۔ وہ اپنے کام میں غلطی برداشت نہیں کرتا۔۔ میں نے تمہیں کہا بھی تھا یہ کام رات کے اندھیرے میں کرو مگر تم نے میری بات نہیں مانی۔۔۔ اور اب پھر تم میری بات نہ مان کر غلطی کر رہے ہو۔۔۔

ٹائیگر نے ضوریز کو سمجھایا

تو کیا کروں۔۔۔وہ لڑکی دن میں سو بار فون کرتی ہے۔۔۔اس بار کہہ رہی تھی کی وہ خود ہوٹل آجائے گی۔۔وہ تو شکر ہے اس لڑکی کو یہاں کا زیادہ نہیں پتا اس لیئے آسانی سے بیوقوف بن رہی ہے مگر اب اسے بھی شک ہونے لگا ہے۔۔۔بتاو کیا کروں میں۔۔

ضوریز نے ہاتھ کا مُکا بنا کر سامنے پڑی میز پر مارا

ریلکس مائی ڈیئر۔۔۔دیکھو کل تم چلے جاو اُس لڑکے کی جگہ۔۔۔تم دونوں بلکل ایک سے لگتے ہو۔۔اگر تم دونوں ایک ساتھ میرے سامنے نہ آتے تو یقیناً میں بھی دھوکہ کھا جاتا۔۔بس ایک دو دن کی بات ہے پھر دیکھتے ہیں آگے کیا کرنا ہے۔۔

ٹائیگر نے ضوریز کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی

تم سمجھ نہیں رہے ہو ٹائیگر میں اس لڑکی کا شوہر بن کر وہاں جاوں اس کے ساتھ رہوں۔۔۔یہ بہت غلط ہے میرا دل نہیں مان رہا۔۔

ضوریز کو کسی لڑکی کے ساتھ رہنے کا سوچ کر ہی الجھن سی محسوس ہو رہی تھی وہ شروع سے ہی اکیلا رہنے کا عادی تھا۔۔

اوہ۔۔ضوریز تم اتنے reserve کیوں ہو..اچھا ہے اس لڑکی کے ساتھ رہو مزے کرو۔۔۔

ٹائیگر نے آنکھ مار کر کہا

اپنی بکواس بند کرو۔۔۔ٹھیک ہے میں ایک دو دن کر لیتا ہوں مگر اس مسئلے کا حل نکالنا ہو گا جلد ہی۔۔۔

ضوریز کو ٹائیگر کی مزے لینے والی بات پر شدید غصہ آیا تھا مگر وہ پی گیا

ہمم مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہی آخر اس لڑکے کو مار کیوں نہیں دیتے کہاں تو تم کہتے تھے تمہارے گھر کا کوئی بندہ نظر آیا تو تم اسے ختم کر دو گے۔۔اب کیا ہمدردی محسوس ہو رہی ہے اس سے۔۔۔یہ مت بھولو ضوریز تمہارے اسی جُڑواں بھائی کی وجہ سے ہی تمہارے ماں باپ نے تمہیں بیچ دیا تھا اور اب تم اس کے ساتھ اتنی رحم دلی کر رہے ہو میں ہوتا تو کب کا مار چکا ہوتا۔۔ختم کرو اس کا قصہ اور اسکی بیوی کے ساتھ دو دن مزے کرو اور۔۔

ٹائیگر ضوریز کا برین واش کرنے لگا ضوریز نے اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اسکے منہ پر مُکا مارا۔۔

میں نے کہا نا اپنی بکواس بند رکھو سمجھ نہیں آرہی۔۔۔مجھے کسی سے کوئی ہمدردی نہیں میں اپنے اصولوں پر چلتا ہوں اسے مارنا نہ ہی میرے پلان میں ہے اور نہ ہی مجھے ضرورت ہے سمجھے اب اگر تم نے کوئی الٹی بات کی تو تمہیں مارنا میری مجبوری بن جائے گی۔۔۔got it

ضوریز نے اسکا گریبان ایک جھٹکے سے چھوڑا اور باہر نکل گیا

ہنہ تو اس لڑکے کے لیئے میرا گریبان پکڑا مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔اب نہیں چھوڑوں گا میں اُسے ضوریز اس لڑکے کا زندہ رہنا ویسے بھی ٹھیک نہیں۔۔۔

ٹائیگر کے دل میں صہیب کے لیئے نفرت جاگی وہ اپنے منہ سے نکلتا خون صاف کرنے لگا۔۔

---

...Jack why are u leaving so early

(جیک تم اتنی جلدی کیوں جا رہے ہو۔۔)

ضوریز نے جیک کو سامان پیک کرتے دیکھا

I have to go zoraiz mark called me for some urgent work .. But don't worry i

will come again okay!

(مجھے جانا ہو گا ضوریز مارک نے کسی ضروری کام سے بلایا ہے مگر پریشان مت ہو میں دوبارا آجاونگا)

جیک نے ضوریز کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔

ضوریز نے جیک کو ٹائیگر کی بات بتائی

Hmmm i think tigger is right at this time. U know mark is very possessive

....for his work he won't accept any mistake so u should do as tigger said

(ہمم میرے خیال سے ٹائیگر صیح کہ رہا ہے۔۔تم جانتے ہو مارک اپنے کام کے لیئے بہت حساس ہے وہ کوئی غلطی نہیں مانے گا۔۔اس لیئے جو ٹائیگر کہے وہی کرو)

جیک نے بھی ضوریز کو سمجھایا

Hmm ok fine have a safe flight take care!

(ہمم ٹھیک ہے خیریت سے جاو)

ضوریز نے جیک سے ہاتھ ملایا اور چلا گیا

---

رات ہوتے ہی ضوریز صہیب کا فون ان لوک کر کے اس کی تصویریں دیکھنے لگا۔۔پوری گیلری میں جنت کی تصوریں تھیں۔۔۔۔

ضوریز کو ایک ویڈیو نظر آئی اسے نے اوپن کی تو جنت ہاتھ پھلائے آنکھیں بند کیئے گول گول گھوم رہی تھی۔۔اور پھر آنکھیں کھول کر ہنسنے لگی۔۔۔

ضوریز جنت کی خوبصورت ہسنی میں کھو گیا اس کے بھی لب خود بخود مسکرانے لگے۔۔ویڈیو ختم ہونے پر وہ ایک دم ہوش میں آیا اور خود کو ملامت کرنے لگا۔۔۔اس کا دل کیا وہ اپنے ماں باپ کو دیکھے مگر پھر اس کی ہمت نہیں ہوئی ایک عجیب سی نفرت اسے محسوس ہوئی

ہنہ۔۔اگر آج میرے ماں باپ مجھے کسی کے ہاتھ بیچتے نہیں تو میں بھی شاید اس کی طرح خوش ہوتا۔۔۔

ضوریز نے نفرت سے سوچا اور موبائل رکھ کر سگریٹ پینے لگا۔۔۔۔

---

اگلی صبح ضوریز نے صہیب جیسا ڈریس پہنا اور تیار ہو گیا۔۔۔

واہ بلکل نہیں لگ رہا تم ضوریز ہو۔۔۔بس یہ شیو بھی بنا لیتے تو بلکل ویسے لگو گے۔۔۔!

ٹائیگر نے ایک نظر ضوریز کو دیکھا

ضوریز نے کوئی جواب نہ دیا

خیر نہ بھی بناو پانچ دن میں اتنی شیو تو بڑھ ہی جاتی ہے۔۔یہ بھی ٹھیک ہے۔۔!

ٹائیگر نے خود ہی اپنی بات کا جواب دیا

میں نے اسکے گھر کی لوکیشن دیکھ لی ہے میں جا رہا ہوں کوئی مسئلہ ہو بتا دینا۔۔

ضوریز نے کہا اور باہر چلا گیا

اوکے مائی ڈیئر آرام سے جاو اور آرام سے آو۔۔۔

ٹائیگر نے پیچھے سے زور سے کہا

---

صہیب آپ کہاں چلے گئے تھے مجھے لگا میں پوری دنیا میں اکیلی رہ گئی ہوں۔۔میں نہیں رہہ سکتی آپ کے بنا آپ جانتے ہیں پھر کیوں کیا ایسا میرے ساتھ۔۔۔

جنت صہیب کے گلے لگے ہچکیوں سے رونے لگی یہ جانے بغیر کے وہ جس کے گلے سے لگی ہوئی ہے وہ صہیب نہیں ضوریز ہے۔۔۔ضوریز کو سمجھ نہیں آتا وہ کیسا react کرے۔۔۔وہ اپنا ہاتھ کبھی گلے لگی جنت کے کندھے پر رکھنے لگتا ہے مگر پھر ہٹا لیتا ہے۔۔۔

کیا ہوا صہیب مجھ سے مل کر آپ کو خوشی نہیں ہوئی؟؟اسطرح کیوں کھڑے ہیں۔۔میں کتنے دن سے آپ کا انتظار کر رہی تھی کتنی دعائیں مانگی میں نے اللہ سے شکر ہے آپ بلکل ٹھیک ہیں۔۔

جنت نے ضوریز کے سینے سے اپنا سر اٹھا کر شکوہ کیا۔۔۔

امم نہیں مجھے خود یقین نہیں آرہا میں تمہارے پاس ہوں اس لیئے شاید۔۔۔امم بس حالات ایسے ہو گئے تھے کے میں تمہیں کچھ انفورم نہیں کر سکا۔۔۔

اس نے جنت کو خود سے الگ کیا

ابھی چھوڑیں ان باتوں کو میں یہ سب بعد میں پوچھوں گی ابھی آپ یہاں آئیں میں آپ کو جی بھر کر دیکھ تو لوں۔۔کتنا ترس گئی میری آنکھیں آپ کو دیکھنے کے لیئے۔۔آپ نے مجھے مس کیا صہیب؟

وہ ضوریز کو صوفے پر بیٹھا کر خود اُسکا ہاتھ پکڑ کر سامنے بیٹھ گئی

ہاں میں نے بھی بہت مس کیا۔۔

جنت نے ضورکز کا ہاتھ اپنی آنکھوں سے لگایا اور چومنے لگی۔۔۔

جنت میں بہت تھک گیا ہوں اور بھوک بھی لگی ہے تم کہہ رہی تھی میری پسند کا کھانا بنایا ہے۔۔۔پہلے کھانا کھا لیتے

ہیں۔۔۔۔

اِس پہلے کے جنت اس کے ہاتھ کو چومتی ضوریز نے گھبرا کر اپنا ہاتھ جنت کے ہاتھ سے چھوڑوایا۔۔

ضوریز کو عجیب سا لگا تھا اُسکو جنت کا یوں اظہارِ محبت کرنا اب وہ اُسے بتا بھی نہیں سکتا تھا کے وہ صیہب نہیں ضوریز ہے۔۔۔

اچھا آپ فریش ہو جائیں میں کھانا لگاتی ہوں پھر آپ آرام کر لینا۔۔۔

جنت کو ضوریز کا رویہ کچھ عجیب لگتا ہے مگر وہ اپنا وہم سمجھ کر جھٹکتی ہے۔۔۔

آپ روم میں جائیں میں کچن میں جا رہی ہوں۔۔

روم ہے کہاں یہ بات ضوریز کو معلوم نہیں تھی۔۔

کچن میں بھی چلی جانا پہلے میرے ساتھ روم میں چلو اور اپنی مرضی کے کپڑے دو میں وہ پہنوں گا۔۔

واقعی آپ میری پسند کے کپڑے پہنیں گے۔۔ آپکو تو میرے چوائس پسند ہی نہیں۔۔

بس آج دل کر رہا تمہاری پسند کے پہنوں۔۔

اچھا بہت بدل کر آئیں ہیں۔ آپ۔۔۔ چلیں آئیں میں اپنی پسند کا ڈریس نکال کر دیتی ہوں۔۔

جنت نے ضوریز کا ہاتھ پکڑا اور روم کی طرف لے گئی۔۔

---

کیسی لگی بریانی۔۔۔ اُس دن تو بلکل اچھی نہیں بنی تھی۔۔

جنت نے ضوریز کو بریانی کھاتے دیکھ کر پوچھا

ہمم بہت اچھی ہے آئی لائک دس۔۔۔

ضوریز نے مسکرائے بغیر جواب دیا

صہیب تم اسطرح سے بات کیوں کر رہے ہو۔۔۔؟

جنت کو حیرت ہوئی کے صہیب تو اسکی تعریفوں کے پُل باندھ دیتا تھا اور آج اتنی سی تعریف

آممم کیا مطلب میں نے کیا کیا ہے۔۔

ضوریز نے حیرت سے پوچھا کیونکے اپنی طرف سے وہ بہت اچھی اداکاری کر رہا تھا

اتنی سی تعریف۔۔اس طرح بات کر رہے ہو جیسے کوئی اجنبی ہو۔۔کیا ہوا طبعیت ٹھیک ہے؟

جنت نے اُٹھ کر ضوریز کے سر پر ہاتھ رکھا

اچھا نہیں مم میں ٹھیک ہوں بس کتنے دنوں سے ٹھیک سے سویا نہیں تمہاری پریشانی لگی رہی بس شاید تھکاوٹ بہت ہے اسی لیئے۔۔

ضوریز نے زبردستی مسکرا کر کہا اور پھر بریانی کھانے میں مصروف ہو گیا۔۔ضوریز کو واقعی بریانی بہت اچھی لگی تھی اس لیئے وہ بہت توجہ سے کھا رہا تھا

جنت غور سے ضوریز کو دیکھنے لگی

صہیب تم نے شیو نہیں بنائی۔۔۔ویسے تم اسطرح زیادہ ہنڈسم لگ رہے ہو۔۔

جنت نے ضوریز کی بڑھی ہوئی شیو دیکھ کر کہا

ہاں بس وہاں کیسے بناتا شیو۔۔اور مجھے بھی اپنا یہ ہی لُک اچھا لگا ہے۔۔۔

ضوریز نے دل ہی دل میں شکر کیا کے اب اسے شیو نہیں بنانی پڑے گی

ہمم خیر ماموں بہت پریشان ہو رہے تھے کہہ رہے تھے میں آرہا ہوں میں نے منع کر دیا کے تم آگئے ہو تو اب مجھے

تسلی ہو گئی ہے ویسے بھی ماموں آ جاتے تو تمہیں پتا ہے نانو نے پریشان ہو جانا تھا۔۔۔

ضوریز کو کچھ سمجھ نہیں آتی کے جنت کس کی بات کر رہی ہے مگر وہ پھر بھی مسکراتے ہوئے کہتا ہے

ہاں ٹھیک کیا تم نے نانو کو پریشان نہیں کرنا چاہیئے۔۔۔اب میں یہیں ہوں۔۔

ہمم مگر آپ کال کر لینا۔۔۔مامی کو بھی نہیں بتایا میں نے بلاوجہ پریشان ہو جاتیں مگر مجھ سے بار بار پوچھ رہی تھیں آپ انہیں کال کر لیں تا کے انہیں تسلی ہو جائے۔۔

آآ۔۔اچھا کر لونگا کال بلکے میں نے کی تھی انہیں کال۔۔انہوں نے اٹھائی نہیں میں رات میں کر لونگا۔۔۔

ضوریز کو جھوٹ بولنا قتل کرنے سے بھی زیادہ مشکل لگا

اچھا۔۔۔آپ کے آنے سے پہلے ہی میری بات ہوئی تھی ان سے چلیں خیر رات کو کر لینا۔۔ارے آپ نے بس کیا؟

جنت نے ضوریز کو ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے دیکھ کر کہا

یس۔۔۔میں نے بہت کھا لیا اتنا کبھی نہیں کھایا۔۔

ضوریز نے بے دیہانی میں کہا

کیا۔۔۔جھوٹ مت بولیں بریانی کی تو آپ تین چار پلیٹ کھا لیتے ہیں اور اب ایک ہی۔۔۔

جنت نے مسکرا کر کہا

بس وہ تھوڑا پیٹ بھی خراب ہے اس لیئے سوچ رہا ہوں زیادہ نہ کھاوں۔۔

افف کہاں پھنس گیا میں۔۔ضوریز نے دل میں سوچا

اوہ پیٹ کیسے خراب ہو گیا۔۔کوئی دوائی کھائی زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر کے چلیں۔۔۔

جنت نے فکر مندی سے کہا

نہیں بلکل نہیں بس تھوڑا سوفٹ فوڈ کھاوں گا تو ٹھیک ہو جائے گا تم پریشان مت ہو آئی ایم فائن۔۔۔

ضوریز نے جلدی سے بات بنائی

اچھا جیسے آپکو ٹھیک لگے۔۔۔ خیر اب یہ بتائیں قتل کس نے کیا کیسے ہوا کیوں ہوا۔۔؟؟

جنت نے اپنی گال کے نیچے ہاتھ رکھ کر معصومیت سے پوچھا

ضوریز کو جنت کا یہ سوال بہت معصومانہ لگا

اگر یہ پتا ہوتا کے قتل کس نے کیا ہے تو قتل ہوتا ہی کیوں۔۔۔ ابھی تک پتا نہیں چلا کے کس نے کیا اور کیوں کیا۔۔

ضوریز اب زبردستی نہیں مسکرایا بلکے وہ دل سے مسکرایا تھا

اوہ۔۔ مگر کون ہے وہ ظالم جو منہ اُٹھا کر قتل کیئے جا رہا ہے بھلا اسے ڈر نہیں لگتا عجیب بات ہے۔۔۔!

نہیں اُسے ڈر نہیں لگتا شاید کسی سے بھی ڈر نہیں لگتا۔۔۔

ضوریز نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا

اسے اللہ سے بھی ڈر نہیں لگتا۔۔ جس دن اسکا کوئی بہت اپنا اسطرح قتل ہو گا نہ جب اسے احساس ہو گا۔۔

جنت نے افسوس سے کہا

کیا پتا اسکا کوئی بھی اپنا نہ ہو۔۔ وہ اس دنیا میں اکیلا ہو۔۔۔

ضوریز کا دل کیا وہ جنت کو بتائے ہر کوئی شوق سے قتل نہیں کرتا

لو ایسا کیسے ہو سکتا ہے کوئی تو ہو گا جس سے اسکو پیار ہو گا جس کے لیئے وہ یہ سب کر رہا کو گا۔۔ وہ کوئی مفت میں تو قتل نہیں کر رہا ہو گا۔۔ اب وہ کسی نہ کسی کے لیئے تو پیسے کما رہا ہو گا نہ۔۔

جنت نے اپنی عقل کا استعمال کرتے ہوئے کہا

ہمم ہو سکتا ہے ایسا ہو۔۔ خیر سوتے ہیں مجھے نیند آ رہی ہے۔۔

ضوریز نے اور مزید سوالوں سے بچنے کے لیئے کہا

اچھا بس پانچ منٹ میں برتن سمیٹ لوں آپ روم میں جائیں۔۔

ضوریز نے سکون کا سانس لیا اور روم میں آ گیا۔۔ روم میں آ کر اسکی نظر ڈبل بیڈ پر پڑی اور وہ پھر سے پریشان ہو گیا۔۔۔ میں اس کے ساتھ کیسے سو سکتا ہوں افف کس مصیبت میں پڑ گیا ہوں میں۔۔۔ اکتا کر اس نے ٹائیگر کو فون ملایا

عجیب مشورہ دیا ہے آپ نے مجھے۔۔ یہ سب بہت عجیب سا لگ رہا ہے مجھے۔۔

ضوریز فون کان سے لگائے بولا

بس میں زیادہ دن یہ نہیں کر سکتا میں اس لڑکے کو سمجھا دو نگا وہ کسی کو نہیں بتائے گا میں یہ دھوکا مزید نہیں دے سکتا۔۔

ضوریز نے ٹائیگر کی بات سنے بغیر ہی فون رکھ دیا

ارے کھڑے کیوں ہیں لیٹ جاتے۔۔

جنت نے ضوریز کے قریب آ کر کہا۔۔

ہاں بس لیٹنے ہی لگا تھا۔۔

آئی مس یو سووووو مچ صہیب۔۔ میں آپکے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔

جنت نے ضوریز کے گلے لگ کر کہا

ضوریز تھوڑی دیر خاموش رہا۔۔۔

جنت مم میں بھی نہیں رہ سکتا۔۔۔

ضوریز جنت کے بالوں سے آتی خشبو میں کھونے لگا بہت مشکل سے جنت کو خود سے الگ کیا

جنت پلیز ابھی سوتے ہیں میں بہت تھکا ہوا ہوں صبح اٹھ کر بہت سی باتیں کریں گے۔۔

ضوریز نے سنبھل کر کہا

اچھا لگتا ہے بہت زیادہ ہی تھکے ہوئے ہیں چلیں ٹھیک ہے میں بھی بہت دن سے سکون کی نیند نہیں سوئی آئیں سوتے ہیں۔۔

جنت نے اسکا ہاتھ پکڑا اور بیڈ کے پاس لے آئی

کمفرٹر کھولا اور تھوڑا سائیڈ پر ہو کر لیٹ گئی۔۔۔

ارے کھڑے کیا سوچ رہے ہو آجاو اب کیا ہو گیا صہیب کچھ عجیب سے لگ رہے ہو کھوئے کھوئے۔۔۔

جنت نے تھوڑا غصے سے کہا

آں ہاں میں واشروم سے ہو کر آتا ہوں۔۔

ضوریز کو اور کچھ سمجھ نہیں آیا وہ واشروم کا بہانہ بنا کر واشروم چلا گیا۔۔ تھوڑی دیر خود کو سمجھایا کے یہ سب کرنا ہو گا۔۔ خود کو ریلکس کر کے باہر آیا اور مسکرا کر جنت سے فاصلہ رکھ کر لیٹ گیا اسکا دل اس قدر زور زور سے دھڑک رہا تھا کے جیسے باہر آجائے گا۔۔۔

آج کتنے دن بعد میں تمہارے کندھے پر سر رکھ کر سکون سے سو نگی۔۔

جنت نے قریب آکر ضوریز کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کیں۔۔۔

ضوریز نے ایک نظر سکون سے لیٹی جنت کو دیکھا

ہمم میں بھی سکون سے سونگا آج۔۔

ضوریز نے طنزیہ کہا

جنت تھوڑی ہی دیر میں گہری نیند سو گئی مگر ضوریز کو عجیب بے چینی ہونے لگی جنت کے سوتے ہی اس نے بہت احتیاط سے جنت کو خود سے الگ کیا۔۔

کتنی معصوم ہے یہ اسے پتا ہی نہیں میں کون ہوں۔۔۔ افففف اتنی معصوم لڑکی کو میں کیسے دھوکہ دے سکتا ہوں۔

ضوریز جنت کو دیکھ کر سوچنے لگا پھر اپنی سوچ جھٹک کر جنت سے بہت فاصلے پر ہو کر لیٹ گیا اور سونے کی کوشیش کرنے لگا

---

ضوریز کی آنکھ جنت سے پہلے کھل گئی۔۔ وہ اُٹھ کر بیٹھا اور جنت کو دیکھا۔۔ جنت کے بالوں نے اس کا آدھا چہرہ چھپا کر رکھا تھا اور وہ بے خبر سو رہی تھی۔۔۔ ضوریز نے جنت کے بال ہٹانے کے لیئے ہاتھ بڑھایا مگر پھر روک لیا اور گہرا سانس لے کر بیٹھ گیا موبائل کی سکرین اون کر کے ٹائم دیکھا اور واشروم چلا گیا۔۔۔ فریش ہو کر آیا تو جنت جاگ چکی تھی۔۔

گُڈ مارننگ مائے ہنڈسم۔۔۔

جنت نے بیڈ پر ہی کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ آگے کیئے۔۔

گُڈ مارننگ۔۔ امم میرے ہاتھ گیلے ہیں۔۔۔ میں زرا خشک کر لوں۔۔۔

ضوریز نے بہانہ بنایا اور ٹاول لینے چلا گیا

جنت بہت حیران ہوئی اور پھر منہ پھولا کر بیڈ سے نیچے اتری۔۔۔

کیا مسئلہ ہے اتنے نخرے کیوں کر رہے ہو جب سے آئے ہو۔۔۔

جنت نے غصے سے ضوریز کے ہاتھ سے ٹاول لیا

میں نے کیا کیا ہے ہاتھ صاف کر کے آ رہا تھا۔۔

ہنہ۔۔ میں کل سے نوٹ کر رہی ہوں تم عجیب سا بی ہیو کر رہے ہو۔۔۔ پہلے تو میرے پاس آنے کے بہانے ڈھونڈتے تھے اور اب دور دور بھاگ رہے ہو۔۔

جنت کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے

ارے رومت میں تو بس ایسا کچھ نہیں ہے جنت جیسا تم سمجھ رہی اچھا رومت میں سوری کرتا ہوں پلیز۔۔۔

ضوریز نے جنت کی آنکھوں کو بھیگتے دیکھا تو بے اختیار ہی کانوں کو ہاتھ لگا کر سوری کرنے لگا

اچھا بس اب اس طرح سوری کرنے کو نہیں کہا چلو ناشتہ بناتی ہوں آپ کا پسندیدہ ناشتہ۔۔

جنت نے ضوریز کے ہاتھوں کو پکڑ کر بولا۔۔۔ ضوریز نے شکر کیا کے جنت کو یقین آیا وہ سمجھ گیا کے صہیب جنت سے ہر وقت پیار بھری باتیں کرتا ہو گا مگر اسے تو ایسی کوئی باتیں نہیں آتی تھیں وہ پریشان سا ہو کر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گیا۔۔۔ جنت نے ناشتے میں پراٹھے بنا کر اس کے آگے رکھے

یہ لو اپنا پسندیدہ ناشتا اور یہ cheese omelet لاسٹ ٹائم چیز نہیں تھی آپکا کتنا دل تھا یہ کھانے کا لو اب موجیں کرو۔۔

جنت نے ناشتے کی پلیٹ آگے کی

ضوریز نے آنکھیں پھاڑ کر اپنے سامنے پڑے ناشتے کو دیکھا وہ تو بس فروٹ کھاتا تھا ناشتے میں۔۔

مم مگر میں اتنا ہیوی ناشتہ نہیں کرتا آئی مین ابھی دل نہیں اتنا ہیوی ناشتہ کرنے کا۔۔

مجھے لگا تم خوش ہو گے اتنے دن بعد میرے ہاتھ کے پراٹھے کھا۔۔۔

جنت نے منہ بنا کر کہا

اچھا میں کھا لیتا ہوں۔۔۔بس ویسے ہی بتایا تھا نہ پیٹ ٹھیک نہیں اس لیئے کہہ رہا تھا۔۔

ضوریز نے گہرا سانس لے کر نوالہ توڑا اور کھانے لگا

دو تین نوالے لینے کے بعد اسے ناشتہ کرنے کا مزا آنے لگا

ہمم بہت ٹیسٹی ہیں واقعی۔۔۔دل کر رہا ہے کھاتا رہوں۔۔

ضوریز نے پورا پراٹھا کھایا اور پیٹ بھر کر ناشتہ کیا

اچھا بتاو لنچ میں کیا کھاو گے۔۔ آمم نہاری بنالوں یا پھر حلیم؟ حلیم کے لیئے پیکٹ لے آنا پیکٹ والا جلدی بن جاتا ہے۔۔

جنت نے بھی اپنا ناشتہ ختم کر لیا اور اب لنچ کی فکر کرنے لگی

کیا۔۔۔لنچ۔۔ابھی تو تم نے ناشتہ بھی ختم نہیں کیا اور لنچ کا سوچ رہی ہو۔۔۔

ضوریز کو تو سوچ کر ہی کچھ ہونے لگا۔۔اسے لگا رات تک بھوک نہیں لگے گی اتنا کھا لیا ہے مگر لنچ کا سن کر اسے کوفت ہونے لگی

ارے تو تیاری کرنی ہوتی ہے نا نہاری یا پھر حلیم اتنی جلدی تھوڑی بن جاتے ہیں اور میرا تو حلیم کھانے کا موڈ ہے تو آپ جا کر حلیم کا پیکٹ لے آنا۔۔۔

جنت نے ہاتھ صاف کیئے

پیکٹ کیسا پیکٹ ؟ میں نہیں لا سکتا اور رہنے دو جس میں اتنا ٹائم لگے کوئی آسان سا لنچ بنالو۔۔

ضوریز کے فرشتوں کو بھی نہیں پتا تھا کے حلیم کا کونسا پیکٹ ہے اور کسی صورت باہر جا کر یہ خرید کر لانے کے لیئے تیار نہیں تھا

مگر کیوں صہیب تمہیں تو یہ سب اتنا پسند ہے کبھی انکار نہیں کیا اور اب۔۔۔

ارے بتایا تو ہے پیٹ میں درد ہے تھوڑا احتیاط کرنے دو پلیز زز۔۔

ضوریز نے اکتا کر کہا۔۔

ہنہ میری صرف شکل ملتی ہے اس سے مگر وہ کتنا مختلف ہے مجھ سے۔۔۔ ضوریز نے دل میں سوچا

اوہو۔۔۔ اچھا پھر چکن دلیا بنا لیتی ہوں۔۔۔۔

جنت نے سوچ کر بتایا

ہمم ٹھیک ہے بنالینا ایکچولی مجھے کسی کام سے جانا ہے میں تھوڑی دیر تک آجاونگا۔۔

ضوریز اپنی جگہ سے اٹھا

کہاں جا رہے ہیں اب۔۔۔ میں کہیں نہیں جانے دونگی اب۔۔

جنت نے فوراً اٹھ کر ضوریز کا بازو پکڑا

پلیز زز جنت مجھے اور بھی کام ہیں بچوں کی طرح بی ہیو مت کرو۔۔ لیٹ می گو۔۔ میں آجاونگا جلدی۔۔

ضوریز کو حقیقتاً جنت پر غصہ آیا اور اس نے سختی سے اپنا بازو چھوڑوایا۔۔۔

ہنہ اتنے دن بعد آئے ہو اور اتنے روڈ ہو رہے ہو۔۔۔ ٹھیک ہے جاو اور مت آنا واپس میں جا رہی ہوں واپس کراچی۔۔۔

جنت نے بھی غصے سے کہا

کیا۔۔۔کراچی ی ی۔۔افففف اچھا سوری امم دیکھو میری بات سنو آرام سے یہاں بیٹھو۔۔

ضوریز کو اندازہ ہوا کے اصل گھر انکا کراچی میں ہے۔۔ضوریز نے جنت کا ہاتھ پکڑ کر اسے چیئر پر بیٹھایا

دیکھو جنت پہلے ہی بہت نقصان ہو گیا ہے میں جوب کرتا ہوں مجھے وہ کام لازمی کرنے ہیں جو میرے زمے لگائے ہیں تمہیں یہ بات سمجھنی چاہیئے۔۔میں آلریڈی پریشان ہوں اگر تم اسطرح ناراض ہوئی تو میں اور پریشان ہو نگا۔

۔۔

ضوریز نے بہت مشکل سے اپنے لہجے کو نرم کیا

میں ناراض نہیں ہو صہیب۔۔۔بس میرا دل نہیں مان رہا کے تم مجھ سے دور جاو ان چار دنوں میں جو مجھ پر گزری ہے میں بتا نہیں سکتی۔۔۔بس اسی لیئے پریشان ہوں

جنت نے بھی نرمی سے کہا

ہاں میں جانتا ہوں تم پریشان ہو مگر آئی پرومس میں جلدی آجاوں گا۔۔پلیززز try to understand۔۔

ضوریز نے پیار سے سمجھایا

اچھا ٹھیک ہے جاو مگر لنچ سے پہلے آجانا میں ویٹ کر رہی ہوں۔۔

جنت بلا آخر مان گئی

گُڈ گرل۔۔میں لنچ تمہارے ساتھ ہی کرونگا۔۔۔ٹیک کیئر۔۔!

ضوریز نے مسکرا کر کہا اور باہر کی طرف جانے لگا۔۔جنت حیران ہوئی

مجھ سے ملے بغیر چلے جاو گے صہیب مجھے ہگ تک نہیں کیا۔۔۔

جنت نے پیچھے سے آواز دی۔۔ضوریز نے غصے سے اپنی آنکھیں بند کی اور غصہ کنٹرول کیا

میں صرف دروازہ کھولنے جارہا تھا جنت۔۔تم سے مل کر ہی جاوں گا۔۔

ضوریز پلٹ کر جنت کی طرف آیا

بہت ایموشنل ہو تم۔۔۔

ضوریز نے غور سے جنت کو دیکھا جو منہ بنائے کھڑی تھی۔۔۔ضوریز مسکرایا

کیا ہوا ملنا نہیں ہے۔۔اب ایسے کیوں کھڑی ہو؟؟

ضوریز نے ہاتھ آگے کیا

جنت نے ناراض ہو کر منہ دوسری طرف کر لیا۔۔۔ضوریز نے سوچا وہ سوری کرے اور منائے مگر پھر اس نے

سوچا۔۔اچھا ہے ناراض رہے اب اسے وہی آکر منائے گا ہمم یہ ہی ٹھیک ہے۔۔۔

ضوریز نے ایک نظر جنت کو دیکھا اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔۔جنت نے پلٹ کر دیکھا تو وہ حیران رہ گئی

۔۔صہیب کی بے رخی پر اسے جی بھر کر رونا آیا۔

---

تو تم اس کے جُڑواں بھائی ہو۔۔اور بتاو کون کون ہے تمہاری فیملی میں؟؟

ٹائیگر نے صہیب کے بال کو پکڑ کر پوچھا

کک کوئی نہیں ہے۔۔۔تت تم لوگ کون ہو۔۔اور مم میرا بب بھائی کہاں ہے مجھے ملنا ہے اس سے۔۔

صہیب بہت مشکل سے بولا

ہاہاہا تمہارا بھائی۔۔او شہزادے تمہارا بھائی ایک بہت بڑا غنڈا ہے بہت سے لوگوں کا قتل کر چکا ہے اس کے دل میں

تم لوگوں کے لیئے بہت نفرت ہے۔۔۔ خیر پہلے میں تمہیں جان لوں بتاو کہاں سے آئے ہو اور کون ہو ورنہ۔۔۔

ٹائیگر نے چاقو اس کے پیٹ پر رکھ کر پوچھا

مم میں نے کہا نا کوئی نہیں ہے مجھے جان سے بھی مم مار دو گے تب بھی نہیں بتاونگا۔۔

صہیب نے مضبوطی سے کہا

ہمم جان سے تو میں تمہیں مار ہی دونگا۔۔ مگر یہ مت سمجھو کے میں تمہاری فیملی تک نہیں پہنچ سکتا اور بھی بہت سے طریقے ہیں میرے پاس۔۔۔ فل حال تو تمہارا بھائی تمہاری بیوی سے ساتھ مزے کر رہا ہے کل رات وہیں گزاری ہے اس نے تمہارے گھر میں تمہاری بیوی کے ساتھ۔۔۔۔

ٹائیگر کی بات سن کر صہیب نے تڑپ کر دیکھا اور غصے سے اٹھنے کی کوشیش کرنے لگا

بکواس کر رہے ہو تم۔۔ مم میرا بھائی ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔۔۔ تم جھوٹے ہو تت تم نے میرے بھائی سے بھی جھوٹ ہی بولے ہیں جب ہی وہ ہم سے نفرت کرنے لگا ہے۔۔

ہاہاہاہا بیٹھ جاو زیادہ جزباتی مت ہو۔۔۔ تم یقین نہ کرو بیشک مجھے فرق نہیں پڑتا مگر سچ یہ ہی ہے وہ وہاں تمہاری بیوی کا شوہر بن کر گیا ہے۔۔ بچارا تمہارا بھائی بہت معصوم ہے ویسے۔۔۔ میں جو کہتا ہوں نہ چاہتے ہوئے بھی مان لیتا ہے۔۔ اب دیکھنا آہستہ آہستہ میں اسکا کام کیسے ختم کرونگا۔۔

ٹائیگر نے غصے سے اپنی گن نکالی

تم میرے بھائی کو کچھ نہیں کہو گے۔۔۔ تم ایک گھٹیا انسان ہو میرا بھائی تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔۔

صہیب مشکل سے سانس لے کر بولا

ہاہاہاہائے اب میرا ٹائم ہے تمہارے بھائی کا نہیں کب سے انتظار کر رہا تھا اس دن کا جب ضوریز صاحب پاکستان

آئیں اور میں اسے مار دوں۔۔ ہنہ وہ پاکستان آتا ہی نہیں تھا اور وہ مارک جس کے لیئے میں کتوں کی طرح کام کیا ساری زندگی وہ ضوریز کو مجھ سے زیادہ اہمیت دینے لگا ہے جو مقام میں تیس سالوں میں نہیں لے سکا وہ اس نے تین سالوں میں لے لیا۔۔۔ میں نہیں چھوڑوں گا تم لوگوں کو۔۔

ٹائیگر نے اپنی گن لوڈ کی

آہ۔۔ میرے بھائی کو تم نے اغوا کروایا۔۔ اسکی ساری زندگی خراب کر دی۔۔ تم جانور ہو۔۔

صہیب نے غصے سے کہا

ہاں میں ہوں جانور۔۔۔

ٹائیگر نے فائر کیا اور صہیب کے کندھے سے خون نکلنے لگا صہیب اپنا کندھا پکڑ کر درد سے تڑپنے لگا۔۔

ٹائیگر نے اب صہیب کے پیٹ پر فائر کیا

آہہہ۔۔۔ جنت۔۔۔

صہیب درد کی شدت سے کراہ کر رہ گیا

کیا ہوا بہت درد ہو رہا ہے۔۔ تمہارا بھائی بھی اسی طرح قتل کرتا ہے سب کو۔۔ خیر اب اسے بھی نہیں چھوڑوں گا میں۔۔

تکلیف سے صہیب کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔۔

ٹائیگر کا فون بجنے لگا ٹائیگر نے جیب سے فون نکالا تو ضوریز کا تھا اس نے ایک نظر درد سے تڑپتے صہیب پر ڈالی اور باہر نکل کر فون سننے لگا۔۔۔

ٹائیگر میں اب مزید یہ ڈرامہ نہیں کر سکتا میں آرہا ہوں اس لڑکے کے پاس اور میں اسے سمجھا دونگا آپ بتائیں

کہاں ہیں۔۔؟؟

ٹائیگر ضوریز کی بات سن کر گھبرا گیا

تت تم کیوں آرہے ہو اتنی جلدی میں نے کہا تھا دو دن وہیں رہنا پھر۔۔۔

کیوں کیا ہوا ہے آپ اتنا گھبرائے ہوئے کیوں ہیں؟

ضوریز نے ٹائیگر کی بات کاٹی

ارے نن نہیں میں کہاں گھبرا رہا ہوں بس ایکسر سائز کر رہا تھا آمم میں تو اپنے روم میں ہوں۔۔

ٹھیک ہے میں فلیٹ میں جا رہا ہوں اس لڑکے کے پاس آپ بھی وہیں آجائیں۔۔

ٹائیگر نے فون بند کیا اور جلدی سے اندر آکر صہیب کو دیکھا جو ساکت پڑا ہوا تھا۔۔۔

ہمم لگتا ہے مر گیا۔۔ افففف مجھے اب جانا چاہیئے یہاں سے کہیں ضوریز کو پتا نہ لگ جائے۔۔

ٹائیگر نے جلدی سے اپنا سامان سمیٹا اور وہاں سے بھاگ گیا

---

ضوریز نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا تو صہیب کا جسم خون سے بھرا ہوا تھا۔

اوہ گاڈ۔۔۔شٹ۔۔۔ آنکھیں کھولو پلیز

..Look at me hey boy open ur eyes

(میری طرف دیکھو لڑکے اپنی آنکھیں کھولو)

ضوریز پاگلوں کی طرح صہیب کے سر کو اپنی گود میں رکھ کر اس کے چہرے کو تھپتھپانے لگا

صہیب نے بہت مشکل سے آنکھیں کھولیں

آہ ہ زوہیب۔۔۔تت تم مم میرے بھ بھائی ہو وو۔۔۔تت تمہارا سس ساتھی تت تمہیں مم مارنا چاہتا ہے۔۔پپ پلیز چھوڑ دو سب آہ بب بھاگ جاو زوہیب۔۔ آہ۔۔

تم فکر مت کرو تمہیں کچھ نہیں ہو گا پلیز آنکھیں کھولو میرے ساتھ رہو میں تمہیں ہو سپٹل لے کر جاتا ہوں۔۔

ضوریز صہیب کو اُٹھانے کی کوشیش کرنے لگا

نن نہیں مم میرے بھائی۔۔ آہ اب فائدہ نہیں بس مجھ سے وعدہ کرو وو۔۔۔تت تم جن جنت کو خوش رکھو گے۔۔

وہ پپ پاگل جی نہیں سس سکتی میرے بنا۔۔ آہ تم اسے سنبھال لینا۔۔اور ہاں امی ابو دادا دو۔۔ سس سب تم تمہیں بب بہت یاد کرتے ہیں زوہیب ان سب کا خیال رکھنا کاش تت تمہیں بتا سکتا کے۔۔ مم میں نے تم تمہیں کتنا مس کک کیا۔۔ آہ جنت جنت کو کہ کہنا۔۔۔ کہ جنت۔۔۔

صہیب نے آخری سانس میں جنت کہا اور اس کا جسم ڈھیلا ہو کر ضوریز کے بازوں میں گر گیا

ضوریز بے یقینی سے صہیب کو دیکھتا رہا ہاتھ بڑھا کر صہیب کی آنکھیں بند کیں اور پھر اسکا سر اپنے سینے سے لگا لیا

یہ کیا کیا ٹائیگر۔۔۔

I will kill you tigger i will kill you...

ابھی تو میں نے بھائی کا لفظ سنا ہی تھا اور تم نے۔۔۔ آہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔اب تمہیں کوئی نہیں بچا سکے گا۔۔

ضوریز نے صہیب کے ماتھے پر بوسہ دیا اور پھر اسے اُٹھا کر دفنانے کی تیاری کرنے لگا۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ فوراً ٹائیگر کو مار دے مگر فل حال اس نے اپنے غصے پر قابو کیا

---

اچھا کیا مامی آپ لوگ آ گئے صہیب بہت بدل سا گیا ہے صبح سے گھر نہیں آیا میں نے کہا تھا آپکو فون بھی کرے

اس نے فون بھی نہیں کیا اب بھی میرا فون نہیں اُٹھا رہا۔۔پتا نہیں مجھے لگتا ہے جیسے کوئی پریشانی ہے اسے اور وہ ہم سے شئر نہیں کر پا رہا۔۔

جنت نے آنسہ سے ملتے ہوئے کہا۔۔

بس بچے مجھ سے تم لوگ چھپاتے رہے پہلے ہی بتا دیتے میں سب چھوڑ کر آ جاتی۔۔۔صہیب تمہیں پریشان نہیں دیکھ سکتا اس لیئے بتایا نہیں ہو گا مگر کم از کم تم مجھے بتاتی میں اس سے بات کرتی۔۔۔بس کل رات عجیب گھبراہٹ ہو رہی تھی اتنے دن سے صہیب نے بات نہیں کی میں نے بشیر سے کہا ابھی سیٹ کروائیں اور اسلام آباد چلیں شکر سیٹ مل گئی اب بس پریشان مت ہو ہم آ گئے ہیں پوچھتے ہیں صہیب سے کے کیا پریشانی ہے۔۔۔۔

آنسہ نے جنت کو گلے لگا کر تسلی دی

آیئے آپ لوگ بیٹھیں اب پتا نہیں کب آئے گا وہ۔۔کہ رہا تھا لنچ پر آئے گا وعدہ بھی کیا مگر اب تو رات ہو گئی ہے نہ جانے کہاں ہے۔۔نانو کیسی ہیں؟

ہاں نانو ٹھیک ہیں تمہاری۔۔۔انکو تمہاری امی کے ہاں چھوڑا ہے پریشان ہو رہی تھی کہہ رہی تھی میں نے بھی جانا ہے ساتھ بہت مشکل سے سمجھایا اور منایا ہے انہیں۔۔اللہ میرا بچہ ٹھیک ہو عجیب گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔

آنسہ نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا

پریشان مت ہو بیگم۔۔ٹھیک ہو گا ہمارا بچہ بس کوئی اوفس کی پریشانی ہو گی۔۔جاو جنت بیٹا پانی لے کر آو اپنی مامی کے لیئے مجھے پتا تھا تمہاری طبعیت خراب ہو جائے گی جب ہی چھپایا تھا تم سے۔۔۔

جنت فوراً پانی لائی اور آنسہ کو پلا کر انہیں تسلی دینے لگی۔۔۔

بیل بجنے کی آواز آئی تو جنت بھاگ کر دروازہ کھولنے گئی۔۔۔

سامنے ضوریز کھڑا تھا

اوہ شکر آپ آگئے صہیب آپ نے اتنی دیر کر دی شکر آپ ٹھیک ہیں مجھے اتنے عجیب خیالات آرہے تھے۔۔۔

جنت ضوریز کے گلے لگ گئی ضوریز میں ہمت ہی نہیں تھی کے وہ آگے قدم بڑھائے۔۔۔

کیا ہوا صہیب اس طرح کیوں کھڑے ہو جنت اُسے اندر آنے دو بیٹا۔۔

بشیر نے پیچھے سے آواز لگائی جنت فوراً ضوریز سے الگ ہوئی۔۔ ضوریز نے اُٹھ کر بشیر کو دیکھا۔۔۔

ڈر گئے تھے ہم لوگ۔۔ تمہاری ماں کا دل بیٹھے جا رہا تھا اسی لیئے اسے لے کر آنا پڑا ورنہ بیمار ہو جاتی تم بھی تو فون نہیں اٹھا رہے تھے۔۔

بشیر نے ضوریز کو گلے لگایا اور ہاتھ پکڑ کر اندر لے آئے

آنسہ نے کانپتے ہاتھو سے ضوریز کے چہرہ پکڑا

میرا بچہ کیوں تڑپا رہا ہے اپنے ماں باپ کو شکر اللہ کا تم ٹھیک ہو میری جان۔۔

آنسہ نے ضوریز کے بے جان وجود کو گلے لگایا ضوریز حیران پریشان سا کھڑا رہا۔۔ جیسے ہی آنسہ گلے لگیں اسے لگا جیسے پہلی بار اس کے دل کو سکون ملا ہو۔۔۔

ضوریز نے گھبرا کر آنسہ کو خود سے الگ کیا اور گہرے سانس لینے لگا۔۔۔

پپ پانی پینا ہے مجھے۔۔۔

ضوریز نے گہرے سانس لیتے ہوئے جنت سے کہا۔۔ بشیر نے ضوریز کو صوفے پر بیٹھایا جنت نے ضوریز کو پانی پلایا

کیا ہوا صہیب تم ٹھیک تو ہو۔۔۔ چلو ہو سپٹل چلیں تمہاری طبعیت ٹھیک نہیں ہے چلو۔۔

جنت نے ضوریز کا ہاتھ پکڑ کر اٹھانا چاہا

نن نہیں میں ٹھیک ہوں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔بس ویسے ہی تم پریشان مت ہو۔۔۔

ضوریز نے خود کو سنبھالا۔۔

بیٹا بتاو ہمیں۔۔۔کیا پریشانی ہے کوئی اوفس کی طرف سے مسئلہ ہوا ہے آخر ایسی کیا بات ہے جو تم اتنے خاموش اور پریشان ہو۔۔۔

ہاں۔۔وہ کک کچھ بھی تو نہیں ہوا بس وہ ہاں اوفس کا مسئلہ ہے اسکی پریشانی ہے بس اسی لیئے وہاں سارا دن مصروف ہوتا ہوں۔۔

ضوریز نے بات بنائی

دفع کرو اوفس کو بھاڑ میں گیا اوفس بس چھوڑو اگر اتنے مسئلے ہیں کوئی اور نوکری مل جائے گی اپنی حالت دیکھو کیا ہو رہی ہے۔۔

آنسہ نے ایک بار پھر اسکا ماتھا چوما۔۔۔

میرا بچہ چلو آو کمرے میں جا کر تھوڑا آرام کرو۔۔

ہاں صہیب میں نے دلیہ بھی بنایا ہے آپ کے لیئے تھوڑا سا کھالو پھر آرام کر لینا۔۔

جنت نے پیار سے کہا

دلیہ کیوں کیا پیٹ خراب ہے اسکا؟؟

آنسہ نے چونک کر پوچھا

جی مامی پیٹ میں درد تھا انکے اس لیئے دلیہ بنالیا میں نے۔۔

جنت نے آنسہ سے کہا

اوہو تو کو دوائی دیتی۔۔

ضوریز آنسہ کے چہرے کو یک ٹک دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیا یہ میری ماں ہے۔۔ کیا یہ مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں۔۔ نہیں یہ سب مجھ سے نہیں صہیب سے محبت کرتے ہیں مجھ سے محبت کرتے تو اسطرح مجھے خود سے الگ نہ کرتے۔۔۔ ہنہ اگر انہیں پتا لگے میں صہیب نہیں تو شاید مجھے پھر سے کسی کے ہاتھ بیچ دیں۔۔۔

ضوریز دل ہی دل میں سوچنے لگا

بیٹا کیا سوچ رہے ہو چلو شاباش کچھ کھالو ہم اب ہم آ گئے ہیں پریشان مت ہونا۔۔ تمہاری دادو تو بہت غصہ کر رہی تھی کے تمہیں اتنی دور کیوں بھیج دیا بہت مشکل سے سمجھا کر تمہاری پھوپو کے گھر چھوڑ کر ہم یہاں آئے ہیں۔۔

آنسہ نے ضوریز کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اسے کھڑا کیا

ضوریز خاموشی سے اٹھ کر روم میں آ گیا۔۔

تھوڑی دیر میں جنت دلیہ لے کر روم میں آ گئی

لاو میں اپنے ہاتھ سے کھلاتی ہوں آپ کو۔۔۔

نہیں میں خود کھاکوں گا۔۔

ضوریز نے بہت سخت لہجے میں کہا جنت نے اس کی سرخ انگارہ آنکھوں میں دیکھا تو ڈر گئی۔۔ صہیب کی آنکھوں میں تو ہمیشہ پیار اور نرمی رہتی تھی مگر ان آنکھوں میں وحشت تھی قرب تھا۔۔۔ ویران تھیں یہ آنکھیں۔۔

کک کیا ہوا صہیب تم پہلے تو کبھی اتنے پریشان نہیں ہوئے کیا مجھ سے شیئر نہیں کرو گے۔۔۔ پلیز صہیب مجھے خوف آ رہا ہے تم سے۔۔ ایسے کیوں کر رہے ہو تم۔۔۔

جنت کی آنکھوں سے آنسوں گرنے لگے

ضوریز نے سر اٹھا کر جنت کو دیکھا۔۔۔اسے صہیب کے جملے یاد آنے لگے جب وہ مرتے ہوئے بھی جنت کی فکر کر رہا تھا۔۔۔ضوریز نے تڑپ کر آنکھیں بند کیں اور اپنے آپ کو سنبھالا۔۔

جنت۔۔۔کیا تم صرف آج رات مجھے اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔میں تھوڑی دیر تنہا رہنا چاہتا ہوں۔۔صبح سب کچھ بتا دونگا بس تم پریشان مت ہو۔۔مجھے اچھا نہیں لگ رہا تم رو رہی ہو۔۔۔

ضوریز نے جنت کے آنسو صاف کیئے

مجھے پتا ہے آپ مجھے روتا ہوا نہیں دیکھ سکتے اس لیئے بول رہی ہوں جلدی ٹھیک ہو جاو اسطرح روڈ ہو گے تو میں بہت رونگی۔۔

جنت روتے میں مسکرا دی ضوریز نے اسکی مسکراہٹ دیکھی تو ایک پل کو سب کچھ بھول گیا

تم کتنا پیارا مسکراتی ہو۔۔

ضوریز نے بے خودی میں کہا

آپ پہلے بھی بہت بار بتا چکے ہیں اچھا اب دلیہ کھاو نہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔۔

جنت نے چمچ بھر کر ضوریز کی طرف کیا

جنت مم میں خود کھا لونگا پلیز زز۔۔۔

ضوریز نے اس کے ہاتھ سے چمچ لیا اور کھانے لگا جبکے اسکا بلکل دل نہیں تھا وہ کچھ کھائے مگر جنت کی خاطر وہ کھانے لگا تھوڑا سا کھا کر پلیٹ پیچھے کی۔۔

بس مجھے اتنی ہی بھوک ہے پلیز تم بھی کھانا کھا لو۔۔۔

ضوریز نے جنت سے کہا

میں تو مامی اور ماموں کے ساتھ کھاوں گی بس گرم کر رہی ہوں آپ آرام کر لیں میں انہیں بتا دونگی آپکی طبعیت صیح نہیں۔۔ پھر صبح بات کر لینا ان سے ٹھیک ہے اب آرام کرو۔۔

جنت نے پیار سے ضوریز کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور برتن اٹھا کر باہر چلی گئی۔۔

---

ٹائیگر نے اسے کیوں مارا۔۔۔ اگر ٹائیگر نے مارک کو بتا دیا تو۔۔ نہیں مجھے ٹائیگر سے پہلے ہی مارک کو بتا دینا چاہیئے ورنہ وہ مجھے غلط سمجھے گا۔۔

افففف کیوں بار بار صہیب کی شکل میرے سامنے آ رہی ہے۔۔۔ میں تو کبھی اس کے ساتھ رہا ہی نہیں تو مجھے اتنا دکھ کیوں ہو رہا۔۔۔

صہیب نے یہ کیوں کہا کے سب لوگ مجھے یاد کرتے ہیں۔۔ مگر انہوں نے تو صرف صہیب کو یاد کیا ہے صرف اسی کے لیئے محبت ہے۔۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا کس بات پر یقین کروں ٹائیگر کی بات پر۔۔ صہیب کی بات پر یا ان سب پر جنہوں نے ایک بار بھی میرا نہیں پوچھا نہ سب کو صہیب کی فکر افف میرا اس پھٹ جائے گا۔۔۔

ضوریز نے سوچوں سے تنگ آ کر اپنا سر تھاما۔۔۔ اپنی سگریٹ ڈھونڈنے لگا مگر سگریٹ اس کے پاس نہیں تھی گہرے گہرے سانس لے کر خود کو نارمل کیا پھر اپنا فون نکال کر جیک کو کال کی

??Hello jack are you free I wanna talk with you

(ہیلو جیک تم فارغ ہو مجھے تم سے بات کرنی ہے؟؟)

? Yes zoraiz sure are you okay

(ہاں ضوریز کیوں نہیں کیا تم ٹھیک ہو؟)

.. No I am not okay.. Tigger killed that boy

(نہیں میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔ٹائیگر نے اس لڑکے کو مار دیا)

! Oh he is such a creep man

اوہ وہ ایک کمینہ آدمی ہے!

جیک کو بھی افسوس ہوا

Yes he is.. But that boy was innocent he didn't do anything … anyways…I want a favour from you!

(ہاں وہ ہے۔۔مگر وہ لڑکا تو معصوم تھا اس نے کچھ نہیں کیا تھا خیر۔۔۔مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے!)

Yess sure tell me?(ہاں ضرور بتاو مجھے؟)

Plz tell to mark I am not going to betray him I am still working on his mission once I kill 3rd man i will come back.. make him clear I am still with his gang plz don't listen to tigger he is a big liar he deceived me don't trust on him just trust me…. can you do this?

(پلیز مارک کو بتاو میں اسے دھوکا نہیں دینے والا میں ابھی بھی اس کے مشن پر کام کر رہا ہوں ایک بار تیسرے آدمی کو مار دوں میں واپس آجاونگا۔۔اسے سمجھا دو میں ابھی بھی اس گینگ کے ساتھ ہوں۔۔پلیز ٹائیگر کی بات مت سنے وہ بہت بڑا جھوٹا ہے اس نے مجھے دھوکا دیا اس پہ اعتبار نہیں کرے۔۔بس مجھ پر یقین کرے۔۔کیا تم

یہ کر سکتے ہو؟

Don't worry zoraiz mark trusts you.. He knows about his tricks.. But you must know if you deceive mark then he will not let you live... you should be honest to mark otherwise you will be responsible for any loss!

(پریشان مت ہو ضوریز مارک کو یقین ہے تم پر۔۔وہ اسکی چالیں جانتا ہے لیکن تمہیں بھی پتہ ہونا چاہیئے اگر تم نے مارک کو دھوکا دیا تو وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔۔ تمہیں مارک کے ساتھ ایمانداری سے کام کرنا ہو گا ورنہ کسی بھی نقصان کے زمہ دار تم خود ہو گے!)

جیک نے ضوریز کو حقیقت سے آگاہ کیا

Yes I know... amm I will not betray him trust me !

(ہاں میں جانتا ہوں امم میں اسے دھوکہ نہیں دونگا یقین کرو)

take care of ur self & Ok then don't worry zoriaz!

اوکے پھر تم پریشان مت ہو اور اپنا خیال رکھو!)

Okay take care!

(اوکے اپنا خیال رکھنا!)

---

صہیب میرے بچے اُٹھ جاو اب کیسی طبعیت ہے؟

آنسہ نے ضوریز کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا

جی۔۔میں ٹھیک ہوں آپ یہاں۔۔

ضوریز ایک دم گھبرا کر اٹھ گیا

رات کو جنت نے بتایا تھا کے تم بہت پریشان تھے آرام کرنا چاہتے تھے اس لیئے ہم نے تمہیں رات میں تنگ نہیں کیا اب بتاو کیا بات ہے اتنا پریشان کیوں ہو؟؟

آنسہ نے پوچھا

آں۔۔۔ نہیں تو بس اوفس کی طرف سے پریشان ہوں۔۔ آممم وہ کچھ چیکس کا مسئلہ ہو گیا مطلب پیسے کا مسئلہ ہو گیا تھا تو وہ لوگ تنگ کر رہے تھے مگر اب ٹھیک ہے۔۔بس اسی لیئے زیادہ وقت اوفس میں ہی تھا۔۔

ضوریز کو سمجھ نہیں آئی کے وہ بہانا بنائے بس کچھ بھی بول دیا

اوہ اللہ خیر کرے یہ اوفس والے اتنا پریشان کر رہے ہیں تو چھوڑ دو یہ نوکری اللہ اور دے گا۔۔۔میں تو بہت ڈر گئی تھی میں اپنا ایک بچہ کھو چکی ہوں تمہیں کھونے کی ہمت نہیں مجھ میں صہیب۔۔

آنسہ نے ضوریز کے چہرے پر ہاتھ رکھے

ضوریز ایک دم چونکا

ایک ک بچہ آپ نے کیوں کھویا۔۔۔ہنہ آپ کو اسے اپنے پاس رکھنا چاہیئے تھا نا۔۔۔

ضوریز نے دکھ سے کہا

تم جانتے تو ہو صہیب ہم نے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا۔۔پورا پاکستان چھان مارا مگر اللہ جانے کہاں گیا وہ بس اب تو صبر کرنے کے علاوہ اور کیا کر سکتے ہیں۔۔۔

صرف پاکستان میں کیوں ڈھونڈا پوری دنیا میں ڈھونڈنا چاہیئے تھا نہ۔۔۔

ضوریز نے پوچھا

تم تو ایسے بول رہے ہو صہیب جیسے کچھ جانتے ہی نہیں۔۔بیٹا میں آج بھی اپنے رب سے دعائیں مانگتی ہوں کے میرا بچہ میرے پاس آجائے تو اسے میں بتاوں اسکی ماں اسے ایک پل کے لیئے بھی نہیں بھولی۔۔۔

ضوریز کو لگا ہے اگر اس نے ایک لفظ بھی بولا تو اس کے آنسو نکل پڑیں گے۔۔اس نے آنسوں اپنے اندر گرائے

مم ماں۔۔۔ آہ

ضوریز نے روتی ہوئی آنسہ کے ہاتھ تھامے۔۔۔

آنسہ ایک پل کو حیران ہوئیں۔۔

ماں ں۔۔ آ آپ۔۔۔ آپ لوگوں نے مجھے خود سے دور کک کیوں کیا۔۔۔

ضویز بہت مشکل سے بولا اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی رونے لگا

آنسہ ایک دم حیران ہو گیئں وہ آنکھیں پھاڑے روتے ہوئے ضوریز کو دیکھنے لگیں۔

تت تو کک کیا تم صہیب نہیں تم نہیں تت تم میرے بچے تم زوہیب ہو؟۔۔۔

آنسہ نے حیران ہو کر کہا

جی۔۔۔ میں ہی وہ بد نصیب ہوں۔۔۔ آہ میں ہی کیوں۔۔۔ آپکو پتا ہے میں آج تک آپ لوگوں سے نفرت کرتے آیا ہوں۔۔۔ مگر آپ ماں کیا میں آپ کے گلے لگ جاوں؟

ضوریز نے فوراً آنسہ کو اپنے سینے سے لگایا اور آنکھیں بند کیں۔۔ماں کی خشبو اپنے اندر اتارنے لگا۔۔۔اس کا دل پر سکون ہونے لگا آنسہ بھی اس کے گلے گل کر رونے لگیں۔۔

ایک دم آنسہ نے ضوریز کو خود سے الگ کیا

صہیب کہاں ہے؟ اگر تم زوہیب ہو تو میرا وہ بچہ کہاں ہے؟

آنسہ نے چونک کر پوچھا

ضوریز کا دل کیا وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے مگر وہ کچھ کہہ نہیں سکا وہ کیسے بتاتا کے انکو نوازا تو دو بیٹوں سے تھا مگر قسمت نے اُن دونوں کو کبھی ایک نہیں ہونے دیا۔۔

وہ الفاظ ڈھونڈنے لگا کے کیسے وہ اپنی ماں کو آگاہ کر سکے کے آج بھی اسکا ایک بیٹا کھو گیا ہے۔۔!

---

بتاو زوہیب میرا بیٹا کہاں میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔

آنسہ نے اپنے ہاتھ ضوریز کے ہاتھ سے چھوڑوائے

کیا جب میں آپ سے بچھڑا تھا تب بھی آپکا دل گھبرایا تھا۔۔

ضوریز نے حسرت سے پوچھا

ہاں زوہیب تم بچھڑے تھے تو کتنے ہی دن میں تمہیں محسوس کرتی رہی تھی بیٹا۔۔ مگر نہ جانے تم کون سی دنیا میں گم ہو گئے تھے۔۔۔

آنسہ اپنے ماضی میں کھو گئیں

ہم سب بہت خوش تھے زوہیب تین سال بعد اللہ نے خوشی دی ایک ساتھ دو بیٹے مگر پھر نہ جانے ہم سے ایسی کیا غلطی ہو گئی کے اللہ نے اتنی بڑی سزا دی۔۔ کوئی تمہیں ہوسپٹل سے ہی اٹھا کر لے گیا۔۔ کتنا ڈھونڈا ہم سب نے تمہیں مگر رر۔۔۔ نہ جانے وہ لوگ تمہیں کہاں لے گئے تھے تمہیں پتا ہے میرا دل کہتا تھا تم ایک دن ہمیں ضرور ملو گے۔۔۔ سب کہتے تھے کے تم زندہ نہیں ہو گے مار دیا ہو گا کسی نے مگر میرا دل نہیں مانتا تھا۔۔۔!

آنسہ نے پوری کہانی ایسے بتائی جیسے کل کی بات ہو۔۔

ضوریز جو انکی باتیں ایک ٹرانس میں سن رہا تھا

کتنی عجیب بات ہے ماں مجھے لگتا تھا اگر کبھی آپ لوگوں سے ملا تو سب کو جان سے مار دونگا مگر رر اب ایسا لگتا ہے جیسے میں آپ لوگوں کے بنا جی نہیں سکتا ماں۔۔۔ میں بہت تھک گیا ہوں اکیلا رہ کر۔۔۔ مجھے خود میں چُھپا لیں مجھے اس دنیا میں نہیں جانا ماں مجھے بچا لیں۔۔۔

ضوریز کسی بچے کی طرح آنسہ کے لگے لگ کر سسکنے لگا

میرا بچہ میرا شہزادہ اب میں تجھے کہیں نہیں جانے دونگی کسی میں اتنی ہمت نہیں کے ایک ماں سے بچہ چھین سکے بس زوہیب رو مت بیٹا ہم سب ہیں تیرے اپنے تجھے اتنا پیار دینگے کے تم سب بھول جاوگے۔۔۔

آنسہ نے ضوریز کا چہرہ ہاتھوں میں لے کر چوما

ماں۔۔۔ اب آپ لوگ مجھے کبھی خود سے الگ نہیں کریں گے نہ؟

ضوریز نے بہت آس سے پوچھا

نہیں میری جان اب تمہیں کبھی خود سے دور نہیں کرونگی۔۔۔

آنسہ نے ضوریز کو گلے لگایا

صہیب تم سے ملے گا تو دیکھنا خوشی سے پاگل ہو جائے گا ہمیشہ کہتا تھا کے جب بھی مجھے میرا بھائی ملا تو میں اسے کبھی خود سے الگ نہیں کرونگا اسے چھپا کر رکھوں گا۔۔ پاگل بہت یاد کرتا ہے تمہیں۔۔ وہ ہے کہاں۔۔

آنسہ کو صہیب کی یاد آئی تو انہوں نے دوبارا پوچھا

ضوریز نے تڑپ کر آنسہ کے سینے سے سر اٹھایا۔۔۔

صص صہیب۔۔میرا بب بھائی۔۔مم میں اس سے مل چکا ہوں۔۔۔اُس نے اپنا سب کچھ مجھے سونپ دیا ہے ماں وہ ۔۔۔مم میں بہت برا ہوں میں اسے بچا نن نہیں سکا یہ میں نے کیا کر دیا۔۔

ضوریز نے روتے ہوئے کہا۔۔۔آنسہ نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا

کک کیا مطلب زوہیب تم کیا کہنا چاہ رہے ہو بیٹا اب میں تم دونوں کو نہیں کھو سکتی پلیز بتاو صہیب کہاں ہے؟

ماں وہ۔۔مم مجھے جس نے اغواہ کیا تھا اُس نے صہیب کو۔۔میں بچا نہیں سکا اسے۔۔

ضوریز پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔۔۔

آنسہ کو سکتہ ہو گیا

ماں پل پلیز زز مجھے غلط مت سمجھنا مم میں نے کچھ نہیں کیا ماں آپ ٹھیک ہیں پل پلیز زز ابھی کسی کو کچھ مت بتانا ۔۔۔آپ مجھے صہیب سمجھ لیں۔۔۔۔

ضوریز نے آنسہ کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیا

آنسہ نے ایک زوردار تھپڑ ضوریز کو مارا

تم نے مار دیا میرے بچے کو۔۔۔یہ کیا کہہ رہے تم کون ہو تم کیا بن گئے ہو۔۔۔مجھے بتاو زوہیب میرا دل پھٹ رہا ہے۔۔

میں زوہیب نہیں ضوریز ہوں۔۔۔میں آپکو سب کچھ نہیں بتا سکتا بس اتنا جان لیں میں عام لوگوں کی طرح زندگی نہیں گزار سکتا۔۔۔مجھے زوہیب ملا تو میرے بندے نے اسے قید کر لیا مجھے لگا وہ اسے کچھ نہیں کہے گا مگر کل جب میں وہاں گیا تو۔۔۔وہ مر گیا ماں وہ مر گیا۔۔

ضوریز نے روتے ہوئے کہا

کک کیا۔۔ صص صہیب۔۔۔ میرا بچہ۔۔۔ نن نہیں وہ تو ہماری زندگی ہے وہ کیسے مر سکتا تم جھوٹ بول رہے ہو پلیز زکہ دو یہ جھوٹ..

آنسہ کی سانس اکھڑنے لگی۔۔

نہیں ماں یہ سچ ہے پلیز خود کو سنبھالیں میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ اسے بے دردی سے مار دونگا میں بدلہ لو گا اس سے پلیز ماں مجھے سمجھنے کی کوشیش کریں مجھے آپ سب کی بہت ضرورت ہے۔۔

ضوریز نے آنسہ کے ہاتھوں کو دوبارا پکڑنا چاہا

نہیں مجھے ہاتھ مت لگاو تم میری اولاد نہیں ہوسکتے تم۔۔ تمہاری وجہ سے صہیب۔۔ میرا بچہ وہ تمہارا خون تھا ایک بار بھی نہ سوچا تم نے۔۔ میں نے کبھی خدا اسے سطرح تمہیں نہیں مانگا تھا کے وہ ایک چھین لے اور ایک دے دے۔۔ مگر دوبارا اس نے ایسا کیوں کیا ہائے میں نہیں رہ سکتی صہیب کے بغیر تم ظالم ہو تم صہیب کبھی نہیں بن سکتے۔۔۔!

آنسہ اپنا ہوش کھونے لگیں

ضوریز کو آنسہ کے لفظوں نے زخمی کر دیا۔۔۔ وہ سر جھکا کر چپ چاپ آنسو بہانے لگا۔۔۔

کہاں ہے میرا بچہ ظالم انسان تم نے آخری بار دیکھنے بھی نہ دیا۔۔۔ میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرو نگی۔۔ ہاں نہ تم صہیب ہو اور نہ ہی زوہیب۔۔ تم ضوریز صرف ضوریز۔۔

آنسہ نے غصے سے ضوریز کا گریبان پکڑا۔۔

پلیز زماں مم میں بہت مجبور ہوں پلیز زز مجھے معاف کر دیں۔۔!

ضوریز نے اپنے ہاتھ جوڑے۔۔ آنسہ کا سانس روکنے لگا وہ دل پر ہاتھ رکھے گہرے سانس لینے لگیں

ماں کک کیا ہوا آپ کو پلیز۔۔اوہ جنت۔۔۔کوئی ہے ماں سنبھالیں خود کو آئی نیڈ یو۔۔۔!

ضوریز زور زور سے چیخنے لگا۔۔۔

جنت اور بشیر شور سن کر اندر آئے

مامی آنکھیں کھولیں کیا ہوا ہے انہیں صہیب یہ تو تمہارے پاس بلکل ٹھیک آئیں تھیں میں نے سوچا ناشتہ بنالوں جلدی سے مگر کیا ہوا ہے مامی کو تم بتا کیوں نہیں رہے۔۔۔؟

ضوریز گھبرا کر جنت کو دیکھنے لگا

میں ایمبولنس کو فون کرتا ہوں جنت بیٹا تم پانی پلاو جلدی۔۔۔اور صہیب تم اسطرح کیوں بیٹھے ہو۔۔اپنی ماں کو اُٹھا کر باہر لے لاو۔۔

بشیر نے گم سم بیٹھے ضوریز سے کہا

ہمممم

ضوریز چونک کر اٹھا اور آنسہ کے کمزور سے وجود کو اٹھا کر باہر صوفے پر لیٹا دیا۔۔۔اور خود پاس بیٹھ کر انکا ماتھا چوما۔۔

کاش میں نہ ہی آتا آپ لوگوں کی زندگی میں۔۔۔

ضوریز نے خود سے کہا

یہ لو صہیب مامی پر چھینٹے مارو شاید ہوش میں آجائیں۔۔

جنت نے ضوریز کی طرف پانی کا گلاس کیا

تت تم کرلو یہ سب مجھے نہیں آتا۔۔

ضوریز سر جھکا کر سائیڈ پر ہو گیا۔۔جنت حیران ہوئی مگر فل حال زیادہ ضروری آنسہ کی حالت تھی۔۔اس نے چھینٹے مارے مگر آنسہ کو ہوش نہیں آیا۔۔۔

چلو صہیب اپنی امی کو اُٹھاو ایمبولنس آگئی ہے۔۔

بشیر نے ضوریز سے کہا

ضوریز نے آنسہ کو گود میں اُٹھایا اور باہر لے گیا۔۔۔

---

!Hello mark I want to tell you something very urgent

(ہیلو مارک مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے فوراً)

ٹائیگر نے موقع ملتے ہی مارک کو فون کیا

!Yes i am listening

(میں سن رہا ہو)

& Mark your favorite boy Zoraiz deceived us...he killed an innocent boy then he went to his family .. He is also trying to kill me.. Mark i wanna come ...back

(مارک تمہارا پسندیدہ لڑکا ضوریز نے ہمیں دھوکا دیا۔۔اس نے ایک معصوم لڑکے کو مار دیا اور اپنی فیملی کے پاس چلا گیا۔۔وہ مجھے بھی مارنے کی کوشیش کر رہا ہے مارک میں واپس آنا چاہتا ہوں۔۔)

ٹائیگر نے بہت میٹھے لہجے میں کہا

hmm i already know everything tigger... I am not a kid i am your boss... You & remember our eyes are on you & will not return until mission is complete zoraiz.. Okay!

(ہمم میں پہلے سے ہی سب جانتا ہوں ٹائیگر۔۔میں بچہ نہیں ہوں تمہارا باس ہوں۔۔جب تک مشن مکمل نہیں ہو جاتا تم واپس نہیں آو گے اور ہاں یاد رکھنا ہماری نظریں تم پر اور ضوریز پر ہیں)

مارک نے ٹائیگر کی بات سنے بغیر فون رکھ دیا۔۔۔

ہنہ کمینا تیس سال میں نے خدمت کی ہے اور یہ میری بات بھی نہیں سنتا۔۔اب میں ضوریز کو نہیں چھوڑوں گا۔

۔

ٹائیگر نے نفرت سے کہا اور اپنا سامان سمیٹ کر اپنی خفیہ جگہ چلا گیا۔

---

آپ کی پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے!

ایک لیڈی ڈاکٹر نے بشیر کے پاس آکر کہا

شکر اللہ کا۔۔کیا ہوا تھا ڈاکٹر یوں اچانک وہ تو بلکل ٹھیک تھی۔۔۔

بشیر نے پریشانی سے پوچھا

جی لگتا ہے جیسے کوئی بہت بری خبر سنی ہے انہوں نے وہ شاک میں ہیں اب تک۔۔۔ہم نے پوچھنے کی کوشیش کی ہے پر وہ بتا نہیں رہیں کیا پتا آپ سے شیئر کر لیں۔۔انکا خیال رکھیں مزید کوئی ٹینشن نہ ہو!

ڈاکٹر تسلی دے کر چلی گئی

ضوریز اور جنت بھی بشیر کے پاس کھڑے تھے

صہیب بتاوہ تو تم سے باتیں کر رہی تھیں ایسی کیا بات بتائی تم نے کے وہ شاک میں ہیں؟

بشیر نے ضوریز سے پوچھا

میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔مجھے خود نہیں پتا وہ اچانک بے ہوش ہو گئیں۔۔۔

ضوریز نے اپنا ماتھا مسلتے ہوئے کہا

ماموں چھوڑیں نہ اب یہ سب اندر چلیں مامی کے پاس یہ باتیں بعد میں بھی ہو جائیں گیں۔۔

جنت کی بات سن کر تینوں اندر روم میں چلے گئے

مامی اب کیسا فیل کر رہی ہیں آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا!

جنت نے آنسہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا

ہاں بیگم میں تو تمہیں جوان سمجھتا تھا اور تم تو بیمار ہو گئی۔۔۔

بشیر نے ہنستے ہوئے کہا

جنت بھی ہنسنے لگی

کوئی نہیں مامی ابھی بھی جوان ہیں کہیں سے میری ساس نہیں لگتی دیکھیں بلکل بڑی بہن لگ رہی ہیں۔۔۔کیوں صہیب؟

جنت نے ضوریز کو پکارا مگر وہ متوجہ نہیں ہوا

صہیب۔۔میں آپ سے بات کر رہی ہوں کہاں کھوئے ہوئے ہیں؟

جنت نے تھوڑی اونچی آواز میں کہا

آں ہاں کک کیا کہ رہی تھی تم!

ضوریز نے چونک کر کہا

میں کہ رہی تھی کے مامی میری بڑی بہن لگتی ہیں نہ؟

جنت نے دوبارا پوچھا

ہمم صیح کہ رہی ہو۔۔۔!

ضوریز نے ہاں میں ہاں ملائی

آنسہ نے زخمی نظر ضوریز پر ڈالی اور منہ موڑ لیا

ماں آپ ٹھیک ہو جائیں سب پریشان ہیں آپ کے لیئے۔۔۔

ضوریز ہمت کر کے آنسہ کے پاس آیا

یہ تم کب سے مامی کو امی کے بجائے ماں بولنے لگے؟

جنت نے ضوریز کے پاس آکر آہستہ سے پوچھا

ضوریز نے ایک نظر جنت کو دیکھا اور کوئی جواب نہیں دیا۔۔

مجھے صہیب سے بات کرنی ہے اکیلے میں پلیز بشیر آپ لوگ جائیں۔۔

آنسہ نے مشکل سے کہا

بشیر نے حیرت سے آنسہ کو دیکھا اور جنت کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا دونوں روم سے باہر چلے گئے۔۔

ضوریز تم یہاں سے کب جاوگے؟

آنسہ نے سخت لہجے میں پوچھا

مم ماں آپ ایسا کیوں کہ رہی ہیں آپ تو میرے ملنے کی دعا کرتی تھیں۔۔

ضوریز نے حیران ہو کر کہا

مگر میں نے کبھی اسطرح ملنے کی دعا نہیں کی تھی کے میرا ایک بچہ جائے اور دوسرا آجائے۔۔اور تم کبھی صہیب نہیں بن سکتے اس جیسا کوئی نہیں وہ تو بہت محبت کرنے والا تھا اور تم نے اسے مار دیا۔۔!

آنسہ نے روتے ہوئے کہا

میں کیا کرتا ماں۔۔میرے پاس آپ نہیں تھیں جو مجھے پیار کرنا سکھاتی میں تو بچپن سے ہی درندوں میں رہا ہوں میں کہاں سے سیکھتا یہ سب مجھے معاف کر دیں اس میں میرا قصور نہیں ہے مگر میں پھر بھی آپ کے پاوں پڑتا ہوں۔۔۔پلیز زز۔۔۔جنت سے کچھ نہیں کہیئے گا وہ بہت معصوم ہے وہ مر جائے گی یہ سن کر۔۔۔

ضوریز نے جھک کر آنسہ کے پاوں پکڑے

کبھی نہ کبھی تو اس بدنصیب کو پتا لگے گا ہی کیسے معاف کروں میں ضوریز میرے دل کا ٹکڑا کاٹ دیا ہے تم نے۔۔ ماں اگر ایک ٹکڑا کاٹا ہے تو دوسرا بھی تو آپ کے پاس آگیا ہے نہ۔۔۔پلیز ماں ابھی کسی سے کچھ مت کہیں آہستہ آہستہ میں خود اسے اس حقیقت کا بتا دونگا یوں اچانک پتہ لگا تو۔۔۔

ضوریز خاموش ہوا

تمہیں اسکی اتنی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے جنت اب عدت میں ہے تمہیں اس سے دور رہنا ہو گا سمجھے۔۔

عدت مطلب۔۔۔؟؟اور اگر میں دور رہا تو اسے شک ہو گا۔

تو تمہیں عدت کا بھی نہیں پتا۔۔۔تمہیں اب چار ماہ دس دن اسکے پاس نہیں جانا اسے دیکھنا بھی مت۔۔میں اسے کوئی بہانہ بنا کر کراچی لے جاونگی!

کراچی۔۔۔اچھا ٹھیک ہے مگر جو بھی ہو پلیز اسے بتایئے گا نہیں۔۔۔آپ فکر نہ کریں میں اسے خود سے دور رکھوں گا بس آپ ٹھیک ہو جائیں جلدی سے۔۔میں آپکو اسطرح نہیں دیکھ سکتا۔۔

ضوریز نے بے بسی سے کہا

کاش ضوریز تم مجھے اسطرح نہ ملے ہوتے۔۔خیر تم سے بھی کیا گلا کروں شاید میری قسمت میں ہی یہ لکھا ہے۔۔

آنسہ نے روتے ہوئے کہا

ایکسکیوزمی سر۔۔۔ڈاکٹر آئی ہیں چیک اپ کے لیئے۔۔۔

ایک نرس نے اندر آکر کر کہا

یس شور۔۔ماں اپنا خیال رکھیں میں بے شک صہیب جیسا نہیں مگر آپکا بیٹا ضرور ہوں۔۔۔گڈ بائے۔۔!

ضوریز نے جھک کر آنسہ کے کان میں کہا اور سر پر بوسہ لے کر چلا گیا

---

میں گھر جارہا ہوں سر میں بہت درد ہے میرے۔۔۔

ضوریز نے اپنا سر دبا کر کہا

اوہ کیا ہوا زیادہ درد ہے تو دوائی لے لو یہاں سے۔۔

جنت نے پریشانی سے پوچھا

نہیں اتنا زیادہ نہیں ہے بس نیند پوری نہیں ہوئی شاید اس لیئے۔۔۔آپ لوگوں کو کچھ چاہیئے تو بتادیں میں لا دونگا۔۔۔

ارے نہیں بیٹا میں ہوں یہاں کچھ ضرورت پڑی تو میں خود لے لونگا جنت ایسا کرو تم بھی صہیب کے ساتھ چلی

جاو۔۔اس نے ناشتہ بھی نہیں کیا۔۔

بشیر نے جنت کو دیکھ کر کہا

جی ماموں میں بھی یہ ہی سوچ رہی تھی پھر میں مامی کے لیئے کچھ بنا کر بھی لے آو نگی۔۔ آپ بس مامی کا خیال رکھیئے گا۔۔۔!

جنت نے جواب دیا

نن نہیں تم یہں رہو میں ٹھیک ہوں تم ماں کے پاس رہو انکا خیال رکھو۔۔

نہیں بیٹا تمہاری امی کے پاس میں ہوں تم لوگ جاو شاباش۔۔ ویسے بھی یہاں زیادہ لوگ نہیں رک سکتے تم دونوں تھوڑا ریسٹ کر کے آجانا۔۔۔

بشیر نے زبردستی جنت کو ضوریز کے ساتھ بھیج دیا

---

جنت نے ضوریز کے سامنے ناشتہ رکھا

صبح میں ناشتہ ہی بنا رہی تھی کے اچانک مامی بیمار ہو گئیں کیا ہوا تھا صہیب آپ بتا کیوں نہیں رہے۔۔

جنت نے ناشتہ کرتے ہوئے پوچھا

کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔۔بس جنت مجھے بھوک نہیں ہے مجھے سونا ہے پلیز مجھے ڈسٹرب مت کرنا۔۔۔

ضوریز اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا

اس طرح کیوں بات کر رہے ہو مجھ سے صہیب ایسا کیوں لگ رہا ہے مجھے کے آپ مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو ادھر دیکھو میری طرف۔۔۔

جنت نے ضوریز کا چہرہ پکڑ کر اپنی طرف کیا

کیا مسئلہ ہے جنت تم ایک بات کے اتنا پیچھے کیوں پڑ جاتی ہو ایک بار میں بات تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی۔۔

ضوریز نے غصے سے جنت کو جنجھوڑ کر کہا

صص صہیب آپ اسطرح۔۔۔مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے آپ نے تو کبھی مجھ سے اسطرح بات نہیں کی۔۔ آپ اتنے اجنبی کیوں لگ رہے ہیں مجھے۔۔۔

جنت نے ڈر کر ایک قدم پیچھے کیا

ضوریز نے گہرا سانس لے کر خود کو سنبھالا

دیکھو جنت میں تمہارا صہیب ہی ہوں۔۔مجھے اجنبی مت سمجھو بس میں زرا پریشان ہوں وقت آنے پر سب بتا دونگا پلیز سمجھنے کی کوشیش کرو۔۔

ضوریز نے مشکل سے اپنے لہجے کو نرم کیا

اچھا کیسے یقین کروں میں۔۔۔امم یہ بتاو میں آپکو کس رنگ میں سب سے اچھی لگتی ہوں۔۔۔

جنت نے معصومیت سے پوچھا

لال رنگ میں۔۔ریڈ کلر کی ساڑھی اور ریڈ لپ سٹک میں تم بہت اچھی لگتی ہو۔۔۔

ضوریز کو یاد آیا کے ایک بار اس نے صہیب کو جنت سے بات کرتے سنا تھا

اوہ شکر آپ کو یہ تو یاد ہے ورنہ میں سمجھی سب بھول رہے ہیں آپ۔۔۔اب یقین آگیا مجھے۔۔اچھا روکیں میں لپ سٹک لگا کر آتی ہوں۔۔

جنت فوراً بھل گئی

نن نہیں مت لگاو کچھ۔۔۔بنالپ سٹک کے ہی تمہارے ہونٹ مجھے الجھا دیتے ہیں۔۔۔۔

ضوریز نے جنت کے ہونٹوں کو دیکھا اور پھر نظر پھیر لی۔۔

یہ کیا بات ہوئی پہلے تو کبھی آپ نے مجھے منع نہیں کیا آج کیوں۔۔۔

جنت نے منہ بنایا

سمجھنے کی کوشیش کرو جنت اگر تم اسطرح تیار ہو گی تو میں اپنی نیند کیسے پوری کرونگا پلیز میرے سر میں درد ہے اگر میں نہ سویا تو اور زیادہ درد ہو گا۔۔۔

ضوریز نے جنت کو پیار سے بہلایا

اوہ اچھا ٹھیک ہے آپ سو جائیں جب تک میں مامی کے لیئے کچھ بنا لیتی ہوں۔۔۔

تھینک یو جنت تم واقعی ایک بہت معصوم اور پیاری لڑکی ہو۔۔میں نے آج تک تم جیسی لڑکی نہیں دیکھی۔۔

ضوریز نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا

ہمم مجھے پتا ہے میں بہت پیاری بہت اچھی اور معصوم ہوں جب ہی تو آپ میرے دیوانے ہیں۔۔

جنت نے ضوریز کا ہاتھ پکڑا

دیوانہ۔۔۔ہاں مجھے بھی یہ لگتا ہے تم مجھے اپنا دیوانہ بنالو گی۔۔۔

ضوریز نے خود سے کہا

کیا کہہ رہے ہو اونچا بولو نہ۔۔۔

جنت ضوریز کے تھوڑا قریب آئی

کچھ نہیں پلیز ز۔۔جنت اب مجھے سونے دو۔۔لیٹ می گو پلیز۔۔

ضوریز نے ہوش میں آکر اپنا بازو جنت کے ہاتھ سے چھوڑوایا اور تیزی سے روم میں چلا گیا۔۔

---

جنت کہاں ہے شبیر۔۔

آنسہ نے شبیر کو دیکھا

اُسے میں نے صہیب کے ساتھ گھر بھیج دیا ہے۔۔

شبیر نے آنسہ کے پاس بیٹھ کر کہا

اوہ مگر کیوں۔۔۔ تم چلے جاتے جنت کے ساتھ اسے کیوں بھیجا۔۔۔

آنسہ نے پریشانی سے کہا

کیا ہو گیا بیگم۔۔۔ پریشان نہ ہو ابھی آجائیں گے دونوں۔۔۔ دو دن سے ایک دوسرے سے ملے بھی نہیں اور صہیب کے سر میں درد بھی تھا میں نے سوچا دونوں تھوڑا ریسٹ کر لیں گے۔۔ میں ہوں نہ تمہارے پاس۔۔۔

بشیر نے آنسہ کا ہاتھ پکڑ کر تسلی دی

یہ بات نہیں ہے بشیر آپ سمجھ نہیں رہے جنت کا اس کے ساتھ اکیلے جانا ٹھیک نہیں اگر ان دونوں کے درمیان کچھ غلط ہو گیا تو۔۔۔

آنسہ نے یہ سوچتے ہی آنکھیں بند کیں

کیا مطلب غلط ہو گیا۔۔۔ جنت صہیب کے ساتھ ہے اور صہیب خود سے زیادہ جنت کو چاہتا ہے تم کیوں پریشان ہو رہی ہو ڈاکٹر نے منع کیا ہے تم ریلکس رہو۔۔

جبت صہیب کے ساتھ نہیں ہے بشیر میں تمہیں کیسے سمجھاوں وہ ہمارا صہیب نہیں ہے وہ ضوریز ہے۔۔۔ جسے ہم

نے پیدا ہوتے ہی کھو دیا تھا۔۔۔

بشیر ایک پل کے لیئے حیران ہوا

کک کیا مطلب کک کون ضوریز۔۔تت تم کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔وہ صہیب ہی ہے اسکی شکل

ہاں اسکی شکل صہیب جیسی ہے کیونکے ہمارے دو جُڑواں بچے تھے مگر یہ صہیب نہیں ضوریز ہے جسکا نام ہم نے

زوہیب رکھنا تھا مگر اب وہ ضوریز بن کر ہماری زندگی میں آگیا ہے۔۔۔

آنسہ نے بشیر کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا

کک کیا ہمارا زوہیب۔۔۔وہ زوہیب ہے۔۔۔اوہ میں بھی کہوں صہیب تو ایسا نہیں وہ تو اتنی باتیں کرتا ہے مجھ سے

مگر اوہ خدایا ہمارا زوہیب ہمیں مل گیا۔۔۔

بشیر کو سمجھ نہیں آتی وہ خوشی کا اظہار کیسے کرے

ہمارا زوہیب نہیں ہے اب وہ ضوریز ہے۔۔۔اور ہمارا صہیب۔۔۔ہمارا صہیب ضوریز کے لیئے قربان ہو گیا۔۔۔

چلا گیا ہمیں چھوڑ کر۔۔

آنسہ ایک بار پھر شدت سے رونے لگی

کک کیا کہ رہی ہو۔۔۔آنسہ کہاں ہیں صہیب۔۔۔تمہارا مطلب ہے کے۔۔۔۔نن نہیں تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی

ہے ہمارا صہیب ہمیں چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا۔۔۔

بشیر ایک دم کھڑا ہو گیا

یہ سچ ہے بشیر۔۔۔صہیب اب اس دنیا میں نہیں ہے۔۔

بشیر کو لگا اس کے سر پر کسی نے بم پھوڑ دیا ہو

کک کیا صہیب۔۔۔ ہمارا صہیب چلا گیا ایسے کیسے۔۔۔ یہ کیسی آزمائش دی ہے اللہ نے ہمیں اپنی اولاد کی۔۔ مجھے بتاو آنسہ کیا ہوا تھا یہ ضوریز کون ہے صہیب کو کیا ہوا تھا۔۔

بشیر نے بیٹھتے ہوئے کہا

آنسہ آہستہ آہستہ بشیر کو ضوریز کی بتائی ہوئی تمام باتیں بتانے لگیں۔۔

یا اللہ یہ کیسا امتحان ہے۔۔۔ ایک بار ہم نے ایک بیٹے کو کھویا صبر کیا مگر اب دوبارا۔۔۔ اس سے اچھا ایک ہی دے دیتا اسطرح کی ازیت نہ دیتا بار بار۔۔۔

بشیر اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے رونے لگا

بس بشیر یہ بھی اللہ کا کوئی امتحان ہو گا اس کی مرضی کے آگے ہم کیا کر سکتے ہیں۔۔۔ مگر اب مجھے جنت کی فکر ہے وہ ضوریز کو ہی صہیب سمجھ رہی ہے اسے ضوریز سے دور رکھنا ہو گا۔۔۔ بے شک ضوریز ہمارا خون ہے مگر اس کی تربیت کسی اور ہاتھوں نے کی ہے۔۔۔ وہ صہیب سے بہت مختلف ہے۔۔۔ سچ کہوں تو مجھے ڈر لگنے لگا ہے ضوریز سے وہ بہت پُر اسرار سا ہے پلیز تم جاو جنت کے پاس کہیں وہ جنت کو۔۔۔

آنسہ نے بشیر کے ہاتھ تھامے

نہیں آنسہ بے شک اسکی تربیت ہم نے نہیں کی اس میں اس کا قصور نہیں وہ تو معصوم بچہ تھا مگر خون تو ہمارا ہی ہے ۔۔۔ ہم اب اس منہ نہیں موڑ سکتے ہمیں ضوریز کو اپنانا ہو گا۔۔ بے شک وہ صہیب جیسا نہیں مگر ہے تو ہماری اولاد میں اب دوبارہ اسے خود سے الگ نہیں کر سکتا۔۔ میں نے اس کی آنکھوں میں ویرانی دیکھی ہے۔۔ بہت ترسا ہوا ہے وہ رشتوں کو اسے ہم اتنی محبت دینگے کے وہ ہمارا صہیب بن جائے گا۔۔۔

بشیر نے آنسہ کو گلے لگا کر تسلی دی۔۔۔

ہمیں اللہ کا شکر کرنا چاہیئے اللہ نے ایک اولاد واپس لی ہے تو دوسرے سے نواز دیا ورنہ ہم کیا کر لیتے اگر دونوں ہی ہم سے بچھڑ جاتے۔۔ ہمیں شکوہ نہیں شکر کرنا ہے آنسہ۔۔

بشیر نے آنسہ کو سمجھایا

آپ ٹھیک کہتے ہیں بشیر مگر میں کیا کروں صہیب میرا پیارا بچہ مجھ سے بچھڑ گیا ضوریز اسکی کمی کبھی پوری نہیں کر سکتا۔۔۔

آنسہ نے روتے ہوئے کہا

بیشک ہر کسی کی اپنی جگہ ہے۔۔۔ تم خود کو سنبھالو ابھی ہمیں جنت کو بھی سنبھالنا ہے اس معصوم کو پتا لگا تو وہ مر جائے گی۔۔۔ اسکی تو دنیا ہی صہیب سے شروع ہوتی ہے۔۔۔

بشیر کو جنت کی فکر ہوئی۔۔

ہاں مجھے بھی اب اسی کی فکر ہے تم فون کرو اسے اور ضوریز کو میرے پاس بھیج دو اور خود اس کے پاس جاو وہ عدت میں ہے ہمیں اسے ضوریز سے دور رکھنا ہے۔۔

آنسہ نے اپنے آنسو صاف کیئے

ہاں اسے ضوریز سے دور رکھنا ہو گا مگر یوں اچانک ہم جنت کو صہیب کا نہیں بتا سکتے۔۔۔ کچھ سوچنا پڑے گا۔۔

بشیر نے سوچتے ہوئے کہا

ہاں میں نے سوچا ہے ہم کرچی چلے جائیں گے میں جنت کو سمجھا دونگی وہ بچاری تو معصوم ہے جیسا میں کہونگی وہ مان لے گی۔۔۔

ہاں اور جب تک اسکی عدت ختم ہو جائے تب تک ہم ضوریز کو بھی سمجھ لیں گے۔۔۔ پھر ہو سکتا ہے ضوریز جنت کو

سنبھال لے۔۔

بشیر نے سوچتے ہوئے کہا

ابھی سے ایسا کچھ مت سوچو بشیر۔۔ضوریز پتا نہیں کن لوگوں کے ساتھ کام کرتا ہے اب وہ پاکستان میں نہیں رہتا۔۔میں جنت کو کسی خطرے میں نہیں ڈالوں گی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔

آنسہ نے بشیر کی بات سے اختلاف کیا

اچھا ٹھیک ہے یہ سب بعد کی باتیں ہیں فل حال میں جنت کو فون کر لوں تم بس اپنا خیال رکھو۔۔

بشیر نے آنسہ کے آنسو صاف کیئے۔۔

---

ضوریز کب سے جنت کو کام کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔

جنت جلدی جلدی روٹیاں بنانے میں مصروف تھی۔۔۔

وہاں بیٹھ کر مجھے دیکھنے کے بجائے میری ہیلپ کروا دیں تو مہربانی ہو گی۔۔۔۔

جنت نے ضوریز کی نظروں کو محسوس کیا

آں ہاں کروا دیتا ہوں ہیلپ کیا ہیلپ چاہیئے؟

ضوریز اُٹھ کر جنت کے پاس آیا

یہ دالیہ اس برتن سے نکال کر اس ڈبے میں ڈالیں اور یہ روٹیاں وہ جو سامنے رومال پڑا ہے اس میں لپیٹ دیں اور ہاں یہ سالن بھی اس ٹفن میں ڈال دیں۔۔

جنت نے جلدی جلدی ہاتھ کے اشاروں سے سب کام بتائے۔۔۔

کک کیا یہ سب۔۔ یہ تو بہت مشکل کام ہیں مجھ سے گر جائے گا یہ سب۔۔

ضوریز نے سر کُجھایا۔۔ اس نے تو کبھی اپنی پلیٹ میں کھنا نہیں نکالا تھا وہ یہ سب کیسے کرتا۔۔

کیا ہو گیا کوئی قتل کرنے کو تھوڑی کہا ہے جو آپ کو اتنا مشکل لگ رہا ہے۔۔۔

جنت نے مسکرا کر کہا

ہاں وہ کہ دو وہ زیادہ آسان ہے میرے لیئے۔۔

ضوریز نے بھی مسکرا کر جواب دیا

اچھا رہنے دیں ایک چونٹی ماری نہیں جاتی اور قتل کرو گے۔۔۔ خیر جلدی کریں نہ مامی انتظار کر رہی ہو نگی۔۔

تمہیں ابھی میری حقیقت پتا ہی نہیں۔۔۔ جس دن پتا لگی تو نہ جانے تم کیا کرو گی۔۔۔ ضوریز نے جنت کو دیکھتے ہوئے دل میں سوچا۔۔۔

جنت بار بار اپنے بازو سے اپنے منہ پر آئے بالوں کو پیچھے کر رہی تھی اسکے دونوں ہاتھ آٹے سے بھرے ہوئے تھے۔۔۔

ضوریز نے جنت کی اس ادا کو دیکھا تو اسکا دل کیا وہ جنت کے بال سمیٹ دے

لاو میں سمیٹ دوں تمارے بال۔۔

ضوریز نے جنت کا رخ اپنی طرف کیا اور ایک ایک کر کے جنت کے منہ پر آئے بالوں کو سمیٹنے لگا۔۔۔۔

سمجھ نہیں آتا تمہارے بال زیادہ حسین ہیں یا آنکھیں یا پھر۔۔۔

ضوریز نے جنت کے ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے جملہ ادھورا چھوڑ دیا

یا پھر کیا۔۔۔؟

جنت نے آنکھیں اٹھا کر پوچھا

یا پھر تمہارے ہونٹ۔۔۔

ضوریز کی نظر جنت کے ہونٹوں پر ٹھہر گئی

مگر تم تو کہتے تھے میں پوری کی پوری بہت حسین ہوں۔۔۔

جنت نے شرما کر کہا

ہاں۔۔۔ تم بہت حسین ہو جب ہی تو نہ چاہتے ہوئے بھی میں اتنا سوچنے لگا ہوں تمہیں۔۔۔ اولجھا دیا ہے تم نے مجھے۔۔۔۔ بہکنے لگا ہوں میں۔۔۔

ضوریز بے خود سا ہو کر جنت کے بہت قریب آ گیا۔۔

آج تو بہت رومینٹک ہو رہے ہیں ورنہ تو پاس نہیں آ رہے تھے۔۔

جنت نے شرما کر نظریں جھکائیں۔۔

ضوریز نے جنت کا چہرا اوپر کیا۔۔ اس سے پہلے کے وہ کوئی گستاخی کرتا جنت کا فون بجنے لگا۔۔۔ ضوریز ایک دم ہوش میں آیا اور چند قدم دور ہو گیا۔۔

ماموں کا ہو گا میں فون سن کر آئی۔۔ جنت ہاتھ صاف کر کے اپنا فون سننے لگی

یہ میں کیا کر رہا تھا کیوں میں اتنا بے بس ہو رہا ہوں ایسا تو نہیں تھا میں۔۔۔۔ مجھے خود پر اختیار کیوں نہیں رہا۔۔۔ افففف یہ کیا کرنے لگا تھا میں۔۔ ماں نے مجھے اس سے دور رہنے کو کہا ہے اور میں۔۔۔ نہیں اب میں اُس کے پاس نہیں جاونگا۔۔۔ یہ بہت معصوم ہے کہیں کچھ غلط ہو گیا تو میں خود کو معاف نہیں کر سکوں گا۔۔

ضوریز دل میں سوچنے لگا

ماموں کا فون تھا کہہ رہے تھے کے آپکو ہوسپٹل بھیج دوں اور پھر وہ گھر آجائیں گے۔۔۔

جنت نے بتایا

ہمم ٹھیک ہے مجھے سامان دے دو میں چلا جاتا ہوں۔۔

ضوریز نے جنت کو دیکھے بغیر جواب دیا

ہاں مگر مجھے بھی آپ کے ساتھ جانا تھا اتنا دل کر رہا ہے مامی سے ملنے کا۔۔۔

جنت نے اداسی سے کہا

کوئی بات نہیں ماں جلدی ٹھیک ہو کر آجائیں گی پھر مل لینا۔۔۔

ہمم ان شاءاللہ۔۔۔اچھا میں سامان پیک کر دیتی ہوں آپ ریڈی ہو جائیں۔۔

جنت دوبارا اپنے کام میں مصورف ہو گئی۔۔ضوریز خاموشی سے روم میں چلا گیا۔۔۔جنت نے سب کچھ پیک کیا اور ضوریز کو بلانے کے لیئے روم آئی

ارے اسطرح کیوں بیٹھے ہیں چلیں سب سامان پیک کر دیا ہے میں نے۔۔۔

جنت ضوریز کے ساتھ بیٹھ گئی

ہمم ٹھیک ہے دے دو سامان۔۔

ضوریز جنت کو دیکھے بغیر اٹھ کر کھڑا ہو گیا

کیا ہوا پریشان کیوں ہیں۔۔۔مجھ سے نظریں کیوں نہیں ملا رہے کوئی بات بری لگی ہے؟

جنت نے ضوریز کا ہاتھ پکڑا

پلیز جنت دیر ہو رہی ہے میرا ہاتھ چھوڑو اور سامان دو۔۔۔

ضوریز نے ہاتھ چھوڑوایا

مجھے سمجھ نہیں آتی آپکی۔۔۔ کبھی اتنے پاس آجاتے ہیں اور پھر ایک دم اجنبی بن جاتے ہیں کیا ہو گیا ہے آپکو صہیب؟

جنت کو ضوریز کا یوں ہاتھ چھوڑوانا اچھا نہیں لگا اسکی آنکھیں بھیگنے لگیں

ایسی بات نہیں ہے جنت۔۔اب تم سے دور جانا میرے لیئے آسان نہیں تم پریشان مت ہو میں تو بس اس لیئے کہ رہا تھا ماں انتظار کر رہی ہو نگی اور تم اپنی جلدی رونے کیوں لگتی ہو مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔

ضوریز نے نرمی سے کہا

جنت ضوریز کی بات سن کر مسکرا دی

جنت میں نے اتنا خوبصورت منظر آج تک نہیں دیکھا۔۔کوئی بھیگی آنکھوں سے مسکراتا اتنا حسین بھی لگتا ہے تمہیں دیکھ کر اندازہ ہوا ہے۔۔۔

ضوریز پھر سے جنت کے حسن میں کھونے لگا

ویسے کہاں سے سیکھ کر آئے ہیں یہ رومینٹک باتیں پہلے تو اسطرح تعریف نہیں کی۔۔۔

جنت ایسی ہی تھی فوراً بہل جاتی تھی صہیب کی باتوں میں

بس جب جب تمہیں دیکھتا ہوں تو دل میں خود بخود آجاتیں ہیں یہ باتیں۔۔اوہ تم پھر سے مجھے خود سے بیگانا کر رہی ہو پلیززز دیر ہو رہی ہے سامان دے دو ماں انتظار کر رہی ہو نگی۔۔

ضوریز نے اپنا سر جھٹک کر خود کو جنت کے حصار سے نکالا اور روم سے باہر چلا گیا۔

---

ضوریز ہوسپٹل پہنچ کر آنسہ کے روم میں آیا۔۔

یہ جنت نے چیزوں بھجوائیں ہیں۔۔وہ آپکے لیئے کافی پریشان ہے۔۔

ضوریز نے سامان ٹیبل پر رکھا اور آنسہ کے پاس آگیا۔۔۔

اپنے باپ سے نہیں ملو گے ضوریز۔۔

بشیر کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔۔

ضوریز نے بشیر کو دیکھا۔۔۔

آآآپ۔۔۔ آپ کو پتا لگ گیا میں۔۔۔

ضوریز کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بشیر نے ضوریز کو گلے لگایا۔۔

ہاں باپ ہوں تمہارا کتنا یاد کیا تمہیں۔۔۔

بشیر نے روتے ہوئے کہا

ضوریز نے بھی اپنے ہاتھ بشیر کے ارد گرد لپیٹے۔۔۔

بابا۔۔۔ مم میں آپ لوگوں کے پیار کا حقدار نہیں ہوں شاید۔۔۔

ضوریز نے گہرا سانس لے کر بشیر کو خود سے الگ کیا

نہیں ضوریز پیار تو ہم تم سے اس وقت سے کرتے ہیں جب تم اس دنیا میں آئے تھے بیٹا بس اب کہیں مت جانا ہمیں چھوڑ کر۔۔۔

بشیر نے روتے ہوئے کہا

ضوریز کی بھی آنکھیں بھیگنے لگیں اس نے دوبارا بشیر کو گلے لگا لیا

بابا مم مجھے معاف کر دیں۔۔مجھے معاف کر دیں پلیز ز۔۔۔

نہیں بیٹا تمہارا کیا قصور یہ تو سب اوپر والے کی مرضی ہے۔۔

بشیر نے تسلی دی

مگر ماں مجھ سے ناراض ہیں شاید اب وہ مجھ سے پیار نہیں کرتیں۔۔

ضوریز نے آنسہ کو دیکھا جو خاموشی سے آنسو بہا رہی تھیں۔۔

کاش ماں کا دل اتنا سخت ہوتا کے وہ اپنی اولاد سے نفرت کر سکتی میں چاہ کے بھی یہ نہیں کر سکتی ضوریز یہاں آو میرے پاس۔۔۔

آنسہ نے اپنے ہاتھ پھلائے اور ضوریز تیزی سے انکے بازوں میں سما گیا

ماں مم میں چاہ کر بھی آپ لوگوں سے نفرت نہیں کر سکا۔۔۔بہت تنہا رہا ہوں میں۔۔بہت ترسا ہوا ہوں میں اس محبت کے لیئے مجھے خود سے الگ مت کریئے گا۔۔۔

اب ایسا نہیں ہو گا بیٹا اب یہ غلطی ہم دوبارہ نہیں کریں گے۔۔۔

بشیر بھی انکے پاس آکر ان دونوں سے لپٹ گیا اور تینوں ایک دوسرے کے آنسو صاف کرنے لگے۔۔۔

میں آپکو ماں بولا کروں یا امی؟

ضوریز نے آنسہ کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا

تمہارا جو دل کرے ہمیں وہ بول کر بلاو۔۔اور تمہارا ماں کہنا مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔۔۔

آنسہ نے ضوریز کے بالوں پر ہاتھ پھیرا

تھینک یو ماں۔۔مجھے بھی ماں کہنا اور بابا کہنا بہت اچھا لگ رہا ہے۔۔مجھے ایسا لگ رہا ہے میں کبھی آپ لوگوں سے

بچھڑا ہی نہیں۔۔۔

ضوریز نے آنسہ کے ہاتھ پر بوسہ لیا

ہاں اولاد دور بھی ہو تو ماں کو ہر وقت انکی موجودگی کا احساس ہوتا رہتا ہے۔۔مجھے ابھی بھی لگتا ہے میرا صہیب آئے گا اور شور مچاتا ہوا کہے گا امی امی کہاں ہیں آپ اور میرے گلے لگ لجائے گا۔۔۔

آنسہ صہیب کو یاد کر کے رونے لگیں

ماں کیسا تھا صہیب اسکی نیچر کیسی تھی وہ تو بہت اچھا ہو گا جب ہی تو آپ سب کا اتنا لاڈلا ہے۔۔

ضوریز کو صہیب پر رشک ہوا

ہاں وہ بہت اچھا تھا اتنا کے شاید اس جیسا کوئی نہ ہو۔۔۔گھر کی رونق اسی سے تھی۔۔۔تم سے بہت پیار کرتا تھا کہتا تھا جب بھی مجھے میرا بھائی ملا تو میں لوگوں کو بیوقوف بناونگا ہر کسی کو یہ ہی بتاتا تھا کے میرا ایک بھائی ہے اور ایک دن وہ مجھے ضرور ملے گا۔۔مگر۔۔

آنسہ اپنی بات مکمل نہیں کر سکیں اور رونے لگیں

ضوریز کو بھی لگا وہ کچھ بولا تو رو دے گا اس نے اپنے آنسو اپنے اندر ہی گرائے اور آنسہ کو چپ کروانے لگا۔۔

ماں پلیز روئیں مت میں اس جیسا تو نہیں بن سکتا لیکن میں کوشیش کرونگا آپ لوگوں کو اُتنی ہی محبت دوں اُتنا ہی خیال رکھوں۔۔ہاں مگر میں کسی جگہ کی رونق نہیں بن سکتا کیوں کے میں تو خود اندر سے بہت ویران ہوں۔۔۔

کاش میرے بس میں ہوتا تو میں صہیب کو واپس لے آتا۔۔۔

ضوریز نے افسُردا گی سے کہا

بس بیٹا ہر کسی کی اپنی جگہ ہوتی ہے۔۔خیر تم اپنے بارے میں بتاو کہاں رہے کون لوگ تمہیں لے گئے تھے اور اب

کہاں رہتے ہو۔۔؟

آنسہ نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا

آممم میں۔۔ایم سوری ماں میں آپ کو اپنے بارے میں سب کچھ تو نہیں بتا سکتا۔۔بس اتنا جان لیں جب آنکھ کھولی تو خود کو ایسے لوگوں کے درمیان پایا جن سے مجھے خوف آتا تھا پھر آہستہ آہستہ انہوں نے مجھے بھی اپنے جیسا بنا دیا۔۔۔خیر میں لندن میں رہتا ہوں۔۔۔یہاں کسی کام سے بھیجا گیا تھا مجھے ابھی وہ کام پورا کرنا ہے۔۔۔بس میں اس زیادہ آپکو اپنے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا۔۔۔

ضوریز نے مختصراً بتایا

کیوں نہیں بتا سکتے اب ہم سے کیا چُھپانا بیٹا ہم تمہارے ماں باپ ہیں تمہارا ہی ساتھ دیں گے تمہیں نقصان نہیں پہنچائیں گے بتاو مجھے سب کچھ اپنے بارے میں۔۔؟

آنسہ نے اصرار کیا

ماں بات میرے نقصان کی نہیں ہے مجھے اپنے نقصان کا بلکل ڈر نہیں لگتا بس آپ لوگوں کے نقصان سے ڈرتا ہوں اب میں یہ رشتے کھونا نہیں چاہتا۔۔میں وقت آنے پر آپ کو سب کچھ بتاوں گا۔۔آئی پرومس۔۔

ضوریز نے آنسہ کا ہاتھ دبایا

مگر ضوریززز۔۔

پلیز ماں میں نے کہا نا میں بتا دونگا فل حال مجبور ہوں۔۔۔آپ میرے لیئے پریشان مت ہوں میں آپ لوگوں کے پاس واپس ضرور آونگا۔۔

ضوریز نے پیار سے آنسہ کو گلے لگایا

ہاں بھئی تم لوگوں کی باتیں ابھی تک ختم نہیں ہوئیں۔۔ چلو بیگم ڈاکٹر نے چُھٹی دے دی ہے تمہیں۔۔۔ضوریز میں نے ٹیکسی منگوالی ہے تم یہ سامان اٹھاو میں تمہاری امی کو لے کر آتا ہوں۔۔

بشیر نے روم میں آکر کہا

جی بابا۔۔۔ چلیں ماں اٹھیں ہمت کریں جنت بھی بے قرار ہے آپ سے ملنے کے لیئے۔۔

ضوریز کو جنت کا خیال آیا اس نے مسکرا کر کہا

اوہ ہاں جنت نے تو رو رو کر اپنا برا حال کر لیا ہو گا وہ بچاری اکیلی ہے وہاں۔۔

آنسہ نے اُٹھتے ہوئے کہا

ضوریز بیٹا وہ عدت میں ہے اس بات کا خیال رکھنا تمہیں اس کے پاس نہیں جانا بلکے کوشیش کرو کے اسے دیکھو بھی مت۔۔۔وہ تمہارے پاس آنے کی کوشیش کرے گی مگر تمہیں اسے خود سے دور رکھنا ہے میں بھی اسے سمجھا دونگی۔۔ تم سمجھ رہے ہو نا میری بات؟؟

آنسہ ایک بار پھر ضوریز کو یاد دلایا

جج جی ماں مم میں کوشیش کرونگا اسے دور رکھوں اور اسے دیکھوں نہیں آپ پریشان مت ہوں۔۔۔ چلیں بابا باہر چلتے ہیں۔۔

ضوریز کو لگا جنت کو نہ دیکھنا اس کے لیئے آسان نہیں مگر پھر بھی اس نے آنسہ کو تسلی دی

---

کہاں رہ گئے تھے آپ لوگ نہ کوئی میرا فون اٹھا رہا تھا نہ ہی کوئی میرے پاس آیا میں اکیلے ڈر رہی تھی مامی مجھے فکر ہو رہی تھی آپکی۔۔

جنت کب سے آنسہ کے گلے لگ کر روئے جا رہی تھی

بیٹا بتایا تو ہے ڈاکٹر نے کہا چھٹی ہو جائے گی اس لیئے ہم نے سوچا اب گھر آ کر ہی تمہیں سرپرائیز دیں۔۔۔

آنسہ نے جنت کے سر پر پیار کیا

آپکو کیا ہوا تھا مامی ایسی کیا بات ہو گئی تھی کے آپ بے ہوش ہو گئیں؟؟

جنت نے سر اٹھا کر پوچھا

بس میری جان کوئی بات تھی میں تمہیں وقت آنے پر بتاؤنگی یہ بتاو میری بچی نے کچھ کھایا ہے؟

آنسہ نے بات بدلی

جی کھا لیا تھا کھانا آپ لوگ بتائیں کیا بناوں کیا کھائیں گے آپ لوگ؟ اور یہ صہیب اندر کیوں نہیں آئے کہاں گئے ہیں وہ؟

جنت نے پوچھا

وہ ہماری سیٹ کروانے گیا ہے ہم کل صبح ہی کراچی جا رہے ہیں۔۔ تم بھی ہمارے ساتھ جاو گی۔۔

آنسہ نے بتایا

اچھا صہیب بھی چلیں گے ہمارے ساتھ؟

نہیں وہ یہیں رہے گا اس کے اوفس کا کام ہے دو تین مہینے بعد وہ بھی آ جائے گا ٹھیک ہے۔۔۔

دو تین مہینے۔۔ مامی مم میں اتنی دیر ان کے بغیر۔۔ میں نہیں جاونگی۔۔

جنت نے ادسی سے کہا

جنت بیٹا کیا ہمارے ساتھ نہیں رہ سکتی تین مہینے۔۔۔ اور پھر وہ جلدی آ جائے گا ہم سب بھی تو اداس ہوتے ہیں تم

لوگوں کے بغیر کیا ہمارا دل نہیں؟

بشیر نے جنت کو ایمو شنل کیا

ماموایسی بات نہیں ہے میں تو خود آپ لوگوں کو مس کرتی ہوں بس صہیب یہاں اکیلے ہونگے مجھے پریشانی ہو گی۔۔

جنت نے پریشانی سے کہا

وہ یہاں اکیلا نہیں ہو گا اسکا دوست ہے وہ اسکے ساتھ رہے گا۔۔تم فکر مت کرو بس اپنا سامان پیک کرو اور رات کے کھانے کا چھوڑو کچھ بازار سے منگوالینا۔۔۔ہم تھوڑا آرام کر لیں بہت تھک گئی ہوں میں۔۔

آنسہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئیں

اچھا ٹھیک ہے آپ لوگ آرام کریں میں سامان پیک کر لیتی ہوں۔۔۔

---

ضوریز گھر کے باہر کھڑا ہو کر بیل بجانے ہی لگا کے اسے خیال آیا سب آرام کر رہے ہونگے اس نے اپنا مخصوص چابی نکالا اور دروازے کا لوک کھول کر اندر آ گیا۔۔۔گھر میں خاموشی تھی گویا سب سو رہے تھے وہ خاموشی سے چل کر روم میں گیا۔۔

جنت خود کو کمفرٹر میں چھپائے گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔ضوریز آہستہ سے چل کر اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

جنت تم کتنی پیاری ہو۔۔دل کرتا ہے تمہیں دیکھتا رہوں مگر ماں نے منع کیا ہے کیسے بتاوں انہیں کے تم اب میرے دل میں بسنے لگی ہو۔۔۔کاش جنت تم بھی مجھ سے اتنی محبت کرو جتنی صہیب سے کرتی ہو۔۔میں نہیں جانتا

وہ تم سے کتنا پیار کرتا ہو گا مگر میں۔۔میں تمہیں بہت چاہنے لگا ہوں۔۔تمہارا یہ چہرہ میری آنکھوں میں چپک سا گیا ہے۔۔۔

ضوریز دل ہی دل میں جنت سے باتیں کرنے لگا

ضوریز نے ہاتھ بڑھا کر جنت کے چہرے پر آئے بال ہٹائے۔۔۔ضوریز جنت کے نقوش میں گم ہونے لگا۔۔

ضوریز باہر آو۔۔۔

آنسہ نے ضوریز کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر آہستہ مگر سخت لہجے میں کہا ضوریز ایک دم چونک کر سیدھا ہوا اور آنسہ کے پیچھے چلتا باہر آ گیا۔۔

میں نے منع کیا تھا تمہیں کے جنت کے پاس مت جانا اسے دیکھنا بھی مت مگر تم تو اسے اتنی فرصت سے دیکھ رہے تھے۔۔کیوں دیکھ رہے تھے تم اسے اسطرح وہ تمہاری کچھ نہیں لگتی ضوریز۔۔۔

آنسہ کو حقیقتً ضوریز پر بہت غصہ آیا تھا

مم میں تو بس۔۔۔ماں مجھے غلط مت سمجھیں میں اسے بری نظر سے نہیں دیکھ رہا تھا۔۔

ضوریز نے گھبرا کر کہا

ہنہ اچھی نہ بری تم کسی بھی نظر سے اسے نہیں دیکھو گے ضوریز۔۔۔جو قیامت اس پر ٹوٹ گئی ہے میں نہیں چاہتی کے جزبات میں آ کر میں اسے سب بتا دوں۔۔دور رہو اس سے سمجھے۔۔

آنسہ نے انگلی اٹھا کر ضوریز کو کہا

ماں۔۔مجھے وہ اچھی لگنے لگی ہے میرا دل کرتا ہے میں اسے دیکھوں۔۔میں اب اسے دیکھے بنا نہیں رہ سکتا ماں۔۔

ضوریز نے بے بسی سے کہا

شٹ اپ ضوریز۔۔ صہیب کی جان بستی تھی جنت میں۔۔ جنت کے دل میں آج بھی صہیب زندہ ہے اس حوالے سے جنت مجھے بہت عزیز ہے شاید تم سے بھی زیادہ۔۔۔ اس لیئے میں نہیں چاہتی کے تم جنت کے پاس بھی آو اور اسے کوئی نقصان پہنچے۔۔ ضوریز یہ دیکھو میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں میری بات مانو اور مزید پریشان مت کرو ہمیں۔۔۔

آنسہ نے ضوریز کے آگے ہاتھ جوڑے۔۔ دکھ کی شدت سے ضوریز سے کچھ بولا ہی نہیں گیا

مم ماں۔۔۔۔ ایم سس سوری۔۔ میں۔۔ افففف میں آپ لوگوں کو پریشان نہیں کرونگا۔۔ مجھ سے اتنی بدگمان مت ہوں۔۔

ضوریز کے آنسو بہنے لگے۔۔

ایم سوری بچے نا جانے غصے میں کیا کیا بول گئی بس میری بات کو سمجھو جو میں کہ رہی ہوں بس وہ کرو۔۔۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں بہت محبت کرتی ہوں مگر جنت کا دل بہت چھوٹا ہے اسے کیسے سنبھالنا یہ تم نہیں جانتے۔۔۔ تم سمجھ رہے ہو نا؟

آنسہ کو احساس ہوا کے وہ جزبات میں آکر کچھ زیادہ ہی بول گئیں ہیں۔۔۔ اب انہوں نے نرم لہجے میں کہا

جی ماں میں سمجھ رہا ہوں اب آپکو کوئی شکایت نہیں ہو گی۔۔ یہ میں نے آپ لوگوں کی سیٹ بُک کروادی ہیں کل صبح دس بجے کی فلائٹ ہے۔۔ میں جا رہا ہو رات باہر ہی رہوں گا صبح آجاونگا آپ لوگوں کو ڈراپ کرنے باقی جنت کو کیسے ہینڈل کرنا ہے آپ دیکھ لینا میں صہیب کا فون آپکو دے دیتا ہوں اسے بول دیجئے گا کے میں گھر بھول گیا۔۔۔

ضوریز نے ٹکٹ اور موبائل فون آنسہ کو دیا

ہمم ٹھیک ہے ضوریز بیٹا اپنا خیال رکھنا۔۔ ہم تم سے محبت کرتے ہیں تمہارے جو بھی کام ہیں وہ مکمل کرو اور ان لوگوں کو چھوڑ کر ہمارے پاس آجاو جلد۔۔ ہم انتظار کر رہے ہیں تمہارا جب تم اپنی دادو سے ملے گے تو دیکھنا تم کتنا خوش ہو گے۔۔۔

آنسہ نے ضوریز کا ماتھا چوما

جی ضرور آپ آرام کریں میں جا رہا ہوں کل ملاقات ہو گی اپنا خیال رکھیئے گا گُڈ بائے!

ضوریز نے آنسہ کا ہاتھ چوما اور چلا گیا

---

مامی ضوریز کھانے پر نہیں آئیں گے کیا؟

جنت نے تیسری بار آنسہ سے پوچھا

کیا ہو گیا جنت بار بار ایک ہی بات پوچھ رہی ہو بیٹا وہ صبح آئے گا بہت مصروف ہے۔۔۔ پہلے ہی میری وجہ سے اسکے کام کا اتنا لوس ہوا ہے تمہارے پاس ہم ہیں نہ تم اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہو۔۔

آنسہ ناراض ہوئیں

نن نہیں مامی ایسی بات بس کچھ عجیب لگ رہا ہے صہیب اتنے بدلے بدلے لگ رہے ہیں کیا آپکو وہ بدلے ہوئے نہیں لگے؟

جنت نے پوچھا

بلکل نہیں ویسا ہی ہے ہو سپٹل میں مجھ سے اتنی باتیں کی اور بتایا کے تم لوگوں نے مری میں کتنا انجوئے کیا۔۔۔ بس مصروف بہت ہے آج۔۔۔ اس لیئے تمہیں لگ رہا ہے اچھا اب جلدی سے کھانا ختم کرو پھر پیکینگ بھی کرنی

ہے

آنسہ نے جنت کا دیہان بٹایا

اوکے مامی میں سب پیک کر دونگی آپ ٹینشن نہ لیں۔۔۔

جنت عادتًا فوراً بہل گئ

---

آپ لوگ خیال رکھیئے گا اپنا۔۔میں مس کرونگا آپ سب کو۔۔۔

ضوریز نے روتی ہوئی جنت کو دیکھ کر کہا

صہیب آپ جلدی آیئے گا میرا دل نہیں لگے گا آپ کے بغیر۔۔۔

بس رو مت جنت اور بیٹا اپنی چادر آگے کرو۔۔اچھا بیٹا ہم تمہارا انتظار کریں گے۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔۔

آنسہ نے جنت کی چادر اچھی طرح آگے کی اور ضوریز کا ماتھا چوما

ضوریز نے بھی جُھک کر آنسہ کا ماتھا چوما۔۔۔

دور کھڑا کوئی اِنکی تصویریں بنانے میں مصروف تھا وہ ضوریز کی ایک ایک حرکت کی تصویر بنا رہا تھا۔۔۔

اچھا بابا پہنچ کر بتا دیجئے گا۔۔اپنا خیال رکھیئے گا۔۔

ضوریز بشیر کے گلے لگا

جنت بھیگی آنکھوں سے ضوریز کو دیکھتی رہی۔۔۔ضوریز نے چُھپکے سے ایک نظر جنت پر ڈالی اور سب کو الوداع کہہ کر اپنی گاڑی کی طرف چلا گیا

---

واہ کیا محبتیں بانٹی جارہی ہیں ضوریز صاحب۔۔اب یہ تصویریں مارک کو بھیجوں گا۔۔اور وہ خود نہ صرف تمہیں بلکے تمہارے خاندان کو مار دے گا ہاہاہا۔۔۔تو یہ جنت ہے یہ بلبل تو بہت حسین ہے۔۔۔اسے میں اپنے پاس لے آونگا ویسے بھی اس عمر میں مجھے بہت ضرورت ہے کسی کی جو میرا خیال رکھ سکے ہاہاہا۔۔۔ضوریز اب تم گئے۔۔ہاہاہا ٹائیگر سے مقابلہ کر رہے تھے نا اب پتا لگے گا تمہیں مجھ سے مقابلہ کرنے کا انجام۔۔۔

ٹائیگر نے باری باری سب تصویریں مارک کو بھیج دی سوائے جنت کی تصویروں کے۔۔۔تصویروں کے ساتھ میسج میں لکھ دیا کے ضوریز اب ہمارے کسی کام کا نہیں رہا اس کی وجہ سے مسئلہ ہو سکتا ہے وہ اپنی فیملی کا خیال کرنے لگا ہے اسکی توجہ اپنے کام کی طرف نہیں ہے مجھے حکم دیں میں کیا کروں۔۔۔

میسج لکھ کر مارک کو سینڈ کیا اور ایک مکروہ ہنسی ہنستا ہوا اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا

---

zoraiz has met with his family without informing us.. This is not goos for us... Now he is not trustworthy for us any more.. cheema i want u to keep an eye on zoraiz if he will meet with his family next time just kill his family u ?got it

(ضوریز نے اپنی فیملی سے ملاقات کی ہم سے پوچھے بغیر۔۔یہ اچھا نہیں ہمارے لیئے۔۔اب وہ ہمارے لیئے قابلِ اعتبار نہیں رہا چیما میں چاہتا ہوں تم اس پر نظر رکھو اگر وہ دوبارا اپنی فیملی سے ملا تو اسکے خاندان کو ختم کر دو سمجھ گئے؟)

مارک نے چیما سے کہا مارک اکثر چیما سے کام لیتا تھا اور اس کام کی بھاری قیمت دیتا تھا

Yes mark i got u.. Don't u worry i will follow him just send me some advance money !

(ہاں مارک میں سمجھ گیا۔۔فکر مت کرو میں اسکا پیچھا کرونگا بس میرے اکاونٹ میں کچھ رقم بھیج دو)

چیما ہمیشہ کام سے پہلے کچھ رقم مارک سے لیتا

Advance is already transferred in ur account

Okay take care!

(ایڈوانس تمہارے اکاونٹ میں ڈال ہے دیا ہے اوکے خیال رکھنا)

مارک نے فون بند کیا۔

مارک کو ہمشہ ہماری یاد جب ہی آتی ہے جب کوئی اپنا بندہ مروانا ہو یا پھر اپنے لیئے کوئی بندہ چاہیئے ہو۔۔۔

چیما نے اپنے ساتھی سے کہا

اب کسے مروانا ہے اُس نے؟

چیمے کے آدمی نے پوچھا

یاد ہے وہ بچاری عورت کیا نام تھا اسکا ہاں ذاہدہ اور اسکا شوہر تھا زاہد۔۔ان دونوں سے میں نے ایک بچہ اغوا کروایا تھا۔۔وہ بچہ تو اب بڑا ہو گیا ہے مگر اسکی بد قسمتی کے وہ اپنی فیملی سے مل گیا۔۔اب مارک صاحب کو ہماری یاد آئی ہے کے اگر وہ کوئی غداری کرے تو اسے اور اسکی فیملی کو مار دو۔۔۔یہ اس نے تصویریں بھیجی ہیں اس کی اور اس کے گھر والوں کی تم سب اس لڑکے پر نظر رکھو اگر زرا سا بھی اس پر شک ہو اسے مار دینا۔۔۔ویسے یہ کافی خاص لڑکا تھا مارک کا اکثر میں نے سنا تھا کے مارک اسکی تعریف کرتا ہے خیر جب تک کوئی وفاداری کرتا ہے مارک اسے

نوازتا ہے جو نہ کرے وہ پھر بچ نہیں پاتا۔۔۔اوگدھوں تم لوگوں کو سمجھ بھی آرہی ہے جو میں کہہ رہا ہوں۔۔۔

چیمے نے اپنے سامنے بیٹھے آدمی کو اونگھتے دیکھا تو اسے لات مار کر پوچھا

جی جی آقا سب سمجھ آرہی ہے آپ حکم کریں بس ہم آج سے ہی اس پر نظر رکھیں گے۔۔

ہمم شاباش اب جاو اپنا کام کرو۔۔۔

چیمانے ہاتھ کے اشارے سے سب کو جانے کا کہا

---

آپ سب لوگ ٹھیک ہیں ماں؟

ضوریز نے آنسہ کو فون کیا

ہاں ہم سب ٹھیک ہیں بس تمہاری دادو بہت یاد کر رہی ہیں صہیب کو۔۔ سمجھ نہیں آتی آخر اسطرح کب تک ہم یہ بات ان سب سے چھپاتے رہیں گے۔۔

آنسہ افسردہ ہوئیں

ماں میں جانتا ہوں آپ کے لیئے یہ سب بہت مشکل ہے بس مجھے تھوڑا سا وقت اور دیں میں اپنا ایک کام کر لوں پھر بات کرونگا اپنے باس سے کے مجھے اسکے ساتھ مزید کام نہیں کرنا آپ دعا کریئے گا وہ مان جائے۔۔

ضوریز بھی پریشان ہوا

اللہ کرے مان جائے اور اگر نہ بھی مانا تم بس سب چھوڑ کر یہاں آجانا ہمارے پاس۔۔۔

ماں یہ سب چھوڑنا اتنا آسان نہیں۔۔ خیر جنت ٹھیک ہے؟

ضوریز کے دل کی بات زبان پر آگئی

ہمم ٹھیک ہے تمہیں فون کر رہی تھی بار بار میں نے سمجھایا کے تم مصروف ہو تو جا کر سوئی ہے ابھی۔۔بس جتنا ہو سکے اسے اگنور کرو۔۔۔میں چاہتی ہوں تم اسے صہیب کے بغیر جینے کی عادت ڈال دو۔۔سوچا تو یہ ہی ہے جب وہ اتنا عرصہ صہیب کے بغیر رہے گی تو اسکی جدائی کی خبر بھی سہ جائے گی۔۔

آنسہ نے سوچتے ہوئے کہا

ماں۔۔۔کک کیا ایسا نہیں ہو سکتا کے جنت اور مم میں۔۔۔

ضوریز نے بات ادھوری چھوڑ دی

نہیں ضوریز جس دن اسے پتا لگا کے تمہاری وجہ سے ہی اس نے صہیب کو کھویا ہے وہ تمہیں دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گی۔۔۔میں تمہیں کوئی سُہانے خواب نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔جنت بہت معصوم ہے یوں سمجھو کچھ حد تک بیوقوف بھی مگر میں اسکی بیوقوفی کا فائدہ ہر گز نہیں اٹھاونگی۔۔۔میں جانتی ہوں وہ صہیب کے علاوہ کسی کو بھی اپنی زندگی میں شامل نہیں کرے گی اب وہ چاہے اسکا جڑواں بھائی ہی کیوں نہ ہو۔۔۔

آنسہ نے ضوریز کو حقیقت بتائی

ہمم یہ وقت پر چھوڑ دیتے ہیں ماں ہو سکتا ہے جیسا آپ سوچ رہی ہیں ویسا نہ ہو۔۔خیر اس بات کی فکر آپ مت کریں کے میری وجہ سے جنت کو کوئی نقصان نہیں ہو گا۔۔میں بعد میں بات کرونگا آپ سے آپ آرام کریں ٹیک کیئر۔۔

ضوریز کا دل آنسہ کی باتوں سے اداس ہوا!

اوکے بیٹا اللہ حافظ۔۔۔!

ضوریز نے فون بند کیا۔۔سامنے دیکھا ایک آدمی بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا ضوریز نے اسے دیکھا تو وہ گھبرا کر

وہاں سے چلا گیا۔۔ضوریز کو اس پر شک ہوا مگر پھر اپنا وہم سمجھ کر جھٹک دیا اور اپنے اگلے مشن کی تیاری کرنے لگا۔

---

?Hello jack where were you ? I was calling you buddy

(ہیلو جیک تم کہاں تھے میں کال کر رہا تھا)

ضوریز نے شکر کیا کے جیک نے اسکا فون اٹھالیا

very occupied actually i was in America from last 4 days  Sorry zoraiz i was

?anyways tell me about u.. R u fine where is tigger

(سوری ضوریز میں بہت مصروف تھا دراصل میں امریکہ میں تھا پچھلے چار دن سے۔۔ خیر تم اپنا بتاو ٹھیک ہو ٹائیگر کہاں ہے؟)

جیک نے پوچھا

Yes i am absolutely fine i don't know about tigger he was disappeared but i will find him soon.. Anyhow i am going to kill that 3rd man he is coming next week in Islamabad... I will follow him plz tell this to mark.. I am on my !mission now

(ہاں میں بلکل ٹھیک ہوں ٹائیگر پتا نہیں کہاں ہے وہ غائب ہو گیا تھا لیکن میں اسے ڈھونڈ لونگا جلد ہی۔۔ بہر حال میں اس تیسرے آدمی کو مارنے جا رہا ہوں وہ اگلے ہفتے اسلام آباد آرہا ہے میں اسکی خبر لے رہا ہوں پلیز یہ مارک کو

بتادو میں اب اپنے مشن پہ ہوں!)

Hmm that's good zoraiz i will tell this to mark don't worry just focus on ur mission!

(ہمم یہ اچھی بات ہے میں مارک کو بتادونگا تم پریشان مت ہو اپنے مشن پر دیہان دو!)

Okay thanks jack i have to shift in hotel i will call u later good bye!

(شکریہ جیک۔۔مجھے ہوٹل شفٹ ہونا ہے بعد میں بات ہو گی گڈ بائے)

---

یار چیما صاب وہ لڑکا تو میڑ جعفڑ کو ماڑنے کی تیاڑی کڑ رہا ہے میں دو دن سے اسکا پیچھا کر ڑ ہا ہوں اوڑ یہ کام ماڑک نے ہی اسے دیا ہے۔۔۔

چیما کے لاص آدمی نے اپنی خراب اردو میں ضوریز کی خبر دی

اچھا پھر مارک کیوں مروانا چاہ رہا ہے اس بچارے کو۔۔ چلو خیر میں مارک کو بتادونگا تم لوگ اپنا کام جاری رکھو اسکا پیچھا کرنا مت چھوڑنا۔۔۔

جو تمہاڑا حکم۔۔۔

آدمی نے کان صاف کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا

---

ضوریز اُسی ہوٹل میں شفٹ ہو گیا جس میں میر جعفر رہ رہا تھا اس کے ارد گرد بہت سکیورٹی تھی اسی وجہ سے ضوریز کو اسے مارنے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔۔۔

ٹائیگر بھی بہت احتیاط سے ضوریز کا پیچھا کر تا رہتا اور اسکے خلاف ثبوط اکھٹے کر تا تا کے مارک ضوریز کو خود سزا دے۔۔۔

ضوریز کا سارا دیہان میر کر مارنے پر تھا۔۔وہ پچھلے دو ہفتوں سے موقع کی تلاش میں تھا مگر سکیورٹی کی وجہ سے محتاط تھا۔۔۔

ضوریز نے بہت سوچ سمجھ کر ایک پلان بنایا۔۔۔

میر روزانہ سویمنگ کرنے کلب میں جاتا۔۔ضوریز بھی ایک دن اس کے پیچھے کلب گیا۔۔میر نے سویمنگ سوٹ پہنا اور سویمنگ کرنے لگا۔۔ضوریز نے اسے غور سے دیکھا وہ بہت مہارت سے سویمنگ کر رہا تھا۔۔اس کے لیئے ایک سویمنگ پول خاص طور پر خالی کروایا گیا تھا وہ اکیلا ہی سویمنگ کرنے میں مصروف تھا۔۔

ضوریز گارڈز سے نظر بچا کر سومینگ کے آخری حصے کی طرف گیا۔۔میر اپنی سویمنگ کے مزے لے رہا تھا کبھی سر نیچے کر کے پول میں غائب ہو جاتا کبھی الٹا ہو کر تہرنے لگتا۔۔ضوریز احتیاط سے سویمنگ پول کے اندر اسطرح گیا کے دیکھنے والوں کو پتا نہیں چلا ضوریز اپنی سانس روک کر پورا سویمنگ پول کے اندر چھپ گیا میر سویمنگ کرتے ہوئے اپنے کرتب بھی کر رہا تھا۔۔۔۔میر جیسے ہی پورا اندر ہوا ضوریز نے اسے پکڑ کر اسکے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔میر تڑپنے لگا اور کچھ ہی سکینڈ میں اسکی سانس بند ہونے لگی جیسے ہی میر بے جان ہوا ضوریز نے اسکو ایک رسی کی مدد سے پول کے آخری حصے میں بنی سیڑھی کے ساتھ باندھ دیا۔۔اسطرح میر مرنے کے باوجود بھی اوپر نہ آسکا۔۔۔

ضوریز نے اپنا کام کیا اور بہت احتیاط سے پول سے نکل گیا۔۔

ٹائیگر جو کب سے ضوریز کو ہی پلاش کر رہا تھا اسے پول سے نکلتا دیکھ کر سمجھ گیا کے اس نے میر کا کام کر دیا ہے۔۔

ٹائیگر چاہتا تھا کے ضوریز میر کو نہ مارے اگر ضوریز نے میر کو مار دیا تو مارک دوبارا ضوریز پر اعتبار کرنے لگے گا اور وہ یہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔

ضوریز تیزی سے ساتھ بنے دوسرے سویمنگ پول میں چلا گیا اور اطمینان سے سویمنگ کرنے لگا۔۔۔ٹائیگر کو ضوریز پر بہت غصہ آیا ٹائیگر ایک گارڈ کے پاس گیا اور بولا۔۔

میں نے اس لڑکے کو اس سویمنگ پول سے نکلتے دیکھا ہے۔۔۔مجھے لگتا ہے اس نے تمہارے باس کو کوئی نقصان پہنچایا ہے دیکھو کہاں ہے وہ۔۔۔

ضوریز کی نظر جیسے ہی ٹائیگر پر پڑی وہ سمجھ گیا کے ٹائیگر اس کے خلاف بول رہا ہے۔۔ضوریز فوراً باہر نکلا اور کپڑے بدل کر اپنی گن اپنے پاس رکھی۔۔۔

ایک گارڈ نے چھلانگ لگا کر سویمنگ پول میں دیکھا تو میر کا مردہ جسم بندھا ہوا تھا۔۔۔

دوسرے گارڈ نے ٹائیگر کو پکڑا

بتا کون ہے تو کس کا آدمی ہے۔۔۔

ارے میں تو نیکی کر رہا ہوں وہ آدمی ارے کہاں گیا وہ۔۔شٹ بھاگ گیا۔۔۔تم لوگوں کو گارڈ کس نے رکھا ہے بھاگ گیا وہ آدمی جس نے اسے مارا ہے۔۔۔

ٹائیگر نے اپنا آپ چھوڑوانا چاہا

اچھا تجھے سب پتا ہے اب چل ہمارے ساتھ سنو اسے پکڑ کر گاڑی میں ڈالو ہم میر کو ہوسپٹل لے کر جا رہے ہیں جلدی کرو اور ہاں یہاں سے کوئی باہر نہیں جائے گا سب کو بند کر دو یہیں۔۔

ایک گارڈ نے چلا کر بولا۔۔دو گارڈز ٹائیگر کو مارتے ہوئے باہر لے جانے لگے۔۔۔

ارے تم لوگ پاگل ہو میں نے ہی بتایا ہے اور مجھے ہی مار رہے چھوڑو مجھے تم جانتے نہیں میں کون ہوں۔۔

ٹائیگر مار سے بچنے کے لیئے اپنے ہاتھ آگے کر رہا تھا

ہاں بیٹا یہ ہی جاننا ہے کے تو کون ہے چلو اسے اڈے پر لے کر چلو یہ بھاگنے نہ پائے۔۔۔

ضوریز جو بہت آسانی سے سویمنگ کی دیوار پھلانگ کر اس کے اوپر بنی چھت پر چھپا تھا۔۔ٹائیگر کو پیٹتے دیکھ کر مسکرا دیا اور چھت کے سائیڈ پر بنے پائپ سے لٹک کر پچھلی طرف اتر گیا۔۔۔

موبائل نکال کر جیک کو ڈن کا میسج کیا۔۔۔۔

---

...No doubt he did good job

(بے شک اس نے بہت اچھا کام کیا)

مارک کو جیسے ہی ضوریز کا پتا لگا اس نے کھلے دل سے اسکی تعریف کی

? Yes surely he did.. Now what next

(واقعی اس نے اچھا کام کیا۔۔اب آگے کیا کرنا ہے)

جیک نے مارک سے پوچھا

Book a seat for zoraiz i want him back

(ضوریز کی سیٹ کروادو میں اسے واپس لانا چاہتا ہوں)

مارک ضوریز کو کھونا نہیں چاہتا تھا

?what about tigger & okay

اوکے اور ٹائیگر کا کیا کرنا ہے؟)

جیک نے پوچھا

.Hahaha let him enjoy some desi beating

(ہاہاہا اسے دیسی مار سے لطف اندوز ہونے دو)

! Ahaha okay boss

---

مامی آخر کب تک آپ مجھے صہیب سے دور رکھیں گی۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہی کیوں کر رہی ہیں آپ یہ سب۔۔
میری دوستیں کہتی ہیں آپ میری اور صہیب کی محبت سے جلنے لگیں ہیں جب ہی یہ پابندی لگا دی ہے آپ نے۔۔
جنت جو تین ہفتوں سے بہت خاموشی کے ساتھ آنسہ کی بات مان رہی تھی آج پھٹ پڑی
جنت بیٹا تم اتنی جلدی کیوں سب کی باتوں میں آجاتی ہو کیا تمہیں اپنی مامی پر بھروسہ نہیں ہے؟
آنسہ نے دکھ سے پوچھا
ہے آپ پر بھروسا جب ہی تو مان رہی ہوں آپکی بات مگر آپ خود سوچیں بلاوجہ آپ مجھے صہیب سے بات نہیں کرنے دیتیں۔۔۔نہ ہی وہ ایک بار بھی کراچی آیا ہے آخر ایسی بھی کیا غلطی ہو گئی صہیب سے جو آپ سب اس سے بات تک نہیں کرنے دیتے۔۔۔
جنت نے تنگ آکر کہا
میری جان ادھر آو میرے پاس۔۔
آنسہ نے جنت کو اپنے ساتھ بیٹھایا

میں نے تمہیں کبھی اپنی بہو نہیں سمجھا جنت بیٹی سے بڑھ کر پیار کیا ہے۔۔ جتنا پیار مجھے صہیب سے ہے اتنا ہی تم سے ہے۔۔ میرے پیار پر شک مت کرو جنت بس کچھ ایسی مجبوری ہے کے فل حال تم صہیب سے بات نہیں کر سکتی اپنی مامی پر بھروسہ کرو جنت کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں؟

آنسہ نے بہت پیار سے پوچھا

مامی میں نے بھی آپکو ہمیشہ ماما جیسا سمجھا ہے میں تو آپ سب سے بہت پیار کرتی ہوں بس مجھے ادسی ہوتی ہے صہیب کے بنا... میرا دل کرتا ہے اسے دیکھنے کو اسے فون کرو تو بات ہی نہیں کرتا۔۔ کہتا ہے آپ نے منع کیا ہے۔۔ بس ایک بار مجھے وجہ بتادیں میں خود کبھی صہیب کو فون نہیں کرونگی۔۔۔

جنت نے دوبارا پوچھا

اچھا ٹھیک ہے بہت جلد میں تمہیں وجہ بھی بتادونگی بس تم زیادہ سوچا مت کرو۔۔۔ میری بچی میں کبھی تمہارا برا نہیں سوچوں گی بس یہ یاد رکھنا۔۔۔

آنسہ نے جنت کا ماتھا چوما

جی مامی مجھے پتا ہے۔۔۔ اچھا بتائیں کھانے میں کیا بناوں؟۔

جنت کا دل بہل گیا اور وہ کھانے کا پوچھنے لگی

---

جیک سے بات کر کے ضوریز کو لگا اسکا یہاں سے جانا بہت مشکل ہے اسکا بہت دل کیا کے وہ جنت سے بات کرے۔

۔۔

دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے جنت کو فون کیا

جنت کا فون بجا تو اس نے ایک نظر نمبر کو دیکھا۔۔۔

اوہ صہیب آج مجھے خود فون کر رہے ہیں۔۔

جنت دل ہی دل میں خوش ہوئی۔۔۔جنت نے خاموشی سے فون اٹھایا اور اپنے کمرے کا دروازہ بند کر کے بات کرنے لگی۔۔

آج میری یاد کیسے آ گئی آپکو؟

جنت نے روٹھے ہوئے لہجے میں کہا

میں تمہیں بھولا ہی کب تھا جنت۔۔ہاں مگر آج بہت شدت سے تمہاری یاد آئی کے خود کو روک نہیں سکا۔۔

ضوریز نے آنکھیں بند کیں

یہ سب کیا ہے صہیب اب آپ سب چھوڑ کر کراچی آ جائیں اور جو بھی مسئلہ ہے آپ لوگوں کے درمیان اس کا حل نکالیں میں مزید آپ کے بنا نہیں رہ سکتی۔۔

جنت کا لہجہ بھیگنے لگا

کیا بتاوں جنت میں یہ کام اسطرح اتنی اچانک چھوڑ کر نہیں آ سکتا۔۔

ضوریز بھی بے بس تھا

ایسا بھی کیا کام دے دیا ہے آپ کو اوفس والوں نے زرا مجھے بھی بتائیں۔۔

جنت نے اکتا کر پوچھا

اچھا بتاوں کیا کام دیا ہے تم یقین کر لو گی؟۔

ضوریز جنت کو اپنے سامنے تصور کرنے لگا

جی بتائیں ایسا بھی کیا کام ہے بھلا؟

جنت نے آہستہ آواز میں پوچھا

ہمم جنت بی بی اگر میں یہ کہوں کے کسی کا قتل کرنا تھا اس میں مصروف تھا تو یقین کر لو گی؟

ضوریز نے جنت کے چہرے کو تصور کیا اور مسکرانے لگا

جی کر لونگی۔۔۔یقین کسی لال بیگ یا پھر چھپکلی کے قتل کی تیاری کر رہے ہو گے آپ اور وہ بھی مار نہیں سکتے۔۔

جنت نے مزاق اڑایا

ہاہاہا ایسا بلکل نہیں ہے جناب۔۔۔یاد ہے وہ جو ہوٹل میں دو قتل ہوئے تھے۔۔۔جس کا سن کر تم اتنی پریشان ہو گئی تھی ڈر گئی تھی؟

ضوریز نے جنت سے پوچھا

آمم جی یاد ہے اچھی طرح ہنہ اس دن کے بعد سے ہی تو یہ سب مصیبتیں آئیں ہیں۔۔۔

ہاں تو وہ قتل میں نے ہی کیئے تھے جنت۔۔۔

ضوریز نے جنت کو بتایا

اچھا بس زیادہ لمبی لمبی مت چھوڑو۔۔ایک بار لال بیگ مارنے کو کہا تھا وہ تو آپ سے مارا نہیں گیا اور انسانوں کو ماریں گے اچھا اب یہ فضول باتیں چھوڑیں اور بتائیں کب آ رہے ہیں میرے پاس۔۔۔

جنت نے ضوریز کی باتوں کو مزاق میں اڑایا۔۔

دل تو کر رہا ہے ابھی آجاوں مگر مجبوری ہے خیر مجھے تم سے کہنا تھا کے میرا وٹس اپ کا نمبر بدل گیا ہے میں تمہیں وہ سینڈ کر دونگا اب اسی پر رابطا کرنا۔۔

ضوریز نے آخر کار اپنا پرسنل نمبر جنت کو دیا

نمبر کیوں بدل لیا صہیب؟

جنت حیران ہوئی

بس ویسے ہی یہ سم زیادہ ٹھیک تھی خیر تم اپنا خیال رکھنا اور رونا مت۔۔مجھے معلوم ہو جاتا ہے تم جب بھی روتی ہو!

ضوریز کو لگا جنت ابھی بھی رو رہی ہے

آپ آجائیں ایک بار مجھ سے مل لیں پھر وعدہ میں کبھی نہیں رونگی۔۔

جنت نے اپنے آنسو صاف کیئے

پکا وعدہ پھر نہیں روگی؟

ضوریز نے پوچھا

جی پکا وعدہ۔۔۔

ہمم تو پھر آنا پڑے گا ایک بار۔۔۔اچھا ٹھیک ہے میں آونگا کسی دن سرپرائز دونگا تمہیں۔۔بتاو کیا لاوں تمہارے لیئے یہاں سے؟

ضوریز نے نہ چاہتے ہوئے بھی جنت سے وعدہ کر لیا

سچ میں شدت سے انتظار کر رہی ہوں صہیب میں۔۔۔

جنت بہت خوش ہوئی

شششش آہستہ بولو پلیز یہ بات کسی کو بتانا مت ماں کو بھی نہیں۔۔۔میں سرپرائز دونگا اوکے؟

ضوریز نے جنت کو بہلایا

اچھا ٹھیک۔۔اوہ ہاں آپ پوچھ رہے تھے مجھے کیا چاہیئے۔۔۔امم ایسا کریں بہت بڑا سا ٹیڈی بیئر لے آنا مگر ریڈ کلر کا ہونا چاہیئے۔۔۔

جنت نے فرمائیش کی

اوکے میری۔۔۔

ضوریز میری جان کہتا کہتا روک گیا۔۔

اوکے میری جنت میں فون بند کر رہا ہوں اپنا بہت خیال رکھنا۔۔!

ضوریز نے گہرا سانس لے کر فون بند کر دیا اور سوچنے لگا کے وہ کیسے کراچی جائے۔۔۔!

---

ٹھیک ایک ہفتے بعد ضوریز کی فلائٹ تھی وہ صرف ایک بار جنت کو دیکھنا چاہتا تھا اپنی اس بے بسی پر وہ خود بھی حیران تھا۔۔ آخر دونوں بھائی جُڑواں تھے مگر عشق ایک ہی انسان سے ہوا۔۔

ضوریز نے صہیب کے کارڈز سے گھر کی لوکیشن دیکھی اور کراچی جانے کے لیئے رات کی سیٹ بُک کروائی۔۔۔

جنت کے لیئے ریڈ کلر کا ٹیڈی بیئر خریدنے آگیا وہ مختلف دکانوں میں چیزوں کو صرف دیکھ رہا تھا اسکو شوپینگ کرنا بہت مشکل لگا وہ کبھی اسطرح کی شوپس پر نہیں گیا تھا۔۔۔اسے جنت کے لیئے سب کچھ عام سا لگا۔۔۔بہت سی دکانیں دیکھنے کے بعد آخر کار اسے ایک ٹیڈی بیئر پسند آگیا ریڈ کلر کا بڑا سا بیئر جس کے سامنے ایک بڑا سا دل بنا ہوا تھا اس پر بہت خوبصورت سا آئی لو یو مائی لائف لکھا تھا۔۔ضوریز نے یہ ٹیڈی بیئر خرید لیا اور پیک کروالیا۔۔۔

---

دوسرے دن شام ہوتے ہی ضوریز ائیر پورٹ کے لیئے نکل گیا۔۔۔اسکے سامان میں صرف ایک گفٹ پیک تھا

۔۔۔کچھ ہی دیر میں وہ کراچی پہنچ گیا۔۔۔

گھر کے باہر کھڑا ہو کر جائزہ لینے لگا۔۔ دروازے کا لوک ایسا نہیں تھا کے وہ اپنے چاقو سے کھول سکتا اس نے گھوم کر گھر کر چاروں طرف سے گھر دیکھا۔۔۔ اور پچھلی طرف بنی دیوار پر چڑھنے لگا ایک ہاتھ سے جنت کے لیئے لایا ہوا تحفہ سنبھال کر وہ دیوار پر چڑھ کر دوسری طرف کود گیا اندر ایک اور دروازہ تھا۔۔۔ ضوریز نے دروازہ دیکھ کر شکر کیا اور اپنا چاقو نکال کر بنا کوئی آواز کیئے لوک کھول لیا۔۔۔ اندر آ کر گھر کا جائزہ لیا ایک طرف دو کمرے بنے تھے وہ اندازہ لگانے لگا کے جنت کا روم کونسا ہو گا۔۔۔ بہت ہی احتیاط سے اس نے ایک دروازہ کھولا وہاں کوئی بزگ خاتون ہلکے ہلکے خراٹے لے رہی تھیں۔۔ ضوریز سمجھ گیا کے یہ ہقینً دادو ہو نگی وہ انہیں دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا اور دروازہ بند کر کے دوسرے روم کی طرف گیا۔۔۔

اس روم میں جنت بیڈ کے ایک طرف لیٹے گہری نیند میں سو رہی تھی اس کے ایک ہاتھ میں چھوٹا سا کُشن تھا جسے اس نے اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا۔۔ ضوریز کو اس کُشن سے جلن محسوس ہوئی وہ بہت خاموشی سے دروازہ بند کر کے اندر آیا۔۔۔ جنت کے پاس بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔ بہت ہی نرمی سے جنت کے گال کو چھوا اور پھر اس کے ہاتھ سے کُشن نکال لیا۔۔

تم تو سلیپنگ بیوٹی ہو جنت۔۔۔ آئی مس یو سو مچ۔۔۔ کب آئے گا وہ دن جب اس کشن کی جگہ تم مجھے اپنے گلے لگاو گی۔۔ کیا یہ دن آئے گا بھی یا۔۔۔۔

ضوریز سے آگے کچھ سوچا نہ گیا اس نے اپنا سر جھکا اور جنت کے بلکل پاس تحفہ رکھ دیا اور اطمینان سے بیٹھ کر اپنی آنکھوں کی پیاس بُجھانے لگا۔۔۔ کافی دیر بعد اس نے گھڑی دیکھی تو چار بج رہے تھے اس کا دل کیا وہ جنت کو اپنے ہونٹوں سے چھوئے مگر اپنی خواہش پر قابو پا کر ایک گہرا سانس لیا اور بس جنت کے گال کو نرمی سے چھو کر

اسی طرح خاموشی سے واپس چلا گیا۔۔

---

افففف نو بج گئے۔۔۔

جنت نے اُٹھ کر انگڑائی لی

یہ ڈبہ۔۔یہ تو کوئی گفٹ ہے کس نے رکھا یہاں۔۔

جنت کی نظر اپنے پاس پڑے بڑے ڈبے میں پیک گفٹ پر گئی۔۔اس کے اوپر ایک کارڈ لگا تھا جنت نے پہلے وہ کارڈ نکالا اور پڑھنے لگی۔۔

ڈئیر جنت۔۔۔یہ تمہارے لیئے ایک چھوٹا سا تحفہ ہے۔۔۔یقین کرو اس تحفے کے لیئے میں نے پورا اسلام آباد گھوم لیا آئی ہوپ تمہیں پسند آئے گا۔۔میں رات میں آیا تھا تمہیں جی بھر کر دیکھا اور چلا گیا۔۔پلیز اگر ہو سکے تو یہ بات ماں کو مت بتانا وہ غصہ ہو نگی۔۔میں بھی کیا کروں اب میرا دل میرے بس میں نہیں ہے جنت۔۔اتنا بے بس کبھی نہیں ہوا جتنا تمہارے لیئے ہوں۔۔جلد آونگا تمہارے پاس۔۔۔فقط تمہارا۔۔۔عاشق!

جنت نے کارڈ پڑھا مگر اسے عجیب لگا۔۔

صہیب رات کو چُھپ کر کیوں آئے اور وہ مامی کو بتانے سے کیوں منع کر رہے ہیں۔۔۔اور ایسا کیسے ہو گیا کے صہیب رات میرے پاس تھے اور مجھے انکی خوشبو بھی نہیں آئی۔۔۔افففف کیا سوچنے لگ گئی۔۔اندر تو دیکھوں ہے کیا

جنت نے خود سے کہا اور ڈبہ کھولا

واووو۔۔۔۔۔اتنا کیوٹ۔۔۔افففف صہیب آپ کی چوائیس اتنی اچھی کیسے ہو گئی واقعی لگ رہا ہے آپ نے بہت

ڈھونڈ کر لیا ہے یہ افففف کتنا نرم ہے یہ کیوٹ سا۔۔۔

جنت نے بڑے سے ٹیڈی کو اپنے گلے لگایا اور اس کے نرم نرم بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔۔

ارے جنت بی بی اٹھ جاو آج کیا پی کر سوئی ہو۔۔۔

باہر سے عشرت بی بی کی آواز آئی

آرہی ہوں نانو بس اٹھ گئی ہوں۔۔۔

جنت نے جلدی سے اٹھ کر کارڈ دراز میں رکھا اور بیئر کو الماری میں چھپا دیا۔۔۔

---

جنت نے تھینکس بھی نہیں کہا۔۔ ہمم پتا نہیں اسے ملا بھی ہے یا کہیں۔۔۔اوہ اگر ماں کو مل گیا وہ تو بہت ناراض ہو نگی۔۔۔i should call her

ضوریز نے سوچتے ہوئے جنت کو کال کی

ہیلو جنت۔۔۔ تمہیں اپنا گفٹ مل گیا؟

ضوریز نے جلدی سے پوچھا

کیسا گفٹ؟

جنت کو ضوریز کی جلد بازی پر ہنسی آئی اس نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا

صیح بتاو جنت کیا واقعی تمہیں کچھ نہیں ملا۔۔۔

ضوریز کو پریشانی ہوئی

کون دے گا مجھے کچھ۔۔۔ کسی نے آنا تھا کیا؟

جنت نے اپنے ہونٹ دبا کر ہنسی روکی

اوہ کہیں ماں کے ہاتھ تو نہیں لگ گیا تمہارا گفٹ۔۔ نہیں اگر لگا ہوتا تو اب تک انکی کال مجھے آچکی ہوتی۔۔۔ تم جھوٹ بول رہی ہو نہ جنت؟

ضوریز نے جنت کے ہلکا سا ہنسنے سے اندازہ لگایا۔۔

ہاہاہا اللہ صہیب آپ کتنا ڈرنے لگے ہو مامی سے۔۔ مل گیا ہے جناب مگر آپ ایسے کیسے خاموشی سے آگئے اور ہمیں پتا بھی نہیں چلا اور یہ آپ نے دروازہ کیسے کھولا اندر کیسے آئے مجھے اٹھایا کیوں نہیں۔۔

جنت نے ایک ہی سانس میں بہت سے سوال کیئے

آرام سے جنت سانس لے لو ایک ساتھ اتنے سارے سوال۔۔۔ ایکچولی میں رات کو ایک دو بجے کی قریب آیا تھا مجھے سیٹ ہی اتنی رات کی ملی تھی پھر سوچا کے سب کو کیوں ڈسٹرب کروں بس پھر چھپکے سے اندر آگیا کیسے آیا یہ تمہیں کسی دن فُرصت سے بتاونگا۔۔۔ خیر جب تمہارے روم میں آیا تو تم سوتے ہوئے اتنی پیاری لگی کے دل ہی نہیں کیا تمہیں اٹھانے کا۔۔۔ بس تمہیں جی بھر کر دیکھا۔۔ تاکے ایک مہینہ گزر سکے پھر صبح کی فلائٹ تھی اس لیئے چار بجے تک نکل گیا تھا۔۔ اب بتاو کیسا لگا گفٹ؟

ضوریزے تفصیل سے بتایا

بہت بہت بہت پیارا لگا۔۔ صہیب اتنا اچھا کہاں سے لیا آپ کی چوائس تو بہت اچھی ہو گئی ہے۔۔

جنت نے سامنے پڑے ٹیڈی بیئر کو دیکھا

بس جب سے تمہیں دیکھا ہے تب سے دل کرتا ہے اچھی سے اچھی چیز لوں تمہارے لیئے۔۔۔

ضوریز نے پیار سے کہا

اچھا۔۔ شکر ہے آپکو شوپنگ کرنا آئی ورنہ یاد ہے جب ہم شادی کی شوپنگ پر گئے تھے افففف آپکو کچھ لینا ہی نہیں آرہا تھا کتنا تھکا دیا تھا آپ نے مجھے اُس دن۔۔۔

جنت کو وہ دن یاد آنے لگے

آممم اوہ ہاں بس اب پریکٹس ہو گئی ہے۔۔ اور سب ٹھیک ہے گھر میں؟

ضوریز نے بات بدلی

ہمم سب ٹھیک ہی ہیں بس مامی اب خاموش رہنے لگی ہیں پتا نہیں اتنی اداس کیوں رہتی ہیں۔۔ اور نانو تو ہر وقت آپ کو یاد کرتی ہیں کبھی انہیں بھی فون کر لیا کریں۔۔۔

اوہ میں کرونگا فون آج ہی کر لونگا۔۔ تم پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا بس تھوڑا سا وقت اور دو مجھے۔۔۔

ہمم ویسے حیرت ہے مجھے۔۔۔ آپ کل میرے پاس آئے اتنی دیر میرے پاس رہے مگر مجھے پتا بھی نہیں چلا ورنہ میں آپکی خوشبو نیند میں بھی محسوس کر لیتی تھی۔۔۔

جنت نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا

ہمم کیا پتا اب میری خوشبو بدل گئی ہو جس خوشبو کی تم عادی تھی وہ اب بدل گئی ہو۔۔۔

ضوریز نے جواب دیا

کیا مطلب مجھے سمجھ نہیں آئی؟

ارے کچھ نہیں بس اتنا زیادہ مت سوچا کرو ریلکس رہو۔۔۔

ضوریز نے بات بنائی

ہر کوئی مجھے یہ کیوں بولتا ہے کے زیادہ مت سوچو ہنہ۔۔

جنت نے برا مانا

ہاں تو سوچنے کے لیئے جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے اس کی تھوڑی کمی ہے نا آپ میں۔۔۔

ضوریز نے مسکرا کر کہا

ہنہ میں ہی سب کو بیوقوف لگتی ہوں۔۔مجھے نہیں کرنی آپ سے بات۔۔۔

جنت ناراض ہوئی

ہاہاہا ایسے ناراض مت ہو جنت۔۔۔میری جان چلی جائے گی۔۔۔

ضوریز کو جنت پر بہت پیار آیا

اللہ نہ کرے صہیب آئندہ ایسی بات مت کرنا جس دن آپ کو کچھ ہوا اس دن جنت بھی مر جائے گی۔۔۔۔

جنت ایموشنل ہوئی

ضوریز تھوڑی دیر خاموش رہا

کیا ہوا چپ کیوں ہو گئے

آں ہاں کچھ نہیں۔۔آمم میں فون بند کر رہا ہوں اپنا خیال رکھنا جنت اگر میں فون نہ کر سکوں تو پریشان مت ہونا

بس اپنا خیال رکھنا اوکے؟

اچھا مگر پھر بھی آپ میسج ہی کر دیا کریں روز۔۔

جنت اداس ہوئی

ٹھیک ہے میں میسج کر دیا کرونگا۔۔اچھا پھر بات ہو گی ٹیک کیئر!

اوکے اللہ حافظ ٹیک کیئر۔۔

ضوریز نے فون بند کیا اور جنت کو سوچنے لگا

---

ضوریز تم کب تک واپس آو گے وہاں سے؟

آنسہ ضوریز کے لندن جانے کا سن کر پریشان ہوئیں

ماں بس جیسے ہی جنت آزاد ہو گی آئی مین وہ آپ نے کیا کہا تھا جو چار مہینے گھر میں رہنا ہے۔۔

ضوریز وہ لفظ یاد کرنے لگا

عدت کہتے ہیں اسے ضوریز۔۔

آنسہ نے بتایا

جی وہی جیسے ہی وہ ختم ہو گی میں آجاونگا۔۔

ہمم وہ تو تقریباً ایک ہی مہینہ رہ گیا ہے۔۔۔ تم اپنے سب کام ختم کرو اور آجاو میں بہت ڈرتی ہوں اس وقت سے جب جنت کو صہیب کا پتا لگے گا میں اس بچاری کو اکیلے نہیں سنبھال سکوں گی ضوریز مجھے تمہاری ضرورت ہو گی۔۔۔

آنسہ نے اداسی سے کہا

ماں میں آپ سب کے ساتھ ہوں میں جلد آونگا بس آپ پریشان مت ہوں جنت آپ کو اداس دیکھتی ہے تو پریشان ہوتی ہے۔۔۔

ضوریز نے سمجھایا

کیا کروں ضوریز ہر پل صہیب یاد آتا ہے کہیں سکون نہیں ملتا ہر وقت وہ گھر میں چلتا پھرتا نظر آتا ہے۔۔۔بہت یاد آتا ہے وہ مجھے۔۔۔

آنسہ رونے لگیں

ماں پلیز آپ اسطرح مت روئیں۔۔۔میں بھی پریشان رہوں گا۔۔۔پلیز چپ ہو جائیں ماں۔۔۔

ضوریز بھی پریشان ہوا

اچھا تم بس اپنا خیال رکھنا تمہیں کھونے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔۔

آنسہ نے آنسو صاف کیئے

جی ماں آپ میرے لیئے پریشان مت ہوں میں اپنی حفاظت کر سکتا ہوں اچھا ماں آپ سب بھی اپنا خیال رکھنا مجھے اب ائیر پورٹ کے لیئے نکلنا ہے پھر بات ہو گی۔۔

آنسہ نے ضوریز کو بہت سی دعائیں دیں اور فون بند کر

دیا

---

... welcome to london zoraiz

(لندن میں خوش آمدید ضوریز)

جیک نے ضوریز سے ہاتھ ملا کر خوش آمدید کہا

?thanks jack hru

(شکریہ جیک کیسے ہو تم)

ضوریز مسکرا کر ملا

?I am good how's ur flight

(میں اچھا ہوں تمہاری فلائٹ کیسی رہی)

جیک نے پوچھا

!Yeah was good

(ہاں اچھی تھی)

ضوریز نے مسکرا کر جواب دیا

.. Oh man u r smiling u got change

(تم مسکرا رہے ہو تم بدل گئے ہو)

جیک ضوریز کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر حیران ہوا

?Yes i got change.. Anyways is mark ok

(ہاں میں بدل گیا ہوں خیر مارک ٹھیک ہے؟)

ضوریز نے مارک کا پوچھا

Yes he is fine..last week we got news about tigger .. he was caught by

!meer's guard ahaha i feel very pity for him

(ہاں وہ ٹھیک ہے۔۔ پچھلے ہفتے ہمیں ٹائیگر کی خبر ملی۔۔ اسے میر کے گارڈ نے پکڑ لیا ہاہاہا مجھے بہت ترس آتا ہے اس پر!)

جیک نے ٹائیگر کاز کر کیا

Ahah yes he is bastard he was trying to trap me but anyways let it go.. i am so tired i want to sleep!

(ہاہاہاں وہ کمینا ہے۔۔وہ مجھے پھنسانے کی کوشیش کر رہا تھا خیر دفع کرو اسے۔۔میں بہت تھک گیا ہوں سونا چاہتا ہوں!)

ضوریز نے کہا

Okay have some rest then mark will meet u.. Take care

(ٹھیک ہء تھوڑا آرام کر لو پھر مارک ملنے آئے گا)

جیک نے بتایا اور چلا گیا

---

Hello zoraiz i am sure you had good trip in Pakistan!

(ہیلو ضوریز مجھے یقین ہے تم نے پاکستان میں اچھا وقت گزرا ہے)

مارک نے ضوریز کو اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارا کیا

Yes indeed...this was definitely my best trip !

(ہاں بیشک۔۔یہ میرا سب سے اچھا سفر تھا)

ضوریز نے اقرار کیا

as usual i will be ---Good to hear this.. Anyways new year is coming

anounced some new leaders this year.. so there is a good news for you..u

!have replaced tigger's place..now you are leader for Pakistan group

(اچھالگایہ سن کر۔۔۔خیر نیاسال آرہاہے ہمیشہ کی طرح میں کچھ لیڈرز کااعلان کرونگا۔۔تو تمہارے لیئے خوشخبری ہے تم نے ٹائیگر کی جگہ لے لی ہے اب تم لیڈر ہو پاکستان گروپ کے)

مارک نے خوشی سے ضوریز کو بتایا

Oh... Ammmm that's really good.. I am glad to hear but i think i don't

!deserve this

(اوہ امم بہت اچھاہے۔۔میں خوش ہوا سن کر لیکن مجھے نہیں لگتا کے میں اس قابل ہوں)

ضوریز کو گھبراہٹ ہوئی وہ تو یہ سب چھوڑنا چاہتا تھا

! ...the choice i make will never be wrong & Nope your are my choice

(نہیں تم میرا انتخاب ہو اور جو انتخاب میں کروں گا کبھی غلط نہیں ہو گا)

مارک نے سختی سے کہا

?Yes i know but what if i don't want this position

(جی میں جانتاہوں لیکن اگر میں یہ جگہ لینانہ چاہوں تو؟)

ضوریز نے ادب سے پوچھا

?you have no any other choices.. u have to take this position .. R u getting

(تمہارے پاس اور کوئی چارا نہیں۔۔۔تمہیں یہ جگہ لینی ہو گی۔۔سمجھ رہے ہو؟)

مارک نے بہت سخت لہجے میں کہا اور کھڑا ہو گیا اس کے فیصلے پر کوئی اعتراض کرے اُسے یہ پسند نہیں تھا

!Okay it's a great honor for me

(ٹھیک ہے یہ میرے لیئے بہت اعزاز کی بات ہے)

ضوریز نے مشکل سے مسکرا کر کہا۔۔مارک سر ہلاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

ضوریز کو فکر ہونے لگی کے وہ کیسے اپنی آزادی کی بات مارک سے کرے۔۔۔یہاں سے آزادی صرف ایک ہی صورت میں مل سکتی تھی وہ تھی موت اس کے علاوہ آج تک یہاں سے کوئی آزاد نہیں ہوا تھا۔۔۔!

---

دن ہفتوں میں بدلنے لگے۔۔نئے سال کے آغاز میں چند دن ہی باقی رہ گئے تھے مارک نے سب کو نئے سال کی تیاریوں میں لگا دیا۔۔

ضوریز کی پریشانی دن بادن بڑھ رہی تھی وہ کیسے مارک سے بات کرے اسے ڈر تھا اگر اس نے مارک سے بات کی تو وہ غصے میں اس کی فیملی کو نقصان نہ پہنچا دے۔۔۔ضوریز مارک سے بچنے کے لیئے دوسرا راستہ سوچنے لگا۔۔

بس اب ایک ہی راستہ تھا کے وہ مارک کو بتائے بغیر خاموشی سے یہ ملک چھوڑ جائے۔ضوریز کو یہ سب اتنا آسان تو نہیں لگا مگر یہ ناممکن بھی نہیں تھا۔۔۔وہ خاموشی سے اپنا پلان بنانے لگا مگر بظاہر مارک کے ساتھ ہر کام میں آگے آگے تھا۔

---

میں سوچ رہی تھی جنت کی عدت ختم ہو گئی ہے کیوں نا اسے بازار لے جاوں نیا سال آنے والا ہے اپنے لیئے کوئی کپڑے وغیرہ بنوا لے۔۔

آنسہ نے بشیر سے کہا

ہمم بچاری کس کے لیئے کپڑے بنائے گی۔۔۔اس کی زندگی میں اب نیا سال کونسا کوئی خوشی لانے والا ہے۔۔۔

بشیر فسردہ ہوا

ہاں بس اللہ اسے آنے والی زندگی میں صبر دے۔۔میں تو اس لیئے کہہ رہی تھی ماروخ بھی اتنی بار بول چکی ہے کے جنت کو گھر بھیج دو رہنے کے لیئے وہ دونوں بھی اداس ہیں۔۔میں نے سوچا کچھ دن و نہیں رہ لے اس کا بھی دل بہل جائے گا۔۔

آنسہ نے مشوارہ دیا

ہاں بیگم صحیح کہہ رہی ہو بھیج دو اسے۔۔ویسے بھی اُس سے جھوٹ بول بول کر میں نظریں نہیں ملا پاتا۔۔۔تم نے آگے کا کچھ سوچا ہے اب کیا کرنا ہے جنت کو کیسے اور کب اس حقیقت کا بتانا ہے۔۔؟

بشیر نے پریشانی سے پوچھا

کیا بتاوں صہیب کے ابو۔۔میرا تو اپنا دل اس حقیقت کو نہیں مانتا۔۔خیر میں نے سوچا ہے ضوریز آجائے وہ ہی بتائے گا جنت کو۔۔

بیگم ضوریز کیسے سنبھالے گا جنت کو آپ خود سوچیں۔۔۔بے شک ضوریز بے قصور ہے مگر صہیب کی موت کی وجہ کہیں نہ کہیں ضوریز بھی ہے۔۔۔میں تو کہتا ہوں اس حقیقت کو اب اور مت چھپاو تم خود جنت کو بتادو وہ ضوریز سے زیادہ تمہاری بات سنے گی۔۔اُسے پیار سے سمجھاو صہیب تو اب واپس نہیں آسکتا۔۔مگر ضوریز بھی صہیب سے کم نہیں ٹھیک ہے عادتیں مختلف ہیں دونوں کی مگر خون ایک ہے۔۔۔اور مجھے لگتا ہے ضوریز بھی جنت کو پسند کرنے لگا ہے۔۔

بشیر نے آنسہ کو سمجھایا

نہیں بشیر مجھے لگتا ہے ضوریز جنت کے قابل نہیں ہے پتا نہیں کیوں مجھے اس پر شک سا ہونے لگا ہے۔۔وہ بہت غلط کاموں میں ملوث ہے۔۔اس کا تعلق خطرناک لوگوں سے ہے اگر اسکی وجہ سے جنت کو کوئی نقصان ہوا تو۔۔۔

نہیں میرا دل ضوریز کے لیئے نہیں مانتا میں تو ماں ہوں میں نے جنم دیا ہے اسے وہ جیسا بھی ہو میں سینے سے لگالونگی اُسے مگر جنت کو کس بات کی سزا دوں۔۔

آنسہ نے انکار کیا

میری بات کو سمجھو آنسہ۔۔۔ضوریز کا تعلق بے شک خطرناک لوگوں سے ہو مگر اس پر اعتبار کرو۔۔۔ہمیں اسے اس دنیا سے نکالنا ہے۔۔۔اور مجھے یقین ہے ضوریز ایک بہادر بچہ ہے وہ ضرور سب کچھ چھوڑ کر یہاں آئے گا ہمارے پاس اور ہمارا سہارا بنے گا۔۔۔

بشیر نے ایک امید سے بولا

اللہ کرے بشیر ایسا ہی ہو۔۔۔مگر فل حل میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی اگر جنت مانی تو ہی یہ سب ہو گا ورنہ میں جنت سے کوئی زبردستی نہیں کرونگی۔۔

آنسہ نے دوٹوک لہجے میں کہا

ٹھیک ہے جنت پر ہی یہ فیصلہ چھوڑ دو۔۔۔خیر تم کہ رہی تھی شوپنگ پر جانے کا تو چلتے ہیں اس اتوار کو اور پھر اسے ماروخ کے چھوڑ آئیں گے۔۔

ہمم ٹھیک ہے اچھا میں آپ کے لیئے چائے لاتی ہوں۔۔

---

ضوریز اپنا ایک نیا مشن مکمل کر کے اپنے روم میں آیا۔۔۔دو دن سے مسلسل وہ ایک آدمی کو مارنے کے لیئے اسکا پیچھا کر رہا تھا اور آج اسکا کام ختم کر دیا۔۔

تھک کر اُسنے اپنے گلوز اور ہُڈ اتاری گن اور چاقو نکال کر ٹیبل پر رکھے۔۔۔

اپنا لو کر کھول کر صہیب کا موبائل نکالا اور چیک کرنے لگا۔۔۔جنت کے بے شمار میسج آئے ہوئے تھے زیادہ تر اس میں رومینٹک مسیج تھے اور کچھ اداسی بھرے میسج تھے۔۔اب تک ضوریز نے جنت سے صرف میسج پر رابطہ کیا تھا اسکا دل کیا وہ جنت کی آواز سن کر اپنی تھکن اتارے۔۔خود بخود اس کے ہاتھ جنت کے نمبر پر کال ملانے لگے۔۔۔

دوسری ہی بیل پر جنت نے فون اٹھالیا۔۔۔

جی فرمائے کس سے بات کرنی ہے آپکو۔۔۔

جنت نے سنجیدہ آواز میں کہا

میری ایک جنت ہے بہت پیاری اور معصوم سی بلکل ایک پھول کی طرح۔۔۔مجھے اس سے بات کرنی ہے۔۔

ضوریز کو جنت کی آواز سن کر سکون ملا اس نے لیٹتے ہوئے آنکھیں بند کیں۔۔

ہنہ یہاں کوئی پیاری اور معصوم جنت نہیں رہتی شاید آپ نے غلطی سے نمبر ملا دیا ہے۔۔

خوشی تو جنت کو ہوئی تھی کے آخر اتنے دن بعد وہ اسکی آواز سن رہی تھی مگر وہ ناراض بھی تھی

غلطی سے نہیں ملایا جنت صاحبہ۔۔یہ نمبر تو میرے دل میں نقش ہو گیا ہے۔۔۔اور جو یہ نمبر والی ہے نا وہ تو میرے خون میں دوڑنے لگی ہے۔۔

ضوریز تصور میں جنت کا چہرہ لایا

ہنہ پتا نہیں یہ سب ڈیلاگز کہاں سے سیکھ کے آئے ہیں۔پہلے اچھا بھلا میرے پاس ہوتے تھے یوں ڈیلاگز نہیں

مارتے تھے آپ۔۔ مگر اب بس دو تین رمینٹک جملے بول کر سمجھتے ہیں آپ نے اپنا حق ادا کر دیا۔۔

جنت نے منہ بنایا

کیا کروں ڈیئر۔۔۔ ابھی بس میں اتنا ہی حق رکھتا ہوں تم پر جس دن تمارے سب حقوق اپنے نام کروالونگا اس دن دیکھنا میرا رومینس صرف جملوں میں نہیں بلکے عملی طور پر بھی ہو گا۔۔۔۔

ضوریز نے جزبات میں آکر کہا

ہیں ں ں۔۔۔ اب کونسے حقوق اپنے نام کروانے ہیں۔۔ سب کچھ تو کر دیا آپ کے نام۔۔

ضوریز کی بات جنت کے سر سے بات گزر گئی

اوہ وہ مم میرا مطلب تھا کے۔۔۔ امم جیسے ابھی میں پاس نہیں ہوں نا جس دن واپس آ گیا اس دن بتاونگا۔۔ خیر چھوڑو بتاو کیسی ہو۔۔

ضوریز کو اندازہ ہوا وہ کچھ غلط ہی بول گیا اس نے فوراً بات بنائی

ہمم ٹھیک ہوں۔۔ پتا ہے مامی مجھے شوپنگ پر لے کر گئی تھیں کل اور پھر امی کی طرف چھوڑ گئیں کچھ دن یہی رہو نگی ۔۔ افف اتنے دنوں بعد میں گھر سے نکلی۔۔۔ اور آپ اتنا یاد آئے وہ سب شوپس جہاں ہم گئے تھے وہ دیکھتے ہوئے تو مجھے رونا آ گیا۔۔

جنت کی آواز بھیگنے لگی۔۔

تم روئی تھی؟ تم نے وعدہ کیا تھا جنت کے تم نہیں رو گی۔۔ اور تم کیا ابھی بھی رو رہی ہو۔۔؟

ضوریز پریشانی سے اٹھ کر بیٹھا

ہاں کیا کروں مجھے رونا آ رہا ہے صہیب آپ کے بغیر مجھے کچھ اچھا نہیں لگتا۔۔

جنت رونے لگی

پلیز جنت۔۔افففfor God sake رومت۔۔میں پریشان رہوں گا جنت۔۔پلیز زز دیکھو چپ ہو جاو۔۔۔

ضوریز بہت پیار سے اسے چپ کروانے لگا۔۔۔کہیں سے نہیں

لگ رہا تھا یہ شخص ابھی کسی کا اتنی بے دردی سے قتل کر کے آیا ہے

اچھا پھر وعدہ کریں یہ نیا سال میرے ساتھ مناو گے۔۔؟

جنت نے آنسو صاف کیئے

ویسے تم اتنی بھی معصوم نہیں ہو۔۔بہت چلاکی سے اپنے آنسو دیکھا کر مجھ سے ہر بات منوا لیتی ہو۔۔۔

ضوریز مسکرایا

ہاں پہلے تو کبھی آپ نے میرے آنسو نکلنے نہیں دیئے آنسو نکلنے سے پہلے ہی ہر بات مان جاتے تھے۔۔

جنت نے شکوہ کیا

بس یہ دوریاں ختم ہو جائیں پھر دیکھنا ہر ایک خواب پورا کرونگا تمہارا۔۔

فل حال یہ ایک خواب پورا کر دیں بس نیا سال میرے ساتھ منائیں۔۔

آممم آیم سوری جنت میں اتنی جلدی نہیں آسکوں گا۔۔ایکچولی نیو ییئر پارٹی ہے اوفس میں اور پھر بہت سے کام ہوتے ہیں۔۔مگر میں وعدہ کرتا ہوں نیا سال شروع ہونے دو بہت جلد تمہارے پاس آجاونگا۔۔۔

ضوریز نے پیار سے سمجھایا

ایسے بھی کیا کام ہیں آپ کے اوفس میں کے آپ کے بغیر ہو ہی نہیں سکتے۔۔۔

جنت نے اکتا کر کہا

بس تمہیں بتا دیا نہ کے میں کیا کام کرتا ہوں تو تم ڈرنے لگو گی مجھ سے۔۔۔

ضوریز نے اپنا چاقو اٹھا کر دیکھا جس پر خون لگا تھا

جی میں کبھی نہیں ڈروں گی آپ سے۔۔ہاں آپ ڈرتے ہیں مجھ سے۔۔

ہمم یہ تو ہے میں واقعی ڈرتا ہوں تم سے۔۔ خیر یہ بتاو کب تک رہو گی تم یہاں پر؟

زیادہ دن نہیں بس پرسوں یئر ہے ساری فرینڈز پلان بنا رہی ہیں کہیں باہر لنچ کا۔۔۔میرا بھی دل کر رہا ہے جانے کا مگر پتا نہیں مامی جانے دیں یا نہیں۔۔اب وہ مجھے باہر جانے نہیں دیتیں کہتی ہیں جب آپ آئیں گے تب چلی جانا۔۔

جنت اداس ہوئی

کوئی مسئلہ نہیں ہے تم جانا چاہتی ہو تو چلی جاو میں بات کر لوں گا ماں سے۔۔۔ان کی فکر تم مت کرو۔۔

سچ۔۔ٹھیک ہے پھر میں اپنی دوستوں کو بتاتی ہوں۔۔

جنت بچوں کی طرح خوش ہوئی

بعد میں بتا دینا انہیں پہلے مجھ سے باتیں کر لو۔۔

ضوریز کا دل کیا وہ پوری رات اسی طرح باتیں کرتا رہے

کوئی بات رہ گئی ہے کیا جلدی سے کریں پھر بات۔۔

جنت نے ضوریز کو تنگ کیا

ہاں ابھی تو بہت سی باتیں رہ گئی ہیں۔۔مجھے بتاو جنت تمہاری کیا کیا وشیز ہیں؟

اتنی بار تو سب بتا چکی ہوں ایک بار بھی تو پوری نہیں کی میں نہیں بتا رہی اب۔۔۔

جنت نے منہ بنایا

آخری بار بتادو جنت وعدہ کرتا ہوں سب خواہشیں پوری کرونگا۔۔۔

ضوریز نے وعدہ کیا

بس اب لاسٹ ٹائم بتارہی ہوں۔۔ امم ارے ہاں یاد آیا ہم صرف مری سے ہو کر آگئے تھے آپ نے وعدہ کیا تھا مجھے ناران کاغان بھی لے کر جائیں گے مگر آپ اپنے کاموں میں یہ بھول ہی گئے۔۔ اور یہ بھی وعدہ کیا تھا کے ہم لوگ پی سی میں رہیں گے آپ نے وہ بھی وش پوری نہیں کی۔۔۔ بس میرا دل کرتا ہے میں آپ کے ساتھ پاکستان کا ہر خوبصورت حصہ دیکھوں۔۔

یہ تو بہت چھوٹی سی وش ہیں بہت جلد پوری کرونگا بس تم ایک وعدہ کرو مجھ سے۔۔۔

ضوریز بولا

کیسا وعدہ؟؟

تم کبھی مجھ سے نفرت نہیں کرو گی میری بن کر رہو گی ہمیشہ۔۔

ضوریز نے امید سے پوچھا

یہ کیسا سوال ہے صہیب ظاہر ہے میں اب بھی آپکی ہوں اور ہمشہ آپکی رہوں گی۔۔۔ اور جہاں تک محبت کا سوال ہے ہوش سنبھالتے ہی صرف آپکو چاہا ہے۔۔ مر سکتی ہوں نفرت نہیں کر سکتی۔۔۔

جنت جزباتی ہو گئی

ہمم یاد رکھنا اپنا وعدہ جنت۔۔

ضوریز کی بات مکمل ہونے سے پہلے دروازہ بجا

ایک منٹ جنت ہولڈ کرو

ضوریز نے فون کے اسپیکر پر ہاتھ رکھا

یس کم ان

سر۔۔

ضوریز کا خاص نوکر اندر آیا

سر وہ مارک آپکو بلا رہے ہیں جیک لینے آیا ہے آپکو۔۔

نوکر نے سر جھکا کر کہا

اوہ واٹ دا۔۔۔

ضوریز کا دل کیا مارک کو شوٹ کر دے۔۔ اسکا دل تھا وہ جنت سے ساری رات بات کرے۔۔۔

اچھا آرہا ہوں۔۔just 5 mint

ضوریز غصے پر قابو پا کر بولا

جنت۔۔ میں تم سے بعد میں بات کرونگا اپنا خیال رکھنا ٹھیک ہے۔۔

ضوریز نے جلدی سے کہا

کیوں اب کیا ہوا بھلا اس وقت کیا کام ہے آپکو اب تو اوفس کی چھٹی ہو جاتی ہے۔۔۔

جنت نے منہ بنایا

پلیز جنت سمجھنے کی کوشیش کرو میں کل دوبارا کرونگا فون ہمم اب آرام کرو تم ٹیک کیئر۔۔۔

ضوریز نے جلدی سے فون اوف کیا اور باہر چلا گیا

---

?Now what's wrong with Mark.. I mean is everything okay

(اب کیا مسئلہ ہوا ہے مارک کے ساتھ میرا مطلب ہے سب ٹھیک ہے؟)

ضوریز نے اپنے لہجے کو نرم رکھنے کی کوشیش کی اسے اس وقت سخت کوفت ہو رہی تھی

Yes everything is fine.. He just wanted to have a meeting with all the group .leaders

(ہاں سب ٹھیک ہے۔۔بس وہ سب گروپ لیڈر سے ایک میٹنگ کرنا چاہتا ہے۔۔)

جیک نے بتایا

??okay...any news about trigger

اچھا۔۔ٹائیگر کی کوئی خبر آئی؟)

ضوریز نے پوچھا

Yes.. They still kept him... He tried to run away but he couldn't... I asked ! Mark to release him but mark said let him serve his sentence

(ہاں وہ اب تک انکے پاس ہے۔۔۔اس نے کوشیش کی تھی بھاگنے کی مگر بھاگ نہیں سکا۔۔میں نے کہا تھا مارک سے اس چھوڑوا لے مگر مارک نے کہا اسے اپنی سزا کاٹنے دو)

جیک نے بتایا

ہمم اچھا ہے وہ وہی رہے ورنہ میرے ہاتھ سے نہیں بچے گا۔۔

ضوریز منہ ہی منہ میں بولا

? What .. What are you saying

(کیا۔۔کیا کہہ رہے وہ)

جیک نے پوچھا

!oh nothing just forget it

(کچھ نہیں بس چھوڑو)

ضوریز نے بات ختم کی

---

ضوریز میٹنگ سے فارغ ہوا اور اپنے روم میں آ گیا۔۔آرام سے بیٹھ کر آنسہ کو کال کی

کیسی ہیں ماں؟

ضوریز نے پوچھا

میں ٹھیک ہوں بیٹا تم کیسے ہو؟

میں بھی بس ٹھیک ہوں۔۔اور باقی سب بھی ٹھیک ہیں؟

ضوریز نے پوچھا

تمہیں پتا بھی ہے باقی سب میں کون کون ہے؟

آنسہ نے پوچھا

امم جی پتا ہے۔۔بابا ہیں اور۔۔۔وہ دادا دو ہیں نا۔۔۔۔

ضوریز نے پہلی بار آنسہ کے سامنے عشرت بی بی کا ذکر کیا

شکر تمہیں اتنا اندازہ ہے۔۔وہ صہیب کو روز یاد کرتی ہیں جب سے جنت گئی ہے وہ اور اداس ہو گئی ہیں انکی طبیعت بھی آج کل ٹھیک نہیں ہے سمجھ نہیں آتی سب کو کیسے سنبھالوں۔۔۔

آنسہ پریشان ہوئیں

ماں پریشان نہ ہوں بس جلد ہی میں آجاونگا میں نے ساری تیاری کرلی ہے۔۔۔بس چند دن اور۔۔اگر دادو جنت کے لیئے اداس ہیں تو انہیں وہاں بھیج دیں۔۔

ضوریز نے مشورہ دیا

ہمم یہ ہی سوچ رہی تھی میں۔۔کل جاوں گی میں جنت بھی بلا رہی تھی۔۔

آنسہ نے ہامی بھری

ہمم ماں وہ جنت نے اپنی دوستوں کے ساتھ باہر لنچ کا پلان بنایا ہے میرے خیال سے اسے روکیئے گا مت اسکا بہت دل ہے جانے کا۔۔۔

ضوریز مطلب کی بات پر آیا

میں اسے کیوں روکوں گی بیٹا بس ڈر سا لگتا ہے۔۔چلی جائے مگر اس دن نہیں اگلے دن چلی جائے نئے سال والے دن تو بہت رش ہو گا ہے روڈز پر عجیب قسم کی ساری عوام باہر ہوتی ہے۔۔میں اسے سمجھا دونگی وہ اگلے دن کا پلان بنالے۔۔

آنسہ کو اندازہ تھا اس دن نکلنا صحیح نہیں

ہمم ٹھیک ہے ماں آپکی بات سمجھ جائے گی وہ۔۔خیر آپ سب اپنا خیال رکھیں کوئی بھی مسئلہ یا پریشانی ہو مجھے بتایئے گا۔۔۔گڈ بائے۔۔!

ضوریز نے بات ختم کر کے فون رکھا اور صہیب کے فون میں موجود جنت اور صہیب کی تصویریں دیکھنے لگا۔۔

---

مارک نے شاندار پارٹی کا انتظام کیا تھا دنیا بھر کے امیر لوگ اس دعوت میں شامل تھے۔۔۔سب کے سامنے اس نے ضوریز کے لیڈر بننے کا اعلان کیا سب ہی باری باری ضوریز سے مل کر اسے مبارک باد دینے لگے۔۔ضوریز کو اس سب بہت کوفت ہو رہی تھی اس کا دل کیا وہ یہاں سے ابھی بھاگ جائے مگر مجبوری۔۔۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی سب سے مل رہا تھا۔۔۔سب ہی اپنے ہاتھوں میں مہنگی مشروب پکڑے ناچنے میں مصروف ہو گئے ہر طرف میوزک کا شور تھا ضوریز کو گھبراہٹ ہونے لگی۔۔۔

سب نے بہت کوشیش کی کے وہ شراپ پیئے مگر اس نے سختی سے منع کر دیا۔۔۔آہستہ آہستہ رات بیتنے لگی۔۔۔

سب ہی اپنی اپنی لڑکیوں کو لیئے رومز میں جانے لگے مارک بھی نشے میں مدحوش تھا۔۔۔ضوریز نے ایک نظر سب کو دیکھا اور اپنے روم کی طرف چلا گیا۔۔

---

ضوریز کافی تھک گیا تھا اس نے گھڑی پر نظر ڈالی تو چار بج رہے تھے۔۔۔

وہاں تو ابھی صبح ہو گئی ہو گی۔۔

اس نے سوچا اور جنت کو فون کرنے لگا

جنت نے فون اٹھایا

ہیلو۔۔۔۔

جنت کی نیند میں ڈوبی آواز آئی

ابھی تک سو رہی ہو میری نیندیں اڑا کر۔۔

ضوریز نے کہا

ہنہ پوری رات ویٹ کیا کے اب آپ کا فون آئے گا سب نے مجھے وش کیا بس میرے شوہر کو ہی میری یاد نہیں آئی۔۔۔ فون نہ صحیح میسج کر دیتے۔۔۔

جنت بہت ناراض ہوئی

میں کیا کرتا جنت چاہ کر بھی کال نہیں کر سکا ورنہ ایک پل کے لیئے بھی میں تمہیں نہیں بھولا۔۔ خیر تم اگر رات میں نہیں سوئی تو آرام کرو میں بعد میں فون کر لونگا۔۔

ضوریز بھی لیٹ گیا

ہنہ اب جاگ گئی ہوں۔۔۔ اور آج میں بزی ہونگی جناب کیونکے مجھے اپنی دوستوں کے ساتھ جانا ہے۔۔ شکر ہے مامی نے خود ہی اجازت دے دی آپ نے مامی سے کچھ کہا تھا کیا؟

جنت اٹھ کر بیٹھی اور اپنے بال سمیٹنے لگی

ہمم کہا تو تھا۔۔ مگر وہ خود کہ رہی تھیں کے جنت جہاں بھی چاہے چلی جائے بس خیال رکھنا آج بہت رش ہو گا پتا نہیں کیسے کیسے کوگ ہونگے۔۔

ضوریز کو آنسہ کی بات یاد آئی

ارے ہاں مامی بھی یہ ہی کہ رہی تھی اس لیئے پھر ہم نے یہ پلان ماہین کے گھر رکھ لیا وہاں لنچ کریں گے سب ایک ایک ڈش بنا کر لائیں گی مزا آئے گا اتنے مہینوں بعد ملیں گے ہم سب۔۔۔

جنت کافی خوش تھی

ہمم اس مزے میں مجھے مت بھول جانا۔۔جیلسی فیل ہو رہی مجھے تمہاری دوستوں سے۔۔۔مگر خیر تمہاری خوشی کے لیئے برداشت کر لیتا ہوں۔۔

ضوریز کو جنت کا اپنی دوستوں کے لیئے اتنا خوش ہونا پسند نہیں آیا

آپ کب سے جیلس ہونے لگے۔۔۔سب کو جانتے تو ہیں ویسے بھی ماہین کے گھر پر ہے پارٹی۔۔پتا تو ہے آپکو اُسکا میری وجہ سے ہی گھر میں رکھ رہی ہیں پارٹی۔۔

جنت نے بتایا

اچھا کیا پہنوں گی؟اچھا سا تیار ہو کر مجھے اپنی ایک تصویر بھیجنا۔۔

ضوریز کا دل کیا وہ جنت کو دیکھے

جی نہیں اتنا شوق ہے دیکھنے جا تو آ کر دیکھ لینا۔۔

جنت نے نخرے دیکھائے

میں بھی آجاونگا اور پھر تمہیں کہیں نہیں جانے دونگا جتنا ملنا ہے مل لو۔۔جب میں آگیا تو بس صرف میرا حق ہو گا تم پر۔۔۔

ضوریز کافی حساس تھا۔۔۔آخر وہ رشتوں کا ترسا ہوا تھا۔۔

کیا ہو گیا صہیب۔۔آپ اتنے حساس کیسے ہو گئے۔۔۔خیر مجھے پاستا بنانا ہے پھر تیار بھی ہونا میں بعد میں بات کروں آپ سے؟

جنت نے ٹائم دیکھ کر کہا

نہیں ابھی مجھ سے باتیں کرو جنت۔۔پاستا بازار سے بنا بنایا لے جانا۔۔

ضوریز نے ضد کی

کیا ہو گیا صہیب کبھی دو دو دن فون نہیں کرتے اور آج فون رکھ نہیں رہے آپ بہت چینج ہو گئے ہیں سمجھ سے باہر۔۔۔

جنت ضوریز کے رویئے سے حیران ہوئی

ہاہ۔۔۔ تم نہیں سمجھو گی جنت۔۔۔ ایک دن سمجھاونگا تمہیں فرست سے۔۔ خیر اگر واقعی تمہیں کام ہے تو فارغ ہو کر فون کرنا مجھے۔۔

اچھا ناراض تو نہ ہوں۔۔ دراصل پاستا بنانا ہے پھر نہانا ہے تیار ہونا ایک بجے فریا آجائے گی مجھے لینے۔۔۔ اور دس بجنے والے ہیں۔۔۔ اس لیئے کہہ رہی ہوں۔۔

جنت نے پیار سے کہا

اٹس اوکے جنت میں تم سے ناراض نہیں ہو سکتا۔۔ اچھا تم کام کرو اور ہاں تیار ہو کر تصویر ضرور بھیجنا میں انتظار کر رہا ہوں۔۔

اچھا ٹھیک ہے جناب بھیج دونگی۔۔ اچھا پھر بعد میں بات ہو گی۔۔۔ اوکے اللہ حافظ۔۔

جنت فون رکھنے لگی

سنو۔۔

ضوریز نے جلدی سے کہا

جی بولیں۔۔

جنت نے فون ٹھیک سے کان پر لگایا

...Happy new year my life

ضوریز کو یاد آیا کے جس بات کے لیئے فون کیا تھا وہ کہا ہی نہیں

اوہ تو خیال آگیا وش کرنے کا۔۔۔ آپکو بھی

Happppyyy new year my husband

اللہ کرے ایسے بہت سارے نئے سال ہماری زندگی میں آئیں۔۔ آمین

جنت نے دل سے دعا کی

...i love you Jannat i love you more than anything else

ضوریز نے آنکھیں بند کر کے کہا

واہ کیا انگلش بولنے لگے ہو۔۔۔ہاہا۔۔ اچھا زیادہ رومینٹک مت ہو جایئے گا رات میں باتیں کریں گے یہ والی۔۔

اوکے بائے۔۔۔

جنت نے ہنستے ہوئے کہا

اوکے گُڈ بائے ٹیک کیئر۔۔۔

ضوریز نے بھی مسکرا کر فون بند کیا

---

جنت میں تم سے بہت محبت کرنے لگا ہوں۔۔۔ میرے پاس آو میں تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں۔۔

ضوریز کو جنت کا دُھندلا سا عکس نظر آیا

صہیب میں یہاں ہوں تم آو میرے پاس۔۔

جنت نے ہاتھ کا اشارہ کیا

ضوریز آہستہ آہستہ جنت کے پاس آنے لگا۔۔وہ جنت کے بہت پاس آگیا جنت نے آنکھیں بند کیں۔۔ضوریز جنت کے ایک ایک نقش کو دیکھنے لگا۔۔۔

جنت تم بہت حسین ہو۔۔۔اتنے کم عرصے میں تم مجھے بہت عزیز ہو گئی ہو۔۔

ضوریز کی نظریں جنت کی بند پلکوں سے ہوتی ہوئی اس کے کانپتے ہونٹوں پر ٹھہر گئیں۔۔۔ضوریز نے ہاتھ بڑھا کر جنت کے ہونٹ کو نرمی سے چھوا۔۔۔

ضوریز کا سانس تیز ہونے لگا اس نے جنت کے چہرے کو ٹھوری سے پکڑ کر اوپر کیا اور اس کے چہرے پر جھکنے لگا۔۔

صہیب۔۔۔جنت آہستہ سے آواز دی

نہیں جنت میں صہیب نہیں ضوریز ہوں۔۔۔

ضوریز مزید جھکا

جنت نے ایک دم اپنی آنکھیں کھولیں

اور نفرت سے اپنا منہ دوسری طرف کیا

جنت پلیز مجھے قبول کرو۔۔۔

ضوریز کے لہجے میں التجا تھی

نہیں کبھی نہیں دور ہٹو مجھ سے نفرت ہے مجھے تم سے دور ہٹو۔۔

جنت ضوریز کو نوچنے لگی۔۔ضوریز جنت کو پکارتا رہا مگر جنت نے ضوریز کی ایک پکار نہیں سنی اور نفرت سے ضوریز کو نوچتی رہی۔۔

ضوریز جنت کو پکارتا رہا اور جنت صہیب کو۔۔۔ضوریز نے تڑپ کر جنت کو پکڑنا چاہا مگر جنت نے ضوریز کا ہاتھ جھٹکا اور دور ہو گئی۔۔ضوریز نے سر اٹھا کر دیکھا وہاں جنت نہیں تھی ضوریز زور زور سے جنت کو پکارنے لگا۔۔۔

جنت ت ت۔۔۔۔

ضوریز نے گھبرا کر آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر گہرے گہرے سانس لینے لگا۔۔۔ضوریز نے اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا اتنی ٹھنڈ میں بھی وہ پسینے سے نہا گیا تھا۔۔۔ضوریز نے گھڑی دیکھی اور جلدی سے جنت کو فون کرنے لگا۔۔۔بار بار فون کرتا رہا مگر جنت نے نہیں اُٹھایا۔۔۔

افففف جنت پلیززز پک اپ یور فون۔۔۔

ضوریز نے ہمت نہ ہاری اور فون کرتا رہا

کب سے کال کر رہا ہوں جنت اٹھا کیوں نہیں رہی تھی۔۔

آخر کار جنت نے فون اُٹھا لیا

بس وہ سب سے مل رہی تھی پتا ہی نہیں چلا اب ہم واپس جا رہے ہیں نا میں فریا کے ساتھ ہوں وہ ڈراپ کر دے گی۔۔خیر ہے صہیب آپ نے اتنی ساری کالز کی؟

جنت پریشان ہوئی

آں ہاں بس ایسے ہی۔۔۔اچھا دیہان سے جانا اور بتاو سب کیسا رہا مزا آیا۔۔

ضوریز کا دیہان ابھی تک اپنے خواب میں تھا

ہمم بہت مزا۔۔۔

ارے یہ کون ہے فریا کلک کون ہے یہ اسطرح گاڑی کیوں روکوا رہا ہے یہ۔۔

جنت کی گھبرائی ہوئی آواز ضوریز کو سنائی دی

کیا ہوا جنت۔۔سب ٹھیک ہے کون ہے کس کو بول رہی ہو۔۔

ضوریز پریشان ہوا

ہاتھ چھوڑو میرا صہیب پتا نہیں کون۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔

جنت کی آواز اب دور سے آئی

ہیلو جنت کیا ہوا ہیلو جنت۔۔

ضوریز کھڑا ہوا

چھوڑو میری دوست کو۔۔۔۔

اب جنت کی آواز کے بجائے اسکی دوست کی آواز آئی

جنت جنت کیا ہوا کون ہے تم ٹھیک ہو جنت جواب دو۔۔۔افففف ہیلو جنت۔۔ٹاک ٹو می۔۔۔

ضوریز پریشانی سے بولا

صہیب بھائی۔۔

فریا کی گھبرائی ہوئی آواز آئی

کک کون ہو تم جنت کہاں ہے؟؟

ضوریز نے جلدی سے پوچھا

صہیب بھائی جنت کو کوئی آدمی زبردستی اپنے ساتھ لے گیا عجیب سا آدمی تھا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔

فریا نے بہت گھبراتے ہوئے بتایا

واٹ کون تھا اور ایسے کیسے لے گیا۔۔کیسا تھا مجھے بتاو۔۔

پپ پتا نہیں کون تھا بہت عجیب تھا اس کے لمبے اور گھونگرالے بال تھے۔۔۔اس کے ہاتھ میں گن تھی۔۔میں پولیس کو بتاتی ہوں۔۔

فریا نے اپنا فون نکالا

نہیں تم کسی کو مت بتانا میں آرہا ہوں میں جنت کو کچھ نہیں ہونے دونگا۔۔ سمجھی تم کسی کو مت بتانا او کے

ضوریز سمجھ گیا کے یہ ٹائیگر ہے

ضوریز نے فون بند کیا۔۔یقیناً یہ ٹائیگر ہے۔۔شٹ مجھے اسے زندہ چھوڑنا ہی نہیں چاہیئے تھا۔۔۔ضوریز نے غصے سے ہاتھ کا مُکا بنا کر دیوار پر مارا۔۔۔

اوہ کیا کروں مجھے جانا ہو گا۔۔۔مارک کو تو فل حال اپنا ہوش نہیں اوہ جنت میں نہیں رہ سکتا اس کے نغیر

ضوریز کو عجیب گھبراہٹ ہونے لگی کہیں ٹائیگر صہیب کی طرح جنت کو بھی نن نہیں نیور میں جنت کو کچھ نہیں ہونے دونگا۔۔

ضوریز نے جلدی سے دوگنے پیسے دے کر سیٹ بُک کروئی اور روانا ہو گیا۔۔۔

---

جنت کو ہوش آیا تو وہ کسی کمرے میں بند تھی۔۔

آہ۔۔۔جنت کھڑے ہوتے ہوتے بیٹھ گئی اسے کے ہاتھ پاوں بندھے ہوئے تھے۔

کوئی ہے۔۔۔مجھے یہاں سے نکالو۔۔۔ہیلو کوئی ہے۔۔۔امی ی نانو صہیب ب۔۔۔کہاں ہیں آپ لوگ۔۔صہیب آجاو میرے پاس۔۔جنت رونے لگی

دروازہ کھول کر ٹائیگر اندر آیا اپنی گن نکال کر ٹیبل پر رکھی اور ہنسنے لگا۔۔

جنت نے گھبرا کر اسے دیکھا اور اپنے آپ میں سمٹنے لگی

کک کون ہو تم۔۔۔ مم مجھے کک کیوں یہاں لائے ہو۔۔۔

جنت نے ہکلاتے ہوئے کہا

ہاہاہا میری بلبل تم تو بہت معصوم ہو چھوٹی سی پیاری سی جب ہی تو وہ سالا بھی تم پر فدا ہو گیا۔۔ کیا مست چیز ہو تم۔

۔۔

ٹائیگر جنت نے قریب بیٹھ گیا

د د دور رہو مجھ سے۔۔ مم میں نن نہیں جانتی تم تمہیں کک کون ہو تم۔۔

جنت کا ڈر کے مارے سانس اٹکنے لگا

ہائے میری بلبل۔۔۔ مجھ سے زیادہ خطرناک تو وہ ضوریز ہے اس کے پاس تو تم آرام سے چلی جاتی ہو۔۔

ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر جنت کے بال ہٹائے

دور ہٹو مم مجھ سے مم میں نہیں جانتی کک کسی ضو ضوریز کو۔۔۔ تت تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔۔

جنت کھسک کر پیچھے ہوئی

ہاہاہاہاہا مجھے غلط فہمی نہیں ہوئی چڑیا۔۔۔ تمہیں بہت بڑا دھوکا ہوا ہے ہاہاہا خیر ایسے مزا نہیں آئے گا تمہارے

دیوانے کو بھی بولا لیتے ہیں وہ خود تمہیں اپنے منہ سے بتائے گا کے وہ کون ہے۔۔۔ یہ سنو!

ٹائیگر نے اپنا فون نکال کر ضوریز کو ملایا اور لاوڈ اسپیکر اون کیا

ضوریز نے فوراً فون اٹھایا

you son of bi** how dare you.. I will kill you tigger trust me

(تم کت** کے بچے تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا)

ضوریز نے فون اٹھاتے ہی ٹائیگر کو گالیاں دینا شروع کی

ہاہاہاہا مجھے معلوم تھا تم اب تک کراچی آ چکے ہو گے۔۔ڈونٹ وری میرے پارٹنر تمہاری سو کالڈ بیوی میرے پاس محفوظ ہے آخر اتنا عرصہ ایک ساتھ کام کیا ہے ہم نے اتنا خیال تو کرو نگا میں تمہارا۔۔ویسے مبارک ہو میری جگہ لیڈر بن گئے تم۔۔۔

ٹائیگر نے جلتے ہوئے کہا جنت نے یقینی سے ضوریز کی آواز سنی جو اس وقت کہیں سے صہیب نہیں لگ رہا تھا

اوہ ٹائیگر مجھے لیڈر زبننے میں کوئی دلچسپی نہیں بس اس معصوم کو چھوڑ دو۔۔بتاو کہاں ہو تم مم میں وعدہ کرتا ہوں تمہاری جگہ نہیں لونگا بس اسے کچھ مت کہنا۔۔

ضوریز نے بہت مشکل سے اپنے لہجے کو نرم کیا

ہاہاہا تم کل کے بچے ہو بیٹا تم میری جگہ لے بھی نہیں سکتے۔۔۔چلو خیر آجاو یہاں تمہاری بُلبل بہت ڈرپوک ہے آکر اسے اپنی حقیقت کا خود سے بتادو۔۔

ٹائیگر نے اپنی گن اٹھا کر اس پر پھوک ماری

مم میں آرہا ہوں تم مجھے بتاو کہا ہو۔۔

ضوریز نے جلدی سے کہا

ٹائیگر نے فون بند کیا اور ایڈریس بھیج دیا

اب دیکھنا یہ یہاں آئے گا اور اس کا کام تمام۔۔اور ہاں تم میری بلبل آج سے تم میرے ساتھ رہو گی میری خادمہ

بن کر۔۔

ٹائیگر نے اپنے ہاتھ میں پکڑی گن جنت کی گال پر پھیری

پپ پلیززز مم مجھے جانے دو مم مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کک کیا ہو رہا ہے کک کون ہو تم خدا کک کے لیئے۔۔

جنت نے روتے ہوئے کہا

سب سمجھ آئے گا سب کچھ سمجھ آئے گا بس اسے یہاں آنے دو۔۔۔ تم انتظار کرو میں زرا اس کے استقبال کا انتظام کر لوں۔۔

ٹائیگر نے جنت پر تفصیلی نظر ڈالی اور اپنی گن لیئے باہر نکل گیا۔۔

---

ضوریز نے اپنا چاقو اور گن چھپائی اور جلدی سے ٹائیگر کی بھیجی ہوئی لوکیشن پر چلا گیا

ٹائیگر۔۔۔ کہاں ہو تم میں آگیا ہوں سامنے آو۔۔

ضوریز ایک ٹوٹے پھوٹے گھر میں داخل ہوا

Welcome Welcome my buddy!

ٹائیگر نے تالیاں بجا کر ضوریز کو خوش آمدید کہا

جنت کہاں ہے ٹائیگر۔۔

ضوریز نے گہرا سانس لے کر پوچھا

بتاتا ہوں اتنی جلدی کیا ہے پہلے اپنا چاقو اور گن میرے حوالے کرو۔۔

ٹائیگر نے اپنی گن نکال کر ضوریز کی طرف کی

اوکے میں کرتا ہوں۔۔میں تمہیں یہاں کوئی نقصان پہنچانے نہیں آیا۔۔

ضوریز نے احتیاط سے اپنا چاقو اور گن نکال کر ٹائیگر کی طرف اُچھالے

اوکے گُڈ۔۔اب آو اندر وہ چڑیا مجھ سے ڈر رہی ہے بہت۔۔۔واہ کیا چیز ہے یار جب ہی تو تمہاری بھی نیت خراب ہو گئی میں سمجھ سکتا ہوں آو دونوں بھائی مل کر اس چڑیا کا خیال رکھیں گے۔۔

ٹائیگر نے گن ضوریز کے سر پر رکھی اور اسے لے کر چلنے لگا۔۔ضوریز نے غصے سے اپنے ہاتھ بند کر کے ٹائیگر کی بات برداشت کی اور گہرا سانس لے کر چلنے لگا

ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اپنی ٹانگ سے دروازہ کھولا

ضوریز کی نظر نیچے بیٹھی ہوئی جنت پر پڑی

جنت۔۔

ضوریز تڑپ کر اسکی طرف لپکا

نہ نہ۔۔۔نو۔۔۔ابھی پیچھے رہو ابھی تو بہت کچھ باقی ہے۔۔

ٹائیگر نے جلدی سے آگے ہو کر ضوریز کے سینے پر اپنی گن رکھی

صہیب یہ کون ہے۔۔۔صہیب مم مجھے یہاں سے لے جائیں۔۔

رو رو کر جنت کی آنکھیں سوجھ چکی تھیں۔۔ضوریز نے جنت کو اس حال میں دیکھ کر دکھ سے آنکھیں بند کیں

ارے بلبل کتنی بار کہا ہے یہ تمہارا صہیب نہیں ہمارا ضوریز ہے۔۔ضوریز بلیک گینگ کا نیو لیڈر۔۔۔ایک بہت بڑا اور خطرناک قاتل۔۔جس نے تمہارے صہیب کا بھی قتل کیا اور تمہیں آج تک دھوکے میں رکھا ہے کیوں ضوریز بتاو نہ اپنی سو کالڈ بیوی کو تم اس کے شوہر نہیں بلکے اس کے شوہر کے جُڑواں بھائی ہو۔۔۔

ٹائیگر نے گویا جنت کے سر پر بم پھوڑا جنت پھٹی پھٹی نظروں سے ضوریز کو دیکھنے لگی

یی یہ کک کیا کہ رہا ہے صص صہیب۔۔تت تم صہیب ہو نا یہ جھوٹ بب بول رہا ہے نا؟

جنت نے بے یقینی سے پوچھا

ضوریز نے اپنا سر جھکا کر نہیں میں ہلایا

جنت مم میں صہیب نہیں ہوں مگر میں نے صہیب کو نہیں مارا یہ جھوٹ بول رہا ہے مجھ پر یقین کرو میں تمہیں سب سچ بتاتا ہوں۔۔۔

ضوریز کو سمجھ نہیں آتی وہ کیسے جنت کو اپنی حقیقت کا بتائے

ہاہاہا اس نے تمہیں سچ بتانا ہوتا تو بہت پہلے بتا دیتا یہ دیکھو تمہارا صہیب۔۔اس نے صہیب کو مار دیا یہ ایک قاتل ہے لندن کے بہت بڑے گینگ کا آدمی ہے یہ دیکھو تمہارا صہیب مر گیا ہے کب کا۔۔۔

ٹائیگر نے ایک ہاتھ سے اپنے موبائل میں لی گئیں صہیب کی خون میں لت پت لاش کی تصویر دیکھائی۔۔

جنت نے ایک نظر تصویر کو دیکھا اور اسے سب یاد آنے لگا۔۔ضوریز کا بار بار قتل کرنے کا بتانا۔۔اسکا بدلہ ہوا روئیہ۔۔آنسہ کا اسے باہر جانے سے روکنا۔۔۔

صہیب۔۔۔

جنت نے تکلیف سے آنکھیں بند کیں

جنت پلیز سنبھالو خود کو میں نے صہیب کو نہیں مارا اس نے مارا ہے یہ گھٹیا انسان جھوٹ بول رہا ہے جنت۔۔۔پلیز ز سنبھالو خود کو۔۔

ضوریز نے جنت کو دیکھا جو اپنے بندھے ہوئے ہاتھوں کو دل پر رکھے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔

آہ صہیب۔۔۔میں اس بغیر کیسے زندہ۔۔۔ہاہ مجھے محسوس ہی نہ ہوا آ آ آپ سس سب نن نے مم۔۔

جنت کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔۔ضوریز تڑپ کر جنت کی طرف آنے لگا ٹائیگر نے جلدی سے فائیر کیا جو سیدھا ضوریز کے بازو پر لگا۔۔ضوریز نے درد سے اپنا بازو پکڑ لیا۔۔۔۔

نہیں میری جان اب اس بلبل پر صرف میرا حق ہے میں رکھوں گا سے اپنے پاس۔۔

ٹائیگر نے بے ہوش پڑی جنت کو سیدھا کیا

واہ شی از ویری پریٹی۔۔۔

ٹائیگر نے ہوس بھری نظروں سے جنت کو دیکھا

ضوریز نے اپنے بازو کو چھوڑا اور سامنے پڑی نوکیلی روڈ کو جلدی سے اٹھایا اپنے درد کی پرواہ کیئے بغیر ٹائیگر کے سر پر زور سے دے ماری۔۔ٹائیگر جو جنت کے جسم کا ایکسرے کر رہا تھا اس حملے سے کراہ اٹھا درد کی شدت سے اس کی گن ہاتھ سے گر گئی اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کو پکڑا۔۔ضوریز دیوانوں کی طرح اس روڈ سے ٹائیگر کو مارنے لگا

...How dare you to touch her You bastard i will kill you

میرے بھائی کو تم نے مارا منع بھی کیا تھا نہیں چھوڑوں گا اب تمہیں۔۔

ضوریز اپنے بازو سے نکلنے والے خون کو بھولائے ٹائیگر کے سر کو کُچل رہا تھا پورا فرش ٹائیگر کے خون سے بھر گیا۔۔

ٹائیگر کی ٹانگیں درد سے کانپنے لگیں۔۔

مجھے اسی دن تمہیں مار دینا چاہیئے تھا میرے بھائی کو ملنے سے پہلے ہی مجھ سے دور کر دیا۔۔نہیں چھوڑوں گا اب۔۔

ضوریز کے سر پر خون سوار ہونے لگا ٹائیگر اب بے جان ہو گیا تھا اس کا پورا سر کھل چکا تھا۔۔ضوریز نے تھک کر

روڈ دور پھینکی۔۔۔اپنے بازو سے نکلتے خون کو روکا۔۔۔پھر جنت کا خیال آنے پر ایک دم پیچھے مڑ کر جنت کو دیکھا جنت کی آنکھیں بند تھیں وہ لڑکھڑاتے ہوئے اٹھا اور جنت کے پاس پنجوں کے بل بیٹھ کر اسکے ہاتھ پاوں کھولے۔

۔

جنت۔۔۔جنت پلیززز آنکھیں کھولو۔۔۔

ضوریز نے جنت کو اپنی بانہوں میں لیا اس کے چہرے کے پاس آکر سانس کو محسوس کیا۔۔جنت کا سانس چل رہا تھا ضوریز کو اطمینان ہوا۔۔۔جنت پلیززز مجھ سے دور مت جانا۔۔اپنے درد کی پرواکیئے بغیر اس نے جنت کو اپنے بازوں میں اٹھالیا۔۔درد کی شدت سے ضوریز دوبارہ فرش پر بیٹھ گیا

آہہہ۔۔۔

ضوریز درد سے کراہ کر رہ گیا۔۔ہمت کرتے ہوئے دوبارا کھڑا ہوا اور مشکل سے چلتا ہوا باہر گاڑی کی طرف آیا۔۔ جنت کو احتیاط سے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لٹایا اور خود کانپتے ہاتھوں سے گاڑی چلانے لا گا۔۔۔

---

ضوریز جنت کو اپنے بازوں میں اٹھائے بہت مشکل سے اپنے قدم جماتا ہوا ہوسپٹل میں داخل ہوا اس کا اپنا خون بہت زیادہ بہ گیا تھا جس کی وجہ سے اسکی آنکھوں کے آگے بار بار اندھیرا آرہا تھا مگر وہ ہر ممکن کوشیش کر کے خود پر قابو کرتے ہوئے جنت کو اٹھائے ہوئے تھا۔۔

ڈاکٹر۔چیک ہر ہری اپ۔۔۔پلیز۔۔۔

ضوریز نے ایک لیڈی کو لیب کوٹ پہنے دیکھا تو اسکی طرف لپکا۔۔۔

سب لوگ ضوریز کو خوفزدہ نظروں سے دیکھنے لگے۔۔

ڈاکٹر نے ایک نظر جنت کو دیکھا اور پھر ضوریز کے بازو سے بہتے خون کو دیکھ کر بولی

آیم سوری یہ پولیس کیس ہے میں اسطرح چیک نہیں کر سکتی۔۔۔

ضوریز کو شدید غصہ آیا اس نے جنت کو سامنے لگے بینچ پر لا لیٹایا اور واپس مُڑا

اگر ابھی میں آپکی جان لے لوں تو پولیس ضرور آئے گی مگر آپکی لاش اُٹھانے۔۔ سمجھی۔۔۔ناوہری اپ۔۔۔

ضوریز نے اپنی گن پینٹ کی جیب سے نکال کر غصے سے ڈاکٹر کو جنت کی طرف جانے کا اشارہ کیا

مم مگر یہ سب ہوا کیسے آ آپ۔۔

! check her quickly & ..Just keep quite

ضوریز نے اپنے ایک ہاتھ سے بازو کو پکڑا۔۔ڈاکٹر نے جلدی سے کچھ نرسز کو بولایا۔۔کچھ نرسز نے جنت کو اٹھا کر اسٹریچر پر لیٹایا اور ایمرجنسی میں لے گئے۔۔

ضوریز بھی ہمت کرتا ہوا اٹھا اور ایک وارڈ بوائے کے پاس گیا

سنو میرے گولی لگی اسے نکالو۔۔۔وہ لڑکی میری کزن ہے۔۔۔ آہ۔۔۔اسے کچھ نہیں ہونا چاہیئے۔۔

ضوریز گہرے گہرے سانس لے کر بولنے لگا

آپ یہاں بیٹھیں میں ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں۔۔۔

اس لڑکے کو ضوریز کی حالت پر ترس آیا وہ فوراً باہر گیا

ضوریز نے لیٹتے ہوئے فون نکالا اور بشیر کا نمبر ملایا

بابا۔۔۔جلدی سے۔۔جینرل ہوسپٹل آجائیں۔۔جنت بے ہوش ہے اور مم میں آپ بس جج جلدی آجائیں۔۔۔

۔

ضوریز کے ہاتھ سے موبائل گر گیا اور اسکی آنکھیں بند ہونے لگیں

ڈاکٹر اسے گولی لگی ہے پلیز اسے چیک کریں۔۔

ضوریز کو اسی لڑکے کی آواز آئی

ہیلو کیا آپ مجھے سن سکتے ہیں؟ جاو جلدی سے میرا بوکس لے کر آو۔۔

اب ڈاکٹر ضوریز کے اوپر جھک کر اسے ہلا رہا تھا۔۔ضوریز نے اپنی بند ہوتی آنکھوں سے ڈاکٹر کو دیکھا

وہ جج جنت۔۔۔اسے بب بچا

ضوریز کی آنکھیں بند ہوئیں اور اپنی بات مکمل کرنے سے پہلے ہی وہ بے ہوش ہو گیا

---

ڈاکٹر میری بچی ٹھیک تو ہے کیا ہوا ہے اسے؟

ماروخ جلدی سے اٹھ کر ڈاکٹر کے پاس آئیں

دیکھیں آپکی بیٹی ابھی گہرے صدمے میں ہے۔۔اور انکا بلڈ پریشر بھی بہت لو ہے۔۔وہ ہوش میں بھی نہیں آرہیں۔۔اس لیئے ابھی ہم کچھ کہ نہیں سکتے آپ دعا کریں۔۔ویسے جو انکو یہاں لایا تھا وہ کون ہیں؟

ڈاکٹر نے بہت پروفیشنل انداز میں پوچھا

وہ میرا داماد ہے شوہر ہے اسکا۔۔۔

ماروخ ابھی تک حقیقت سے لاعلم تھیں

ہمم انکے پاس گن تھی انہوں نے ہماری ڈاکٹر کو دھمکی بھی دی تھی مارنے کی۔۔۔یہ کوئی پروفیشنل طریقہ نہیں ہے مگر آپ لوگ کافی شریف لگتے ہیں اس لیئے میں نے اب تک پولیس کو خبر نہیں دی۔۔

بہت معافی چاہتے ہیں ڈاکٹر میرا بچہ بہت چاہتا ہے جنت کو بس اسی لیئے زرا ڈر گیا تھا اسے جو سمجھ آیا ہو گا اس نے وہ کیا میں معافی مانگتا ہوں اسکی طرف سے۔۔

بشیر نے ڈاکٹر نے آگے اپنے ہاتھ جوڑے

نہیں اس سب کی ضرورت نہیں میں سمجھ گیا تھا جس طرح وہ اس لڑکی کی فکر کر رہا تھا مگر اس کے بازو پر گولی کیسے لگی اس بات کی تحقیق تو پولیس ہی کرے گی۔۔ فل حال میں نے اپنے اسٹاف کو منع کر دیا ہے پولیس کو نہ بتائیں باقی اگر آپ لوگ چاہیں تو پولیس کو اپنا بیان دے سکتے ہیں۔۔

ڈاکٹر نے پوچھا

نن نہیں ڈاکٹر صاحب بس ہماری تو کوئی زاتی دشمنی نہیں ہے میرا بچہ ہوش میں آجائے پھر ہی ہمیں حقیقت کا علم ہو گا آپ کے تعاون کا بہت شکریہ۔۔۔

بشیر نے تھوڑا جھک کر شکریہ کیا

اٹس اوکے میں چیک کرتا ہوں آپ کے بیٹے کو اب تک ہوش میں آجانا چاہیئے تھا۔۔۔

جی ڈاکٹر بہت مہربانی۔۔

ڈاکٹر وہاں سے چلا گیا

بھائی یہ ڈاکٹر کیا کہہ رہا تھا پولیس؟؟۔۔۔اور صہیب کے ہاتھ میں گن کہاں سے آئی۔۔اسے گولی لگی ہے مگر کیسے۔۔۔بھائی کیا ہوا مجھے بتائیں۔۔

ماروخ نے بہت حیران ہو کر پوچھا

پلیز زماروخ مجھے خود ابھی کچھ نہیں پتا۔۔تم بس ابھی دعا کرو۔۔

بشیر نے ماروخ کی مزید کوئی بات نہیں سنی اور وہاں سے چلا گیا

---

ہیلو ینگ میں اب کیسا فیل کر رہے ہو؟

ڈاکٹر نے تھوڑا جھک کر ضوریز کو چیک کیا

یس آئم فائین۔۔۔جنت وہ کیسی ہے۔۔؟

ضوریز نے سب سے پہلے جنت کا پوچھا

وہ اسٹیبل ہیں مگر ابھی ہوش میں نہیں آئی امید ہے کے تھوڑی دیر تک ہوش میں آجائیں گی۔۔آپ کافی بہادر ہیں بہت زیادہ خون بہہ گیا تھا اس کے باوجود آپ نے ہمت نہیں ہاری بہت اچھے ٹائم پر آپ انہیں ہوسپٹل لے آئے ورنہ ہو سکتا ہے کوئی بہت بڑا نقصان ہو جاتا۔۔

ڈاکٹر واقعی ضوریز کی ہمت دیکھ کر متاثر ہوا تھا

ہمم کیا میں جنت سے مل سکتا ہوں؟

ضوریز نے آنکھیں بند کر کے کہا

جی ضرور مگر فل حال آپ کے ڈرپ لگی ہوئی ہے یہ ختم ہو جائے پھر آپ جا سکتے ہیں۔۔بس دو دن بعد اپنی پٹی چینج کروانے آجایئے گا۔۔

ڈاکٹر نے بتایا۔۔ضوریز نے سر ہلا کر ہاں میں جواب دیا

میری ماں کو بلا دیں ڈاکٹر مجھے ملنا ہے ان سے۔۔۔

ضوریز نے ڈاکٹر کی طرف دیکھا

اوکے۔۔رشید جاوانکی فیملی کو بلالاو۔۔۔اوکے ینگ میں ٹیک کیئر۔۔

ڈاکٹر نے اپنے اسسٹینٹ کو بولا اور ضوریز کا کندھا تھپتھپا کر باہر چلا گیا

---

ماں جنت کیسی ہے۔۔۔

ضوریز کے لہجے میں ایک درد تھا

ڈاکٹر نے ابھی بتایا ہے وہ اب ٹھیک ہے۔۔۔ضوریز مگر یہ سب کیسے ہوا کس نے کیا مجھے بتاو۔۔۔

آنسہ نے پریشانی سے پوچھا

بس ماں میرے ایک دشمن نے کیا یہ سب مگر آپ فکر نہ کریں میں نے اسے ختم کر دیا۔۔۔

ضوریز نے اطمینان سے بتایا

کک کیا مطلب ختم کر دیا کون تھا وہ اور کیا دشمنی تھی اسکی تم سے۔۔۔

آنسہ گھبرائیں

ماں جس گینگ کا میں حصہ ہوں وہ بھی اسی گینگ کا حصہ تھا جیلس تھا وہ مجھ سے اسی نے صہیب کو۔۔۔

ضوریز بتاتے بتاتے ایک دم چپ ہو گیا

اس نے صہیب کو کیا۔۔۔؟

آنسہ نے سختی سے پوچھا

اسی نے صہیب کو قتل کیا تھا۔۔۔

ضوریز نے بہت مشکل سے بتایا

کک کیا۔۔۔اوہ تت تم نے اسے قتل کر دیا۔۔۔ضوریز تم نے خود ک کیوں مارا اسے تت تمہیں پولیس کو بتانا چاہیئے تھا اسی وقت۔۔

آنسہ نے حیریت سے کہا

ہنہ ماں یہ کوئی چھوٹا موٹا گینگ نہیں ہے ان کا پولیس کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔۔۔آپ نہیں سمجھیں گی۔۔۔اس کا خاتمہ تو میں اسی دن کر دیتا جس دن اس نے صہیب کو مارا تھا۔۔۔۔مگر مجھے ڈر تھا اگر اسے مار دیتا تو پورا گینگ میرے خلاف ہو جاتا پھر وہ خود ہی پکڑا گیا مجھے لگا وہ لوگ اسے مار دینگے مگر وہ بھاگ نکلا غلطی میری ہے مجھے اسے چھوڑنا ہی نہیں چاہیئے تھا۔۔۔۔اس کمینے نے جنت کو سب بتا دیا افف جنت سمجھتی ہے کے میں صہیب کا قاتل ہوں اب وہ مجھ سے نفرت کرے گی ماں۔۔۔

ضوریز نے افسوس سے آنکھیں بند کیں

اوہ خدایا ضوریز یہ سب کیا ہو گیا۔۔جس بات کا مجھے ڈر تھا وہی ہوا۔۔یا اللہ۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی مجھے سیدھی طرح بتاو کیا تمہاری اور جنت کی جان خطرے میں ہے؟

آنسہ نے گھبرا کر پوچھا

ہاں شاید۔۔۔بلکے یقین ًٹائیگر نے جنت کی تصویریں مارک کو بھیج دی ہو نگی۔۔۔افف میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے ماں مجھے پین کلر لا دیں۔۔۔

ضوریز نے اپنے ایک ہاتھ سے سر دبایا

آآ اچھا میں لا دیتی ہوں مگر رر۔۔۔ضوریز تمہاری بات سن کے میرا دل بیٹھ رہا ہے۔۔۔تم ایسے خطرناک لوگوں میں سے ہو اگر انہوں نے جنت کو کوئی۔۔۔

نہیں ماں جب تک میں زندہ ہوں جنت پر کوئی آنچ نہیں آنے دونگا۔۔۔

ضوریز نے آنسہ کی بات کاٹتے ہوئے کہا

اچھا اللہ کرے خیر میں ڈاکٹر کو بلاتی ہوں کوئی پین کلر دے۔۔

آنسہ باہر چلی گئی

---

صہیب۔۔۔امی ی ی۔۔صص صہیب ب ب۔۔۔

جنت کی آنکھیں بند تھیں مگر وہ آہستہ آہستہ منہ ہی منہ میں بُڑبُڑا رہی تھی

جنت بیٹا۔۔۔بھائی دیکھیں جنت کو ہوش آرہا ہے۔۔جنت آنکھیں کھولو میری جان۔۔تمہاری ماں تمہارے پاس ہے۔۔۔

ماروخ جنت پر جھک کر اس کے چہرے پر ہاتھ رکھے بولنے لگی۔۔۔

مم میں ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں۔۔

بشیر تیزی سے ڈاکٹر کو بولانے گیا

تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر روم میں آیا اور جنت کو چیک کیا وہ اب بھی بار بار صہیب کو پکار رہی تھی۔۔۔

یہ ہوش میں آرہی ہیں آپ لوگ پلیز باہر جائیں تاکے ہم آرام سے چیک اپ کر لیں۔۔

ماروخ بار بار بے چینی سے جنت کے پاس آرہی تھی جسکی وجہ سے ڈاکٹر ٹھیک سے چیک اپ نہیں کر پا رہا تھا نرس نے نرمی سے ماروخ اور بشیر کو سمجھا کر باہر بھیجا ڈاکٹر جنت کا چیک اپ کرنے لگے۔۔۔

---

امی ی ی صہیب۔۔ صہیب کہاں ہے وہ ایسے مجھے چھوڑ کر کیسے جاسکتے ہیں۔۔۔ میں نہیں جی سکتی ان کے بغیر۔۔

جنت رو رو کر بول رہی تھی

بس میری جان صہیب اب ٹھیک ہے اسے بولایا ہے وہ آتا ہو گا تم سے ملنے۔۔

ماروخ اس بات سے بے خبر کے وہ صہیب نہیں ضوریز ہے جنت کو تسلی دینے لگیں

جنت نے اپنا سر ماروخ کے سینے سے اٹھا کر سامنے دیکھا تو بشیر اور آنسہ خاموش مگر شرمندہ شرمندہ سے کھڑے تھے۔۔

امی ی ی یہ یہاں کیوں ہیں مجھے ان سے نہیں ملنا یہ دھوکے باز ہیں۔۔ امی انہیں یہاں سے بھیج دیں۔۔

جنت بیٹا یہ کیا کہ رہی ہو یہ تمہاری مامی ہیں ایسا کیوں بول رہی ہو انکے لیئے۔۔۔

ماروخ کو لگا شاید دوائیوں کا اثر ہے

نہیں امی یہ میری کچھ نہیں لگتیں انہوں نے جھوٹ بولا مجھ سے۔۔۔ کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا میں نے تو آپکو اپنی ماں سمجھا تھا۔۔۔

جنت شدت سے رونے لگی

بیٹا ہمیں معاف کر دو۔۔ مگر یقین کرو ہمارا ہم نے یہ سب تمہاری بہتری کے لیئے کیا ہم مجبور تھے۔۔۔

آنسہ جنت کے پاس آنے لگیں

نہیں میرے پاس مت آیئے گا مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سنی اب۔۔ بہت پاگل بن گئی میں اب مزید نہیں۔۔۔

جنت نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں روکا

یہ کس طرح بات کر رہی ہو تم اپنی مامی سے۔۔۔ آخر مجھے بھی کوئی بتائے کے ہوا کیا ہے؟

ماروخ نے باری باری سب کو دیکھا

امی ی ی۔۔ مم میرا صص صہیب ب بب

اس سے پہلے جنت کچھ بتاتی ضوریز کمرے میں داخل ہوا

وہ دیکھو صہیب بھی آگیا شکر بیٹا تم آگئے ورنہ جنت عجیب بہکی بہکی باتیں کر رہی تھی۔۔

ماروخ نے ضوریز کی طرف دیکھ کر کہا

نہیں امی یہ انسان صہیب نہیں ہے۔۔۔ یہ اُسکا قاتل ہے۔۔ اسکا جُڑواں بھائی۔۔ ضوریززززز۔۔۔ اسکی وجہ سے آج میں اس حال میں ہوں۔۔ کیوں آئے ہو تم یہاں نکل جاو یہاں سے۔۔۔

جنت زور زور سے چلانے لگی

جنت یہ کیا کہ رہی ہو۔۔ بب بھابی یہ صہیب نہیں ہے۔۔۔ کک کیا یہ ہمارا زوہیب تو نہیں۔۔۔ مم مجھے سچ بتائیں کیا ہو رہا یہ سب۔۔۔

ماروخ یہ ضوریز ہے جس کا نام ہم نے زوہیب رکھا تھا مگر رر را سے کسی نے اغوا کر لیا تھا۔۔ اور ہمارا صہیب اب اس دنیا۔۔۔ اس دنیا میں نہیں ہے۔۔۔

بشیر نے بہت مشکل سے سچ بتایا اور آنکھوں پر ہاتھ رکھے رونے لگے

کک کیا۔۔ صص صہیب۔۔۔ اوہ آآ آپ لوگوں اتنی بڑی بب بات ہم سے چھپائی۔۔ مم میری بب بچی بیوہ ہو گئی اور اس معصوم کو بب بتایا تک نہیں اتنا بڑا ظلم۔۔۔ اوہ ایسا کک کیوں کیا۔۔ آپ جانتے تھے نہ جنت صہیب کے بنا جی نہیں سکتی پھر کک کیوں کیا یہ سب ب ب۔۔۔

ماراخ کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا اور وہ بے یقینی سے ہو چھنے لگیں

یہ سب میرے کہنے پر کیا انہوں نے۔۔۔ اتنے سالوں بعد جب مجھے میرے ماں باپ کا پیار ملا تو میں انہیں کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ مم مجھے لگا اگر جنت کو ابھی سب کچھ بتا دیا اچانک تو وہ سہ نہیں پائے گی۔۔۔ میں بہت ڈر گیا تھا آپ سب کو کھونا نہیں چاہتا تھا اس لیئے میں نے فورس کیا ماں اور بابا کو۔۔ میں ملزم ہوں آپ سب کا جو مرضی سزا دیں مگر رر میری ماں اور بابا کو کچھ مت کہیں۔۔

ضوریز نے ہمت کر کے بولا

امی مجھے یہاں سے لے جائیں میں اب ان سب کے ساتھ نہیں رہ سکتی پلیز زامی مجھے اپنے ساتھ لے جائیں۔۔

جنت روتے ہوئے ماروخ کے گلے لگی

ہاں تم اب میرے ساتھ جاو گی۔۔ جو دھوکہ ان سب نے ہمیں دیا ہے اس کے لیئے میں کبھی معاف نہیں کرو نگی۔۔ بس جنت چپ ہو جاو میری جان۔۔۔۔

ماروخ نے اپنے آنسو کو بہنے سے روکا اور مضبوط لہجے میں کہا

نن نہیں جنت میرے ساتھ رہے گی یہ کہیں نہیں جائے گی پلیز زز۔۔

ضوریز نے گھبرا کر کہا

شرم آنی چاہیئے تمہیں میری بیٹی کے ساتھ اس کے شوہر بن کر رہے اس سے باتیں کیں۔۔۔ اسے بتایا تک نہیں کے۔۔۔ اوہ بھابی آپ تو سمجھ دار تھیں اتنے نازک رشتے کا مزاق بنایا آپ نے۔۔ خدا کا خوف نہیں آیا آپکو۔۔۔

ماروخ نے غصے سے آنسہ کو دیکھا

مجھے معاف کر دو ماروخ میں بھی قصوروار ہوں تم لوگوں کی مگر رر یقین کرو یہ سب میں نے ماروخ کے لیئے کیا مجھے لگا آہستہ آہستہ اسے مینٹلی طور پر تیار کرو نگی پھر بت۔۔

بس کر دیں مامی کیا آپ کو لگتا ہے کے اب یہ خبر سن کر میں خوش ہوں زندہ ہوں۔۔ کیا میں کبھی اس بات کو تسلیم کر سکتی ہوں کے صہیب زندہ نہیں ہے۔۔۔ سب میری غلطی ہے میری محبت میں ہی اتنی طاقت نہیں کے میں صہیب اور اس شخص میں پہچان کر پاتی۔۔ میں ہی پاگل ہوں بہت پاگل۔۔

جنت اپنا سر پیٹنے لگی

جنت پلیززز اسطرح مت کرو۔۔

ضوریز تڑپ کر آگے آیا

قریب مت آنا تم میرے۔۔۔ تم نے نا صرف میرا اعتبار توڑا ہے بلکے مجھے اپنی ہی نظروں میں شرمندہ کر دیا۔۔۔ مم میں جو صہیب سے کہتی تھی کے اس کے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتی کتنے مزے سے تمہارے ساتھ رہتی رہی۔۔ کیسے نظر ملاونگی میں صہیب سے۔۔۔ اور مامی آپ۔۔۔ ماموں آپ تو میرے سگے تھے آپ نے بھی دھوکا دیا۔۔ ہنہ جب اپنے ہی اسطرح اعتبار توڑ دیں تو انسان باہر والوں سے کیا شکوے کرے گا۔۔۔ مامی آپکو کیا لگا آپکا ایک بیٹا مرا تو آپ نے دوسرا قبول کر لیا۔۔ آپ ماں ہیں آپ کر سکتی ہیں مگر میں اسکی بیوی تھی۔۔ میرا شوہر مرا تو آپ نے اسی جیسا دوسرا شوہر لا دیا ارے آپ نے نا صرف میرا اعتبار توڑا ہے بلکے اللہ کی بھی گناہ گار ہیں آپ۔۔۔ بیٹے کی جگہ بیٹا مل سکتا ہے مامی شوہر کی جگہ کوئی اور نہیں لے سکتا چاہے وہ اسکا ہم شکل ہی کیوں نہ ہو۔۔۔

جنت کا بول بول کر گلا بیٹھ گیا۔۔ رونے کی وجہ سے وہ ہچکیاں لینے لگی

ان تینوں میں سے کسی کی ہمت نہیں تھی کے وہ جنت سے نظر ملا پاتے۔۔۔ ضوریز کو محسوس ہوا کے وہ اب کبھی بول نہیں سکے گا وہ بس نظریں جھکائے جنت کی باتیں سنتا رہا۔۔۔

جنت بس بیٹا لو پانی پیو۔۔۔ بس میری جان چپ ہو جاو۔۔

ماروخ نے جنت کو پانی پلایا

میں تمہارے ابو کو بلاتی ہوں اب تم مزید ان کے ساتھ نہیں رہو گی۔۔۔اور آپ لوگ پلیز یہاں سے چلے جائیں میری بچی کی حالت پر اب تو رحم کھالیں۔۔پلیز زز۔۔

ماروخ نے تینوں کے آگے ہاتھ جوڑے

مم ماروخ تت تم ہماری بب۔۔

بس بھائی جان اور مزید مجھے کچھ نہیں سنا یہ دیکھیں میرے جوڑے ہوئے ہاتھ پلیز زز یہاں سے جائیں آپ لوگ خدا کے لیئے ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دیں جائیں ں ں۔۔۔

ماروخ نے اب قدرے غصے سے کہا

چلیں بشیر ابھی شاید یہ غصے میں ہیں اور جنت کو مزید پریشان نہ کریں اس وقت آئیں آپ گھر چلیں بعد میں بات کریں گے۔۔

آنسہ نے بشیر کا ہاتھ پکڑا

بعد میں بھی آپ سب سے کوئی بات نہیں ہو گی بھابی۔۔ آج سے کوئی رشتہ نہیں ہمارا۔۔اور اپنے اس بیٹے کو بھی یہاں سے لے جائیں اچھا ہی تھا جو پیدا ہوتے ہی کسی نے اٹھالیا اسے ورنہ نہ جانے اور کتنے دکھ دیکھنے پڑتے۔۔۔

ماروخ نے نفرت سے کہا۔۔۔ضوریز نے تڑپ کر ایک نظر ماروخ کو دیکھا اور پھر ایک زخمی نظر جنت پر ڈال کر آنسہ اور بشیر کو لیئے باہر آگیا۔

---

اب کیا ہو گا ضوریز جنت تو کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں۔۔۔تمہاری دادو کو پتا لگا تو وہ یہ خبر برداشت نہیں کر سکیں گی۔۔۔میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔۔

آنسہ بہت پریشان تھیں۔وہ کافی دیر سے چُپ بیٹھے ضوریز کے سامنے بولے جا رہی تھیں۔۔

ضوریز میں تم سے بات کر رہی ہوں بیٹا کچھ بولو اسطرح چپ کیوں ہو مجھے تمہاری خاموشی بہت خوف زدہ کر رہی ہے۔۔۔۔

تنگ آ کر آنسہ نے ضوریز کا کندھا ہلایا

ہاں۔۔۔کک کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔میں نے سنا نہیں۔۔

ضوریز نے چونکتے ہوئے کہا

اوہ خدایا کہاں کھوئے ہوئے ہو یہ وقت سوچنے کا نہیں کچھ کرنے کا ہے۔۔۔کیسے منائیں گے ہم ان لوگوں کو تمہارے ابو اتنے پریشان ہیں اور تم نہ جانے کن سوچوں میں گم ہو۔۔

آنسہ نے اکتا کر کہا

ماں میں بھی یہ ہی سوچ رہا ہوں۔۔اِس وقت مجھے سب سے زیادہ پریشانی جنت کی ہے۔۔یقیناً ٹائیگر نے مارک کو جنت کی تصویر بھیج دی ہو گی۔۔اور اب مارک مجھے اور جنت کو تلاش کر رہا ہو گا میں جانتا ہوں مارک کو۔۔۔وہ غداری برداشت نہیں کرتا اسے پتا لگ گیا ہو گا کے میں نے ٹائیگر کو مار دیا ہے افففف اب مجھے جنت کی فکر ہے۔۔میں جاتا ہوں آج بات کرتا ہوں جنت کی مدر سے۔۔۔میں انکے پاوں پڑ جاونگا ہو سکتا ہے وہ مان جائیں۔۔

ضوریز نے ماروخ کے لیئے پھوپو کا لفظ استعمال نہیں کیا جسے آنسہ نے محسوس کیا

بیٹا وہ صرف جنت کی مدر نہیں تمہاری پھوپو بھی ہے جب تم پیدا ہوئے تھے نا سب سے زیادہ وہ ہی خوش ہوئی تھی

صہیب سے پہلے تمہیں گود میں اٹھایا تھا کیونکے تم نے صہیب سے پہلے آنکھیں کھول لی تھیں۔۔ تمہیں دیکھ کر کہنے لگی کے یہ بہت شرارتی اور بدماش نکلے گا جب کے صہیب ایک شریف بچہ بنے گا۔۔ ہمیں کیا پتا تھا یہ بات حقیقت ہو جائے گی۔۔

آنسہ جیسے کھو سی گئیں

ماں اگر وہ میرا مطلب ہے پھوپو کو زرا سا بھی مجھ سے پیار ہوتا تو وہ یہ نہ کہتی کے اچھا ہوا میں پیدا ہوتے ہی اغوا ہو گیا۔۔۔ انکے الفاظوں نے مجھے بہت تکلیف دی ہے ماں۔۔

ضوریز کا گلا رندھ گیا

ایسا مت سوچو بیٹا وہ تم سے محبت کرتی ہے بس اس وقت بہت غصے میں ہے اور اس کا حق ہے غصہ کرنا آخر ہم نے نہ چاہتے ہوئے بھی اسے دھوکے میں رکھا۔۔۔

آنسہ نے ضوریز کے سر پر ہاتھ پھیرا

میں جا رہا ہوں ماں انکے پاس میں انکی منتیں کرونگا۔۔۔ جنت کی زندگی بچانے کے لیئے میں کچھ بھی کرونگا۔۔ کچھ بھی۔۔

ضوریز نے آنسہ کا ہاتھ چوما اور باہر چلا گیا۔۔

---

ہائے میرے بچے یاد آگئی تجھے اپنی دادو کی ہیں ں ں۔۔۔ کتنا بولا سب کو صہیب سے بات کروادو مگر مجال ہے جو کوئی میری بات سنے۔۔۔ ادھر آ میرے گلے لگ۔۔

عشرت بی بی نے ضوریز کو دیکھتے ہی اپنے بازو آگے پھیلائے۔۔

آ ممم آ آپ وہ مم میں سوری میں آپ سے بات نہیں کر سکا۔۔۔

ضوریز ہچکچاتا ہوا انکے گلے لگ گیا

ہیں تو کب سے اپنی دادو کو سوری کرنے لگا۔۔ اللہ جانے کیسی نظر لگ گئی میرے دونوں بچوں کو وہ جنت کل سے ہسپتال سے آ کر خاموش پڑی ہوئی ہے کچھ بولتی ہی نہیں اور یہ تیرے بازو پر جس نے گولی ماری اللہ غارت کرے اسے۔۔۔ میرے بچے کیا لڑائی ہوئی ہے تم دونوں میں۔۔ کوئی کچھ بتاتا ہی نہیں مجھے۔۔ سب بس خاموش رہتے ہیں۔۔۔ تم ہی بتاو صہیب میرے بچے کیا ہوا ہے؟؟

دد دادو۔۔ وہ کک کچھ بھی نہیں ہوا بس وہ ناراض ہے مجھ سے میں منانے آیا ہوں میں اسے۔۔ ہمیں کچھ نہیں ہوا بس کچھ چور آئے تھے انہوں فائیر کر دیا اب میں ٹھیک ہوں دادو آپ بتائیں کیسی ہیں۔۔

ضوریز نے انہیں خود سے الگ کیا اور دیکھنے لگا۔۔ جُھڑیوں زدہ چہرے پر محبت اور پریشانی صاف نظر آ رہی تھی

۔۔۔

ہائے میں کیا بتاوں بس بچے ٹھیک رہیں تو ہم بوڑھے بھی خوش رہتے ہیں۔۔ بس تم آس پاس نظر نہیں آتے تو دل کو سکون نہیں ملتا پچھلے کتنے ہی مہینوں سے تمہیں دیکھا نہیں۔۔۔ نہ ہی تجھے اس بوڑھی دادو کا خیال آیا۔۔۔ بس روز تمہاری ماں سے پوچھ لیتی تھی تمہارا مگر تجھے تو شاید میری یاد ہی نہیں آئی۔۔۔

عشرت بی بی نے آنسو صاف کیئے

نہیں دادو ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ مجھے پتا ہوتا ہے کے اتنی پیاری سی دادو میرا انتظار کر رہی ہیں تو میں سب چھوڑ چھاڑ کر کب کا آ جاتا۔۔ بس کچھ مجبوریاں تھیں مگر اب میں آ گیا ہوں آپ اداس نہ ہوں پلیز۔۔۔

ضوریز نے انکے کمزور ہاتھوں کو پکڑ کر باری باری چوما۔۔

تم۔۔تم یہاں کیا کر رہے۔۔۔۔مم میرا مطلب یوں اچانک آئے ہو خیریت ہے؟

ماروخ اپنے کمرے سے باہر آئیں تو ضوریز کا آنا انہیں اچھا نہیں لگا۔۔۔مگر اپنے لہجے پر قابو پا کر وہ عشرت بی بی کے سامنے نارمل انداز میں بات کرنے لگیں

کیوں پھوپو کیا میں نہیں آسکتا۔۔میری دادو یہاں ہیں مجھے تو پتا ہی نہیں تھا کے اتنی پیاری سی میری دادو میرا انتظار کر رہی ہیں۔۔

ضوریز نے عشرت بی بی کو کندھوں سے پکڑ کر گلے لگایا

کیا ہو گیا ماروخ بچہ اتنے دن بعد گھر آیا اس کے لیئے کھانے کا پوچھنے کے بجائے پتہ نہیں کیا کیا پوچھنے لگی۔۔۔یاد ہے تجھے تم لوگوں کی شادی ہونے سے پہلے کیسے تمہارے آتے ہی کھانا رکھ دیتی تھی۔۔۔اور اب دیکھو پکی ساس بن گئی ہے۔۔۔

عشرت بی بی اپنا دوپٹا منہ پر رکھے اپنی ہی بات پر ہنسنے لگیں ضوریز بھی انکی بات پر کُھل کر مسکرایا

بس اماں اب ایسا بھی نہیں ابھی کونسا کوئی کھانے کا وقت ہے میں چائے بناتی ہوں۔۔

ماروخ کو ضوریز کو مسکراتا دیکھ جی بھر کر غصہ آیا

ارے نہیں آپ یہ زحمت مت کریں۔۔مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔پلیززز

ضوریز نے ماروخ کو روکا

ضروری بات۔۔۔۔مگر مجھے تم سے کوئی ضروری اور غیر ضروری بات نہیں کرنی۔۔۔

ماروخ نے بہت آہستہ مگر سختی سے کہا

پلیززز صرف ایک بار۔۔ایک بار سن لیں مم میں دوبارا آپکو فورس نہیں کرونگا۔۔۔

ضوریز نے بھی آہستہ آواز میں کہا

ہائے کیا باتیں کر رہے تم لوگ۔۔۔کیا بات ہے صہیب کوئی کام ہے تجھے؟؟

عشرت بی بی کو ان دونوں کی باتیں سمجھ نہیں آئیں انہوں نے دونوں کے چہروں سے اندازہ لگایا

جی دادو مجھے ان سے کام ہے مگر یہ میری بات ہی نہیں سن رہیں۔۔

ضوریز نے مسکرا کر عشرت بی بی سے کہا

ہائے ماروخ کیا ہو گیا ہے تم دونوں ماں بیٹی کو۔۔۔بجائے کے بچی کو سمجھا کر گھر بھیجو تم خود ہی ناراض ہو گئی حد ہو گئی بھئی۔۔۔

عشرت بی بی نے غصے سے کہا

نہیں اماں ایسی بات نہیں میں تو بس۔۔اچھا خیر تم اندر کمرے میں آجاو وہیں بات کر لیں گے۔۔

ماروخ نے ضوریز کو آنکھیں دیکھائیں۔۔۔ضوریز نے اٹھ کر عشرت کے ماتھے پر بوسہ دیا

دادو میں اب آپ سے ملنے آتا رہوں گا اور اگر نہ بھی آسکا تو یہ مت سمجھئے گا کے مجھے آپکی فکر نہیں۔۔بس کچھ مجبوری ہو جاتی ہے۔۔اچھا اب آپ نے اداس نہیں ہونا او کے؟

اس نے عشرت بی بی کو گلے لگایا

ہاں میں جانتی ہوں بس کیا کروں تم لوگوں کو دیکھے بغیر سکون نہیں ملتا بس فون پر ہی بات کر لیا کرا چھا۔۔چل اب اپنی پھوپو کی بات سن لے۔۔اللہ تم لوگوں کو اپنی امان میں رکھے۔۔

عشرت نے ضوریز کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔ضوریز ماروخ کے پیچھے چلتا ہوا روم میں آگیا

کہو کیا بات کرنی ہے۔۔؟

ماروخ نے کھڑے کھڑے پوچھا

پلیز آرام سے اور تسلی سے بیٹھ کر میری بات سنیں۔۔

ضوریز نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی سامنے بیٹھ گیا

جلدی بات کرو ورنہ جنت اٹھ جائے گی اور۔۔۔ خیر جلدی کہو۔۔۔

ماروخ نے بیٹھتے ہوئے کہا

پپ پھوپوو۔۔ میں آپکو پھوپو کہ سکتا ہوں۔۔۔ ہنہ ویسے آپ میری بھی پھوپو ہی ہیں۔۔ میں اس رشتے سے اتنا واقف نہیں ہوں۔۔ مگر امی نے بتایا کے جب میں۔۔ میرا مطلب ہے جب ہم پیدا ہوئے تو سب سے زیادہ آپ خوش تھیں۔۔۔ مجھے گود میں اٹھا کر آپ نے کہا تھا کے میں بدماش ہوں اور صہیب شریف۔۔ اور جب میں گم ہو گیا تھا تو سب سے زیادہ آپ روئی تھیں۔۔۔ پھوپو اب آپ میرے ملنے پر خوش کیوں نہیں۔۔۔ میں اب بھی آپ لوگوں کا خون ہوں۔۔ مانتا ہوں کے میں نے دھوکا دیا مگر میری نیت غلط نہیں تھی۔۔۔۔۔

ضوریز نے گہرا سانس لیا

پھوپو۔۔۔ صہیب نے ہاہ۔۔ صہیب نے آخری سانس میرے ہاتھوں میں لیا اس وقت اس نے آپ سب کی زمیداری مجھے سونپی تھی خاص طور پر اس نے جنت کا کہا تھا اس نے بتایا تھا جنت اسکے بغیر جی نہیں سکے گی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں جو التجا تھی میں وہ سمجھ گیا تھا مگر۔۔۔

ضوریز کا گلا رندھ گیا وہ تھوڑی دیر خاموش رہا

مگر یہ سب میں نے کسی غلط نیت سے نہیں کیا۔۔۔ میں نے سوچا تھا کے یوں اچانک جنت کو پتا لگا تو وہ برداشت نہیں کر پائے گی مجھے لگا کچھ دن اسے خود سے دور رکھوں گا تو وہ صہیب کے بغیر جینے کی عادی ہو جائے گی۔۔ ہنہ مگر مجھے

کیا معلوم تھا اسے دور کرنے کے بجائے میں خود اس کے اتنا پاس آ گیا۔۔۔ پھوپو میں جنت کے بنا نہیں رہ سکتا پلیز زز جنت کو گھر بھیج دیں میں اسکا خیال رکھنا چاہتا ہوں مجھے ڈر ہے کہیں جنت کو کوئی۔۔۔

جنت کا خیال ہم رکھ سکتے ہیں ضوریز۔۔۔ جنت تمہاری شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی۔۔ تم نے یہ سوچا بھی کیسے کے جنت صہیب کی جگہ تمہیں دے دے گی۔۔ ہاں جب تم دونوں پیدا ہوئے میں بہت خوش تھی مگر میں اس بچے کے لیئے خوش تھی جو معصوم تھا تمہاری طرح مجرم نہیں تھا۔۔۔ پلیز زاب ہمارا پیچھا چھوڑ دو اور جنت فکر مت کرو ۔۔ ابھی اس کے ماں باپ زندہ ہیں خیال رکھ سکتے ہیں اسکا۔۔

ماروخ جو اتنی دیر سے ضبط کیئے بیٹھی تھی پھٹ پڑی

پھوپو پلیز زز سمجھنے کی کوشیش کریں یہ آپ لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے ایک بار مجھ پر اعتبار کریں میں وہ سب چھوڑ کر آ چکا ہوں۔۔۔ میں جنت کو بہت خوش رکھو گا۔۔۔

ضوریز نے التجا کی

یہ ناممکن ہے آخر تمہیں سمجھ کیوں نہیں آ رہی ی۔۔

آپکو سمجھ کیوں نہیں آ رہی۔۔۔

ضوریز غصے سے کھڑا ہوا

اوہ۔۔ آیم سوری آپ سمجھنے کی کوشیش کریں میں جنت کو اپنی نظروں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔۔ میں نہیں چاہتا اسے کوئی بھی نقصان پہنچے میں پریشان ہوں اس کے لیئے۔۔۔

ضوریز نے نرم لہجے میں سمجھایا

تم ایک کام کیوں نہیں کرتے تم واپس وہیں چلے جاو ہم سمجھیں گے کے تم دوبارہ سے اغوا ہو گئے اسطرح ہم سب

سکون میں آجائیں گے۔۔

ماروخ نے ضوریز کے سامنے کھڑے ہو کر کہا

پھوپو۔۔اتنی نفرت مت کریں مجھ سے میں بے بس ہوں جنت بہت عزیز ہو گئی ہے مجھے۔۔۔میں اس کے بنا نہیں رہہ سکتا پلیز زز۔۔۔

پلیز زز ضوریز چلے جاو یہاں سے۔۔۔

ماروخ نے ہاتھ جوڑ دیئے اور رونے لگیں

ضوریز کو بہت دکھ ہوا۔۔اس نے ایک نظر ماروخ کے جوڑے ہوئے ہاتھوں پر ڈالی اور وہاں سے چلا گیا۔

میں تم سے نفرت نہیں کر سکتی مگر میری بچی مجھے زیادہ عزیز ہے ضوریز وہ اب تمہیں قبول نہیں کر پائے گی کاش تم ہمیں اسطرح نہ ملے ہوتے تو میں بتاتی کے تمہارے ملنے پر میں کتنی خوش ہوں۔۔

ماروخ نے دل میں سوچا اور کتنی ہی دیر وہ وہاں بیٹھ کر روتی رہیں۔

---

وہ نہیں مانی ماں۔۔۔مجھے تو لگتا وہ مجھ سے نفرت کرتی ہیں۔۔

ضوریز نے ٹوٹے لہجے میں کہا

ایسی بات نہیں ہے میں جانتی ہوں اسے اتنی جلدی اور آسانی سے غصہ نہیں اترتا اس کا۔۔۔تم پریشان مت ہو میں اور تمہارے ابو جائیں گے اس سے بات کرنے۔۔

آنسہ نے پیار سے ضوریز کے چہرے پر ہاتھ رکھا

میں جانتی ہوں ضوریز تم جنت سے بہت محبت کرنے لگے ہو۔۔جس طرح تم ہوسپٹل میں اس کے لیئے تڑپ رہے

تھے وہ دیکھ کر مجھے لگا صہیب کی روح تم میں آگئی ہے وہ بھی جنت کو اتنا ہی چاہتا تھا کبھی اگر جنت کو ہلکا سا بخار بھی ہو جاتا پورا پورا دن اس کے پاس رہتا جب تک وہ ٹھیک نہ ہو جاتی۔۔۔بہت جلد تمہاری پھوپو بھی اس بات کو تسلیم کر لیں گی کے تم صہیب نہ صحیح مگر تمہاری محبت صہیب سے کم نہیں ہے۔۔۔

آئی وش۔۔انہیں اس بات کا جلدی اندازہ ہو جائے۔۔بہت تھک گیا ہوں ماں آپ کی گود میں سر رکھ لوں۔۔

ضوریز نے آنسہ کا ہاتھ پکڑ کر التجا کی

ہاں میری جان آو اپنی ماں کی گود میں سو جاو۔۔۔

ضوریز نے آنسہ کی گود میں سر رکھا آنسہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگیں۔۔ضوریز نے پُر سکون ہو کر آنکھیں موند لیں۔

---

ضوریز رات ہوتے ہی جنت کے گھر کے سامنے چھپ کر بیٹھ گیا وہ پچھلے دو دن سے اسی طرح خاموشی سے پوری پوری رات جنت کے گھر کے باہر بیٹھا اسکا خیال رکھتا اسے ڈر تھا کے جنت کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔۔۔

وہ مسلسل جنت کے گھر کی طرف نظریں جمائے ہوئے بیٹھا تھا تھک کر اس نے اپنی گردن کو دائیں بائیں طرف موڑا ایک دم اسکی نظر دیوار کی طرف پڑی وہاں اُسے دو سائے نظر آئے۔۔۔اندھیرے میں اُسے ایسا لگا کے وہ دیوار کودنے لگے ہیں وہ بھی فوراً کھڑا ہوا اور آہستہ سے چلتا ہوا انکے قریب آیا۔۔۔تھوڑا غور کیا تو وہ دو آدمی تھے دونوں کے چہروں پر نقاب تھا۔۔۔ایک آدمی نے ٹارچ جلائی تو ضوریز فوراً چھپ گیا۔۔۔اب دوسرا آدمی دیوار پر چڑھ رہا تھا۔۔

ضوریز نے ہلکا سا آگے ہو کر دوبارہ دیکھا تو اس کے بازو پر ایک خاص ٹیٹو بنا ہوا تھا۔۔۔

اوہ یہ تو مائیکل ہے۔۔۔

ضوریز کو یاد آیا مائیکل کے بازو پر بھی یہ ہی ٹیٹو بنا ہوا تھا

ہنہ تو میرا خیال صحیح ثابت ہوا یقیناً مارک نے اسے جنت کو مارنے کے لیئے بھیجا ہے۔۔۔

ضوریز نے دل میں سوچا اسے مارک پر شدید غصہ آیا

جیسے ہی وہ دونوں اندر ٹاپ گئے ضوریز بھی جلدی سے دوسری طرف سے کود گیا۔۔۔ضوریز کی نظریں مسلسل دونوں پر تھیں وہ بہت احتیاط سے دونوں کا پیچھا کر رہا تھا۔۔مائیکل نے اپنے آدمی کو اشارا کیا وہ آدمی سر ہلا کر وہیں کھڑا ہو گیا اور ارد گرد دیکھنے لگا۔۔۔مائیکل نے ایک روم کا دروازہ بہت آہستہ سے کھول کر دیکھا۔۔۔اور پھر مُڑ کر اس بندے کی طرف دائیں بائیں سر ہلایا گویا یہ بتایا ہو کے یہاں وہ نہیں جس کی اُنہیں تلاش ہے۔۔۔پھر مائیکل دوسرے روم کی طرف گیا ضوریز کا دل زور سے دھڑکا کیونکے وہ روم جنت کا تھا۔۔جیسے ہی مائیکل نے دروازہ کھولا تو اس نے آدمی کو انگھوٹا دیکھایا جیسے بتایا ہو کے جنت مل گئی۔۔۔اب باہر کھڑا آدمی باہر کی رکھوالی کر رہا تھا ضوریز نے مزید ٹائیم ضائع کیئے بغیر اپنا چاقو نکالا اور بہت احتیاط سے چلتا ہوا اس آدمی کے پاس آیا اس سے پہلے کے آدمی ضوریز کا سایا دیکھ کر پلٹتا ضوریز نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے چاقو سے اس کی شہ رگ کاٹ دی وہ آدمی تڑپنے لگا ضوریز کو جلدی تھی ضوریز نے اسکی گردن کو جھٹکا دیا اور یوں وہ آدمی ایک سکینڈ میں خاموشی سے ایک طرف لڑھک گیا

مائیکل کو ہلکے سے کسی کے گرنے کی آواز آئی تو اس نے فوراً باہر دیکھا اور وہ سمجھ گیا مائیکل نے تیزی سے جنت کو اٹھا کر کھڑا کیا۔۔۔

....Zoraiz i know you are here ... Don't do this i swear i will kill her

(ضوریز میں جانتا ہوں تم یہاں ہو۔۔۔یہ مت کرو میں قسم کھاتا ہوں اِسے مار دونگا)

جنت جو کے نیند میں تھی ایک جھٹکے سے اٹھ گئی اب اسکی گردن مائیکل کے ہاتھ میں تھی مائیکل نے اس کے سر پر گن رکھ دی۔۔

جنت کو لگا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہو اس نے مکمل آنکھیں کھول کر ایک نظر مائیکل کو اپنے اتنے پاس دیکھا تو وہ ہوش میں آئی اس سے پہلے کے وہ چیخ مارتی مائیکل نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

ضوریز مائیکل کے سامنے آگیا اور بہت غصے سے مائیکل کو دیکھنے لگا

..... Don't touch her micheal otherwise i will kill you

(اِسے ہاتھ مت لگاو مائیکل ورنہ میں تمہیں مار دونگا۔۔۔)

ضوریز نے مائیکل کے ہاتھ کو دیکھا جو جنت کے منہ پر تھا اور جنت کا سانس گُھٹ رہا تھا

Hahaha as u killed tigger haan but u know what zoraiz... now mark will not

!....let u live sorry buddy i have to kill her i am slave of the order

(ہاہاہا جیسے تم نے ٹائیگر کو مارا ہاں۔۔۔لیکن تمہیں پتا ہے ضوریز اب مارک تمہیں زندہ نہیں رہنے دے گا۔۔

سوری بڈی مجھے اسے مارنا ہو گا میں تو حکم کا غلام ہوں)

مائیکل نے اپنی بات مکمل کر کے جنت کو دیکھا ہی تھا کے ضوریز نے اپنے ہاتھ میں پکڑے چاقو کو آگے کی طرف گُھوما یا اور سیدھا مائیکل کی گردن کی طرف مارا ضوریز کا نشانہ بہت اچھا لگا اور چاقو چند ہی سیکنڈ میں مائیکل کی گردن کے اندر گُھب گیا مائیکل اس حملے کے لیئے تیار نہ تھا اس نے جنت کے منہ سے ہاتھ ہٹایا اور اپنی گردن پر ہاتھ رکھا جہاں چاقو پھسا ہوا تھا۔۔

ضوریز جلدی سے مائیکل کے پاس آیا اور اس کی گردن کو پکڑ کر موڑ دیا۔۔خوف کے مارے جنت کی آواز اس کے گلے میں ہی پھس گئی وہ منہ پر ہاتھ رکھے گہرے سانس لینے لگی۔۔ضوریز نے مائیکل کو ختم کر کے جنت کو دیکھا اور اسکی طرف آیا

جنت ریلکس کچھ نہیں ہوا۔۔۔میں تمہیں کچھ بھی نہیں ہونے دونگا۔۔۔

ضوریز اس کے قریب آنے لگا

نن نہیں۔۔۔پپ پاس مت آنا۔۔۔

جنت کے منہ سے گھٹی ہوئی آواز نکلی

اچھا میں پاس نہیں آتا مگر تم گہرا سانس لو میری طرف دیکھو جنت سب ٹھیک ہے ہمم ریلکس پلیز ٹھیک سے سانس لو۔۔۔

جنت کا سانس اکھڑ رہا تھا اور اسکا چہرہ بھی لال ہو گیا تھا وہ نیچے گرے ہوئے مائیکل کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی۔۔ضوریز کے اپنے بازو سے بھی خون نکلنے لگا اس کے بازو پر بندھی پٹی لال ہو گئی مگر اُسے صرف جنت کی فکر تھی۔۔۔

پلیز زجنت بی ریلکس گہرا سانس لو پلیز زز۔۔۔

جنت ابھی تک ہچکیاں لے رہی تھی

امی ی۔۔۔امی کو بلاو مجھے تت تم سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

جنت ضوریز سے بری طرح خوفزدہ ہو گئی اپنے سامنے اتنا خون اس نے پہلی بار دیکھا تھا

ضوریز ایک بار پھر اس کے پاس آنے لگا جنت نے ڈر کر ایک چیخ ماری

امی ی ی ی۔۔۔!

ماروخ اور راشد بھاگتے ہوئے کمرے میں آئے اور دو آدمیوں کو اسطرح دیکھ کر حیران رہ گئے۔۔۔

یی یہ کک کیا ہے کک کون ہیں یہ ہمارے گھر کیسے آئے اور تت تم۔۔۔

راشد نے گھبرا کر ضوریز سے پوچھا جبکے ماروخ نے جنت کو گلے لگایا جو گلے لگتے ہی شدت سے رونے لگی

میں بتاتا ہوں آپ لوگوں کو سب کچھ مگر پہلے مجھے انہیں کہیں ٹھکانے لگانا ہو گا۔۔

ضوریز نے مائیکل کو دیکھا اور پھر ارد گرد دیکھا ایک ٹاول پڑا نظر آیا۔۔ضوریز نے وہ اٹھا کر گیلا کیا اور مائیکل کا خون صاف کیا۔۔۔

مجھے ایک کپڑا چاہیئے پلیز زجلدی ی۔۔۔

ضوریز یہ سب اتنی مہارت سے کر رہا تھا جیسے اسکا روز کا کام ہو

آں ہاں وہ میں دیتا ہوں۔۔

راشد سمجھ گیا تھا کے لاشوں کو اب جلد ٹھکانے لگانا ہو گا

انہوں نے ضوریز کو ایک کپڑا لا کر دیا ضوریز نے مائیکل کے گلے سے چاقو نکالا۔۔راشد اور ماروخ نے یہ دیکھ کر اپنی آنکھیں بند کیں۔۔ضوریز نے اپنا چاقو صاف کیا اور مائیکل کے گلے سے نکلتے خون کو روکنے کے لیئے وہ کپڑا اسکی گردن پر لپیٹ دیا پھر مائیکل کو گھسیٹ کر باہر لایا۔۔۔

آپ میری مدد کریں گے۔۔۔

مائیکل کافی بھاری تھا ضوریز نے راشد کو بولایا۔۔راشد نے تھوڑا سا سہارا دے کر مائیکل کو اس کے کندھے پر ڈالنے میں مدد کی۔۔ضوریز چلتا ہوا باہر گیا اور تھوڑا دور جا کر ایک طرف مائیکل کو پھینک دیا اور اسکی گردن سے کپڑا اتار

کر اندر آ گیا۔۔۔اِسی طرح اس نے دوسرے آدمی کو بھی ٹھکانے لگا دیا۔۔اچھی طرح ان دونوں کا خون صاف کیا جیسے یہاں کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔

جنت اب کافی سنبھل چکی تھی مگر ابھی بھی وہ ضوریز کی طرف دیکھنے سے ڈر رہی تھی

یہ سب کیا تھا کون تھے یہ لوگ۔۔۔

راشد نے ضوریز سے پوچھا۔۔

یہ مارک کے آدمی تھے۔۔مارک اب میرا اور جنت کا دشمن بن گیا ہے وہ مجھ سے انتقام لے گا میں نے اسے جنت کی وجہ سے دھوکا دیا ہے اب وہ۔۔۔۔مگر آپ پریشان نہ ہوں میں جنت کو کچھ نہیں ہونے دونگا۔۔۔

ضوریز نے ایک نظر جنت پر ڈالی

راشد اور ماروخ ضوریز کی یہ بات سن کر گھبرا گئے۔۔

تت تمہارا مطلب ہے کے یہ جنت کو مارنے آئے تھے اوہ خدایا اگر میری بچی کو کچھ ہو جاتا تو۔۔

ماروخ نے پریشانی سے کہا

اسی لیئے کہ رہا تھا میں آپکو کے جنت کو گھر بھیج دیں میں جنت کے پاس رہونگا مجھے تسلی رہے گی وہ تو شکر ہے میں دو دن سے آپ کے گھر کے باہر بیٹھ کر آنے جانے والے لوگوں پر نظر رکھ رہا تھا ورنہ۔۔۔

تم ایک کام کیوں نہیں کرتے تم خود کو انکے حوالے کر دو دوبارہ سے انکے پاس چلے جاو اسطرح ہم سب سکون میں آجائیں گے۔۔۔

جنت نے ضوریز کی بات کاٹی اور نفرت سے کہا

جج جنت۔۔۔یقین کرو اگر اسطرح یہ سب ٹھیک ہو جاتا تو میں کب کا خود کو ان کے حوالے کر چکا ہوتا۔۔میں نے

اس کے آدمی کو مارا ہے اور وہ جان گئے ہیں کے یہ سب میں نے تمہارے لیئے کیا تھا۔۔اس لیئے پلیز آپ سب مجھے سمجھنے کی کوشیش کریں میں اب جنت کو اس طرح اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔

ضوریز کو جنت کی بات سن کر بہت دکھ ہوا مگر وہ پھر بھی ڈھیٹ بن کر سب کو سمجھانے لگا

مجھے کوئی بات نہیں سنی تمہاری تم ایک دھوکے باز انسان۔۔۔

جنت بیٹا ایک منٹ آپ چپ کرو ماروخ جنت کو اپنے روم میں لے جاو اور اسے ریلکس کرو۔۔مجھے ضوریز سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔

راشد نے جنت کی بات کاٹ کر کہا

اب ابو مگر یہ قاتل۔۔۔

جنت بیٹا پلیز زاپنے باپ پر بھروسہ کرو۔۔۔

راشد نے جنت کو خاموش کروایا اور اسے گلے لگا کر تسلی دی۔۔۔

ماروخ جاو اسے روم میں لے جاو۔۔

ماروخ جنت کو پکڑ کر باہر کے گئیں۔۔۔

---

کون ہو تم کن لوگوں سے تعلق ہے تمہارا مجھے سب کچھ تفصیل سے بتاو۔۔۔

راشد نے بہت سنجیدگی سے پوچھا

میں ضوریز ہوں۔۔۔ایک خطرناک گینگ کا حصہ تھا۔۔۔زندگی کے پچیس سال ان لوگوں نے مجھے ٹرین کیا ہے میں نے آج تک پتا نہیں کتنے لوگوں کا قتل کیا ہو گا۔۔مارک ہم سب کا لیڈر رہے وہ جو بھی کہتا تھا مجھے وہ سب کرنا

پڑتا تھا اس لیئے میں نہ چاہتے ہوئے بھی اب تک کرتا رہا بہت ہی کم عرصے میں وہ مجھ سے بہت متاثر ہو گیا اسی سال کے شروع میں اس نے مجھے پاکستان کے گروپ کا لیڈر بنا دیا تھا اس لیئے ٹائیگر جو مجھ سے پہلے لیڈر تھا مجھ سے جلنے لگا خیر بہت لمبی کہانی ہے مگر مختصر یہ کے ٹائیگر نے ہی صہیب کو۔۔۔مار دیا۔۔۔اور اسی نے جنت کو اغوا کیا۔۔۔اُسی دن میں نے ٹائیگر کو جان سے مار دیا ٹائیگر ایک بہت ہی گھٹیا انسان تھا وہ ہر وقت مارک کے سامنے اپنی جگہ بنانے میں لگا رہتا تھا مجھے یقین ہے اس نے جنت کو اغوا کرنے سے پہلے ہی مارک کو میرا اور جنت کا بتا دیا ہو گا وہ جان گیا تھا کے اب میرے لیئے میری فیملی بہت ضروری ہو گئی ہے۔۔وہ ویسے بھی مارک کے لیئے یہ سب پتا کروانا مشکل نہیں ہے۔۔۔میرے یہاں اچانک آجانے پر وہ بہت غصے میں ہو گا۔۔۔۔میں جانتا ہوں وہ مجھے نقصان نہیں پہنچائے گا کیونکے اس کے پاس میری کمزوری آگئی ہے وہ مجھے تنگ کرنا چاہتا ہے تا کے میں خود واپس چلا جاوں اور پھر وہ مجھے نہ زندوں میں چھوڑے گا نہ ہی مُردوں میں۔۔۔اگر اسکا انتقام مجھے مار لینے سے پورا ہو جاتا تو میں کب کا خود کو اس حوالے کر چکا ہوتا۔۔میں اس جگہ کے ہر اصول کو جانتا ہوں۔۔۔مارک کو پتا ہے کے میں نے جنت کی خاطر ٹائیگر کو مارا ہے اس لیئے میں جنت کے لئے کوئی رزک نہیں لینا چاہتا۔۔۔آپ پلیز سمجھائیں پھوپو کو بس کچھ عرصہ جنت میرے حوالے کر دیں ایک بار میں اُنکے چُنگل سے نکل جاوں پھر جو سزا آپ لوگ دینا چاہیں۔۔۔

ضوریز اپنے ہاتھوں کو آپس میں پھسائے کہنے لگا

ہمممم تم محبت کرتے ہو جنت سے؟

تھوری دیر غور کرنے کے بعد راشد نے پوچھا

جج جی۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔

ضوریز نے نظریں جُھکا کر کہا

جنت کو ہم اسطرح تمہارے حوالے نہیں کر سکتے۔۔۔تم دونوں کے درمیان ایسا کوئی رشتہ نہیں کے تم جنت کے پاس رہ سکو۔۔۔

راشد نے سوچتے ہوئے کہا

تت تو بنا دیں ایسا رشتہ۔۔

ضوریز جھجکتے ہوئے بولا

یہ اتنا آسان نہیں جنت کو تم نے بہت ہرٹ کیا خیر کسی طرح میں اسے منا بھی لوں تو اس بات کی کیا گارنٹی ہے کے وہ لوگ دوبارا تم لوگوں پر کوئی حملہ نہیں کریں گے ؟اور ان کے چنگل سے کیسے نکلو گے تم اور کتنا وقت لگے گا ان سب میں ؟؟

راشد نے ایک ساتھ سب سوال کیئے

آپ صحیح کہ رہے ہیں اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں مگر آپ نے آج دیکھ ہی لیا ہو گا کے میں انکا مقابلہ کر سکتا ہوں انہوں نے ہی تو مجھے ٹرین کیا ہے مگر میں پھر بھی کوئی رزک نہیں لونگا ایک بار جنت مان جائے تو میں اسے کسی اور جگہ لے جاونگا کسی ایسی جگہ جہاں ان لوگوں کا آنا آسان نہ ہو مجھ پر ایک بار بھروسہ کریں میں خود مر سکتا ہوں مگر رجنت کو مزید کوئی نقصان پہنچنے نہیں دونگا۔۔۔اور یہ بھی ٹھیک ہے انکے چُنگل سے نکلنا آسان نہیں مگر کچھ عرصہ ہمیں انکی نظروں سے دور رہنا ہے کم از کم ایک سال پھر اس کے بعد مجھے امید ہے ہم سب ایک نارمل زندگی گزارنے لگے گے۔۔۔

ضوریز کے لہجے میں ایک اعتماد تھا راشد کو ضوریز کی باتیں کافی حد تک ٹھیک لگیں مگر اصل مسئلہ جنت کو منانا تھا وہ تھوڑی دیر تک خاموشی سے سوچتے رہے

ہمم ٹھیک ہے تمہاری بات پر بھروسہ کر رہا ہوں اور ویسے بھی دوسرا کوئی اوپشن نہیں ہمارے پاس۔۔۔ویسے یہ سب مصیبت بھی تمہاری وجہ سے ہی جنت پر آئی ہے اب تم ہی اسے اس مصیبت سے نکالو گے۔۔۔میں نہیں جانتا کے جنت تمہارے ساتھ کبھی خوش رہے گی یا نہیں مگر جنت کو کچھ عرصے تک تمہارے حوالے کرنے لے لیئے تیار ہوں اس کے بعد جنت کا جو فیصلہ ہو گا وہ تمہیں ماننا ہو گا۔۔۔

راشد نے ایک فیصلہ کیا

جج جی جیسے ہی مسئلہ ٹلے گا میں وعدہ کرتا آپ لوگوں کا جو مرضی فیصلہ ہو گا مجھے قبول ہو گا۔۔۔

ضوریز کو تھوڑا اطمینان ہوا

---

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جنت کے ابو۔۔۔دیکھا نہیں آپ نے وہ کتنا خطرناک ہے اس نے کس طرح ان دو آدمیوں کو مار ڈالا ایسے جیسے وہ شروع سے ہی یہ کام کرتا آیا ہو۔۔۔

ماروخ نے جب راشد کی بات سنی تو فوراً انکار کیا

یہ ہی دیکھ کر میں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔۔۔جب وہ جنت کے لیئے دو دن سے خاموشی سے اسکا خیال رکھ رہا ہے اور پھر جسطرح ان دونوں آدمیوں کو جنت کے پاس آنے سے پہلے ہی ختم کر دیا۔۔خود سوچو اگر وہ نہ ہوتا تو پتا نہیں ابھی ہم زندہ بھی ہوتے یا نہیں۔۔۔وہ ہماری جنت کا خیال خود سے بڑھ کر رکھے گا ماروخ۔۔۔میں نے اسکی آنکھوں میں جو محبت جنت کے لیئے دیکھی ہے اس پر مجھے اعتبار آگیا ہے۔۔۔

مم مگر آپ پولیس کو کیوں نہیں بتا رہے۔۔۔الٹا اس مسئلے میں پڑ رہے ہیں۔۔۔

ماروخ نے کمزور لہجے میں کہا

ماروخ بچوں جیسی بات مت کرو خود سوچو یہاں کی پولیس تو کسی عام سے مجرم کو نہیں پکڑ سکتی تو اتنے بڑے گینگ کے خلاف کیا کر سکے گی الٹا انکا ساتھ دے گی اور پھر۔۔۔ بہر حال میں تم سے پوچھ نہیں رہا تمہیں بتا رہا ہوں کے تمہیں میرا ساتھ دینا ہے مجھ پر بھروسا رکھو میں باپ ہوں اسکا غلط فیصلہ نہیں کرونگا۔۔ ضوریز کہ رہا ہے وہ کچھ دن کے لیئے جنت کو لے کر کہیں ایسی جگہ چلا جائے گا جہاں وہ لوگ اس تک نہیں پہنچ سکیں گے۔۔۔ میرے خیال سے جنت کی زندگی بچانے کے لیئے ہمیں اسکی شادی ضوریز سے کرنی ہو گی۔۔۔ میری بات سمجھو اس وقت جوش سے نہیں ہوش سے کام لو آج دو آدمی آئے تھے کل چار آ گئے تو کیا ہو گا میری بوڑھی ہڈیوں میں اتنی جان کہاں ہے اب کے ان لوگوں سے لڑ سکوں اور اب یہاں اس شہر میں رہنا ٹھیک نہیں۔۔۔ اس وقت سب سے زیادہ ضروری جنت کی زندگی ہے ہمارے لیئے اس کے لیئے یہ کڑوا گھونٹ ہمیں پینا ہو گا۔۔۔۔ تم سمجھ رہی ہو نہ ماروخ۔

۔

راشد نے ماروخ کا ہاتھ پکڑ کر سمجھایا

کچھ سمجھ نہیں آ رہا ایک طرف کھائی ہے تو دوسری طرف کنواں۔۔۔ اس بات کا بھی تو کوئی بھروسہ نہیں کے ضوریز ان سب سے بچ کر نکل جائے گا آخر کب تک وہ چُھپتا پھرے گا۔۔۔ اسطرح کیسے زندگی گزارے گی ہماری جنت۔۔۔

ماروخ کا دل اب بھی نہیں مان رہا تھا

تم ماں ہو تمہارے دل میں بہت سے اندیشے ہونگے۔۔۔ دیکھو ماروخ جب تک ضوریز ان لوگوں سے خود کو چھپا سکتا ہے وہ چھپ کر رہیں گے ایک بار وہ لوگ پیچھا چھوڑ دیں تو ہو سکتا ہم سب پھر سے ایک ساتھ رہ سکیں۔۔۔ فل حال بشیر بھائی کے چلو ضوریز لینے آیا ہے یہاں پر ہمارا رہنا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

جنت نہیں مانے گی میں جانتی ہوں وہ صہیب کے علاوہ کسی کو قبول نہیں کرے گی۔۔۔ خیر میں جنت کو تیار کرتی ہوں آپ ضوریز سے بولیں ہمارا انتظار کرے۔۔۔

---

میں کہیں نہیں جاونگی اپنے گھر سے امی آپ لوگوں کو جانا ہے تو جائیں میں اُس گھر میں کبھی نہیں جاونگی جہاں اب صہیب نہیں بلکے اسکے قاتل رہتے ہیں۔۔

جنت نے چیخ کر بولا۔۔ اسکی آواز باہر کھڑے ضوریز کو بھی گئی۔۔

جنت میری جان بات کو سمجھنے کی کوشیش کرو ان لوگوں کو پتا لگ گیا ہے یہاں کا وہ دوبارہ بھی آسکتے ہیں پلیز زز جنت ضد مت کرو۔۔۔

ماروخ نے تھک کر سمجھایا

میں نے کہ دیا نہ نہیں جانا تو بس نہیں جانا چاہے کوئی مجھے مار ہی کیوں نہ دے ویسے بھی ابھی بھی میں کونسا زندہ ہوں اس اچھا مر ہی جاوں۔۔۔

جنت نے اونچی آواز میں کہا ضوریز کو جنت کی بات سن کر بہت غصہ آیا اور وہ تیزی سے جنت کے روم میں آیا شٹ اپ اوکے۔۔۔ تمہیں سمجھ نہیں آرہی بات کی یہاں تم سب کی جان خطرے میں ہے یہ وقت ان فضول باتوں کا نہیں ہے سمجھی سیدھی طرح گھر چلو۔۔۔

ضوریز جنت کے بہت پاس آیا اور اسکی آنکھوں میں دیکھ کر غصے سے بولا۔۔۔ جنت ڈر کر ایک قدم پیچھے ہوئی آہ آیم سوری۔۔ افففف پلیز ٹائم ضائع مت کرو۔۔۔ صرف اپنی جان کی فکر مت کرو اپنے ماں باپ کا بھی سوچو۔

---

ضوریز نے گہرا سانس بھر کر اپنے غصے کو دباتے ہوئے نرمی سے کہا

ڈر کے مارے جنت کی آواز گلے میں ہی پھس گئی وہ بس خاموشی سے ادھر اُدھر دیکھنے لگی ضوریز اب تک جنت کو ہی دیکھ رہا تھا

یہ چلے گی ہمارے ساتھ بیٹا تم بس گاڑی اسٹارٹ کرو ہم آرہے ہیں۔۔۔

راشد نے ضوریز کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

ہمم میں ویٹ کر رہا ہوں انکل پلیز جلدی آجائیں۔۔

ضوریز نے ایک نظر ڈری ہوئی جنت پر ڈالی اور باہر نکل گیا

---

یہ سب اتنا آسان نہیں ہے جتنا تمہیں لگ رہا ہے ضوریز۔۔۔

بشیر نے ساری بات سن کر کہا

میں جانتا ہوں بابا آسان نہیں ہے مگر ناممکن بھی نہیں ہے میرے پاس اور کوئی اوپشن بھی تو نہیں۔۔ جنت اور میرا یہاں رہنا ٹھیک نہیں ہے جہاں تک میں جانتا ہوں مارک کو جب اسے یہ پتا لگا کے میں نے اس کے دو اور آدمیوں کو مار دیا ہے تو وہ میرے لیئے اور خطرناک بندوں کو بھیجے گا۔۔ فل حال اس کے بندے یہاں نہیں آسکتے وہ بندوں کو ایک ساتھ نہیں بھیج سکتا ایک ہفتے بعد ہی اس کے آدمی دوبارہ یہاں آئیں گے۔۔ اس لیئے میں چاہتا ہوں اس ایک ہفتے میں سب انتظامات کر لوں۔۔۔ ہو سکے تو آج رات کو ہی میرا نکاح کر دیں جنت سے۔۔۔ میں جنت کو مری وغیرہ لے کر چلا جاونگا۔۔ بس دو تین دن لگے گے اس کے بعد کسی چھوٹے سے علاقے میں انتظام کر لونگا پھر آپ لوگوں کو بھی وہاں بلا لونگا۔۔۔ جب تک میں یہاں آپ لوگوں کے لیئے کوئی گھر کرائے پر لے رہا ہوں آپ

وہاں خاموشی سے رہیئے گا میرا مطلب ہے زیادہ باہر مت جایئے گا پلیز زز۔۔۔

ضوریز نے اپنا پلان بتایا

تو کیا ہم یہ شہر چھوڑ دیں گے یہ گھر میری نوکری یوں اچانک اور پھر اتنے پیسے۔۔

بشیر حیران ہوا

بابا آپ پیسوں کی فکر نہ کریں میرے پاس بہت پیسے ہیں بس فل حال آپ لوگ جنت کو راضی کر لیں یقین کریں جنت کا خود سے بڑھ کر خیال رکھوں گا۔۔۔

ضوریز نے بشیر کی بات کاٹ کر کہا

ٹھیک ہے ہم سب جنت سے بات کریں گے اچھی بچی ہے زیادہ دیر انکار نہیں کرے گی ہمیں۔۔

بشیر نے ضوریز کو تسلی دی اور باہر آ گئے

---

کبھی نہیں آپ سب نے سوچ بھی کیسے لیا کے میں اس شخص سے شادی کروں گی جس نے صہیب کی جان لی ہے۔

۔

جنت نے جیسے ہی راشد کی بات سنی تو ایک دم غصے سے کھڑی ہو گئی۔۔

بیٹا ایسا نہیں ہے ضوریز نے اسے نہیں مارا وہ تو اس کے۔۔۔

بس مامی آپ اس کی سائیڈ مت لیں۔۔۔ آپکو کونسا اتنا نقصان ہوا ہے ایک بیٹا گیا تو دوسرا بیٹا مل گیا وہ بھی بلکل اُسکا ہم شکل۔۔۔

جنت نے بدتمیزی سے کہا

یہ کس طرح بات کر رہی جنت تم اپنی مامی سے غصہ اپنی جگہ مگر بڑوں سے کیسے بات کرتے ہیں یہ مت بھولو۔۔۔

راشد نے جنت کو ڈانٹا

کوئی بات نہیں راشد بھائی حق بنتا ہے اسکا ہم پر غصہ کرے چلائے مگر بس ہماری نیت پر شک نہ کرے ہم نے جو بھی کیا صرف اسکے لیئے کیا۔۔۔

آنسہ نے افسوس سے کہا

آیم سوری ابو۔۔ میں بد تمیزی نہیں کرنا چاہتی مگر آپ لوگ بھی تو سوچیں میں یہ سب نہیں کر سکتی صہیب میری روح میں بستا ہے میں اسکے علاوہ کسی کے لیئے سوچ بھی نہیں سکتی چاہے وہ اسکا ہمشکل بھائی ہی کیوں نہ ہو۔۔ پلیز ز ابو مجھے مجبور نہ کریں یہ کام میرے بس میں نہیں ہے۔۔۔

جنت نے روتے ہوئے راشد کے ہاتھ پکڑے

میری جان میری بچی میں جانتا ہوں یہ سب بہت مشکل ہے تمہارے لیئے مگر ہم سب کے لیئے یہ ہی بہتر ہے اب ماضی پر پچھتانے کے بجائے آگے کا سوچنا ہے جنت۔۔۔ وہ لوگ ہمارے گھر تک پہنچ گئے ہیں اور یہ بھی سچ ہے کے ہم سے زیادہ ضوریز تمہاری حفاظت کر سکتا ہے وہ جانتا ہے ان لوگوں کو۔۔ کیسے اور کہاں رہنا وہ سب انتظام کر چکا ہے میری بچی اب ہم مزید وقت ضائع نہیں کر سکتے اپنے باپ پر بھروسہ رکھو۔۔۔

راشد نے جنت کو اپنے گلے لگا کر پیار سے سمجھایا

تو ٹھیک ہے آپ سب بھی ہمارے ساتھ چلیں میں اس کے ساتھ اکیلے کہیں نہیں جاونگی۔۔۔

جنت نے آنسو صاف کر کے فیصلہ کن انداز میں کہا

نہیں چندہ ایسا نہیں ہو سکتا ہم سب کا ایک ساتھ اکھٹے رہنا بھی ٹھیک نہیں۔۔ تم دونوں کو الگ رہنا ہے ہم لوگ چند

دن بعد آ جائیں گے ضوریز جگہ کا انتظام کر رہا ہے وہاں بس چند دنوں کی بات ہے۔۔۔۔

بشیر نے جنت کے سر پر ہاتھ رکھ کر سمجھایا

تو ٹھیک جب وہ انتظام کر لے گا ہم سب تب ہی یہاں سے جائیں گے مگر ایک ساتھ۔۔۔۔میں اسکے ساتھ اکیلی کہیں نہیں جاؤ نگی مجھے ڈر لگا تا ہے اس انسان سے۔۔۔

ضوریز جو روم میں آ رہا تھا جنت کی بات سن کر باہر ہی رک گیا اور مسکرا دیا

ارے نہیں بیٹا اس سے ڈرو مت وہ تو تم سے بہت محبت کرنے لگا ہے۔۔۔بس تم نکاح کر لو اس سے۔۔۔

آنسہ نے بھی گفتگو میں حصہ لیا

ایسے کیسے نکاح کر لوں میں اُس سے۔۔۔۔میرا دل نہیں مان رہا۔۔۔

جنت نے اپنے بہتے آنسوؤں کو صاف کیا

جنت میری جان اپنے ماں باپ پر بھروسہ رکھو اس وقت بہت مجبور ہو کر ہم سب یہ کہہ رہے ہیں یہ دیکھو رحم کھاؤ ہم پر میں تمہارے لیئے پہلے ہی بہت پریشان ہوں۔۔۔

ماروخ نے تنگ آ کر اس کے سامنے ہاتھ جوڑے

امی پلیز ہاتھ مت جوڑیں۔۔ٹھیک ہے میں آپ لوگوں کے کہنے پر نکاح کر رہی ہوں مگر میری بھی ایک شرط ہے۔

۔۔

جنت نے ماروخ کے ہاتھوں کو پکڑ کر کہا

ہمیں تمہاری ہر شرط منظور ہے۔۔۔

آنسہ نے کہا

جیسے ہی یہ معاملہ ٹھیک ہوا میں اس نکاح سے آزاد ہو جاونگی پھر میں آپ لوگوں کی کوئی بات نہیں مانوں گی مجھ سے وعدہ کریں آپ لوگ بھی مجھے مجبور نہیں کریں گے۔۔۔

جنت نے مضبوط لہجے میں کہا سب لوگ یہ سن کر خاموش ہوئے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔۔

باہر کھڑے ضوریز کی بھی دھڑکن ایک پل کے لیئے مدھم ہوئی

ٹھیک ہے آج آخری بار تمہیں مجبور کر رہے ہیں اسکے بعد تم جو فیصلہ کرو ہم سب اس میں تمہارے ساتھ ہونگے۔

۔۔

بشیر نے آخر کار خاموشی کو توڑ کر وعدہ کیا۔۔۔

اور ہاں آپ اپنے اس بیٹے کو بھی بتادیں مجھ سے کسی بھی قسم کا تعلق نہ بنائے اگر کسی بھی قسم کی کوئی زبردستی اس نے کی تو میں اسکی جان لے لونگی۔۔

جنت نے آنسہ کی طرف دیکھ کر غصے سے کہا

باہر کھڑا ضوریز بے اختیار مسکرایا۔۔

واہ ابھی کہ رہی تھی کے مجھ سے ڈرتی ہے اور اب میری جان لینے کی بات کر رہی ہے۔۔ امیزنگ۔۔ قربان جاوں تم پر جنت صاحبہ۔۔۔ ایک بار شادی ہو جائے اتنی محبت دونگا کے سب کو بھول جاو گی۔۔

ضوریز نے دل میں سوچا اور سر جھٹک کر انتظامات کرنے کے لیئے گھر سے باہر چلا گیا

---

ضوریز بیٹا میری بات سنو جنت بہت ڈری ہوئی ہے تم سے ماروخ نے بھی گلا کیا ہے کے تم نے آج جنت کو کافی ڈانٹا ہے۔۔۔ جنت کا دل بہت چھوٹا ہے اکلوتی رہی ہے ساری زندگی ہم نے آج تک اس سے سختی سے بات نہیں کی اس

لیئے تم بھی زرا خیال رکھنا اس بات کا۔۔۔

آنسہ نے ضوریز کو اپنے ساتھ بیٹھا کر کہا

ماں میں کیا کروں پچیس سالوں کی ٹرینگ ہے مجھے پچیس دن تو دیں اپنی یہ عادتیں بدلنے کے لیئے۔۔۔ویسے بھی جنت کو دیکھتا ہوں تو غصہ خود بخود جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا ہے بس آج وہ اپنے مرنے کی باتیں کر رہی تھی مجھ سے کنٹرول نہیں ہوا۔۔۔ مگر آئندہ نہیں کرونگا۔۔اچھا یہ جنت کا ڈریس لایا ہوں اور مولوی صاحب بھی آنے والے ہونگے آپ پلیز اسے تیار کر دیں رات میں ہمیں نکلنا ہے۔۔۔

ضوریز نے ہاتھ میں پکڑا شوپنگ بیگ آنسہ کو دیا

یہ سب کیوں لے آئے تمہیں پتا ہے جنت نہیں پہنے گی پھر بھی بلاوجہ خرچا کیا خیر یہ سب چھوڑو یہ بتاو کہاں رو کو گے تم لوگ کیا پلان ہے تمہارا؟

ماں پلان یہ ہے کے ہم ابھی سیدھا مری جائیں گے وہاں پی سی ہوٹل میں میں نے بو کیبگ کروالی ہے بس دو یا تین دن وہاں رہیں گے میں نے دو تین لوگوں سے بات کی کے کسی بھی چھوٹے سے شہر میں کوئی مکان کا انتظام کر دیں جیسے ہی انتظام ہو گا آپ لوگوں کو بلالونگا میں۔۔۔جب تک آپ لوگوں کے لیئے میں نے کینٹ میں رینٹ پر گھر لے لیا ہے بس آپ سب وہاں شفٹ ہو جانا اور ہاں ایک اور بات پلیز یہ جگہ کے نام فون پر مت لیجئے گا ہو سکتا ہے مارک وہاں سے کال ٹریک کر رہا ہو ہماری۔۔۔اسلیئے جو بھی کام ہو میسج کریئے گا۔۔۔

ضوریز نے تفصیل سے سمجھایا

اوہ پتا نہیں یہ سب کیسے ہو گا اللہ ہم سب کو اپنے امان میں رکھے۔۔۔تمہاری دادو کو کیا بتاوں کب سے بلا رہی ہیں میری ہمت نہیں ہو رہی جا کر سب سچ بتاوں۔۔۔۔

آنسہ نے پریشانی سے کہا

ماں دادو کو میں بتاتا ہوں سب کچھ میر ادل کر رہا ہے ان سے ضوریز بن کر پیار لوں آپ انکی فکر نہ کریں آپ سب سے زیادہ بہادر ہیں دادو۔۔۔

ضوریز نے آنسہ کو گلے لگا کر تسلی دی

اچھا اب ان محترما کو تیار کر دیں پھر دو بجے کی فلائٹ ہے ہماری۔۔۔

---

دادو کیا ہوا رو کیوں رہی ہیں۔۔؟؟

ضوریز عشرت کے پاس ان سے بات کرنے آیا مگر انہیں روتا دیکھ کر پریشان ہو گیا

تو اور کیا کروں۔۔ تم سب نے مجھ بوڑھی کو ایک کونے میں ڈال دیا ہے مجال ہے کوئی مجھے بھی کچھ بتا دے سب ایک کمرے میں گھس کر نا جانے کیا کھسر پھسر کر رہے ہیں مگر کسی کو میرا خیال نہیں۔۔۔

عشرت بی بی نے اپنے دوپٹے سے اپنی ناک پونچھی

ارے میری پیاری دادو اسطرح روئیں مت میں ہوں میں آپ کو بتاتا ہوں سب کچھ کے کیا ہو رہا ہے۔۔۔ دراصل میری اور رجنت کی شادی ہو رہی ہے۔۔۔

ضوریز یہ بول کر چپ ہوا

اچھا۔۔۔۔

عشرت بی بی نے لمبا سا اچھا کہا

ہیں ں ں ں۔۔۔ کیا کہا تمہاری اور جنت کی شادی باولے ہوئے ہو کیا دوبارا سے شادی کرو گے وہ بھی جنت سے ہی

اتنا ہی شوق ہو رہا ہے تو کم از کم لڑکی ہی بدل لو۔۔۔

عادت کے مطابق عشرت اپنی ہی بات پر دوپٹا منہ پر رکھے ہنسنے لگیں

ہاہاہاہا دادو آپ بھی نہ۔۔۔ جنت سے ہی شادی کرنی ہے مجھے اور یہ میری پہلی شادی ہے۔۔۔

ضوریز نے آہستہ سے بتایا

کک کیا مطلب ابھی ایک سال بھی نہیں ہوا تم دونوں کی شادی ہوئے۔۔۔

اچھا دادو پہلے یہ بتائیں آپکو کبھی زوہیب کی یاد آئی جو پیدا ہوتے ہی آپ لوگوں سے بچھڑ گیا تھا۔۔۔

ضوریز نے بات بدلی

لو وہ کبھی بھولا ہی نہیں مجھے ایسا لگتا ہے وہ ابھی بھی ہمارے آس پاس ہو۔۔۔

عشرت بی بی نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا

ہمم صحیح لگتا ہے آپکو وہ آپ کے سامنے ہے بلکل پاس۔۔۔

ضوریز نے عشرت کا ہاتھ پکڑ کر کہا

کیا مطلب کہاں ہے کیا وہ مل گیا تمہیں؟؟

جی دادو وہ میں ہی ہوں آپ کے سامنے۔۔۔

ضوریز نے انکا ہاتھ چوم کر کہا

ہائے سچ چ چ۔۔۔ تت تم ہمارے زوہیب۔۔۔ اوہ جب ہی سوچوں اتنے بدلے بدلے کیوں ہو۔۔ میرے اللہ تم دونوں تو ہو بہو ایک ہی شکل کے ہو میرا بچہ ادھر آ۔۔۔

عشرت نے ضوریز کو ایک دم اپنے گلے لگا لیا اور رونے لگیں۔۔ ضوریز نے دل سے شکر ادا کیا کے اسے یہ

خوبصورت رشتہ بھی نصیب ہوا

مم مگر تت تمہاری شش شادی جنت سے۔۔۔صص صہیب کہاں ہے۔۔۔

عشرت بی بی کو ایک دم خیال آیا اور انہوں نے ضوریز کو خود سے الگ کیا

دادو۔۔۔۔۔آپ یہ سمجھ لیں کے۔۔۔اللہ نے صہیب کی جگہ مم مجھے بھیج دیا۔۔۔

ضوریز نے بہت مشکل سے بتایا

کک کیا صص صہیب۔۔۔۔ہائے میرا بچہ۔۔۔کک کہاں مجھے سیدھی طرح بتاو۔۔۔

عشرت بی بی کے ہاتھ ٹھنڈے ہونے لگے

صہیب اب اس دنیا میں نہیں ہے دادو مگر رمم میں آپ لوگوں کا صہیب بن کر دیکھاونگا پلیز زدادو اسطرح پریشان مت ہوں۔۔

ضوریز نے انہیں اپنے گلے لگایا

اوہ میرے اللہ۔۔۔تو بادشاہ جیسے تیری مرضی۔۔۔۔

عشرت نے گہرا سانس لے کر کہا اور ضوریز کے گلے لگ کر رونے لگیں۔۔۔

---

جنت نے ضوریز کا لایا کو اڈریس پہنے سے انکار کر دیا اور سادہ سے کپڑوں میں بنا کسی میک اپ کے نکاح پڑھوا دیا گیا۔۔۔۔

جنت بہت دیر تک اکیلے روم میں بند ہو کر روتی رہی جب کے ضوریز کے دل کو عجیب سا سکون ملا جیسے اس نے دنیا فتاح کر لی ہو۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں سب لوگ جنت اور ضوریز کو رخصت کرنے لگے

بیٹا ہمیں بتاتے رہنے جہاں بھی جاو۔۔۔ عجیب دل گھبرا رہا ہے اللہ تم لوگوں کو اپنے امان میں رکھے۔۔۔

آنسہ روتے ہوئے صوریز کے گلے لگیں

ماں بس روئیں مت دعا کریں ہمارے لیئے۔۔۔

ضوریز نے انکا ماتھا چوما

اور بابا میرا فون بند رہے گا میں بس مخصوص وقت پر ہی اپنا فون اون کرونگا آپکو کوئی بات کرنی ہو تو ڈائریکٹ پی سی ہوٹل کی لائن لینڈ نمبر پر کل کر لیجئے گا۔۔۔

ضوریز نے بشیر کے گلے لگتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے بیٹا ہم احتیاط کریں گے۔۔

آمم پھوپو آپ پریشان مت ہوں جنت اب میری زمہ داری ہے میں اسے ایک خراش بھی لگنے نہیں دونگا۔۔۔

ضوریز نے ماروخ کو دیکھا جو جنت کو گلے لگائے رو رہی تھیں۔۔۔

میری بچی بہت معصوم ہے ضوریز اس کا خیال رکھنا اسے اکیلا مت چھوڑنا بس۔۔۔

ماروخ نے روتے ہوئے کہا

جی آپ فکر نہ کریں کبھی اکیلا نہیں چھوڑونگا۔۔۔

ضوریز نے پیار سے جنت کی طرف دیکھا

اچھا دیر ہو رہی ہے ہمیں آمم بابا آپ لوگ صبح ہوتے ہی اُسی ڈریس پر چلے جایئے گا۔۔۔ جنت چلیں پلیز زز۔۔۔

ضوریز نے جنت کی طرف دیکھ کر کہا

جنت نے ایک نظر سب کو دیکھا اور پھر بھاگ کر آنسہ کے گلے لگ گئی۔۔۔

آیم سوری مامی میں نے بہت بد تمیزی کی آپ کے ساتھ۔۔۔

نہیں میری جان تم نے جو کیا وہ سب فطری عمل تھا بس اب اپنا خیال رکھنا ہمارے لیئے ہمم چلو شاباش اتنا رو مت۔

۔۔

آنسہ نے جنت کا ماتھا چوما۔۔۔وہ دونوں سب سے باری باری مل کر اپنے سفر پر روانا ہو گئے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جنت اور ضوریز کے پاس اپنے اپنے چھوٹے سے ٹرالی بیگز تھے جنہیں ضوریز نے لگیج میں دینے کے بجائے ہینڈ کیری کر لیا تھا تاکے وہ جتنی جلدی ہو سکے اپنی منزل کی پر پہنچ جائے۔۔

اس وقت دونوں ویٹینگ ایئریا میں موجود تھے۔۔۔جنت ضوریز سے چند سیٹ چھوڑ کر بیٹھی تھی ضوریز کو جنت کی اس حرکت پر غصہ تو بہت آیا مگر اس نے ضبط کیا۔۔اس کے باوجود ضوریز جنت کو مسلسل اپنی نظروں میں رکھے ہوئے تھا۔۔۔

جنت اپنی ہی دنیا میں گم تھی ہر تھوڑی دیر بعد وہ اپنی انگلی سے آنکھیں صاف کرتی جیسے وہ اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روک رہی ہو۔۔۔چند منٹ گزرے تھے کے جنت کے ساتھ ایک درمیانی عمر کا آدمی آکر بیٹھ گیا۔۔اور جنت کو مخاطب کرنے لگا۔۔کافی دور ہونے کی وجہ سے ضوریز کو ان دونوں کی آواز سنائی نہیں دی مگر اس سے یہ برداشت نہ ہوا وہ تیزی سے اٹھ کر جنت کے سر پہنچا۔۔

Can u get up from here !

اپنے لہجے کو مشکل سے نرم رکھتے ہوئے ضوریز نے اس آدمی سے کہا

? Ammm excuse me u have any problem

اس آدمی نے کندھے اُچکا کر پوچھا

!Yes she is my wife so plz stay away

ضوریز نے اب قدرے سخت لہجے میں کہا۔۔ آدمی نے ضوریز کی آنکھوں میں دیکھا تو ڈر گیا

آہم۔۔۔ اوکے فائن بھائی میں تو ایسے ہی بیٹھ گیا مجھے لگا کوئی پریشانی ہے انکو۔۔ ایم سوری۔۔۔

وہ آدمی گڑبڑا کر اٹھا اور وہاں سے چلا گیا

ضوریز اُسی طرح کھڑا رہا اور جنت کے جُھکے سر کو دیکھنے لگا۔۔۔

کیا دوسروں کو شو کروانا ضروری ہے کے آپ بہت دکھی ہیں اور آپ پر ظلم ہو رہا ہے۔۔۔

ضوریز نے طنزیہ انداز میں کہا

ہنہ مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔

جنت نے منہ دوسری طرف پھیرا

افففف جنت پلیززز سمجھنے کی کوشیش کریں اگر اسطرح بار بار روئیں گی تو لوگ تمہاری طرف متوجہ ہونگے اور

لوگوں کو شک بھی ہو سکتا ہے۔۔۔

ضوریز اُسی جگہ پر بیٹھا جہاں وہ آدمی بیٹھا تھا۔۔

تو کیا اب میں اپنی مرضی سے بیٹھ بھی نہیں سکتی۔۔۔

جنت حیران ہوئی کے ضوریز کو کیسے چلا اس کے رونے کا

میں یہ نہیں کہ رہا۔۔ وہاں ہوٹل میں پہنچ کر جتنا مرضی رونا ہو رو لینا مگر فل حال پلیززز کنٹرول ہاں۔۔

سچ تو یہ تھا کے ضوریز سے جنت کے آنسو برداشت نہیں ہو رہے تھے وہ کسی بھی طرح اسے چپ کروانا چاہتا تھا۔۔

جنت خاموش رہی۔۔۔

چلو آناونسمینٹ ہو رہی ہے۔۔۔

ضوریز کھڑا ہوا

جنت بھی کھڑی ہوئی اپنا دوپٹا سر پر ٹھیک کیا اور شال کو اچھے لپیٹا۔۔۔ اپنے بیگ کا ہینڈل پکڑے ضوریز کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔

جہاز میں سوار ہونے کے لیئے جہاز کے ساتھ سیڑھیاں لگ گئیں تھیں باری باری مسافر جہاز کی طرف جانے لگے ۔۔۔ جہاز کا شور کانوں کو پھاڑ رہا تھا۔۔۔ جنت بھی اپنا بیگ گھسیٹتے ہوئے ضوریز کے ساتھ قدم ملانے کی کوشیش کرنے لگی۔۔۔ ضوریز نے مڑ کر جنت کو دیکھا تو اس کے پاس آیا۔۔

لاؤ بیگ مجھے دے دو آگے سیڑھیاں ہیں۔۔

ضوریز کافی زور سے سے بولا اس کے باوجود جہاز کے شور کی وجہ سے جنت نے بہت مشکل سے ضوریز سنا

نہیں تھینک یو میں خود کر سکتی ہوں۔۔۔

جنت نے بھی اونچی آواز میں جواب دیا

ضوریز جنت کی پوری بات تو نہ سن سکا مگر اس چہرے کے تاصورات سے سمجھ گیا۔۔ ضوریز نے کندھے اچکائے گویا کہ رہا ہو as u wish...

سیڑھی کے پاس پہنچ کر ضوریز نے اپنے بیگ کا ہینڈل بند کیا اور پٹے کی مدد سے بیگ کو ہاتھ میں پکڑ لیا اور چُھپکے سے جنت کو دیکھا جو اب بیگ کو ہاتھ میں اٹھائے کھڑی تھی یوں تو بیگ چھوٹا سا تھا اور زیادہ وزن بھی نہیں تھا مگر

# دو روپ محبت کے

ماریہ اعوان

جہاز کی ایک سیڑھی دوسری سیڑھی سے قدرے فاصلے پر تھی ایک بار تو جنت نے ہمت کر کے بیگ اٹھایا اور ایک سیڑھی چڑھ گئی۔۔ضوریز اس سے دو سیڑھی آگے تھا اور بار بار مڑ کر جنت کو دیکھ رہا تھا جو ایک ہی سیڑھی چڑھ کر تھک گئی تھی ضوریز کو بے ساختہ ہنسی آئی اس نے منہ آگے کر کر اپنے ہونٹ دانتوں میں دبائے۔۔

ہنہ مصیبت جب صہیب کے ساتھ آئی تھی جب تو سیڑھی نہیں تھی افففف جب صہیب ہوتا تھا سب کتنا اچھا لگتا تھا۔۔

جنت کا دل کیا وہ رو دے۔۔

میم لائیے میں مدد کر دوں آپکی۔۔

ایک بہت ہی خوش شکل اسمارٹ سے آدمی نے مسکرا کر جنت کو اوفر کی۔۔جنت نے خاموشی سے وہ بیگ چھوڑ دیا۔۔۔

ابھی وہ لڑکا بیگ اٹھانے ہی لگا تھا کے ضوریز نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

بھائی آپ اپنی فیملی کی مدد کر لیں پلیز۔۔۔۔۔

ضوریز نے بہت اونچی آواز میں کہا

جج جی وہ ان سے۔۔۔

وہ آدمی گڑبڑا کر بولا

میں شوہر ہوں انکا آئی کین ہیلپ ہر آپ پلیز اپنی بیوی کا خیال کریں۔۔۔

ضوریز نے سختی سے کہا اور ایک سرد نظر جنت پر ڈالی۔۔وہ آدمی اپنی بیوی کی طرف چلا گیا جو ایک ہاتھ میں بچہ اٹھائے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

ضوریز نے اپنے دوسرے ہاتھ میں جنت کا بیگ اٹھایا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔

جنت بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلنے لگی۔۔

ہیلو سر ویلکم۔۔۔

اندر قدم رکھتے ہی دو خوبصورت ایئر ہوسٹس نے ضوریز اور جنت کو مسکرا کر ویلکم کیا۔۔

ضوریز بھی جواباً مسکرایا۔۔

سر یور سیٹ نمبر پلیز۔۔

ایک ایئر ہوسٹس نے پوچھا

B25& A25

ضوریز نے بتایا

اوکے سر پلیز دس سائیڈ۔۔

ایئر ہوسٹس نے ایک طرف اشارہ کر کے بتایا

تھینک یو۔۔۔

ضوریز باری باری سب سیٹس پر لکھے نمبرز دیکھتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔۔

یہ ہیں ہماری سیٹ۔۔۔ونڈو سیٹ پر بیٹھو گی یا اس والی پر۔۔۔

ضوریز نے بیگز رکھتے ہوئے جنت سے پوچھا

جنت کو وہ وقت یاد آنے لگا جب صہیب کے ساتھ چند ماہ پہلے وہ پہلی بار جہاز میں بیٹھی تھی۔۔۔

(صہیب دیکھو مجھے ونڈو سیٹ پر بیٹھنا ہے ان انکل کو ہٹاو یہاں سے۔۔۔

جنت نے صہیب کے کان میں کہا اور اشارہ کیا جہاں ایک انکل پہلے سے ہی ونڈو سیٹ پر بیٹھے تھے۔۔

یار کیا بچوں والی باتیں کر رہی ہو سب ایک جیسی ہیں پلیز زیہیں بیٹھ جاو۔۔

نہیں میں نے پہلے ہی تمہیں بتا دیا تھا مجھے ونڈو سیٹ پر بیٹھنا ہے۔۔

جنت نے منہ بنا کر کہا

اچھا رکو ایک منٹ۔۔۔

سر کیسے ہیں آپ۔۔۔

صہیب نے اس شخص سے جھک کر سلام کیا

میں ٹھیک ہوں۔۔

اس آدمی نے بنا مسکرائے جواب دیا

آممم سر اگر برا نہ مانیں تو یہ سیٹ ہمیں دے دیں آپ باہر والی سیٹ پر بیٹھ جائیں پلیز۔۔

صہیب نے منت کی

نہیں میں اسی پر بیٹھوں گا۔۔

اس آدمی نے سختی سے منع کیا

اوکے سر جیسے آپکی مرضی میں تو اس لیئے کہہ رہا تھا اگر آپکو واشروم وغیرہ جانا ہوا تو میری وائف آپکو جگہ نہیں دے گی وہ ایک بار بیٹھ جائے تو اٹھتی نہیں ہے۔۔

صہیب نے کندھے اچکا کر کہا

کیوں نہیں اٹھتی یہ کوئی بدماشی ہے۔۔۔۔

اس آدمی نے اور سختی سے کہا

نہیں سر بدماشی نہیں اس کے ساتھ مسئلہ ہے پاوں میں وہ بار بار اٹھ نہیں سکتی اسی لیئے میں کہہ رہا تھا۔۔۔

صہیب نے مسکرا کر کہا

جنت نے بھی فوراً اپنی ٹانگ پکڑی جیسے واقعی کوئی مسئلہ ہو۔۔ آدمی نے ایک نظر جنت کو دیکھا

اچھا ٹھیک ہے آجاو۔۔۔)

ہیلو۔۔۔ کہاں کھو گئی میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے پلیز جلدی بیٹھ جاو پیچھے اور لوگ بھی ہیں۔۔۔

ضوریز نے جنت کو کندھوں سے پکڑ کر ہلایا جنت جیسے ایک دم ہوش میں آئی

آں ہاں کہیں بھی۔۔ آمم نہیں اسی سیٹ پر بیٹھوں گی۔۔

جنت نے باہر والی سیٹ کی طرف اشارا کر کے کہا

ضوریز نے محسوس کیا کے جنت کی آنکھیں بھیگنے لگیں ہیں وہ ایک گہرا سانس لے کر بیٹھ گیا۔۔ جنت بھی اس کی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی

سب کچھ اسی طرح ہے صہیب بس تم نہیں ہو۔۔۔ تمہارے ساتھ ہر سفر کتنا اچھا لگتا تھا۔۔۔

جنت نے اپنی آنکھوں کے کنارے صاف کیئے

تھوڑی ہی دیر میں جہاز رینگنے لگا

جب میں نے کہا تھا کے بیگ مجھے دے دو تو پھر کسی اور سے مدد لینے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔

ضوریز نے جنت کا دیہان بٹانے کے لیئے بات شروع کی

میری مرضی۔۔۔

جنت نے مختصر سا جواب دیا

ٹھیک ہے مگر مجھے یہ پسند نہیں کے تم کسی سے اسطرح مدد لو وہ بھی میرے ہوتے ہوئے۔۔۔

ضوریز نے جنت کو دیکھ کر کہا

آپ کی پسند سے مجھے کوئی غرض نہیں اور پلیز مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔

جنت نے دوٹوک انداز میں کہا

جہاز اب کافی تیز چلنے لگا جنت نے ڈر کے مارے آنکھیں اور ہاتھ بند کیئے۔۔۔

ضوریز نے مسکرا کر جنت کو دیکھا اور پھر اس کے بند ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔۔۔

جیسے ہی جہاز نے اپنے ٹائیر زمین کی دہلیز سے اٹھائے۔۔۔جنت نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ ضوریز کے ہاتھ سے چھوڑوایا

مجھے ہاتھ مت لگائیں۔۔۔

جنت نے غصے سے کہا

میں تو بس تمہارا ڈر کم کر رہا تھا۔۔

ضوریز نے نرمی سے کہا

ہنہ ڈر۔۔۔مجھے اب کسی چیز کا کوئی ڈر نہیں سمجھے آپ اپنی حد میں رہیں۔۔

جنت نے انگلی اٹھا کر وارن کیا

جناب میں نے تو سنا ہے آپ مجھ سے بہت ڈرتی ہیں۔۔۔اور جہاں تک حد کی بات ہے تو اب ہمارے بیچ کوئی حد نہیں آفٹر آل وی آر میرڈ ناو۔۔۔

ضوریز نے جنت کی طرف جھک کر کہا

ہنہ مجھے آپ کے منہ نہیں لگنا پلیز خاموش رہیں۔۔۔

جنت نے منہ دوسری طرف کر لیا

ضوریز جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہا تھا تاکے وہ صہیب کو یاد کر کر کے نا روئے۔

منہ اس طرف کر لینے سے حقیقت بدل نہیں جائے گی جنت۔۔

ضوریز نے جنت کے قریب آ کر کہا

جنت خاموش رہی۔۔۔

اچھا اب میں چپ رہوں گا پلیز۔۔۔اُسطرف مت دیکھو وہاں عجیب سے آدمی بیٹھے ہوئے ہیں۔۔

ضوریز کو مجبوراً یہ کہنا پڑا تاکے وہ جنت کا چہرہ دیکھ سکے

جنت کو احساس ہوا کے ضوریز صہیب کی نسبت زیادہ حساس ہے جنت نے سر جھٹکا اور سامنے دیکھنے لگی۔۔

پیاس تو نہیں لگ رہی۔۔

ضوریز نے تھوڑی دیر بعد پوچھا۔۔

جنت نے سر نہیں میں ہلا کر جواب دیا منہ سے کچھ نہیں بولی

بھوک تو لگ رہی ہو گی تم نے گھر میں بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔۔بس ابھی کچھ نہ کچھ کھانے کو دیں گے یہ لوگ۔۔۔

ضوریز اپنی عادت کے بر خلاف لمبی لمبی باتیں کر رہا تھا تاکے جنت کا دیہان بٹا سکے

ابھی آپ نے کہا تھا آپ چپ رہیں گے۔۔

جنت نے ضوریز کے الفاظ لُٹائے

اوہ سوری میں تو بس۔۔

ضوریز خاموش ہو گیا

تھوڑی دیر میں ایئر ہوسٹس بڑی سی ٹرالی کِھسکائے سب کو ایک ٹرے تھمانے لگی۔۔

جنت کے پاس آ کر اسکی ٹرے اسکی طرف بڑھائی

تھینک یو مجھے نہیں چاہیئے۔۔

جنت نے منع کیا

کیوں نہیں چاہیئے پلیز آپ دے دیں۔۔۔

ضویز نے فوراً ہاتھ بڑھا کر جنت کے سامنے بنا چھوٹا سا ٹیبل کھولا ایئر ہوسٹس نے مسکرا کر باری باری دونوں کے ٹیبل پر ٹرے رکھی۔۔

میں نے کہا تھا مجھے کچھ نہیں کھانا۔۔۔۔

جنت کو ضوریز پر بہت غصہ آیا

کیوں نہیں کھانا کل دوپہر سے تم نے کچھ نہیں کھایا پلیز تھوڑا بہت کھالو۔۔

ضوریز کو جنت کی فکر ہونے لگی۔۔وہ اسکی ٹرے کی پیکینگ کھولنے لگا

مجھے کچھ نہیں کھانا آئی سمجھ۔۔۔

جنت نے سختی سے منع کیا

ضوریز نے ٹرے کھول کر اس میں سے سینڈوچ نکالا اور جنت کی طرف بڑھایا

پلیز زز تھوڑا بہت کھالو۔۔۔۔

ضوریز نے منت کی

نہیں۔۔۔

جنت نے جیسے اسکی ہر بات نہ ماننے کی قسم اٹھا رکھی تھی

افففف جنت اگر تم نے سینڈوچ نہیں کھایا تو میں ایئر ہوسٹس کو بولا کر بولوں گا کے وہ تمہیں زبردستی کھلائے اور یقین کرو وہ ایسا ہی کرے گی اس لیئے تماشا مت بناو اور یہ کھالو۔۔

ضوریز نے سختی سے کہا

جنت نے منہ دوسری طرف کر لیا

اوکے فائن۔۔۔ آممم ایکس کیوزمی۔۔۔

ضوریز نے واقعی آیئر ہوسٹس کو آواز دی

یی یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔

جنت نے حیران ہو کر ضوریز کو دیکھا

تو اور میں کیا کروں میری بات تو آپ نے ماننی نہیں ہے شاید اسکی مان لیں۔۔

ضوریز نے جنت کی طرف دیکھا

جنت نے غصے سے سیڈوچ پکڑا۔۔

جی سر آپ نے بولایا

آیئر ہوسٹس نے مڑ کر پوچھا

نو تھینک یو۔۔۔

ضوریز نے مسکرا کر کہا اور پھر اپنا سینڈوچ کھول کر کھانے لگا بھوک تو اسے بھی بہت لگی تھی وہ بھی دوپہر کا بھوکا تھا۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر تھوڑی ہی دیر میں جہاز اسلام آباد کی زمیں کو چھونے لگا جنت کا دل زور زور سے کانپ رہا تھا اسے قدم قدم پر صہیب کی یاد آ رہی تھی اسے لگتا تھا جیسے صہیب مسکراتا ہوا اس کے ساتھ چل رہا ہے مگر جب وہ گھبرا کر اِدھر اُدھر دیکھتی تو وہاں ضوریز ہوتا سنجیدہ سا۔۔۔

---

ایئرپورٹ سے باہر آ کر ضوریز نے کسی کو کال کی چند سیکنڈ بعد ہی ایک آدمی کان کو فون لگائے ضوریز کے سامنے آیا۔۔

ضوریز صاحب؟

اس آدمی نے پوچھا

یس اینڈ یو مجید؟

ضوریز نے بھی پوچھا

جی میں ہی مجید ہوں آیئے سر گاڑی سامنے ہی ہے۔۔

اس آدمی نے دونوں بیگز پکڑے اور گاڑی کی طرف چلنے لگا

ہم لوگ یہاں سے سیدھا مری جائیں گے اگر تمہیں کچھ کھانا ہے تو بتا تو۔۔۔؟

ضوریز نے جنت سے آہستہ آواز میں کہا

نہیں۔۔

جنت نے مختصر جواب دیا

اوکے۔۔۔

دنوں گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے۔۔

سفر بہت خاموشی سے گزرنے لگا۔۔ کراچی کی نسبت اسلام آباد کا موسم بہت سرد تھا جنت کو تو ویسے بھی سردی بہت لگتی تھی۔۔ اس نے اچھی طرح اپنے گرد شال لپیٹی اور باہر دیکھنے لگی۔۔۔ تھکاوٹ کی وجہ سے جنت بار بار اونگ رہی تھی جیسے ہی اسکی آنکھ لگتی اسکا سر جھٹکا کھا کر نیچے ہوتا اور وہ ایک دم اٹھ جاتی۔۔۔ ضوریز بظاہر تو اپنے موبائل فون پر مصروف تھا مگر اسکا سارا دیہان جنت پر تھا۔۔۔

جیسے ہی جنت کی آنکھیں بند ہوئیں ضوریز نے خاموشی سے اپنا ہاتھ جنت کے سر کے نیچے رکھا اب جنت کا سر ضوریز کے ہاتھ پر تھا جسکی وجہ سے جنت کی آنکھ نہیں کھولی اور وہ گہری نیند میں چلی گئی۔۔۔ ضوریز جنت کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا اور اسی طرح ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

چند گھنٹے گزرے تھے کے گاڑی مری کے اندرونی حصے میں داخل ہو گئی۔۔ گاڑی کو بہت جھٹکے لگنے لگے جنت کی آنکھ ان جھٹکوں سے کھل گئی۔۔ ضوریز نے مسکرا کر جنت کو دیکھا جو نیند سے بھری آنکھوں کو کھولنے کی کوشیش کر رہی تھی۔۔ ضوریز نے اپنا ہاتھ اس کے سر سے ہٹایا۔۔ ایک ہی پوزیشن میں بازو کو رکھنے کی وجہ سے اسکے بازو میں تھوڑا درد ہوا اس نے اپنے دوسرے ہاتھ سے اپنے بازو کو دبایا۔۔

بس تھوڑی دیر اور پھر ہم اپنے ہوٹل پہنچ جائیں گے ہمم۔۔

ضوریز نے پیار سے جنت کو دیکھا

جنت نے آنکھیں رگڑ کر نیند بھگائی اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔

یہ لیں سر ہم پی سی پہنچ گئے آپ کو جب گاڑی کی ضرورت ہو مجھے یاد کر لیجئے گا۔۔۔

تھوری دیر بعد ڈرائیور نے ضوریز سے کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔۔۔

جنت اور ضوریز بھی باہر نکلے۔۔۔ جنت کو سردی کی وجہ سے ایک دم جھرجری سی آئی اس نے اپنے دونوں ہاتھ لپیٹے اور مڑ کر ضوریز کو دیکھا جو ڈرائیور سے دونوں بیگز لے رہا تھا۔۔ جنت تھوڑا سا چل کر آگے گئی تو اسے سامنے ہی بڑا اور خوبصورت سا ہوٹل نظر آیا۔۔۔

اوہ یہ تو پی سی ہے۔۔ آہ صہیب تم نے کہا تھا تم مجھے ایک بار یہاں ضرور لے کر آو گے چاہے تمہیں اپنی جان ہی کیوں نہ دینی پڑے اور واقعی میں یہاں آگئی اور تم۔۔۔۔

جنت پھر سے صہیب کے خیالوں میں کھونے لگی

چلیں اندر یہاں بہت سردی ہے۔۔۔

ضوریز کی آواز نے جنت کو خیالوں سے نکالا

ہمم۔۔۔

جنت نے اپنے آنسو روکے اور ضوریز کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔

---

سر کسی بھی چیز کی ضرورت ہو جسٹ کال آس۔۔

ہوٹل کے اسٹاف کا ایک بندہ ان دونوں کو روم تک چھوڑنے آیا

یس شور تھینک یو۔۔۔

ضوریز نے اسے مسکرا کر جواب دیا وہ آدمی سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا

جنت نے نظر گھوما کر کمرا دیکھا بہت بڑا جہازی سائز کا بیڈ درمیان میں موجود تھا سائیڈ ٹیبل پر خوبصورت سے لیمپ پڑے ہوئے تھے بیڈ کے سامنے ڈریسنگ ٹیبل تھا بیڈ کے ایک طرف خوبصورت سا صوفہ پڑا تھا سامنے ہی ایک بڑی سی کھڑکی تھی جس کے پردے کو سائیڈ پر نفاست سے باندھا ہوا تھا۔۔۔۔جنت نے کھڑکی کی طرف دیکھا اندھیرا ہونے کی وجہ کچھ خاص نظر نہیں آرہا تھا مگر وقفے وقفے سے ایسا لگتا درخت ہوا کی وجہ سے ہل رہے ہیں جنت کو ایک دم اُس سے خوف آیا اور اس نے اپنی نظروں کو وہاں سے ہٹایا اور بیڈ کو دیکھنے لگی۔۔۔ضوریز بہت دیر سے جنت کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

بھوک تو نہیں لگی۔۔۔

ضوریز نے جنت کو اپنی موجودگی کا احساس دلایا

نہیں۔۔

جنت نے جواب دیا اور تھکے ہوئے انداز سے بیڈ پر بیٹھ کر جوتے اتارنے لگی۔۔

آمم یہ ڈریسنگ روم ہے اور اسی کے ساتھ واشروم بھی ہے اگر فریش ہونا ہے تو۔۔۔

کیا ہم دونوں ایک ہی روم میں رہیں گے ؟

جنت نے ضوریز کی بات مکمل ہونے سے پہلے ٹوکا

میں سمجھا نہیں کیا مطلب اس بات کا؟

ضوریز جو واشروم دیکھا رہا تھا ایک دم پلٹ کر بولا

سیدھا اور صاف مطلب ہے کیا آپ میرے ساتھ اسی روم میں رہیں گے۔۔

جنت نے ٹھہر ٹھہر کر بولا

ظاہر سی بات ہے ایک ساتھ ہی رہیں گے ایک ہی روم میں یہ کیسا سوال ہوا۔۔۔

نہیں میں آپ کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی۔۔

جنت نے سر کو دائیں بائیں ہلا کر کہا

جنت ہمارا نکاح اسی لیئے ہوا ہے تا کے ایٹ لیسٹ ہم لوگ ایک کمرے میں ایک ساتھ رہ سکیں میں تمہیں روم میں بھی اکیلے چھوڑنے کا رزک نہیں لے سکتا۔۔

ضوریز نے دوٹوک میں انداز میں کہا

جنت کو فت سے بیڈ کو دیکھنے لگی۔۔ ضوریز نے گہرا سانس لیا اور آگے آکر جنت کی طرف جھکا

میرے پاس مت آئیں۔۔

جنت ایک دم پیچھے ہوئی

ضوریز نے ایک نظر جنت کو دیکھا اور اس کے پیچھے پڑا تکیا اٹھالیا

میں تکیا لے رہا ہوں مس جنت۔۔۔۔

ضوریز نے دانت پیس کر کہا

جنت نے شرمندہ ہو کر نظریں جُھکا لیں۔۔ ضوریز نے تکیا صوفے پر رکھا اور اپنی گھڑی اتارنے لگا

ویسے مجھے اسی طرح تمہارے پاس آنا ہوتا تو اب تک تم میری بانہوں میں ہوتی اس لیئے اس بات کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں میں صوفے پر سو جایا کرونگا اور تم بھی سکون سے بیڈ پر سو جاو۔۔۔

ضوریز نے یہ صرف جنت کو تسلی دینے کے لیئے کہا تھا ورنہ اسکا دل اس وقت یہ ہی کر رہا تھا۔۔۔

جنت نے کوئی جواب نہ دیا ضوریز نے گھڑی اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی۔۔ جنت نے کن آنکھیوں سے ضوریز کو

دیکھا اور اٹھ کر اپنا بیگ کھولنے لگی اپنے لیئے آرام دہ سا ڈریس نکالا اور بیگ بند کر کے واپس مُڑی تو اپنے سامنے ضوریز کو شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے دیکھا۔۔۔جنت نے ایک دم گھبرا کر اپنی نظریں پھیریں اور تیزی سے واشروم چلی گئی۔۔۔ضوریز نے اپنی شرٹ اتار کر ٹی شرٹ پہنی اور جنت کا انتظار کرنے لگا۔۔تھوڑی دیر میں جنت باہر آئی اور بیڈ پر دوسری طرف منہ کیئے لیٹ گئی ضوریز نے ساری لائٹس بند کیں اور ایک لیمپ جلا کر خود بھی لیٹ گیا۔۔

---

ضوریز کی آنکھ کھولی تو کھڑکی سے آتی روشنی نے اس کی آنکھوں کو دوبارا بند کر دیا۔۔ضوریز نے اپنی آنکھیں رگڑیں اور اٹھ کر کھڑکی کے پردے ٹھیک کیئے۔۔ایک نظر سوتی ہوئی جنت پر ڈالی۔۔۔جو ایک ہاتھ اپنی گال کے نیچے رکھے سکون سے سو رہی تھی۔۔۔

واہ کیا کہنے ہیں میری نیند اُڑا کر خود مزے سے سو رہی ہیں۔۔

ضوریز نے دل میں سوچا اور مسکراتا ہوا واشروم چلا گیا۔۔۔

جب وہ واشروم سے باہر آیا جنت اُٹھ چکی تھی اور اپنے ہاتھوں سے سر کو دبا رہی تھی

کیا بات ہے سر میں درد ہے؟

ضوریز فکر مندی سے اس کے پاس آیا

نہیں کچھ نہیں آپکو بلاوجہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔

جنت نے سختی سے کہا

لاو میں سر دبا دوں؟

جنت کے انداز کو وہ اگنور کرتا ہوا اس کے پاس آکر بیٹھا

میں نے کہا نا میرے لیئے پریشان مت ہوں ویسے بھی یہ سر درد بلکے میری زندگی میں جتنے بھی درد ہیں سب آپکی وجہ سے ہی ہیں۔۔۔

جنت بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہوئی اور اپنا جوتا پہننے لگی۔۔

میری وجہ سے ہیں یہ درد۔۔اور جو ساری زندگی میں محروم رہا ہوں۔۔۔اور جو درد تکلیف تم مجھے دے رہی ہو اسکے بارے میں کیا خیال ہے آپکا۔۔

ضوریز کو جنت کی بدتمیزی اچھی نہیں لگی اس نے جنت کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور اسے دیوار کے ساتھ لگا دیا چھوڑیں مجھے آپ ہیں ہی اسی لائک بلکے آپ کے ساتھ اس سے بھی زیادہ برا ہونا چاہیئے ہنہ۔۔

جنت اپنا بازو چھوڑواتے ہوئے کہنے لگی

اسٹاپ اٹ جنت میری نرمی کا ناجائیز فائدہ مت اٹھاو مانتا ہوں کے میرے آنے سے تمہاری زندگی ویران ہو گئی ہے مگر یہ سب میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔میں اپنی خوشی سے تمہاری زندگی میں شامل نہیں ہوا ہوں۔۔۔یہ صہیب کی آخری خواہش تھی کے میں تمہارا خیال رکھوں۔۔

ضوریز کا ضبط کو اب دے گیا اور اور وہ پھٹ پڑا

صہیب کا نام مت لو۔۔۔تم اس جیسے کبھی نہیں بن سکتے اور نہ ہی اسکی جگہ لے سکتے ہو وہ تمہیں یہ کبھی نہیں کہ سکتا وہ سب جانتا تھا کے اس کے علاوہ میں کسی کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی یہ سب تمہاری چال ہے اپنی جگہ بنانے کے لیئے تم نے صہیب کو مارا۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔

ضوریز نے اپنے ہاتھ کا مُکا بنا کر جنت کے پیچھے دیوار پر مارا۔۔اس سے تو جنت کا روڈ انداز ہی برداشت نہیں ہو رہا تھا اور اب جنت کا یہ الزام۔۔۔اُسکا تو جیسے دماغ ہی گھوم گیا اسے کہاں عادت تھی ایسے لہجوں کی۔۔

جنت نے ڈر کر آنکھیں بند کیں اس کی بند آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔۔۔ضوریز نے اسے چھوڑ کر گہرا سانس لیا اور اپنا غصہ کنٹرول کیا۔۔

اوہ جنت میں تم پر غصہ بھی نہیں نکال سکتا۔۔۔آیم سوری پلیز زززرومت۔۔۔تمہیں جو کہنا ہے مجھ سے کہو بس الزام مت لگاو۔۔میں اپنے بھائی کو کیسے مار سکتا ہوں۔۔۔خیر تم ابھی غصے میں ہو شاباش فریش ہو جاو میں ناشتا منگواتا ہوں۔۔

جنت کو روتا دیکھ کر ضوریز نے نرمی سے کہا اور پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔پھر خود روم سے باہر نکل گیا۔۔۔

---

دیکھو کتنا اچھا موسم ہے باہر چلو تھوڑا گھوم کر آتے ہیں۔۔

ناشتے سے فارغ ہو کر ضوریز نے کھڑکی کے پردے ہٹا کر کہا

جنت خاموش رہی

جنت میں تم سے کہ رہا ہوں پلیز آو باہر چلتے ہیں۔۔تمہاری تو یہ وش تھی نا کے تم پی سی میں رہو مری گھومو ناران کاغا۔۔۔۔۔

صرف صہیب کے ساتھ تھی اب یہ سب خواہشیں مر گئی ہیں صہیب کی طرح۔۔۔۔

جنت نے ضوریز کی بات کاٹی۔۔

ناجانے کیوں ضوریز کو صہیب سے ہلکی سی جلن محسوس ہوئی

آمم وہ دادو کہہ رہی تھیں تم سے بات کرنی ہے اور یہاں روم میں سگنل نہیں آتے اس لیئے میں نے سوچا بات بھی ہو جائے گی خیر میں انہیں بتادونگا میں آتا ہوں کل کر کے۔۔

ضوریز نے بہانا بنایا

جیسے ہی ضوریز جانے لگا جنت نے اسے روکا

رو کو میں بھی چلتی ہوں میرا بھی نانو سے بات کرنے کا دل کر رہا ہے۔۔۔

جنت نے کہا اور اٹھ کر جوتے پہنے۔۔۔اپنی شال لی اور ضوریز کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔

دونوں خوبصورت سے راستوں پر چلتے ہوئے باہر کی طرف آگئے ہر چیز برف سے سفید ہو رہی تھی۔۔جنت کا دل کیا وہ پوچھے کے اب برف کب پڑے گی اسے بہت شوق تھا برف باری دیکھنے کا مگر وہ چپ رہی ضوریز سے بات کرنا اسے سخت ناپسند تھا۔۔

وہ دیکھو کتنا خوبصورت راستہ ہے وہاں چلتے ہیں۔۔

ضوریز نے رک کر ایک طرف اشارا کر کے جنت کو بولا

ہم گھومنے نہیں آئے میری نانو سے بات کروائیں...

جنت نے اکتا کر کہا

وہ ہی کروانے جا رہا ہوں یہاں ابھی تک سگنل نہیں آئے چولو اس طرف جا کر دیکھتے ہیں شاید وہاں آجائیں۔۔۔

ضوریز نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا اسے اب تک یہ معلوم ہو گیا تھا کے جنت کو باتوں میں لگانا بہت آسان ہے

جنت خاموشی سے ضوریز کے پیچھے چلنے لگی۔۔

سیدھی اور صاف روڈ کے سائیڈ پر لمبے لمبے درخت تھے جو کے برف سے ڈھکے ہوئے تھے۔۔۔ضوریز اپنی ہُڈ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے بار بار مڑ کر جنت کو دیکھ رہا تھا۔۔جو سردی کی وجہ سے بار بار اپنے ہاتھ رگڑتی اور کبھی اپنی شال کے اندر ہاتھ چھپا لیتی۔۔۔ضوریز مڑ کر جنت کے پاس آیا اور اپنی ہُڈ اتار کر جنت کی طرف بڑھائی۔۔۔

لو پہن لو یہ کافی گرم ہے اسکی پوکٹ میں ہاتھ ڈال لو گرم ہو جائیں گے۔۔

نو تھینکس۔۔

جنت نے منع کیا اور ضوریز کی طرف دیکھے بغیر چلنے لگی۔۔۔

افففف اتنے نخرے ہیں میڈم کے۔۔۔

ضوریز نے دل میں سوچا اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا جنت کے پاس آیا۔۔

پلیز زجنت یہ پہن لو بہت ٹھنڈ ہے۔۔۔

ضوریز نے پیار سے کہا

جنت نے کوئی جواب نہ دیا اور چلتی رہی ضوریز کو غصہ آیا اُس نے جنت کو پکڑ کر روکا اور اُسکے کندھوں پر جیکٹ ڈالی۔۔۔

یہ آپ خود پہن رہی ہیں یا میں زبردستی پہناوں۔۔۔

ضوریز نے سختی سے کہا

مسئلہ کیا ہے آپ کے ساتھ اتنا ہیرو بننے کی ضرورت نہیں۔۔۔میں بیمار پڑوں یا مر جاوں آپکو اس سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہیئے۔۔

جنت نے ضوریز کی ہُڈ کو اتار کر غصے سے پھینکا

بس زیادہ بکواس نہیں اگر یہ نہیں پہنی تو میں تمہاری کسی سے بات نہیں کروانگا۔۔۔

ضوریز نے ہاتھ اٹھا کر جنت کو چپ کروایا۔۔جنت کے منہ سے مرنے والی بات سن کر ضوریز کو غصہ تو بہت آیا مگر خود پر قابو پا کر اس نے اپنی ہُڈ اٹھائی اور جھاڑ کر جنت کو خود پہنانے لگا۔۔۔

جنت نے اب کوئی احتجاج نہیں کیا گویا کسی سے بات نہ کروانے والی دھمکی اثر کر گئی۔۔۔

جنت کو ہُڈ پہنائی جب کے خود ایک شرٹ پہنے ہوئے تھا۔۔اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ گھسایا اور خاموشی سے چلنے لگا۔۔ تھوڑی دیر بعد روڈ کی ایک سائیڈ پر بیٹھ کر موبائل نکالا اور نمبر ملانے لگا۔۔۔

ہیلو ماں کیسی ہیں۔۔

ضوریز فون پر بات کرنے لگا

جی ماں ٹھیک ہوں اور وہ بھی ٹھیک ہے بس ناراض رہتی ہے مجھ سے اتنی خوبصورت جگہ بھی اسکی تلخی کو کم نہیں کر سکی۔۔

ضوریز نے جنت کو دیکھ کر کہا جبکے جنت نے غصے سے منہ دوسری طرف کر لیا

جی ماں ہم خیال رکھ رہیں اپنا۔۔اچھا دادو سے بات کروائیں۔۔

ضوریز نے جنت کے لال ہوتے چہرے کو پیار سے دیکھا

جی دادو بس یاد آگئی آپکی۔۔ مگر فل حال جنت سے بات کریں اسکو آپکی بہت یاد آرہی ہے۔۔۔

ضوریز نے ہنستے ہوئے جنت کو فون دیا۔۔

کیسی ہیں دادو میں بہت یاد کر رہی ہوں آپ سب کو۔۔

جنت نے فون پکڑتے ہی کہا

نہیں دادو میرا دل آپ لوگوں کے بغیر نہیں لگ رہا بہت تنہا محسوس کر رہی ہوں۔۔

جنت یہ بولتے ہوئے رونے والی ہو گئی۔۔۔ضوریز نے جنت کی بات سنی تو دکھ سے سر ہلایا

نہیں دادو میں سب کچھ کھا رہی بس آپ سب جلدی سے آجائیں۔۔

جنت نے پھر سے کہا

امی کہاں ہیں دادو۔۔

جنت نے پوچھا

اچھا چلیں انہیں نماز پڑھنے دیں میں دوبارا فون کر لو نگی۔۔

جنت نے اداسی سے کہا اور پھر اللہ حافظ کر کے فون بند کر دیا

آگے چلیں۔۔۔

ضوریز اپنا موبائل لے کر جنت سے کہا

نہیں مجھے واپس روم میں جانا ہے۔۔۔

جنت نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا

اوکے آو چلتے ہیں۔۔

ضوریز اٹھ کر چلنے لگا۔۔۔

لگتا ہے تھوڑی دیر تک برف باری شروع ہو جائے گی۔۔

ضوریز نے جنت کو دیکھ کر کہا۔۔ضوریز نے اُس کے جواب کا انتظار کیا مگر جنت خاموش رہی۔۔ضوریز نے ایک نظر جنت کو دیکھا اور پھر سر جھکا کر چلنے لگا

---

میں زرا کسی کام سے جا رہا ہوں تم اندر سے لوک کر لو اور ہاں کوئی بھی آئے کھولنا مت اور نہ ہی خود باہر جانا میں بس آدھے گھنٹے میں آ رہا ہوں کوئی بات ہو تو اس فون سے کال کر لینا۔۔۔

ضوریز نے اپنے جوتے پہنتے ہوئے کہا

جنت کو ضوریز کی بات پر غصہ آیا کے وہ اُس پر اتنی پابندی کیوں لگا رہا ہے۔۔

جنت تم سن رہی ہو نا؟

ضوریز کھڑا ہوا

ہمممم۔۔۔

جنت نے بس سر ہلایا

او کے خیال رکھنا ڈرنا مت بس میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔۔

ضوریز نے پیار سے کہا اور باہر چلا گیا

جنت نے اٹھ کر کھڑکی سے دیکھا باہر بنے لان میں کچھ کپل چہل قدمی کر رہے تھے۔۔۔۔چند منٹ بعد اسے ضوریز بھی باہر نکلتا ہوا نظر آیا ضوریز نے رک کر اوپر دیکھا اور مسکرایا پھر اپنا ہاتھ ہلایا۔۔جنت فوراً وہاں سے ہٹ گئی۔۔۔چند منٹ بعد وہ دوبارا کھڑکی پر کھڑے ہو کر لوگوں کو دیکھنے لگی۔۔

سب ہی خوش تھے اور موسم سے لطف اندوز ہو رہے تھے جنت کو ایک دم صہیب یاد آیا۔۔۔اسکی آنکھوں کے سامنے وہ سب آنے لگا جو اس نے صہیب کے ساتھ دیکھا تھا۔۔۔کیسے وہ پاگلوں کی طرح پہاڑوں پر چڑھتی تھی اور صہیب اسے منع کرتا تھا کہیں گر نہ جائے۔۔۔

جنت کے آنسو بہنے لگے اس نے اپنی شال پہنی اور روم کھول کر باہر نکل گئی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کے اسے کہاں جانا ہے وہ بس باہر کی طرف آئی اور خاموشی سے ایک سمت پر چلنے لگی وہ صہیب کے خیالوں میں اس قدر کھوئی ہوئی تھی کے اسے نہ ارد گرد کا ہوش تھا اور نہ اس خطرناک راستے کا جس پر وہ چل رہی تھی۔۔۔

---

جنت۔۔۔۔

ضووریز نے روم میں آتے ہی جنت کو پکارا

جنت۔۔۔ کہاں ہو۔۔۔

اس نے ڈریسنگ روم چیک کیا۔۔ واشروم کا دروازہ بھی کھلا تھا۔۔

ضوریز نے کھڑکی سے باہر جھانکا

کہاں چلی گئی۔۔۔ امم شاید کیفے گئی ہو۔۔

ضوریز نے خود سے بولا اور نیچے چلا گیا

ہر طرف دیکھ لینے کے بعد اسے جنت نظر نہیں آئی وہ گھبرا گیا

اوہ کہاں چلی گئی کہیں اسے مارک کے آدمیوں نے۔۔۔

نن نہیں ابھی تو کسی کو کچھ نہیں پتا۔۔ افففف جنت کہاں چلی گئی ہو۔۔

ایکسوزمی میرے روم سے میری وائف کوئی میسج دے کر گئی ہیں آپکو۔۔؟

ضوریز نے ریسپشن پر کھڑے لڑکے سے پوچھا

سر آپکا روم نمبر پلیز ز؟

اُس لڑکے نے پوچھا

اوہ ہاں آ ممم کیا تھا روم نمبر ایک منٹ۔۔

ضوریز اتنا پریشان ہو گیا کے اسے اپنا روم نمبر ہی بھول گیا اس نے اپنی جیب سے روم کارڈ نکال کر لڑکے کو دیا

جی نہیں سر اس روم سے تو کسی نے ہمیں کوئی میسج نہیں دیا۔۔

لڑکے نے کارڈ واپس کیا

اوہ آ اچھا کوئی اس روم کی طرف گیا تو نہیں تھا۔۔۔

ضوریز نے اپنے ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کیا

جی نہیں سر کوئی نہیں گیا۔۔ کیا سب ٹھیک ہے۔۔؟

یس۔۔ فائن۔۔ تھینک یو۔۔

ضوریز نے جواب دیا اور باہر کی طرف بھاگا۔۔۔

افففف جنت کہاں گئی ہو تم۔۔۔

ضوریز کو لگا جیسے اسکے دل کی دھڑکن رک رہی ہو۔۔۔

وہ بھاگتا ہوا جنت کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔ بھاگتے بھاگتے اس نے کافی راستہ طے کر لیا تھا مگر جنت کہیں نہ ملی۔۔۔

جنت۔۔۔۔

ضوریز تھک کر گھٹنوں کے بل بیٹھا اور جنت کو زور سے پکارا۔۔۔

---

جنت اپنی ہی سوچ میں گم نہ جانے کتنا دور نکل آئی تھی اب تو اسکی ٹانگوں نے بھی چلنے سے جواب دے دیا تھا۔۔

جنت تھک کر کھڑی ہوئی تو پہلی بار نظر اٹھا کر اپنے ارد گرد دیکھا۔۔۔

وہاں جنت کے علاوہ کوئی نہیں تھا آس پاس بہت لمبے درخت تھے جنت کو ایک دم احساس ہوا کے وہ کافی آگے آگئی ہے وہ واپس جانے کے لیئے پلٹی تو گھبرا گئی کیونکے وہاں دو راستے تھے اور وہ بھی بہت سنسان تھے جنت نے گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا اور ایک راستے پر جانے کا فیصلہ کیا اور جلدی جلدی چلنے لگی۔۔وہ جیسے جیسے چل رہی تھی اسے لگ رہا تھا جیسے اندھیرا ہو رہا ہو۔۔۔

جنت نے گھبرا کر آسمان کی طرف دیکھا تو اسے آسمان نظر نہیں آیا کیونکے لمبے لمبے درخت آپس میں جوڑے ہوئے تھے جسکی وجہ سے وہاں شام جیسا اندھیرا تھا جنت ایک دم کانپنے لگی کچھ سردی بھی زیادہ تھی اور کچھ خوف بھی۔۔

آتے وقت وہ اپنے خیالوں میں اتنا کھوئی ہوئی تھی کے اسے اب یاد نہیں آرہا تھا کہ وہ کس راست سے آئی تھی۔۔۔

خوف کے مارے جنت سے چلا بھی نہیں گیا اس رک کر گہرے گہرے سانس لیئے۔۔

یا اللہ یہ میں کہاں آگئی مجھے بچالیں۔۔افففف بہت ڈر لگ مجھے۔۔۔صہیب کہاں ہو تم۔۔۔

ڈر کے مارے جنت رونے لگی۔۔

---

کیا ہوا بیٹا کوئی کھو گیا ہے تمہارا؟

ضوریز کو اسطرح بیٹھے دیکھ کر وہاں کا ایک مقامی شخص نے ضوریز سے پوچھا

جج جی میری جنت میری بیوی وہ نہیں مل رہی مم میں نے سارا راستہ دیکھ لیا مگر۔۔کک کیا آپ نے اسے دیکھا ہے؟

ضوریز نے کانپتے ہوئے کہا

پریشان نہ ہو دکھنے میں کیسی ہے وہ۔۔

اس آدمی نے ضوریز کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی

وہ آممم بہت پیاری ہے معصوم سی اتنی لمبی نہیں ہے چھوٹی سی لگتی ہے افف کیسے بتاوں آپکو۔۔

ضوریز نے اپنا سر تھاما

پریشان نہ ہو میں یہاں کا ہر راستہ جانتا ہوں مل کر ڈھونڈ لیں گے راستے سے اٹھو آو مل کر دیکھتے ہیں۔۔

اس آدمی نے ضوریز کو پکڑ کر اٹھایا۔۔

ضوریز کو جنت کی وہ بات یاد آنے لگی جب اس نے ایک بار کہا تھا کے قتل کرنے والے کا جب کسی اپنے کا قتل ہو گا تب اسے پتا لگے۔۔۔

ضوریز نے یہ سوچ کر قرب سے آنکھیں بند کیں۔

نن نہیں جنت میں تمہیں کھو نہیں سکتا آپ پلیز بتائیں اس راستے کے علاوہ اور کونسے راستے ہیں۔۔۔

ضوریز اس آدمی سے پوچھنے لگا

---

جنت آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اب دوسرے راستے کی طرف چلنے لگی۔۔اسے ایک دم کسی کے چلنے کی آواز آئی

جنت نے ڈر کر اپنے چاروں طرف دیکھا مگر وہاں صرف درخت تھے۔۔

وہ اپنی سانسیں بہال کر کے تیزی سے چلنے لگی مگر اسے لگا جیسے کوئی اسکا پیچھا کر رہا ہے۔۔خوف کے مارے جنت اب بھاگنے لگی۔۔ مگر اسے پتا لگ گیا تھا جیسے کوئی جانور اسکا چھپ کر پیچھا کر رہا ہے۔۔

ڈر کر بھاگتے ہوئے اسکی شال پاوں میں پھسی اور وہ زمین بوس ہو گئی

آوچ اوہ میرا پاوں۔۔یا اللہ مجھے ایسی موت نہیں چاہیئے۔۔

جنت نے روتے ہوئے اپنا پاوں پکڑا اسکی چپل ٹوٹ چکی تھی اسے شدت سے صہیب یاد آیا

---

کہیں وہ اُس جنگل کی طرف تو نہیں چلی گئیں۔۔۔ مگر وہاں تو لکھا ہوا ہے کے اندر جانا منع ہے اس جنگل میں جانور ہیں۔۔۔ مگر وہ تو یہاں سے بھی بہت دور ہے بس وہ ہی ایک جگہ رہ گئی ہے دیکھنے کے لیئے۔۔

وہ آدمی ایسے بولا جیسے خود کو بتا رہا ہو

میں جاونگا وہاں بھی بتائیں کس طرف ہے۔۔۔

ضوریز جلدی سے اٹھا

آرام سے بیٹا وہاں جانا خطرے سے کم نہیں اور ویسے بھی وہ آپ کے ہوٹل سے بہت دور ہے آپکی بیوی وہاں تک پیدل چل کر نہیں جا سکتی۔۔

میں نے کہا نا مجھے وہاں جانا میں نہیں ڈرتا کسی جانور سے بس یہ بتا دیں کس طرف ہے۔۔

ضوریز نے جلدی سے کہا

یہ پیچھے والا راستہ ہے سیدھا جا کر لیفٹ وہ گلی اُسی طرف جاتا ہے مگر۔۔

ابھی آدمی کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کے ضوریز اس راستے کی طرف بھاگنے لگا

ارے بیٹا سن تو لو اگر تمہاری بیوی وہیں گئی ہے تو اب تک زندہ نہیں ہو گی کیوں اپنی جان بھی خطرے میں ڈال رہے ہو۔۔

اس آدمی نے ضوریز کو روکنے کی کوشیش کی مگر ضوریز اسکی سنے بغیر تیزی سے بھاگتا رہا

اوہو دیوانہ لگتا ہے بنا کسی ہتھیار کے چلا گیا مجھے خان جی کو بتانا چاہیئے وہ اپنی بندوق لے کر دیکھیں گے۔۔

اس آدمی نے خود سے کہا اور تیزی سے ایک طرف مُڑ گیا

---

جنت بہت ہمت کر کے دوبارا کھڑی ہوئی اس نے اپنی چپل اتار کر پھینکی اور ایک پاوں سے لنگڑاتی ہوئی چلنے لگی۔

۔۔

آہ یا اللہ مجھ سے تو چلا بھی نہیں جا رہا۔۔۔امی۔۔۔ابو۔۔

جنت دوبارا وہیں بیٹھ گئی اور رونے لگی

روتے ہوئے اسے ایک دم دوبارا وہ آواز آئی جیسے کوئی جانور زبان نکال کر گہرے سانس لے رہا ہو

جنت نے خوف سے اُس آواز کی سمت دیکھا اسے دو چھوٹی آنکھیں نظر آئیں۔۔ڈر کر کے مارے اسکا حلق خشک ہونے لگا جنت نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور سر کو ادھر ادھر کر کے دیکھنے لگی جیسے ہی اسے وہ جانور دیکھا جنت کی ایک بھرزوردار چیخ منہ سے نکلی۔۔۔

جنت۔۔۔اوہ جنت کہاں ہو تم۔۔۔

ضوریز جو کب سے بھاگتا ہوا اسی راستے پر آ رہا تھا جنت کی آواز سن کر زور سے بولا۔۔۔

جنت نے اپنی شال و نہیں چھوڑی اور درد کی پروا کیئے بغیر بھاگنے لگی۔۔۔

جنت کہاں ہو تم جنت پلیز زز بتاو۔۔۔

ضوریز پہلے سے زیادہ چیخ کر بولا

جنت کو ضوریز کی آواز آئی تو اس نے بھی چیخ کر ضوریز کا نام لیا

ضوریز اسکی آواز کی طرف بھاگا

جنت نے ڈر کر پیچھے دیکھا تو وہ کوئی کالے رنگ کا بڑا سا جانور تھا اسکی شکل تو کُتے سے ملتی تھی مگر وہ سائز میں بہت بڑا تھا اب وہ اپنی زبان باہر نکلے جنت کی طرف بڑھ رہا تھا جنت نے آنکھیں بند کر کے ایک بار پھر ضوریز کو آواز دی

۔۔

جنت کو ایک فائیر کی آواز آئی جنت نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو ضوریز نے بہت سے فائیر اس جانور پر کر دیئے۔۔

ضوریز تیزی سے جنت کے پاس آیا اور اسے اپنے گلے لگا لیا

اوہ جنت تم نے میری جان نکال دی تھی۔۔۔

جنت بھی ضوریز کے گلے لگے ابھی تک خوف سے کانپ رہی تھی

ضوریز نے جنت کو خود سے الگ کیا اور اسکا چہرہ ہاتھوں میں لے کر چومنے لگا۔۔۔

جنت میں بہت ڈر گیا تھا آج محسوس ہو رہا ہے کسی اپنے کے کھونے کی سوچ ہی انسان کو ختم کر دیتی ہے۔۔

ضوریز نے دوبارا جنت کو زور سے گلے لگایا

اب ایسا کبھی مت کرنا جنت میں مر جاونگا۔۔۔

ضوریز کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔۔

چلو واپس روم میں چلیں۔۔ ضوریز نے جنت کا ہاتھ پکڑا

صہیب مجھے پتا تھا تم مجھے بچانے آو گے۔۔

جنت نے ضوریز کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر کہا

مم میں صہیب نہیں ہوں جنت۔۔

ضوریز نے دکھ سے کہا

میں بہت ڈر گئی تھی مجھے لگا یہ جانور میری بوٹیاں نوچ لے گا۔۔

جنت نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا

بس میری جان اب کوئی تمہارے پاس نہیں آسکتا میں ہوں نا چلو۔۔

ضوریز نے جھک کر جنت کی شال اٹھائی تو اسکی نظر جنت کے زخمی پاوں پر پڑی

تمہارے جوتے اور یہ چوٹ افففف درد ہو رہا ہو گا تمہیں۔۔

ضوریز نے جھک کر جنت کے پاوں پر لگی برف صاف کی اسکے پاوں بہت ٹھنڈے ہو رہے تھے ضوریز نے اپنے جوتے اتار کر جنت کو پہنائے جنت ایک روبوٹ کی طرح ضوریز کی ہر بات مان رہی تھی

ضوریز نے جوتے پہنا کر جنت کو اپنے بازوں میں اٹھالیا اور چلنے لگا۔۔ضوریز اپنے قدم آگے بڑھا رہا تھا پر اسکی نظریں جنت کی بند آنکھوں کو دیکھ رہی تھیں۔ضوریز کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر جنت کی گال پر گرا۔۔جنت نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھول کر ضوریز کو دیکھا۔۔

آئی لو یو سو مچ جنت میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر۔۔۔

ضوریز نے رک کر جنت کے سر پر اپنا سر رکھ دیا

وہ رہے وہ دونوں خان بھائی آو مل گئے وہ لوگ۔۔

ضوریز کو اسی آدمی کی آواز آئی وہ ایک دم ہوش میں آیا

جنت نے بھی چونک کر دیکھا تو سامنے دو آدمی آرہے تھے ایک کے ہاتھ میں بڑی سی بندوق تھی

آپ ٹھیک ہو جی۔۔

اس آدمی نے دونوں کے پاس آکر پوچھا ضوریز نے سر ہلا کر جنت کو گود سے اتارا اور اپنے آنسو صاف کیئے

کوئی جانور تھا۔۔۔شاید جنگلی کتا تھا۔۔۔

ضوریز نے بتایا

اوہ اللہ نے بچا لیا اب جلدی جلدی چلو یہاں شام ہوتے ہی بہت زیادہ جانور آجاتے ہیں اور بی بی وہاں لکھا بھی ہوا ہے اس جنگل میں نہ آئیں۔۔خیر اب چلو

اس آدمی نے دونوں کو چلنے کا اشارا کیا ضوریز جنت کا ہاتھ پکڑ کر چلنے لگا

ضوریز کے پاوں میں صرف جرابیں تھیں مگر اسے اس بات کی پروا نہیں تھی وہ جنت کو پکڑے جلدی جلدی وہاں سے نکلنا چاہتا تھا۔

---

کمرے میں پہنچ کر ضوریز نے جنت کو بیڈ پر لیٹایا..جنت ابھی تک خوف سے کانپ رہی تھی۔۔ضوریز نے اسکے پاوں سے اپنا جوتا اتارا اور اسکے پاوں دیکھنے لگا۔۔

انگھوٹے سے نیچے ہلکا سا زخم تھا ضوریز نے نرمی سے اسکے زخم کو سہلایا اور پھر اس کے زخم پر اپنے لب رکھے۔۔۔

ضوریز کو محسوس ہوا کے جنت کے پاوں بہت ٹھنڈے ہیں اس نے فوراً ہیٹر اون کیا اور پھر جنت کو کمبل میں چھپا لیا۔۔۔پھر خود اسکے ساتھ بیٹھ کر اسکے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا جنت کی پلکیں لرز رہی تھیں جیسے وہ اب تک ڈر رہی ہو

۔۔۔ضوریز جنت کے چہرے پر جھکا

جنت میری جان آنکھیں کھولو دیکھو سب ٹھیک ہے۔۔۔

ضوریز نے جنت کے گال کو چھو کر کہا

جنت نے کوئی حرکت نہیں کی۔۔۔

جنت اٹھو کچھ کھالو پلیز زمجھے فکر ہو رہی ہے تمہاری۔۔

ضوریز نے اس بار جنت کے گال کو تھپتپایا

جنت نے ایک دم آنکھیں کھولیں

ووہ۔۔۔اتنا بڑا خ خطرناک مم مجھے کھانے آیاتت تھا۔۔۔مم مجھے ڈر لگ رہا ہے بب بہت مم مجھے یہاں نن نہیں رہنا۔۔۔

جنت نے ڈر کر ضوریز کے ہاتھ تھامے

کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا میں ہوں نہ۔۔اب ایک پل کے لیئے بھی تمہیں اپنی نظروں سے دور نہیں کرونگا میری جان بس چپ ہو جاو دیکھو یہاں کچھ بھی نہیں ہے سب ٹھیک ہے شاباش ریلکس۔۔

ضوریز نے جنت کا سر اپنے کندھے پر رکھا

بس جنت میں ہوں نا تمہارے پاس ریکلس پلیز زز۔۔

جنت ابھی تک کانپ رہی تھی ضوریز نے اسے اپنے سینے میں چھپالیا اور اسکے بال سہلانے لگا تھوڑی ہی دیر میں ضوریز کو محسوس ہوا کے جنت سو گئی ہے اس نے جنت کو خود سے الگ کیا اور دیکھنے لگا۔۔

---

Jack as u know zoraiz killed micheal he did very wrong.. Now I want you to find him at  & kill his girl... I know only u can do this...go & bring him alive ! any cost

(جیک تم جانتے ہو ضوریز نے مائیکل کو قتل کیا بہت غلط کیا ہے اس نے... اب تم اسے زندہ لے کر آو اور اسکی لڑکی کو مار دو۔۔۔ میں جانتا ہوں تم ہی یہ کام کر سکتے ہو۔۔۔ جاو اور اسے ڈھونڈ کر لاو کسی بھی قیمت پر!)

مارک نے جیک کو بہت سختی سے کہا

!Yes boss I will bring him alive

(جی باس میں اسے زندہ لاونگا)

جیک نے جھک کر کہا اور چلا گیا

مارک جانتا تھا جیک ضوریز کو بہت آرام سے ڈھونڈ سکتا ہے۔۔ اُس نے جیک کے ساتھ اپنے دو اور آدمیوں کو تیار کیا اور پاکستان بھیج دیا۔۔۔

---

ضوریز کی آنکھ جنت کی آواز سے کُھلی۔۔۔ جنت نیند میں کچھ بول رہی تھی شاید خوفزدہ تھی ضوریز نے جنت کے چہرے پاس جا کر سننے کی کوشیش کی مگر اسے جنت کے الفاظ سمجھ نہیں آئے

جنت کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔؟

جنت کو کانپتا دیکھ کر ضوریز نے جنت کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر کہا

جنت نے گہرا سانس لے کر آنکھیں کھولیں اور اپنے اوپر جھکے ضوریز کو دیکھنے لگی۔۔۔

ضوریز جنت نے نیم وا آنکھوں میں کھو گیا۔۔۔

جنت کیا ہوا میری جان دیکھو میں ہوں تمہارے پاس۔۔۔

ضوریز نے سرگوشی کی۔۔ جنت ضوریز کے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگی۔۔ ضوریز نے آنکھیں بند کر کے جنت کے

ہاتھ کی خشبو محسوس کیا۔۔۔

آئی لو یو جنت۔۔۔

ضوریز کی سانس بھاری ہونے لگی۔۔ ضوریز نے مزید جھک کر جنت ہونٹوں پر اپنے لب رکھے ضوریز کو اپنے اندر عجیب سا سکون محسوس ہوا۔۔۔ جنت نے بھی آنکھیں بند کیں۔۔۔ اور سرگوشی میں کچھ بولا۔۔ ضوریز کو جنت کے ہونٹ ہلتے محسوس ہوئے تو اس نے چونک کر جنت کو دیکھا۔۔۔ جنت کسی کا نام پکار رہی تھی ضوریز نے جنت سے الگ ہو کر غور سے سنا تو جنت صہیب کا نام لے رہی تھی۔۔ ضوریز ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا اور اپنا سر تھام لیا گہرا سانس لے کر اپنے جزنات قابو کیئے اور جنت کا کندھا زور سے ہلایا

جنت جیسے ہوش میں آئی

کک کیا ہوا صص صہیب کہاں ہے۔۔۔

جنت نے آنکھیں کھولتے ہی پوچھا

نہیں ہے یہاں صہیب۔۔۔ مر گیا ہے وہ۔۔۔ اب اسے بھولنے کی کوشیش کرو۔۔

ضوریز نے جنت کو جھنجوڑ کر کہا

تت تم میرے پاس میرے بیڈ پر کیا کر رہے رہے ہو دور ہٹو مجھ سے۔۔۔

جنت اب مکمل ہوش میں آچکی تھی وہ غصے سے ضوریز کے سینے پر مکے مارنے لگی۔۔

چلے جاو یہاں سے قاتل ہو تم۔۔۔ نفرت کرتی ہوں تم سے۔۔ میرے پاس مت آو۔۔۔

وہ مسلسل ضوریز کے سینے پر ہاتھ مار رہی تھی ضوریز نے غصے سے اسکے دونوں ہاتھوں کو پکڑا

اپنے ہاتھ قابو میں رکھو اور یہ بھی یاد رکھو کے میں صہیب نہیں ضوریز ہوں ضوریز۔۔۔ کیوں اسکا نام لے لے کر

مجھے تکلیف دیتی ہو کیا تمہیں میں محسوس نہیں ہوتا۔۔میری آنکھوں میں محبت نظر نہیں آتی کیوں اتنی لاپرواہو جنت۔۔۔جتنی جلدی ہو سکے اس حقیقت کو مان لو اب صہیب واپس نہیں آئے گا اس پہلے کے تم مجھے بھی کھو دو پلیززز مجھے قبول کر لو۔۔۔۔

آخر میں ضوریز کا لہجا بلکل ٹوٹ گیا تھا نا جانے کیوں جنت کا بار بار صہیب کو یاد کرنا اسے بہت تکلیف دیتا تھا کیسے قبوک کر لوں۔۔۔کیسے بھول جاوں اُسے۔۔۔جب میں پیدا ہوئی تھی نا اسی نے مجھے چلنا سیکھایا تھا ضوریز۔۔ پہلا لفظ میں نے امی یا ابو نہیں بولا تھا بلکے صہیب بولا تھا۔۔۔شعور آیا تو صرف وہ ہی میرے پاس تھا میری پوری دنیا۔۔۔اور تم کہہ رہے ہو میں اسے بھول جاوں۔۔۔نہیں تم کیا جانو محبت کیا ہوتی ہے تم نے تو کبھی انسانوں کو انسان نہیں سمجھا محبت کو کیا سمجھو گے۔۔۔۔

جنت شدت سے رونے لگی

مانتا ہوں بہت برا ہوں میں جانوروں میں رہا ہوں مگر میرے پاس بھی دل ہے جنت۔۔ٹھیک ہے میں نہیں جانتا محبت کیا ہے مگر جب تم میرے بجائے صہیب کو پکارتی ہو نہ میرا دل زخمی ہو جاتا ہے۔۔۔آج جب تم میری نظروں سے دور ہوئی تو میری سانسیں اٹکنے لگیں تھیں جنت یہ خیال کے تت تم مجھ سے نفرت کرتی ہو مجھے سونے نہیں دیتا۔۔ہنہ تم سے نکاح کر کے بھی میں تمہارے پاس نہیں آسکتا یہ احساس میری روح کھینچتا ہے۔۔۔کسی کے بچھڑ جانے سے تو شاید انسان کو صبر آ ہی جاتا ہے مگر میں کیسے صبر کروں نہ مل جانے خوشی منا سکتا ہوں اور بچھڑنے کا خوف مجھے جینے نہیں دیتا۔۔۔کیا تم اب بھی یہ ہی کہو گی مجھے محبت کا نہیں پتا۔۔۔ہنہ محبت مل کے بھی نہ ملے اس احساس کو تم نہیں سمجھ سکتی شاید کبھی نہیں۔۔میں مر بھی جاو نگا تب بھی نہیں۔۔۔

ضوریز کی آواز اٹکنے لگی اسکا گلا رُندھ گیا اور وہ گہرا سانس لے کر خاموش ہو گیا

کوئی کسی کے بنا نہیں مرتا مجھے بھی یہ ہی لگتا تھا کے صہیب کے بغیر میں ایک سانس نہیں لے سکتی مگر دیکھو زبدہ ہوں اور سانس بھی لے رہی ہوں۔۔بس یہ الگ بات ہے کے میرے اندر ایک قبرستان جیسا سناٹا بسنے لگا ہے اور اپنی زندگی کو اُسی قبرستان میں دفن کر دیا ہے میں نے بس سانسیں لے رہی ہوں۔۔۔

پلیز زز جنت مجھے ایک موقع دو۔۔۔۔میں اس قبرستان کو آباد کرنا چاہتا ہوں پلیز زززز میں تمہاری محبت کو محسوس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

ضوریز نے جنت کو تھام کر اپنے گلے لگایا جنت اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

بس جنت پلیز چپ ہو جاو تمہارے یہ آنسو میرے دل پر گر رہے ہیں پلیز زززز مت رو۔۔۔

ضوریز نے جنت کے بالوں میں اپنا چہرا چھپایا

مم مجھے یہاں نہیں رہنا پلیز یہاں سے لے چلیں۔۔۔یہاں قدم قدم پر اسکی یادیں ہیں پلیز زز مجھے یہاں سے لے جائیں۔۔

جنت نے ضوریز سے الگ ہو کر کہا

اوکے ہم کل صبح ہوتے ہی یہاں سے نکل جائیں گے ہمم ابھی رات میں سفر کرنا ٹھیک نہیں۔۔۔میں نے بندوبست کر لیا ہے جگہ کا وہاں ہم سیف ہونگے شاباش اب رو مت۔۔کچھ کھاو گی بھوک تو لگ رہی ہو گی میں کھانا منگواتا تم منہ ہاتھ دو ھو لو۔۔۔۔

ضوریز نے جنت کے آنسوں صاف کیئے۔۔جنت بھی خود کو سنبھالتی ہوئی اٹھی اور واشروم چلی گئی

---

اماں آپ لوگوں کی فلائٹ بُک کروادی ہے میں نے کل ہم لوگ بھی اسلام آباد آجائیں گے وہاں رکنا نہیں ہے

بس فوراً ہی چلے جانا ہے۔۔۔میں نے ایک جگہ کا انتظام کر لیا ہے وہ لوگ کبھی بھی ہمیں وہاں نہیں ڈھونڈ سکیں گے۔۔۔

ضوریز نے آنسہ کو کال کر کے اپنے پلان کا بتایا

میں فون پر آپ کو اس جگہ کا نہیں بتا سکتا اب کل ہی کال کرونگا آپ لوگ بس ایئرپورٹ پر ہمارا ویٹ کریئے گا اوکے۔۔اچھا اب میں فون رکھتا ہوں گُڈ بائے۔۔

ضوریز نے فون بند کیا اور آنسہ کو میسج کیا جس میں اس نے ایک ایڈریس دیا تا کے وہ ایئرپورٹ سے نکل کر اس ایڈریس پر چلیں جائیں فون پر اس نے جان بوجھ کر ایئرپورٹ پر رکنے کو کہا تھا تا کے اگر فون ٹریس بھی ہو رہا ہو تو وہ مِس گائیڈ کر سکے۔۔

فون اوف کر کے وہ اندر روم میں آ گیا

---

جنت پاوں میں درد تو نہیں ہے اب۔۔

ضوریز جنت کے پاس بیٹھ کر پوچھا

نہیں۔۔

جنت نے سر ہلا جواب دیا

ہمم شکر۔۔۔کچھ کھانا ہے بھوک تو نہیں لگی؟

نہیں۔۔۔

جنت نے مختصر جواب دیا

اچھچھا۔۔۔کہیں باہر واک کرنے چلیں؟

ضوریز جان بوجھ کر جنت سے بات کر رہا تھا تاکے جنت اپنی سوچوں سے نکل سکے

نہیں بس مجھے سونا ہے۔۔۔

جنت نے بچوں کی طرح کہا ضوریز مسکرا دیا

اوہ اچھا ٹھیک ہے سو جاو ویسے بھی صبح صبح نکلنا ہے ہمیں اسلام آباد کے لیئے وہاں سب آرہے ہیں پھر ہم مل کر رہیں گے۔۔

ضوریز نے مسکرا کر کہا

مل کر۔۔۔اچھا ہم سب مل کر رہیں گے مگر وہ تو نہیں ہو گا نا۔۔۔

جنت نے اداسی سے کہا

آ ممم تم سو جاو سر دی تو نہیں لگ رہی۔۔

ضوریز کو جنت کی بات سن کر دکھ تو ہوا مگر اس نے اگنور کیا

نہیں ٹھیک ہے۔۔

جنت نے جواب دیا

ہمم گُڈ نائٹ۔۔۔have a good sleep

ضوریز کھڑا ہوا اور صوفے پر پڑا اپنا تکیا ٹھیک کرنے لگا

وہ مم مجھے ڈر لگ رہا ہے اکیلے۔۔۔

جنت نے بہت ہمت کر کے بولا

ڈر لگ رہا مگر کیوں میں ہوں نا یہاں۔۔

ضوریز نے مڑ کر جنت کو دیکھا

ہاں مگر وہ صوفہ بہت دور ہے اگر پھر سے وہ جانور آ گیا تو میں اتنی دور سے آپ کو کیسے اٹھاؤ نگی۔۔

جنت نے انگلیاں چٹخاتے ہوئے کہا

اوہ۔۔۔

ضوریز نے اپنے ہونٹ دانتوں میں دبا کر مسکراہٹ کو روکا

تو۔۔۔ میں بیڈ پر آ جاوں۔۔۔ یہ کہنا چاہ رہی ہو۔۔۔؟

ضوریز بیڈ کے پاس آیا

نن نہیں صوفے کو یہاں قریب کھینچ لیں۔۔

جنت نے گھبرا کر جواب دیا

جنت اتنا بھروسا تو تمہیں مجھ پر ہونا چاہیئے۔۔۔ ٹھیک ہے خود کو تم سے دور رکھنا میرے لیئے بہت مشکل ہوتا ہے مگر میں تمہاری راضامندی کے بغیر کوئی حق نہیں جتاونگا۔۔۔ اور پھر اگر مجھے ایسا کچھ کرنا بھی ہوا تو میں صوفے سے اٹھ کر بھی کر سکتا ہوں تم نے کونسا یہاں بارودی سُرنگ لگائی ہوئی ہے جو میں تمہارے بیڈ تک نہیں آ سکتا۔۔ تم تو مزے سے گہری نیند سو جاتی ہو اور میں بیچارا کروٹیں بدلتا رات گزار دیتا ہوں۔۔۔

ضوریز نے شرارت سے کہا اور اپنا تکیا اٹھا کر بیڈ پر رکھا

جی نہیں میں گہری نیند نہیں سوتی مجھے سب پتا لگتا ہے اچھا۔۔

جنت نے کمزور لہجے میں کہا وہ جانتی تھی وہ واقعی جب سوتی ہے تو گہری نیند سوتی ہے

اوہ اچھا تو کل رات میں نے تمہارے ساتھ کیا کیا تھا کچھ پتا لگا؟؟

ضوریز نے تنگ کیا

کک کیا تھا۔۔۔؟ افففف کتنے جھوٹے ہیں آپ مجھے کہتے ہیں میری مرضی کے بغیر۔۔۔

اوہیلو ہولڈ ڈاون سن تو لو کے کیا کیا تھا۔۔۔ تمہارے اوپر ٹھیک سے کمبل دیا تھا۔۔۔

ضوریز نے جنت کو بیچ میں ٹوک کر کہا

ہاں تو اب کمبل دینے سے تھوڑی میں اٹھ سکتی ہوں لیکن اگر اس سے آگے بڑھے تو پھر دیکھئے گا۔۔۔ اس لیئے آئی وارن یو یہاں لیٹنے کی اجازت دے رہی ہوں اسکا ہرگز یہ مطلب نہیں کے آپ کو میرے پاس آنے کی اجازت مل گئی ہے۔۔

جنت اب باقائدہ انگلی اٹھا کر وارن کر رہی تھی۔۔۔ ضوریز کے پاس بیٹھتے ہی جیسے اسکا سارا ڈر ختم ہو گیا ہو

ہاہاہاہا ابھی خود ڈر رہی تھی اور اب مجھے ڈرا رہی ہو کیا چیز ہو جنت۔۔۔ آہ ہا خیر اس بات کی فکر مت کرو اور پر سکون ہو کر سو جاو کل پورا دن سفر میں گزرے گا۔۔۔

ضوریز نے تکیا ٹھیک کیا اور ایک کورنر پر لیٹ گیا

جنت بھی دوسری طرف منہ کر کے لیٹ گئی۔۔۔

ضوریز نے ایک نظر جنت کو دیکھا اور پھر آنکھوں پر رکھ کر سونے کی کوشیش کرنے لگا۔۔۔

کافی دیر گزرنے کے بعد بھی جنت کو نیند نہ آئی جب بھی آنکھیں بند کرتی اسی جانور کی شکل اُسکے سامنے آجاتی جنت نے کروٹ بدل کر دیکھا تو اسے لگا ضوریز سو گیا ہے۔۔۔ جنت تھوڑا سا کھسک کر ضوریز کے قریب آئی اور آہستہ سے اسکو ہاتھ لگا کر چھوا۔۔۔

ہنہ کہ رہا تھا ساری رات کروٹیں بدلتا ہوں ابھی تک ایک بھی نہیں بدلی اور سو بھی گیا ڈرامے باز۔۔۔

جنت نے دل میں سوچا۔۔ پھر ضوریز کے تھوڑا اور پاس آکر اسکے کندھے پر سر رکھ لیا اور ایک ہاتھ ضوریز کے سینے پر رکھ کر آنکھیں بند کیں۔۔

ضوریز ہلکا سا مسکرایا اور ایک آنکھ کھول کر جنت کے سر کو دیکھا اور بنا کوئی حرکت کیئے گہرا سانس لے کر جنت کی خشبو کو محسوس کرنے لگا۔۔ دونوں کب نیند کی وادیوں میں اتر گئے معلوم ہی نہ ہوا۔۔

---

ضوریز نیند سے جاگا تو سب سے پہلے اس نے اپنی گھڑی اٹھا کر ٹائم دیکھا

اوہ نو۔۔۔ آٹھ بج گئے۔۔۔!

جنت اب تک اس کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی ضوریز نے اسکے بالوں پر بوسا دیا اور اسے خود سے الگ کیا

جنت اٹھ جاو ہمیں دیر ہو گئی ہے۔۔ سات بجے نکلنا تھا آٹھ بج گئے ہیں پلیز زز جلدی اٹھو۔۔۔

ضوریز نے جنت کو زبردستی اٹھا کر بیٹھا دیا

یی یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔

جنت نے اپنا آپ چھوڑوایا

اٹھا رہا بس جلدی سے منہ دھو ناشتہ راستے میں کریں گے پلیز کوئی سوال مت کرنا بس اٹھو جلدی۔۔

ضوریز نے اب جنت کو پکڑ کر کھڑا کیا

افففف کیا بدتمیزی ہے یہ ہٹیں میرے پاس سے۔۔

جنت نے ضوریز کے ہاتھوں کو جھٹکا

اگر تم دو سیکنڈ میں واشروم نہ گئی تو میں گود میں اٹھا کر لے جاونگا۔۔اس لیئے ہوش میں آو اور جلدی سے تیار ہو جاو صرف پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس جاو شاباش۔

۔

ضوریز نے جنت کے گال کو چھو کر کہا۔۔جنت منہ بناتی ہوئی واشروم چلی گئی۔۔

ضوریز نے جلدی جلدی اپنے بیگ سے گن اور چاقو نکالا پھر اپنے کپڑے نکال کر شرٹ چینج کی۔۔۔اور ایک فون کال کرنے لگا۔۔۔

ہیلو۔۔ہاں بس آپ فوراً گاڑی لے کر آجائیں ہم تیار ہیں۔۔

جنت واشروم سے باہر آئی اور ضوریز کو فون کرتے دیکھا

اوکے میں ساری پیمینٹ کر دونگا۔۔جلدی آجائیں گڈ بائے۔۔

ضوریز نے فون بند کیا اور جنت کو دیکھا

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔

ضوریز نے اپنی بھنوں کو اٹھا کر پوچھا

اُس دن آپ کہہ رہے تھے روم میں سگنل نہیں آتے تو آج کیسے آئے۔۔۔؟؟

جنت نے سنجیدگی سے پوچھا

اوہ گاڈ۔۔جنت اس بات کا جواب میں تمہیں راستے میں دے دوں پلیز زز؟۔۔اب میں بھی ریڈی ہو جاوں تمہیں بھوک تو نہیں لگی۔۔

ضوریز نے جلدی سے اپنی پینٹ، گن اور چاقو اٹھایا

نہیں بھوک نہیں ہے مگر یہ گن اور۔۔

جنت کتنے سوال کرتی ہو میری جان۔۔ایسا کرو ابھی نوٹ کر لو ان سب سوالوں کو راستے میں انکے جواب دونگا۔۔۔

جنت کا گال تھپتپا کر وہ واشروم چلا گیا

ہنہ مجھے کیا ضرورت ہے اسکے منہ لگنے کی بڑا آیا میں بہت سوال کرتی ہوں اب بات بھی نہیں کرونگی۔۔

جنت نے غصے سے منہ بنایا اور اپنا سامان پیک کرنے لگی

---

یہ فُل پیمنٹ کا چیک ہے۔۔۔

ضوریز نے ایک آدمی کو چیک دیا اور اس سے چابی لی

اوکے سر اور کسی چیز کی ضرورت ہو ہماری کمپنی کو یاد رکھیئے گا۔۔

اس آدمی نے چیک لیا اور ہاتھ ملا کر کہا

ضرور بہت شکریہ آپ لوگوں کی بہت اچھی سروس ہے۔۔۔

ضوریز نے ہاتھ ملایا اور جنت کو گاڑی میں بیٹھنے کا اشارا کیا

اوکے گُڈ بائے۔۔۔

اوکے سر خدا حافظ۔۔۔

اس آدمی نے ہاتھ ہلا کر کہا

ضوریز ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

لی یہ گاڑی۔۔۔

جنت پلیز زہمیں ابھی یہاں سے نکلنا ہے تھوڑی دیر میں سوال جواب کا سیشن شروع کریں گے۔۔۔

ضوریز نے جلدی سے گاڑی اسٹارٹ کی۔۔جنت نے غصے میں اپنا چہرے دوسری طرف کر لیا۔۔۔

---

ضوریز بہت تیز گاڑی چلاتا ہوا راستہ طے کر رہا تھا

جی جناب تو کیا کیا پوچھنا ہے مجھ سے۔۔

ضوریز نے جنت کی طرف دیکھ کر پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔

جنت نے منہ بنا کر کہا

ہمم تو پہلا سوال یہ تھا کے فون کے سگنل کیوں نہیں آرہے تھے روم میں ایکچولی اُس دن میرا دل کر رہا تھا کے ہم باہر واک کرنے جائیں اس لیئے اس دن چھوٹا سا جھوٹ بولا۔۔

ضوریز نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

ہنہ۔۔۔مجھے پتا ہے آپ ایک نمبر کے جھوٹے انسان ہیں۔۔

جنت کو غصہ آیا

چلو شکر ہے تم مجھے دو نمبر نہیں سمجھتی۔۔۔

ضوریز نے مسکرا کر کہا

ہنہ۔۔۔

جنت منہ دوسری طرف پھیر لیا

اور جناب گن اور چاقو میں ہر وقت اپنے پاس رکھتا ہوں جب ہی تو کل آپکو اس جانور سے بچا لیا۔۔اور یہ گاڑی اب ہماری ہے باقی کا سفر ہم اس پر ہی طے کریں گے۔۔۔

کیا یہ گاڑی۔۔۔اور پورا سفر اس پر کریں گے۔۔۔

جنت حیران ہوئی

جی ہاں کیونکے اب جہاں ہم نے جانا ہے وہاں کوئی جہاز نہیں جاتا صرف یہ گاڑی ہی جا سکتی ہے۔۔۔

ضوریز نے جنت کو بتایا

ہم کہاں جائیں گے۔۔؟

جنت نے ہوچھا

شاید تم نے اس جگہ کا نام نہ سنا ہو۔۔سون سکیسر ایک وادی ہے پنجاب سائیڈ پر وہاں کے ایک چھوٹے سے علاقے میں گھر لے لیا ہے۔۔۔بہت خوبصورت جگہ ہے وہ۔۔۔

ضوریز نے بتایا

سون سکیسر۔۔ہمم میں نے تو نہیں سنا۔۔۔

جنت نے سوچتے ہوئے کہا

ہاں وہ سیف ہے ہمارے لیئے۔۔اچھا بھوک تو نہیں لگ رہی؟میرے خیال سے تمہارے لیئے ناشتا لے آتا ہوں۔

۔

ضوریز نے گاڑی ہلکی کی اور ایک سائیڈ پر روک دی۔۔۔

بس سامنے سے ناشتا لے کر آرہا ہوں۔۔

ضوریز نے اشارا کر کے بتایا

اوکے۔۔

جنت نے سر ہلایا اور ارد گرد دیکھنے لگی۔۔بہت سے لوگ گرما گرم ناشتا کر رہے تھے پاس ہی ایک آبشار بہ رہی تھی

جنت کو یہ جگہ بہت پیاری لگی اور وہ اس آبشار کی خوبصورتی میں کھو گئی۔۔۔

یہ لو گرما گرم پراٹھا۔۔۔یاد ہے سب سے پہلے تم نے مجھے پراٹھا بنا کر کھلایا تھا اتنا اچھا لگا تھا مجھے۔۔

ضوریز نے ایک پراٹھا جنت کی طرف کیا

دھوکے سے کھایا تھا۔۔

جنت کو بھی یاد آیا اور اس نے طنز کیا

آمم اچھا یہ آملیٹ بھی ہے۔۔۔

ضوریز نے ایک پلیٹ جنت کی طرف کی اور خود اس آملیٹ کو پراٹھے پر رکھ کر رول بنایا۔۔۔

تم چلتی گاڑی میں کھالو گی نا ایکچولی میں گاڑی روک نہیں سکتا آلریڈی بہت لیٹ ہو گئے ہیں۔۔۔

ضوریز نے گاڑی اسٹارٹ کی اور ساتھ ساتھ اپنا ناشتا بھی کرتا رہا۔۔

---

اور کتنا ٹائم لگے گا۔۔۔

جنت نے اکتا کر پوچھا

بس تقریباً ایک گھنٹے تک ہم اسلام آباد ہونگے۔۔۔امی اور ابو لوگ پہنچ گئے ہیں۔۔۔

شکر۔۔۔اتنا دل کر رہا ہے کے جلدی سے سب سے ملوں۔۔۔

جنت نے آنکھیں بند کر کے کہا

ہمم بہت جلد ملو گی ڈونٹ وری۔۔

ضوریز نے مسکرا کر جنت کو ایک نظر دیکھا اور پھر اپنی نظریں سامنے کی طرف کیں۔۔۔

اوہ شٹ۔۔کون ہیں یہ لوگ۔۔۔

ضوریز نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی۔۔۔جنت نے بمشکل اپنے سر کو سامنے لگنے سے بچایا

یی کک کون ہیں ضوریز۔۔

جنت نے ڈر کر پوچھا

گاڑی کے سامنے تین آدمی شلوار کمیز پہنے ہاتھ میں گن لیئے کھڑے تھے تینوں کے چہرے ڈھکے ہوئے تھے۔۔

ایک پل کو تو ضوریز بھی ڈر گیا کہیں مارک کے بندے نہ ہوں۔۔ضوریز نے گہرا سانس لے کر جنت کو تسلی دی۔۔

جنت پریشان مت ہو میں ہوں نا۔۔۔

چل دروازہ کھول اور اپنی جنانی کے ساتھ باہر آ۔۔۔

ایک آدمی نے شیشا بجا کر کہا۔۔ضوریز اپنی طرف کا دروازہ کھول کر باہر آیا۔۔۔

اسے بھی نکال۔۔۔

اس آدمی نے جنت کی طرف اشارا کیا۔۔۔

ضوریز سر ہلا کر جنت کی طرف کا دروازہ کھولا۔۔۔جنت ڈر کر ضوریز کے گلے لگ گئی۔۔

کیا چاہیئے تم لوگوں کو کون ہو تم۔۔؟

ضوریز نے سختی سے پوچھا

ابھی بتاتے ہیں۔۔۔

ایک آدمی جنت کے پاس آیا ضوریز نے جنت کو اپنے پیچھے کر لیا

---

ضوریز نے جنت کو اپنے پیچھے چھپا لیا

دور رہہ کر بات کرو۔۔جو چاہیئے بتا دو۔۔۔

ضوریز نے سختی سے کہا

ہاہاہا تیری بیوی چاہیئے دے گا۔۔

ان میں سے ایک آدمی نے زور زور سے ہنس کر کہا۔۔باقی سب بھی ہسنے لگے۔۔ضوریز نے غصے سے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔

تم لوگوں کو شاید سمجھ نہیں آرہا میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔

ضوریز نے دانت پیستے ہوئے کہا

اوا چھا۔۔۔تو اب تُو ہمیں سمجھائے گا۔۔۔چل لڑکی جو سونا پہنا ہے اتار کر دے۔۔۔

اب وہ آدمی آگے بڑھ کر جنت کی طرف آنے لگا

میں نے کہا نا دور رہہ کر بات کرو ورنہ۔۔۔

ضوریز نے اس آدمی کا ہاتھ پکڑ لیا

اوئے ہاتھ چھوڑ اس کا ورنہ اس بندوق کی گولی سے تیرا دماغ کھول دونگا۔۔

پیچھے کھڑے آدمی نے اپنی گن ضوریز کے سامنے کی

ضوریز نے اُس آدمی کا ہاتھ چھوڑا اور جنت کی طرف پلٹا

جنت تم زرا نیچے ہو کر بیٹھ جاو بس کھڑی مت ہونا۔۔۔

ضوریز نے جنت کے کان میں سرگوشی

کیا بول رہا ہے ثالے۔۔۔ابھی بتاتا ہوں تجھے۔۔۔

ایک آدمی نے اپنی گن لوڈ کی۔۔۔ضوریز نے اس کے آگے کھڑے آدمی کو کک ماری جس کا دیہان اپنے ساتھی پر تھا وہ ایک دم لڑکھڑا کر سائیڈ پر گرا اور اسکی بندوق ہاتھ سے گر گئی۔۔جس آدمی نے بندوق لوڈ کی تھی اس نے ضوریز کی طرف فائیر کیا مگر ضوریز تیزی سے نیچے جُھکا اور پلٹ کر اسے گردن سے پکڑ لیا۔۔۔۔اس سے پہلے گرا ہوا بندہ بندوق اٹھاتا ضوریز نے اس کی گن پاوں سے دور کی اور جسکی گردن پکڑی ہوئی تھی اسکی گن چھین کر اس کے سر پر رکھی۔۔۔

نیچے کرو تم اپنی گن۔۔

ضوریز نے تیسرے آدمی کو سختی سے کہا۔۔۔جو پہلے ہی ضوریز کی تیزی دیکھ کر ڈرا ہوا تھا۔۔۔

اور تم دونوں۔۔۔۔یہاں کھڑے ہو جاو جلدی۔۔۔

ضوریز نے ان دونوں کو اشارا کیا۔۔جنت گھٹنوں کے بل بیٹھی آنکھیں پھاڑے ضوریز کو دیکھ رہی تھی

کون ہو تم سچ سچ بتاو ورنہ تمہارے دماغ کے دو حصے کر دونگا۔۔

ضوریز اپنے بازو سے اس کی گردن دبائی

بب بتاتا ہوں مم میری سس سانس۔۔۔۔

اس آدمی کا سانس اٹکنے لگا

بھائی ہم تو چھوٹے سے ڈاکو ہیں آتے جاتے لوگوں سے پیسے اور سونا لے لیتے ہیں۔۔۔ ہمیں چھوڑ دو ہمیں نہیں پتا تھا کے تم تو ہم سے بھی اوپر ہو ہمیں معاف کر دو۔۔۔

اس کے سامنے کھڑے آدمی نے ہاتھ جوڑے

جنت کو لگا ضوریز اس آدمی کو مار ہی دے گا وہ ہمت کرتے ہوئے کھڑی ہوئی

ضض ضوریزیی یہ مر جائے گا چھوڑ دو پپ پلیز زز۔۔۔

جنت ضوریز کے قریب آئی

ضوریز نے چہرہ موڑ کر جنت کو دیکھا اور اس آدمی کو چھوڑ دیا۔۔۔

صرف اس کی وجہ سے چھوڑ رہا تم لوگوں کو ورنہ جو حرکت تم لوگوں نے کی اس کے لیئے تو میں تم لوگوں کی نسلیں ختم کر دیتا۔۔۔

ضوریز نے انگلی اٹھا کر غصے سے کہا

بب بہت شکریہ بب بھابی جی۔۔۔

ایک آدمی نے جنت سے کہا

ٹھیک ہے جاو اب اور ہاں میری شکل بھولنا مت اگر دوبارا ایسی حرکت کی نہ تو۔۔۔ خیر دفع ہو جاو اب یہاں سے۔

۔۔

وہ تینو سر ہلاتے ہوئے وہاں سے بھاگ نکلے

چلو جنت گاڑی میں بیٹھو۔۔

ضوریز نے جنت کا ہاتھ پکڑا اور گاڑی میں بیٹھایا اور پھر خود گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

ہنہ پہلے ہی دیر ہو رہی تھی۔۔۔

ضوریز اپنے منہ میں بُڑبُڑایا

ایک بات پوچھوں۔۔؟؟

جنت نے ڈرتے ہوئے پوچھا

جی جناب دس باتیں پوچھیے۔۔؟

ضوریز نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے جنت کو دیکھا

آپ نے ایک ساتھ تین آدمیوں کو مارا۔۔ایسا کیسے یہ تو میں نے بس فلموں میں دیکھا۔۔۔

جنت نے معصومیت سے کہا

ہاہاہا جنت بی بی اتنی معصوم کیوں ہو میری جان۔۔۔میں یہ کام پچھلے دس سالوں سے کر رہا ہوں۔۔۔اتنے رش میں بھی میں خاموشی سے قتل کر دیتا تھا کسی کو پتا بھی نہیں چلتا تھا۔۔بہت سے بڑے غنڈوں کو مارا ہے میں نے۔۔یہ ہی ٹریننگ تو لی ہے میں نے بچپن سے۔۔۔

ضوریز ہنس کر بولا

ہنہ یہ کوئی فخر کرنے کی بات نہیں ہے جو اتنا ہنس کر بتا رہے ہیں خدا کا خوف کریں آج آپ مار رہیں کل کوئی آپکے اپنوں کو بھی مار سکتا ہے بلکے صہیب بھی آپکے کیئے گئے گناہوں کی وجہ سے ہم میں نہیں۔۔

جنت آخر میں جزباتی ہو گئی

اوہ پلیز زز جنت بار بار مجھے صہیب کا قاتل مت کہو جتنا مجھے صہیب کی موت کا دکھ ہے نا میں تم سے بیان نہیں کر

سکتا مانتا ہوں کے میں نے بہت غلط تھا مگر میں کیا کرتا اس وقت میرے پاس اور کوئی اوپشن نہیں تھا۔۔اور یقین کرو جس دن تم بھٹک کر کسی خطرناک راستے چلی گئی تھی اس دن مجھے اپنے کیئے گئے سب مرڈرز پر بہت افسوس ہوا تھا اسی دن میں نے فیصلہ کیا تھا اب یہ کام نہیں کرونگا۔۔۔

ضوریز نے تفصیل سے جواب دیا تا کے جنت آئیندہ اس کے لیئے غلط نہ سوچے

اچھا جھوٹ مت بولیں آج اگر میں نہ روکتی تو آپ اُن چوروں کو مار دیتے۔۔

جنت نے طنزیہ کہا

ایسی بات نہیں ہے جنت۔۔۔ہاں مجھے ان پر بہت غصہ آیا تھا دل تو کر رہا تھا انکی بوٹیاں کر دوں لیکن اگر تم نہ بھی کہتی تو میں انہیں جان سے نا مارتا۔۔ہاں مگر میرا ارادہ انہیں سبق سکھانے کا ضرور تھا۔۔۔

ہنہ دوسروں کو سبق سکھائیں گے پہلے خود تو ٹھیک ہو جائیں۔۔۔

جنت نے آہستہ آواز میں کہا مگر ضوریز نے سن لیا پر وہ خاموش رہا۔۔

آگے کا سفر خاموشی سے گزرا۔۔

---

چلو جنت اترو۔۔۔!

ضوریز نے ایک تنگ سی گلی میں گاڑی روکی

یہاں کیوں اتر رہیں ہم اس جگہ رہیں گے۔۔۔

جنت کو گلی کی

حالت دیکھ کر عجیب لگا

نہیں یار ہر بات پر سوال کرنا ضروری ہوتا ہے بس اتر و تم۔۔۔

ضوریز نے اُکتا کر کہا

ہنہ بد تمیز۔۔

جنت غصے سے اتر گئی۔۔ ضوریز اسکی شکل دیکھ کر مسکرا دیا

بھئی یہاں ایک گھر میں بابا لوگ ہیں انہیں پِک کرنے آیا ہوں پھر آگے چلیں گے۔۔۔

ضوریز نے پیار سے جنت کا ہاتھ پکڑا

ہنہ اب بتانے کی ضرورت نہیں۔۔۔

جنت نے اپنا ہاتھ چُھڑوایا

آئے ہائے اتنی جلدی بس ناراض ہو جاتی ہو خیر پلیز جلدی چلو۔۔۔

ضوریز نے دوبارہ جنت کا ہاتھ پکڑا اور تیزی سے چلنے لگا۔۔ ایک پرانے سے مکان کے آگے کھڑا ہو کر دروازے کو بجانے لگا۔۔۔

کک کون ہے۔۔۔؟

اندر سے آواز آئی

بابا میں ہوں ضوریز دروازہ کھول دیں۔۔

ضوریز نے آہستہ سے جواب دیا

اوہ شکر خدا کا تم لوگ آگئے کب سے انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

بشیر نے دروازہ کھولتے ہی ضوریز کو گلے لگایا

جنت بیٹا کیسی ہو سفر ٹھیک رہا۔۔۔؟

بشیر نے دوسرے ہاتھ سے جنت کو اپنے گلے لگایا

جی ماموں بس ٹھیک ہی رہا پر راستے میں ہمیں۔۔۔

جنت پلیز زیہ باتیں بعد میں بتا دینا بابا جلدی سے آجائیں آپ سب لوگ ہمیں فوراً نکلنا ہے۔۔۔

ضوریز نے جنت کی بات کاٹی

ہنہ میں آپ سے بات نہیں کر رہی سمجھ آئی بلاوجہ ہے میری ہر بات کے بیچ میں مت بولا کریں۔۔۔

جنت کو اب صحیح معنوں میں غصہ آیا اور اب وہ اپنے ماموں کے سامنے ایک شیرنی کی طرح بولی

اوہ اتنا غصہ۔۔۔ سوری یار ابھی ٹائم بہت کم ہے بابا پلیز آپ ہی سمجھائیں۔۔۔

ضوریز کو احساس تھا کے وہ بار بار جنت کو ٹوک رہا ہے مگر اس کی مجبوری تھی

اچھا اب تم لوگ لڑو مت اندر تو آجاو۔۔۔

بشیر نے دونوں کو راستہ دے کر اندر بلایا

میرا بچہ اتنی دیر لگا دی عجیب عجیب سے وہم آرہے تھے مجھے شکر ہے اللہ کا۔۔۔

آنسہ نے جیسے ہی ضوریز کو دیکھا فوراً گلے لگایا جنت بھی تیزی سے ماروخ کے گلے لگ گئی۔۔

ماں بس تھوڑی دیر ہو گئی اب آپ سب لوگ جلدی سے میرے ساتھ چلیں ہمیں ابھی نکلنا ہے۔۔

ضوریز نے ایک نظر ماروخ کو دیکھا مگر ان سے ملا نہیں

ارے ایک منٹ مجھے میری بچی سے تو مل لینے دو۔۔

آنسہ نے جنت کو اپنے پاس بلایا جنت خاموشی سے انکے گلے لگ گئی۔۔۔

نانو اور ابو کہاں ہیں وہ نظر نہیں آرہے۔۔۔؟

جنت نے اپنا سر آنسہ کے سینے سے اٹھا کر پوچھا

وہ تمہاری نانوں کی طبعیت ٹھیک نہیں تھی اس لیئے وہ راشد کے دوست کے ہاں ہی رک گئیں۔۔راشد نے کہا وہ لوگ بعد میں آجائیں گے۔۔۔

بشیر نے جواب دیا

کک کیا کیا ہوا ہے نانو کو؟

جنت نے گھبرا کر پوچھا

بس وہ ہی ٹانگوں اور کمر میں درد ضوریز نے بتایا تھا گاڑی میں سفر کرنا ہے پھر اسی نے مشورہ دیا تھا کے اماں جی کو وہیں چھوڑ آئیں یہ بعد میں اُنہیں جہاز میں لے آئے گا۔۔۔

بشیر نے ضوریز کی طرف دیکھ کر کہا

ہاں پریشان مت ہو جنت وہ دونوں سیف ہیں میں انہیں لے آونگا ابھی پلیز آپ لوگ یہاں سے چلیں۔۔۔

ضوریز نے سامنے پڑا بیگ اٹھایا اور باہر کی طرف چل دیا

---

بیٹا کہاں جارہے ہیں ہم اور کتنا راستہ ہے؟

آنسہ نے اپنی سیٹ سے تھوڑا آگے کھسک کر پوچھا

اماں بس چند گھنٹے اور امم تقریباً تین گھنٹے تک ہم اپنی منزل پر پہنچ جائیں گے۔۔۔

ضوریز نے بیک مرر سے آنسہ کو دیکھا

اچھا ان شاء اللہ کہا کرو ہر بات پہ۔۔

آنسہ نے گہرا سانس لیا

ہنہ انہیں خود پر بہت اعتماد ہیں مامی یہ ایسے الفاظ استعمال نہیں کرتے۔۔

جنت کا غصہ اب تک کم نہیں ہوا تھا

ارے جتنا مرضی اعتماد ہو اللہ کے آگے کسی کی نہیں چلتی۔۔۔

ضوریز نے مرر کو تھوڑا ہلا کر جنت پر فوکس کیا اور اسے دیکھ کر مسکرایا

آپ بھی ناپتا نہیں کسے یہ باتیں بتا رہی ہیں آپ کو بتاوں ابھی راستے میں کیا ہوا ہمارے ساتھ۔۔۔؟

جنت کا کب سے دل کر رہا تھا کے وہ یہ بات بتائے۔۔۔

ہاں بتاو کیا ہوا۔۔؟

ماروخ نے پوچھا

امی ہمارے راستے میں چور آ گئے تھے اور یہ ایسے ان سے لڑ رہا تھا جیسے کسی فلم کا ہیرو ہو وہ تو میں نے روک دیا ورنہ یہ تو ان آدمیوں کو مار ہی دیتا۔۔۔

جنت نے آہستہ آواز میں بتایا مگر ضوریز کا پورا دیہان جنت کی طرف تھا اس لیئے اسے سب سنائی دے رہا تھا۔۔

اللہ خیر چور۔۔۔ تم لوگ تو ٹھیک ہو نا جنت؟؟

آنسہ نے پریشانی سے پوچھا

نہیں مامی میں تو ٹھیک پر وہ لوگ ٹھیک نہیں اس نے بہت مارا انہیں۔۔۔

جنت نے منہ بنایا

شکر اللہ کا۔۔۔

آنسہ نے جنت کا ماتھا چوما

کیا چور آپ کے جاننے والے تھے جو اب تک انکی فکر ہو رہی ہے۔۔۔؟؟

ضوریز نے مسکرا کر پوچھا

ہنہ مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔

جنت نے منہ دوسری طرف کر لیا۔۔ گاڑی میں ایک بار پھر خاموشی ہو گئی۔۔۔

ضوریز بہت ہی دیہان سے گاڑی چلا رہا تھا اب راستہ کافی سنسان تھا شاید کوئی گاوں تھا آس پاس ہرے بھرے کھیت تھے شام ہونے کی وجہ سے لوگ بھی نہیں تھے۔۔۔

جنت اور آنسہ آنکھیں بند کیئے بیٹھ گئیں ماروخ تسبیح کر رہی تھیں۔۔بشیر آس پاس دیکھ رہے تھے۔۔۔

صاف اور سیدھی روڈ پر گاڑی چل رہی تھے کے اچانک ضوریز کو بہت سے پتھر نظر آئے۔۔۔

بابا وہ سامنے کچھ رکھا ہوا ہے کیا۔۔

ضوریز اسٹیرنگ پر زور دے کر تھوڑا آگے ہوا

ارے ہاں بیٹا بریک لگاو پتھر ہیں یہ تو بہت زیادہ۔۔۔

بشیر نے جلدی سے کہا

اوہ۔۔۔

ضوریز نے ایک دم بریک لگائی سب اپنی جگہ سے ہل گئے۔۔۔

یا اللہ خیر یہ اتنے بڑے پتھر یہاں کس نے رکھے۔۔۔

آنسہ نے دل تھام کر کہا

ماں آپ سب اندر ہی رہیئے گا میں دیکھتا ہوں۔۔

ضوریز نے اپنے گن نکالی اور باہر نکلا

!....hello my friend

ضوریز کے بلکل سامنے جیک اپنی جدید قسم کی گن لیئے کھڑا تھا

! ....Jaackkkk you

حیرت کے مارے ضوریز کے ہاتھ کانپ گئے مگر اس نے فوراًہی گن دوبارا مضبوطی سے پکڑلی وہ جانتا تھا وہ اکیلا جیک کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔۔۔

?... Jackkk what do u want

ضوریز کے لہجے میں پریشانی تھی۔۔

!Your family dear

جیک نے کہا۔۔اس سے پہلے کے ضوریز کچھ کہتا جیک کے دو آدمی ضوریز کو خبر ہوئے بغیر ہی گاڑی سے سب کو نکال لائے۔۔۔دونوں آدمیوں نے اپنی گنز کا روخ انکی طرف کر دیا۔۔خوف کے مارے سب نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

ضوریز کو بھی اندازہ ہو گیا اب اس کا بچنا مشکل ہے۔۔۔ضوریز کے ہاتھوں سے اسکی گن چھوٹ کر زمیں پر گر گئی۔ ۔اسے جنت کے الفاظ یاد آنے لگے جب وہ کہ رہی تھی تمہارا اپنا بھی قتل ہو سکتا ہے۔۔۔ضوریز نے تکلیف سے

آنکھیں بند کیں۔۔۔جیک نے اپنی گن لوڈ کی اور ضوریز کے پاس آیا۔۔۔

ضوریز نے اپنی بھیگی آنکھیں کھول کر جیک کو دیکھا

.....

!I am sorry zoraiz you have to go with me

(سوری ضوریز تمہیں میرے ساتھ جانا ہو گا)

جیک نے ضوریز کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

..plz jack don.. Don't do this i am begging you

(پلیز جیک ایسا مم مت کرو میں منت کرتا ہوں تمہاری)

ضوریز نے ہاتھ جوڑ کر کہا

I am helpless i have to do this

(میں مجبور ہوں مجھے یہ سب کرنا ہو گا)

جیک نے بہت سنجیدگی سے کہا اور تھوڑا پیچھے ہو کر اپنی گن کا رخ بشیر کی طرف کر دیا

Plz jack u trained me like a son plz don't kill my family i can't leave them

(پلیز جیک تم نے مجھے بچوں کی طرح ٹرین کیا ہے پلیز میری فیملی کو مت مارو میں انہیں چھوڑ کر نہیں جا سکتا)

ضوریز نے گھبرا کر کہا اسکا دماغ مفلوج ہو چکا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیسے اس صورتحال سے نکلے

I am sorry zoraiz i can only pity on u becuase i am helpless... I have to kill

!them it's mark order

(سوری ضوریز میں تم پر صرف ترس کھا سکتا ہوں کیونکے میں بے بس ہوں مجھے انہیں مارنا ہو گا یہ مارک کا حکم ہے)

جیک نے افسوس سے کہا اور اپنی گن لوڈ کی اور پھر فضا میں گولیوں کی آواز گونجی۔۔۔

نن نو۔۔۔

ضوریز ایک دم تڑپ کر آگے ہوا جنت نے ایک چیخ کے ساتھ اپنی آنکھیں بند کیں۔۔ فضا میں ایک دم خاموشی چھا گئی۔۔ ضوریز نے زمین پر گرے وجود پر نظر ڈالی اور حیرت سے جیک کو دیکھا۔۔

...Jackk

!...Oh Thank you

ضوریز نے ایک گہرا سانس لے کر کہا گویا اسے کسی نے زندگی کی نوید سنا دی ہو۔۔ جنت اور آنسہ نے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ دونوں آدمی خون میں لت پت نیچے زمین پر گرے پڑے تھے۔۔۔ جنت ڈر کر ماروخ کے گلے لگ گئی۔۔۔

Zoraiz i can feel you i have also lost my loved one... Anyways i can handle

? mark now don't look back for atleast 2 years u getting me

(ضوریز میں تمہیں محسوس کر سکتا ہوں میں نے بھی اپنے ایک پیارے کو کھویا ہے بہر حال میں مارک کو سنبھال لونگا تم واپس مڑ کر مت دیکھنا کم از کم دو سال تک تم سمجھ رہے ہو نا؟)

جیک نے اپنی گن کو کندھے پر لٹیکایا اور ضوریز کے پاس آیا

..yes i know.. I can't pay u back for your kindness

(میں جانتا ہوں۔۔ میں تمہاری اس مہربانی کا بدلہ نہیں دے سکوں گا)

ضوریز کی آنکھوں سے تشکر کے آنسوں بہنے لگے

it's okay now u people should leave this place

(کوئی بات نہیں اب تم لوگوں کو اس جگہ سے جانا چاہیئے)

جیک نے مسکرا کر کہا۔۔ضوریز بھی جواباً مسکرایا اور جنت کی طرف جانے لگا پھر ایک دم رک کر واپس مُڑا اور جیک کے گلے لگ گیا

!oh i can't tell you that how much thankful i am to you

(اوہ جیک میں تمہیں بتا نہیں سکتا کے میں تمہارا کتنا شکر گزار ہوں)

ضوریز جیک سے الگ ہوا اور اپنی آنکھوں کے کنارے صاف کیئے

Oh come on man don't be so emotional.... go with your family they are

!take care zoraiz & waiting for u

(اوہ کم اون اتنے جزباتی مت ہو اپنی فیملی کے پاس جاو وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں اور اپنا خیال رکھنا ضوریز)

جیک نے ضوریز سے ہاتھ ملایا

!Take care of yourself too

(اپنا بھی خیال رکھنا رکھنا!)

ضوریز نے مسکرا کر کہا اور اسکا ہاتھ چھوڑ کر اس طرف آیا جہاں وہ چاروں کھڑے تھے

چلیں۔۔۔یہ سب آپ لوگوں کی کسی دعا کا نتیجا ہے۔۔۔

ضوریز نے چاروں کی طرف دیکھ کر کہا۔۔وہ سب سر ہلاتے ہوئے گاڑی میں بیٹھنے لگے۔۔

ضوریز بھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور گاڑی اسٹارٹ کی ایک نظر مارک پر ڈال کر اسے ہاتھ ہلایا اور آگے بڑھ گیا۔

--

گاڑی میں کسی کی ہمت نہ ہوئی کے ضوریز سے پوچھتے یہ کون تھا اور یہ سب کیا تھا سب ہی اپنی جگہ پر ڈرے ہوئے تھے اور خاموش تھے ضوریز بھی اپنے لب آپس میں سختی سے بھینچے ہوئے خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔

---

آیئے یہ ہے وہ جگہ۔۔ آج سے ہم یہاں رہیں گے اور یہ ہمارا گھر ہے۔۔۔

ضوریز نے تھوڑے فاصلے پر بنے گھر کی طرف اشارا کرتے ہوئے کہا

یہ تو بہت خوبصورت جگہ ہے۔۔۔ مگر اتنا عرصہ اس پہاڑی علاقے میں ہم کیسے رہیں گے ہم تو کراچی جیسے شہر میں رہنے کے عادی ہیں۔۔

بشیر نے اپنے سامنے کھڑی بڑی سی پہاڑی کو دیکھا

میں جانتا ہوں بابا یہاں کا موسم یہاں کا رہن سہن حتہ کے یہاں پر چیز وہاں سے مختلف ہے مگر آپ فکر مت کریں بس کچھ ہی عرصے کی بات ہے مجھے یقین ہے جیک مارک کو اس بات کی یقین دہانی کروائے گا کے اس نے مجھے مار دیا ہے اب ہمیں زیادہ عرصہ یہاں رہنے کی ضرورت نہیں پڑے گی بس ایک یا دو سال گزار لیں پلیز۔۔۔

ضوریز نے نرمی سے سمجھایا

ہنہ گناہ کسی اور کے سزائیں ہم کاٹیں۔۔۔

جنت نے طنزیہ کہا

خیر آیئے گھر دیکھتے ہیں۔۔۔

ضوریز نے ایک نظر جنت کو دیکھا اور اسکی بات کو اگنور کر کے کہا

ہاں گھر کے اندر چلو ویسے بھی یہاں بہت سردی ہے۔۔

آنسہ نے بھی ہاں میں ہاں ملائی

ضوریز اور بشیر نے گاڑی سے سامان نکالا اور گھر کی طرف چلنے لگے۔۔۔۔

جنت نے نظر گھوما کر گھر کو دیکھا۔۔

گھر چھوٹا مگر خوبصورت تھا گھر کے تینوں طرف پودے تھے اور ہر طرف ہریالی تھی جنت نے اپنے پاوں کو اونچا کر کے دور تک نظر گھومائی وہاں کوئی اور گھر نظر نہیں آیا مگر اسے ایک خوبصورت سی ندی دیکھائی دی۔۔۔

جنت اندر چلو۔۔۔

ضوریز نے جنت کو پکارا

جنت نے چونک کر ضوریز کو دیکھا اور سر ہلا کر اندر چلی گئی۔۔۔گھر اندر سے ایک ہٹ کی طرح بنا ہوا تھا۔۔۔جنت آہستہ آہستہ گھر کے ہر کونے کو دیکھ رہی تھی۔۔گھر کے درمیان میں چھوٹا سا صحن تھا۔۔۔صحن کے ایک طرف بہت سے پودے لگے ہوئے تھے جنت ان پودوں کے پاس کھڑے ہو کر انکی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگی۔۔۔

ارے واہ یہاں تو سارا سامان بھی موجود ہے کچن کا بھی سارا سامان ہے۔۔کیا یہاں پہلے بھی کوئی رہتا تھا؟

آنسہ جو ہر کمرے میں جا جا کر دیکھ رہی تھی باہر آکر ضوریز سے پوچھا

جی ماں یہاں پر لوگ آتے جاتے رہتے ہیں یہ گھر بہت مشکل سے ملا ہے مجھے یہاں پر آبادی نہ ہونے کے برابر ہے مگر آپ لوگ پریشان مت ہونا گاڑی ہے ہمارے پاس تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائیو پر شہر ہے وہاں سے سب مل جاتا ہے ایک ایک چیز۔۔۔

ضوریز نے تفصیل سے بتایا اور اپنا بیگ کھولنے لگا

بھابی گھر تو اچھا ہے مگر یہ جگہ اتنی ویران سی ہے مجھے تو خوف آرہا ہے۔۔۔

ماروخ جو کب سے ارد گرد دیکھ رہی تھی آنسہ کے پاس آکر کہا

ارے ماروخ ہم سب ہیں نہ ایک دوسرے کے لیئے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے اندر آو اور کمرے دیکھو کتنے اچھے سیٹ کیئے ہوئے ہیں۔۔۔

آنسہ نے ماروخ کا ہاتھ پکڑا اور اندر لے گئیں۔۔

ضوریز نے مُڑ کر جنت کو دیکھا اور اس کے پاس آکر کھڑا ہو گیا

کیا ہوا اتنی خاموش کیوں ہو کیسی لگی یہ جگہ؟

ضوریز نے جنت کے چہرے کو دیکھ کر کہا۔۔۔جنت نے چہرہ موڑ کر ضویرز کو دیکھا

کہاں سے کہاں لے آئیں ہیں آپ ہمیں۔۔۔اُسکی یادوں سے اتنی دور نہ کبھی معاف نہیں کرونگی آپکو۔۔

جنت نے دکھ سے کہا اور اندر چلی گئی۔۔ضوریز ایک گہرا سانس لے کر رہ گیا

بیٹا کھانے پینے کا انتظام کرو پھر آرام کرتے ہیں شام ہو گئی ہے میرے تو سر میں درد ہونے لگا ہے۔۔۔

بشیر نے ضوریز کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

جی میں شہر سے کھانا لے کر آتا ہوں آپ لوگ جب تک فریش ہو جائیں۔۔

ضوریز نے کمرے کے اندر جھانک کر ایک نظر جنت کو دیکھا اور باہر نکل گیا

---

بیٹا ضوریز اب تمہارا شوہر ہے تمہیں اس کے ساتھ ایک کمرے میں رہنا چاہیئے۔۔۔

آنسہ نے نرمی سے جنت سے کہا

میں نے کہہ دیا نہ مجھے انکے ساتھ نہیں رہنا میں اپنی امی کے ساتھ سوونگی ویسے بھی امی اکیلے نہیں سو سکتیں۔۔۔

جنت نے اب سختی سے۔۔

بیٹا تمہاری مامی سو جائیں گی ماروخ کے ساتھ تم پریشان مت ہو۔۔

بشیر نے بھی جنت کو سمجھایا

نہیں ماموں پلیززز مجھے فورس مت کریں مجھے نہیں رہنا آپکے اس بیٹے کے ساتھ۔۔۔

اب جنت نے کافی بدتمیزی سے کہا

تمیز سے بات کرو جنت۔۔کافی دیر سے تمہاری یہ فضول سی بحث سن رہا ہوں اب بس تم میرے ساتھ ایک روم میں رہو گی۔۔ماں آپ پھوپو کے ساتھ سو جائیں ویسے بھی کچھ دنوں تک میں انکل اور دادو کو لے آونگا۔۔۔اب آپ لوگ اپنے کمروں میں جا کر آرام کریں۔۔۔

ضوریز نے سختی سے کہا اور کھڑا ہو گیا۔۔ماروخ بھی خاموش رہی اور جنت کے پاس سے اٹھ کر کمرے میں جانے لگی۔۔۔

امی میں آپ کے ساتھ سوونگی بس مجھے کسی کی کوئی بات نہیں سنی۔۔

جنت نے جلدی سے اٹھ کر ماروخ کا ہاتھ پکڑا

بیٹا میری جان اب ضوریز تمہارا شوہر ہے اسکی بات مانو وہ تمہارا خیال رکھتا ہے چلو شاباش۔۔۔میری فکر مت کرو۔۔

ماروخ نے پیار سے جنت کو سمجھایا اور اپنا ہاتھ چھوڑوایا

امی ی ی مگر آپ لوگوں نے کہا تھا۔۔

جنت میرے ساتھ آو۔۔۔

ضوریز نے جنت کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اسکا ہاتھ سختی سے پکڑا۔۔ضوریز پورے دن کا تھکا ہوا تھا اسکا دل کر رہا تھا وہ جنت کو اٹھا کر روم میں لے جائے مگر جنت کا فضول بحث کرنا اس کے غصے کو ہوا دے رہا تھا

چھوڑو میرا ہاتھ میں نے کہا نا مجھے آپ کے ساتھ ایک کمرے میں نہیں رہنا۔۔۔

جنت اپنا ہاتھ چھوڑوانے لگی۔۔مگر ضوریز کی گرفت اور مضبوط ہوئی

جنت تم۔۔۔

ضوریز آرام سے بات کرو اس طرح غصے سے مسئلے حل نہیں ہوتے۔۔

بشیر نے ضوریز کو ٹوکا

افففف بابا آپ ہی سمجھائیں اسے میں بہت تھکا ہوا ہوں مجھ میں اب ہمت نہیں کے میں منتیں کروں۔۔ تین دن اسکے ساتھ رہا ہوں پوچھیں اس سے کچھ غلط کیا میں نے۔۔اب پتا نہیں کس بات کے نخرے دکھا رہی ہے۔۔

ضوریز نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا

جنت بیٹا جب تک راشد نہیں آجاتا تب تک تم میری بات مان لو پلیز ضد مت کرو۔۔۔

بشیر نے پیار سے کہا اور جنت کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

جنت نے ایک خفا سی نظر ضوریز پر ڈالی اور پاوں پٹختی ہوئی ضوریز کے روم میں چلی گئی۔۔۔

تھینک ہو بابا ورنہ پتا نہیں مجھے کتنی دیر کھپنا پڑتا۔۔۔

ضوریز نے بشیر کی طرف مسکرا کر دیکھا

ہاہاہابس زیادہ غصہ مت کیا کرو پیار سے سمجھایا کرو اسے مان جاتی ہے۔۔۔

کیا بتاوں بابا میری تو وہ پیار کی بات سنتی ہی نہیں۔۔

ضوریز نے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا

اچھا اب جاو آرام کرو اور میری بیٹی کو تنگ مت کرنا۔۔۔

بشیر نے ضوریز کے کندھوں کو تھپتھپا کر کہا

ہاہاہا میں کہاں تنگ کرتا ہوں آپکی بیٹی کو وہ تنگ کرتی ہے مجھے اور بہت زیادہ تنگ کرنے لگی ہے مجھے۔۔ خیر گُڈ نائیٹ بابا۔۔۔

ضوریز نے بشیر کو گلے لگایا اور اپنے روم کی طرف چلا گیا

---

ضوریز نے روم میں آتے ہی جنت پر نظر ڈالی اور دروازہ لوک کر کے اس کے پاس آنے لگا

یہاں صوفہ کیوں نہیں ہے۔۔۔

جنت نے ضوریز کو ہاتھ کے اشارے سے روکا

ہاں نہیں ہے تو۔۔۔؟

ضوریز اسکی پرواکیئے بغیر مزے سے چلتا ہوا اس کے پاس آکر بیٹھ گیا

دور رہیں۔۔۔ اور میں ایک بیڈ پر آپکے ساتھ نہیں سو سکتی سمجھے آپ۔۔۔

جنت اب بیڈ سے کھڑی ہو گئی

اوہ جنت پلیز ناٹ اگین۔۔ میں بہت تھک گیا ہوں کچھ ترس کھاو مجھ پر صبح سے ڈرائیو کر رہا ہوں پلیززز۔۔۔

ضوریز نے جنت کی منت کی

نہیں میں نے ماموں کی بات اس لیئے مان لی کے میں انکی بات ٹال نہیں سکتی مگر اب میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کے آپ میرے اتنے پاس سوئیں۔۔۔

جنت مُڑ کر دروازے کی طرف جانے لگی

اوکے جنت ٹھیک ہے تم اوپر سو جاو میں نیچے سو جاونگا اب پلیز اس بحث کو ختم کرو میرے سر میں درد ہونے لگا ہے۔۔۔

ضوریز نے تھک کر کہا اور تکیا اوٹھا کر نیچے فرش پر رکھ کر لیٹ گیا۔۔

جنت نے اسے اس طرح بنا کسی چادر کے لیٹے دیکھا تو اسے احساس ہوا کے اتنی سردی میں وہ فرش پر ایسے کیسے سوئے گا۔۔۔ تھوڑی دیر وہ بیڈ پر بیٹھے انگلیاں چھٹخاتی رہی۔۔۔

آمم یہ چادر لے لیں نیچے بچھالیں سردی بہت ہے۔۔۔

جنت ہمت کر کے بولی

آپکو میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے مس جنت آپ آرام سے سو جائیں بس جب ڈر لگے بتا دیجئے گا آپکی رکھوالی کے لیئے اٹھ جاونگا۔۔

ضوریز نے طنزیہ کہا اور آنکھوں پر ہاتھ رکھے سونے کی کوشیش کرنے لگا

ہنہ مجھے کیا جیسے مرضی رہے۔۔ اچھا ہے خود ہی مجھے نکال دے گا اپنے کمرے سے۔۔۔

جنت منہ ہی منہ میں بُڑبڑا کر لیٹ گئی۔۔ ضوریز جو آج تک فرش پر نہیں سویا تھا کروٹیں بدلنے لگا۔۔۔

---

کافی رات گزر جانے کے بعد بھی ضوریز کو فرش پر نیند نہیں آئی وہ کوفت سے اٹھا اور مزے سے سوتی ہوئی جنت کو دیکھنے لگا۔۔۔

ہنہ کتنے مزے سے سو رہی زرا سا بھی خیال نہیں ہے میرا محترما کو۔۔۔ آہا یہ ہی سوچ لیتی اتنا تھکا ہوا ہوں خیر کبھی اپنا بھی وقت آئے گا جنت بی بی جب آپ بھی ہمارے لیئے کروٹیں بدلا کریں گیں۔۔۔

ضوریز جنت کے بالوں کو چھوتا ہوا سوچنے لگا۔۔۔ کافی دیر آنکھوں کی پیاس بجھائی اور جیکٹ سے سگریٹ کا پیک نکال کر کمرے سے باہر آ گیا۔۔۔ صحن کے اُس حصے میں بیٹھ کر سگریٹ پینے لگا جہاں پودے لگے تھے۔۔۔

کیا ہوا ضوریز تم سوئے نہیں بیٹا؟

آنسہ جو شاید کچن سے پانی لینے آئی تھی ضوریز کو دیکھ کر اس کے پاس آئی

نہیں ماں بس نیند نہیں آ رہی تھی آپ بھی جاگ رہی ہیں اب تک؟

ضوریز نے سگریٹ کو پھینک کر پاوں سے بجھایا

میں تو بس پانی لینے آئی تھی مگر تم سگریٹ کیوں پیتے ہو ضوریز چھوڑ دو یہ سب بیٹا۔۔۔

آنسہ نے ضوریز کے ساتھ بیٹھ کر کہا

اب بہت کم پیتا ہوں ماں بس جب کبھی بہت زیادہ ضرورت ہو تب ہی پیتا ہوں۔۔

ضویز نے اپنے سامنے لگے ایک پودے کا پتا توڑا

اچھا تو تمہیں کیا ضرورت پڑ گئی آدھی رات کو سگریٹ پینے کی؟

نہیں بس ویسے ہی سر میں درد تھا اور نیند بھی نہیں آ رہی تھی اسی لیئے پینے لگا۔۔۔

ضوریز نے صفائی پیش کی

بیٹا سر میں درد ہے تو آرام کرو اتنی سردی میں کیوں بیٹھ گئے ہو چلو اٹھو جنت بھی اکیلی ہے۔۔۔

آنسہ نے ضوریز کا ہاتھ پکڑا

اچھا ماں چلا جاتا ہوں کمرے میں ویسے بھی جنت کو میرے ہونے یا نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔

ضوریز نے اداسی سے کہا

ایسا کیوں کہہ رہے ہو جنت نے کچھ کہا ہے کیا۔۔۔؟؟

وہ کیا کہہ سکتی ہے اسکا چہرہ صاف بتاتا ہے کے وہ مجھ سے تنگ ہے۔۔۔ماں کیا جنت کبھی مجھ سے بھی اتنا ہی پیار کرے گی جتنا وہ صہیب سے کرتی ہے؟

ضوریز نے ایک امید سے پوچھا

یہ تو میں نہیں جانتی بیٹا وہ تم سے کتنا پیار کرے گی مگر وہ تمہارے پیار کو قبول ضرور کرلے گی میں جانتی ہوں اُسے۔۔۔وہ محبتوں سے زیادہ دیر منہ نہیں موڑ سکتی۔۔۔

آنسہ نے تسلی دی

پتا نہیں ماں کب کرے گی۔۔۔وہ نہیں جانتی کے مجھے کتنی ضرورت ہے اسکی۔۔۔ہنہ جب کبھی وہ مجھے دیکھتی بھی ہے نا تو یہ سوچ کر دیکھتی ہے کے میں صہیب تو نہیں۔۔۔پھر اسکا خیال ٹوٹتا ہے تو مجھے صہیب کا قاتل سمجھ کر نفرت سے نظریں پھیر لیتی ہے مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے جب وہ ایسا کرتی ہے۔۔۔

ضوریز اپنے ہاتھوں کو دیکھتا ہوا افسردگی سے بولا

ظاہر ہے بیٹا اس بچاری کی دنیا اجڑی ہے اسے ٹائم لگے گا ٹھیک ہونے میں بس تم اسے پیار سے سمجھایا کرو غصہ مت ہوا کرو دیکھنا ان شاء اللہ وہ بہت جلد تم سے محبت کرنے لگے گی۔۔۔

آنسہ نے ضوریز کو سمجھایا

کیا کروں ماں جب وہ فضول کی بحث شروع کر دیتی ہے نا مجھے غصہ آجاتا اور پتا نہیں مجھ سے کنٹرول نہیں ہوت۔۔۔

یہ جنت کی آواز ہے؟؟

آنسہ نے ضوریز کو ہاتھ کے اشارے سے روکا

اوہ جی لگتا ہے ڈر گئی ہے میں دیکھتا ہوں۔۔۔

ضوریز بھاگتا ہوا اپنے روم میں آیا آنسہ بھی اس کے پیچھے جلدی سے روم کی طرف گئیں

کیا ہوا جنت میری جان۔۔

ضوریز نے آتے ہی خوفزدہ سی جنت کو اپنے سینے سے لگایا

وو۔۔وہ ہ ات اتنا بب بڑا جج جانور۔۔۔ آ آپ نے کہا تت تھا آپ مم میری رکھوالی کک کریں گے جج جھوٹے ہیں آپ مکار ہیں۔۔۔

جنت کو اتنی سردی میں بھی پسینے آرہے تھے وہ شاید خواب میں بری طرح ڈر گئی تھی

ارے نہیں جنت بیٹا یہ تو بس ابھی باہر گیا تھا کوئی نہیں ہے یہاں دیکھو۔۔۔

آنسہ نے جنت کے کندھے پر ہاتھ پھیرا

وہ تھا اسکی آنکھیں۔۔۔وہ بب بہت پاس آگیا تھا مم میرے۔۔۔

جنت نے آنسہ کو دیکھ کر کہا

یہ سب کیا ہے ضوریز اتنا کیوں ڈر رہی ہے یہ؟

آنسہ نے ضوریز سے پوچھا

ماں وہ مری میں یہ راستہ بھول گئی تھی اور کسی جنگل کی طرف چلی گئی تھی وہاں کوئی جنگلی جانور آگیا تھا مگر میں نے اس جانور کو مار دیا تھا۔۔ تھوڑے دن لگے گے اِسے یہ سب بھولنے میں۔۔۔

ضوریز نے جنت کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بتایا

اوہ میرے خدایا۔۔ کتنے ایڈونچرز کر کے آئے ہو تم لوگ۔۔۔ اسے پانی پلاوا ابھی تک ڈر رہی ہے۔۔۔

آنسہ نے جنت کو کانپتے ہوئے دیکھا تو اپنے ہاتھ میں پکڑی بوتل ضوریز کو دی

جنت یہ لو پانی پیو ہمم۔۔۔ میں ہوں تمہارے پاس کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔

ضوریز نے جنت کو خود سے الگ کیا اور پانی کی بوتل اس کے منہ کو لگائی جنت ٹھہر ٹھہر کر پانی کے گھونٹ بھرنے لگی

ایسا کرو تم یہ پانی اپنے پاس رکھو اور اِسے سولانے کی کوشیش کرو اور ہاں خود بھی سو جاو۔۔۔

آنسہ نے کھڑے ہو کر کہا

مگر ماں یہ پانی آپ اپنے لیئے لائی تھیں۔۔۔

ضوریز نے بوتل بند کی

تو کیا ہوا میں کچن سے اور لے لونگی۔۔۔ چلو شاباش سو جاو تم لوگ اب۔۔۔

آنسہ واپس جانے کے لیئے پلٹی مگر ایک دم رک کر نیچے پڑے تکیے کو دیکھنے لگیں۔۔۔

ضوریز تم نیچے فرش پر سو رہے تھے کیا؟

آنسہ نے ضوریز کی طرف پلٹ کر حیرانگی سے کہا

آ ممم جج جی وہ آپ جانتی تو ہیں۔۔۔

ضوریز نے ایک نظر جنت پر ڈالی جو اب نیند سے اونگ رہی تھی

اوہ جب ہی تو تمہیں نیند نہیں آرہی تھی اتنی سردی میں تم فرش پر سو گئے سر درد تو ہو گا ہی۔۔افففف جنت سے مجھے یہ امید نہیں تھی۔۔۔

آنسہ نے افسوس سے جنت کو دیکھ کر سر ہلایا

ارے نہیں ماں میں خود اپنی مرضی سے سویا تھا میں نہیں چاہتا جنت بے آرام ہو اسی لیئے۔۔۔۔خیر آپ پریشان نہ ہوں میں بیڈ پر ہی لیٹ رہا ہوں۔۔۔

ضوریز نے بات بنائی مگر آنسہ کو سمجھ آگئی تھی۔۔وہ سر ہلاتی ہوئی روم سے باہر چلی گئیں۔

ضوریز نے جنت کو ایک طرف لیٹایا اور دروازہ لوک کر کے خود بھی اس کی طرف کروٹ لے کر لیٹ گیا اور سونے کی کوشیش کرنے لگا

---

جنت کی آنکھ کُھلی تو ضوریز کو اتنا قریب دیکھ کر فوراً اٹھ گئی۔۔۔

ہنہ کتنا چلاک ہے۔۔۔میرے سوتے ہی میرے ساتھ آکر لیٹ گیا۔۔افففف اللہ جنت تمہاری نیند بھی کیا چیز ہے کچھ پتا نہیں چلتا کے کون آکر لیٹا ہے۔۔۔

جنت نے اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے سوچا

اٹھو یہاں سے دور ہٹ کر لیٹیں۔۔۔

جنت ضوریز کو دھکا لگا کر خود سے دور کرنے لگی۔۔مگر نازک سی جنت سے ضوریز ایک انچ بھی نہ ہل سکا

اوہو وو پتا نہیں کیا کھاتے ہیں اٹھیں یہاں سے۔۔۔

جنت نے اب ضوریز کے سینے پر ہاتھ مار کر کہا۔۔ضوریز نے بہت مشکل سے اپنی آنکھوں کو کھول کر جنت کو دیکھا

جنت کیا مسئلہ ہے یار ابھی آنکھ لگی تھی میری۔۔۔

ضوریز نے جنت کا ہاتھ پکڑا

مجھے نہیں پتا کچھ بھی۔۔۔میں آپکو اپنے اتنے پاس برداشت نہیں کر سکتی شرافت سے پیچھے ہو جائیں ورنہ میں جاوں امی کے پاس۔۔۔

جنت نے اب انگلی اٹھا کر دھمکی دی

مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ ہاں۔۔خود ہی رات میں ڈر کر میرے سینے سے لگی سو گئی تھی اور اب۔۔۔افففف جنت خاموشی سے لیٹ جاو اب تماشہ مت بناو۔۔۔۔

ضوریز نے جنت کے ہاتھ کو ایک جھٹکا دیا اور وہ ضوریز کے اوپر گر گئی

جاہل بدتمیززز۔۔۔یہ کیا طریقہ ہے چھوڑو مجھے میں مامی کو بتا دونگی۔۔۔

جنت اپنا ہاتھ چھوڑوانے لگی۔۔ضوریز کروٹ لے کر جنت کے اوپر جھکا

بس بڑی ہو جاو اب کبھی مامی اور کبھی امی۔۔۔خود بھی اپنے لیئے کچھ کرنا سیکھو سمجھی۔۔اور اب ایک لفظ بھی تم نے کہا تو میں تمہیں اٹھا کر گھر سے باہر پھینک دونگا اور اب کسی جانور سے بچانے نہیں آونگا۔۔

ضوریز کا نیند سے برا حال تھا وہ اپنے غصے پر کنٹرول نہ کر سکا اور بہت سختی سے جنت کے دونوں ہاتھ پکڑے اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔۔جنت تو گویا سانس لینا ہی بھول گئی اور وہ اپنی آنکھیں حیرت سے پھلائے ضوریز کو دیکھنے لگی

مم مجھے باہر جانا ہے میری نیند پوری ہو گئی ہے۔۔

جنت نے خوفزدہ ہو کر کہا

ابھی صرف سات بجے ہیں جنت سب سو رہے رہیں پلیز زز مجھے بس تھوری سی نیند پوری کرنے دو میں کل سے ایک منٹ بھی نہیں سویا ہوں میری جان۔۔۔

ضوریز کو جنت پر ترس آیا وہ اب تھوڑا نرمی سے بولا مگر ابھی بھی وہ جنت کے اوپر ہی تھا

اواوکے مم مگر میرے اوپر سے ہٹیں۔۔

جنت نے مشکل سے کہا

ضوریز نے جنت کے لال پڑتے چہرے کو دیکھا۔۔۔

اچھا اور اگر نہ ہٹوں اوپر سے تو۔۔۔۔؟

ضوریز جنت کے اور قریب ہو گیا۔۔ جنت نے ڈر کے مارے آنکھیں بند کیں

افففف رات میں تمہاری خوشبو پاگل کرتی ہے اور دن میں تمہاری یہ ادائیں۔۔ بتاو کیسے سو سکو نگا اب میں۔۔۔

ضوریز نے جھک کر نرمی سے جنت کے بند ہونٹوں کو چوما جنت تو گویا سانس ہی رک گیا

بس جنت بی بی اب تیار ہو جاو یہ فاصلے سمیٹنے کے لیئے۔۔۔

ضوریز نے جنت کے ہونٹوں کو انگلی سے چھوا اور سیدھا ہو کر لیٹ گیا۔

اوہیلو زندہ ہو جاو۔۔۔۔ میں دور ہو گیا ہوں۔۔۔

ضوریز نے مسکرا کر جنت کو دیکھا جو اب تک خاموشی سے آنکھیں بند کیئے لیٹی تھی۔۔

اب کس کافر کو نیند آئے گی بہت ظالم ہو مجھے اٹھا کر خود آنکھیں بند کر لیں۔۔

ضوریز نے دوبارا جنت کی طرف کروٹ لی

اجازت ہے آپکے پاس آنے کی؟؟

ضوریز نے اب جنت کا کندھا ہلا کر کہا

جنت نے ایک دم آنکھیں کھولیں اور ضوریز سے دور ہو کر بیٹھ گئی

گھٹیا انسان ہیں آپ۔۔۔ کہیں سے صہیب کے جُڑواں بھائی نہیں لگتے نفرت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔

جنت نے دانت پیس کر کہا

صہیب نہیں ہوں میں سمجھی۔۔۔ اب اگر مجھے صہیب سے ملایا تو۔۔۔

ضوریز نے غصے سے اٹھ کر کہا

افففف صبح ہی صبح کیا بحث شروع کر دی ہے جنت۔۔۔

ضوریز نے اپنا سر تھاما

پلیززز اب میرے سامنے صہیب کو اسطرح یاد مت کرنا جنت۔۔

ضوریز نے نرمی سے کہا

کرونگی یاد آپ کون ہوتے ہو مجھ سے صہیب کی یادیں چھیننے والے۔۔

جنت کے آنسو بہنے لگے

میں تم سے اسکی یادیں نہیں چھین رہا میری جان مجھے تکلیف ہوتی ہے جب تم مجھے اس سے کمپیئر کرتی ہو۔۔ اچھا پلیز جنت رو مت۔۔۔ ٹھیک میں تمہارے پاس نہیں سوتا بلکے میں باہر چلا جاتا ہوں تم رونا بند کرو۔۔۔

ضوریز نے پیار سے کہا

جنت پلیز زچپ ہو جاو میں تمہیں اسطرح روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا مزاق کر رہا تھا میں آئیندہ تمہارے قریب نہیں آونگا سوری یار۔۔۔

ضوریز نے جنت کے آنسو صاف کیئے

میں باہر جارہا ہوں تھوڑی دیر تک ناشتا لینے جاونگا شہر تم نے چلنا ہو تو ریڈی ہو جانا ہمم۔۔۔جب تک تم آرام کر لو۔

ضویر زنے جنت کا گال تھپتھپایا اور اپنی جیکٹ لے کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

جنت چاہتی تھی کے وہ اسے روک لے مگر وہ روک نہ سکی اور اُسی طرح بیٹھ کر خیالوں میں گم ہو گئی۔

---

بابا آپ بھی میرے ساتھ چلیں ناشتہ لینے شہر بھی دیکھ لیجئے گا۔۔۔؟

ضوریز نے گاڑی کی چابی ہاتھ میں پکڑ کر کہا

ہاں چلو چلتے ہیں۔۔ آنسہ اندر سے میری ٹوپی اور چادر لے آو بہت سردی ہے باہر۔۔

بشیر نے اپنے ہاتھ ملتے ہوئے کہا

جنت بیٹا تم بھی چلی جاو اپنے ماموں کے ساتھ۔۔۔

آنسہ نے خاموش بیٹھی جنت کو دیکھ کر کہا

نن نہیں مامی میں بس ٹھیک ہوں گھر پر ہی۔۔۔

جنت نے انکار کیا

آجاو جنت اپنی مرضی سے ناشتے کا سامان لے لینا تھوڑا فریش بھی ہو جاو گی۔۔

بشیر نے بھی جنت کو کہا

رہنے دیں بابا اگر اسکا موڈ نہیں ہے تو کیوں فورس کر رہے ہیں آپ لوگ۔۔۔

ضوریز نے کوفت سے کہا

جنت نے ضوریز کو دیکھا جو شکل سے ہی ناراض ناراض سا لگ رہا تھا اسکی لال ہوتی آنکھیں اس بات کی گواہی دے رہی تھیں کے اسکی نیند ابھی بھی ادھوری ہے۔۔۔جنت کو یہ سوچ کر تھوڑی شرمندگی ہوئی

چلو ٹھیک ہے جیسی اس کی مرضی۔۔

بشیر نے آنسہ کے ہاتھ سے اپنی ٹوپی اور چادر لی

رکیں چلتی ہوں میں بھی۔۔بس شال لے کر آئی۔۔۔

جنت نے بشیر کو روکا اور خود کمرے میں چلی گئی۔۔بشیر ضوریز کو دیکھ کر مسکرا دیا

چلیں۔۔

جنت نے شال اوڑھتے ہوئے کہا

ماں اندر سے لوک کر لیں ہم ابھی آتے ہیں کوئی مسئلہ ہو کال کر دیجئے گا۔۔۔

ضوریز نے آنسہ سے کہا اور باہر نکل گیا

---

ضوریز اور بشیر ایک ہوٹل کے پاس کھڑے ہو کر ناشتہ بنوانے لگے جبکے جنت اسکے ساتھ بنی دکان پر برسلیٹ دیکھنے لگی

باجی صرف دو سو روپے کا ہے ہاتھ کا بنا ہوا ہے آپ پر بوت پیارا لگے گا۔۔۔

دوکاندار نے جنت سے کہا

ہمم شکریہ۔۔

جنت نے مسکرا کر کہا اور برسلیٹ واپس رکھ دیا

کیا ہوا اچھا لگ رہا ہے تو لے لو۔۔؟

ضوریز نے جنت کے پیچھے کھڑے ہو کر کہا

نہیں بس ٹھیک ہے۔۔

جنت نے چونک کر کہا

بھائی یہ برسلیٹ دے دو۔۔

ضوریز نے دکاندار سے کہا

مجھے نہیں چاہیئے سمجھ آئی آپکو۔۔

جنت نے غصے سے کہا

باجی لے لو بوت سستا ہے۔۔۔بھائی پیار سے دے رہا ہے۔۔۔

دکاندار برسلیٹ پیک کرنے لگا

ہنہ میں نہیں پہنوں گی یہ۔۔مجھے نہیں چاہیئے۔۔

جنت نے آہستہ آواز میں ضوریز سے کہا

ضوریز نے دکاندار کو پیسے دیئے اور برسلیٹ لے لیا

یہ لو جنت پہن لو پیارا لگے گا۔۔۔

ضوریز نے برسلیٹ نکال کر جنت کی طرف کیا

نہیں چاہیئے مجھے آپ سے کوئی بھی چیز زز۔۔۔

جنت نے غصے سے برسلیٹ کو ہاتھ مارا اور وہ نیچے گر گیا

جنت don't create scene okay اپنے غصے کو زرا قابو میں رکھا کرو۔۔

ضوریز نے غصے سے نیچے گرے ہوئے برسلیٹ کو پاوں سے دور کیا اور بشیر کی طرف چلا گیا

جنت نے بھی برسلیٹ کو ایک نظر دیکھا اور اگنور کر کے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

ضوریز اور بشیر بھی ناشتہ لے کر گاڑی میں بیٹھ گئے۔

---

امی۔۔نانو اور ابو کب آئیں گے ؟

جنت نے پراٹھے کا ٹکڑا توڑا

بس جب ضوریز کہے گا میرا تو خیال ہے اب بلوالو اُنہیں بھی اماں پریشان رہتی ہیں۔۔۔

ماروخ نے آنسہ کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔ضوریز خاموشی سے ناشتا کرتا رہا

ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو تم کیوں ضوریز بیٹا کیا کہتے ہو تم۔۔؟؟

آنسہ نے ضوریز کو پکارا

آمم جی۔۔۔ٹھیک میں کل کی سیٹ کروا دیتا ہوں اُنکی۔۔۔

ضوریز نے سر ہلا کر جواب دیا

چلو اچھا ہے اماں آئیں گیں تو تھوڑی رونق ہو گی ورنہ کتنی سنسان سی جگہ ہے یہ تو۔۔۔یہاں کوئی اور بندہ بھی نظر نہیں آتا۔۔۔

بشیر نے چائے کا گھونٹ بھر کر کہا

جی ماموں آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں عجیب سی جگہ ہے یہ بس پہاڑیاں ہی ہیں یہاں ہنہ۔۔

جنت نے منہ بنا کر طنزیہ کہا

تو آپ کو ہی پسند تھے پہاڑ اور اسطرح کی جگہ۔۔۔

ضوریز نے بھی اسی لہجے میں جواب دیا

جی ہاں پسند تھے مگر اُس میں آپکا نام و نشان نہیں تھا یہ خواہش میری صرف صہی۔۔۔

ماں میں باہر جا رہا ہوں جاگنگ کرنے آپ میں سے کسی کو آنا ہو آجایئے گا یہاں سب سیف ہے۔۔۔

ضوریز نے سختی سے جنت کی بات کاٹی اور کھڑا ہو گیا

ارے چائے تو پی لو اپنی۔۔۔

آنسہ کو محسوس ہوا کے ضوریز کو جنت کی بات اچھی نہیں لگی انہوں نے جلدی سے چائے کے کپ کی طرف اشارا کیا

نہیں ماں موڈ نہیں ہو رہا بعد میں پی لو نگا۔۔

ضوریز نے ایک نظر جنت کو دیکھا اور باہر چلا گیا

---

امی اتنی بوریت ہے یہاں پر مجھے اپنا شہر بہت یاد آرہا ہے۔۔۔

جنت نے اداسی سے کہا

کیوں اداس ہو رہی ہو میری جان چلو آو باہر گھوم کر آتے دل بہل جائے گا۔۔۔

ماروخ نے جنت سے کہا

ہمم اچھا ٹھیک ہے۔۔۔مامی آپ چلیں گیں ہمارے ساتھ؟

جنت نے اپنا سویٹر پہنا اور شال اوڑھنے لگی

نہیں بیٹا میں زرا برتن سمیٹ لوں تم لوگ چلو۔۔۔

آنسہ نے برتن سمیٹتے ہوئے کہا

ہاں بھئی بھائی اور بھابی کو تھوڑا ٹائم دے دو کل رات سے بھابی میرے ساتھ ہیں۔۔

ماروخ نے ہنستے ہوئے کہا

آنسہ نے آنکھیں دکھائیں

اوہو وو۔۔یہ تو ظلم ہے ماموں کے ساتھ چلیں پھر ہم دونوں ہی چلتے ہیں۔۔

جنت نے بھی شرارتاً کہا اور دونوں مسکراتے ہوئے باہر چلی گئیں

---

امی آئیں وہ اُس ندی کے پاس چلتے ہیں بہت پیاری ہے۔۔۔

جنت نے اشارے کر کے بتایا

ضوریز جو جوگنگ کر رہا تھا جنت اور ماروخ کو دیکھ کر خاموشی سے انکے پیچھے آنے لگا

ہاں چلو و نہی چلتے ہیں۔۔

ماروخ اور جنت اپنی شال میں خود کو چھپائے ندی کی طرف چلنے لگیں۔۔۔

واوو کتنا صاف پانی ہے نہ۔۔۔

جنت نے ندی کے پاس پہنچ کر کہا

ضوریز تھوڑے فاصلے پر رک کر جنت کو دیکھنے لگا جو اس وقت کسی اور ہی روپ میں نظر آرہی تھی جیسے اسے کوئی

غم نہ ہو۔۔

ہاں ہے تو بہت صاف۔۔۔ یہاں کا ماحول بھی بہت صاف ہے دیکھو ہر طرف ہریالی ہے۔۔۔

ماروخ نے ارد گرد لگے درختوں کو دکھ کر کہا

ہمم کیونکے یہاں ہیوی ٹریفک نہیں ہے نا اس لیئے اتنا صاف ستھرا ماحول ہے یہاں کا۔۔۔

جنت نے ایسے کہا جیسے بہت بڑی بات کی ہو

واہ کتنی عقلمند ہے میری بیوی تو۔۔۔۔ میں ایسے ہی اِنکو بے وقوف سمجھتا تھا۔۔۔

ضوریز نے دل میں سوچا اور اپنی مسکراہٹ دبائی

امی چاہے یہ جگہ کتنی ہی پیاری کیوں نہ ہو مگر کراچی جیسی بات نہیں ہے یہاں۔۔۔ ہے نا؟

جنت ماروخ کے ساتھ ایک پتھر پر بیٹھ گئی۔۔ ضوریز ابھی بھی جنت کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ جنت اسطرح بیٹھی تھی کے ضوریز اسکا صرف سائیڈ سے ہی چہرا دیکھ سکتا تھا

ہاں بیٹا یہ بات تو ہے وہاں کی زندگی بہت تیز ہے پتا ہی نہیں چلتا تھا وقت کا۔۔ یہاں تو ابھی تک ایک دن نہیں گزرا۔۔

ماروخ کو بھی کراچی یاد آنے لگا

ہمم ابو اور دادو یاد آرہے ہیں۔۔۔ شاید وہ دونوں آجائیں تو یہاں دل لگ جائے۔۔ ویسے امی آپ لوگ اس ضوریز کی ہر بات کیوں مانتے ہیں وہ جہاں کہے گا ہمیں رہنا ہو گا بھلا یہ کیا زبردستی ہوئی۔۔۔

جنت کو ضوریز کی برائی کرنے کا موقع ملا تو اس نے فوراً شروع کر دی۔۔

ضوریز نے اپنا نام سنا تو تصلی سے وہاں پڑے پتھر پر بیٹھ گیا اسے معلوم تھا اب جنت رکے گی نہیں۔۔

کیا کریں جنت اب اسی کا سہارا ہے ہمارے پاس۔۔بے شک ہم اسکی وجہ سے مشکل میں ہیں مگر جب اُسے کل ہم سب کے لیئے پریشان اور روتے ہوئے دیکھا تو وہ مجھے بلکل اپنے صہیب جیسا لگا وہ بھی تو ہمارا اسی طرح خیال رکھتا تھا۔۔

ماروخ نے ضوریز کا ساتھ دیا تو جنت کا منہ بن گیا

ہنہ جو اس نے کیا یہ اسکا فرض تھا آخر اسی کی وجہ سے ہم آج دربدر ہیں اور امی اسے کبھی صہیب سے مت ملایئے گا۔۔۔صرف شکل ملنے کے علاوہ اور کوئی عادت اس کی صہیب جیسی نہیں ہے۔۔۔

جنت نے جزباتی انداز میں کہا

ضوریز نے جنت کے منہ سے اپنے لیئے یہ سب سنا تو اسکا دل کیا وہ اسے دو لگائے اور بتائے کے اپنی طرف سے فضول باتیں نہ سوچے مگر وہ خود پر قابو پاتا اسکی مزید باتیں سننے لگا۔۔۔

نہیں جنت ایسی بات نہیں بیٹا اگر ضوریز بھی ہمارے ساتھ رہتا اور اسکا بچپن ہمارے ساتھ ہی گزرتا تو وہ کبھی ایسا نہ ہوتا اپنا دل بڑا کرو جنت میں نے دیکھا وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے اسکی آنکھوں میں تمہارے لیئے تڑپ دیکھی ہے۔۔۔بس اب اس کی محبت کو قبول کر لو۔۔۔۔

ماروخ نے جنت کو پیار سے سمجھایا۔۔

ضوریز کو ماروخ کی باتیں سن کر اچھا لگا اس کے دل میں جو ماروخ کی طرف سے شکوہ تھا وہ دور ہو گیا

ہنہ کوئی پیار ویار نہیں کرتا وہ۔۔۔آپکو کیا پتا اتنا غصے والا ہے اگر ہلکا سا بھی کچھ کہوں نا تو فوراً ڈانٹنے لگتا ہے۔۔مجھے تو ڈر لگتا ہے اُس سے۔۔۔

جنت نے کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا

ضوریز نے جنت کی بات سنی تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی روکی۔۔

اور پتا ہے صبح اس نے میرے ساتھ۔۔۔۔

جنت ایک دم چپ ہوئی اسے احساس ہوا کے وہ زیادہ ہی پرسنل بات نہ بول دے۔

ضوریز بھی ایک پل کے لیئے چونکا کے کہیں جنت ایسی ویسی کوئی بات نہ بتا دے مگر پھر جنت کو چپ ہوتا دیکھ کر اس نے سکون کا سانس لیا۔۔

چند ایسی چھوٹی باتیں میاں بیوی میں ہوتی رہتی ہیں اب دیکھو نہ جب تمارے ابو بھی غصے میں ہوتے ہیں تو مجھے ڈانٹ ہی دیتے ہیں۔۔۔

ماروخ نے جنت کو سمجھایا

مگر صہیب نے تو مجھے کبھی نہیں ڈانٹنا تھا چاہے میں جو مرضی کروں۔۔۔

جنت نے اداسی سے کہا۔۔

ہمم تو اب اپنے غصے پر قابو کرنا ہو گا مگر کیا کروں سیدھی طرح بات بھی تو نہیں مانتی۔۔۔

ضوریز نے دل میں سوچا

ہاں صہیب تو بہت ٹھنڈے مزاج کا تھا مگر ضوریز بھی اچھا بچہ ہے۔۔اسے سمجھنے کی کوشیش کرو۔۔۔

ماروخ نے دوبارا ضوریز کی سائیڈ لی

ہنہ کوئی نہیں سمجھنا مجھے اُسے۔۔خیر میں پھول توڑ کر آتی ہوں اچھے لگ رہے ہیں۔۔

جنت نے ایک دم پلٹ کر ایک پودے کی طرف اشارا کر کے کہا۔۔

ضویرز تیزی سے درخت کے پیچھے چُھپ گیا

اچھا جاو دیہان سے جانا۔۔

ماروخ نے کہا

اوکے۔۔۔

جنت مزے سے چلتی ہوئی پودے کی طرف آئی۔۔ضوریز اس پودے کے نزدیک ایک درخت کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔

جنت اپنے پاوں کو تھوڑا سا زمین سے اٹھا کر پھول توڑنے لگی اور ساتھ ساتھ سونگھ بھی رہی تھی۔۔۔

واو کتنے پیارے پھول ہیں۔۔

جنت اپنی شال کو تھوڑا کھول کر اس میں پھول جمع کرنے لگی۔

ضوریز کو جنت پھولوں کا حصہ لگی وہ بہت پیار سے جنت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

آوچ۔۔افففف۔۔۔

جنت نے تھوڑا اُچھل کر ایک پھول توڑا تو اسکے ہاتھ میں کانٹا چُبا۔۔ضوریز فوراً اسکے پاس آیا۔۔۔

کیا ہوا دکھاو۔۔؟

ضوریز نے فوراً اسکا ہاتھ پکڑا

جنت نے ایک دم چونک کر دیکھا۔۔

ضوریز اسکے ہاتھ کو پکڑے دیکھ رہا تھا اسے جنت کی انگلی پر ایک چھوٹا سا خون کا قطرہ نظر آیا۔۔۔ضوریز نے وہاں اپنے لب رکھ کر اُس ننے سے قطرے کو اپنے ہونٹوں سے چُن لیا۔۔۔

ی یہ کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں مجھے۔۔

جنت ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی اسکی شال سے سارے پھول زمین پر گر گئے

کیا کر رہا ہوں تمہارے زخم پر مرحم رکھ رہا ہوں تمہاری طرح زخموں پر نمک نہیں چھڑک رہا۔۔۔

ضوریز نے جنت کا بازو پکڑ کر اپنے قریب کیا

میں امی کو بلا لو نگی آئی سمجھ۔۔۔

جنت نے اپنا بازو چھوڑوانے کی کوشیش کی

پھوپو جنت میرے ساتھ ہے آپ پریشان مت ہوئیے گا۔۔۔

ضوریز نے پلٹ کر زرا اونچی آواز میں کہا۔۔۔ماروخ نے پہلے ہی ضوریز کو دیکھ لیا تھا وہ مسکرا کر دوبارا بیٹھ گئیں

جی تو بلاو اپنی امی کو۔۔۔

ضوریز نے جنت کو درخت کے ساتھ لگایا

یہ کیا بدتمیزی ہے آپ کیا سمجھتے ہیں میں ڈرتی ہوں آپ سے۔۔۔۔

جنت نے ضوریز کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

جی نہیں میں یہ سمجھتا نہیں ہوں بلکے مجھے یقین ہے آپ مجھ سے اور میرے غصے سے بہت ڈرتی ہیں اور ابھی پھوپو کے سامنے پتا نہیں کیا کیا الزامات مجھ بچارے پر لگا رہی تھیں۔۔۔

ضوریز نے جنت کے چہرے پر جھک کر کہا

جی نہیں میں الزام نہیں لگا رہی تھی سچ بتا رہی تھی سمجھے۔۔۔

جنت اپنے غصے میں یہ محسوس ہی نہیں کر سکی کے ضوریز اسکے بہت پاس آتا جا رہا ہے

اچھا تو پھر وہ سب بھی بتانا تھا کے مجھے نیچے فرش پر لیٹا دیا تھا اور پوری رات سونے بھی نہیں دیا۔۔۔

ضوریز نے جنت کے ہاتھ میں پکڑا پھول لیا اور جنت کے بالوں میں لگایا

مم مجھے جانا ہے پلیز مجھے چھوڑیں۔۔

جنت کو ضوریز کی قربت سے گھبراہٹ ہونے لگی

تمہیں چھوڑ ہی تو نہیں سکتا جنت یہ سب رزک تمہارے وجہ سے ہی تو لیئے تھے۔۔۔اور اب تم مجھ سے دور بھاگ رہی ہو۔۔۔

یو آر بیوٹیفل جنت۔۔۔

ضوریز نے جنت کے ایک ایک نقش کو دیکھ کر کھوئے ہوئے لہجے میں کہا

پپ پلیز زز لیٹ می گو۔۔۔

جنت نے اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر تر کیا

ضوریز کی نظر اس کے ہونٹوں پر بھٹکنے لگیں۔۔۔

ایک بار پلیز زز۔۔۔

ضوریز نے جنت کے لبوں پر دو انگلیاں رکھ کر کہا

جنت نے سر کو دائیں بائیں ہلا کر منع کیا

بس کرو جنت اب۔۔۔اتنا صبر نہیں ہے مجھ میں خود کو راضی کر لو اس سب کے لیئے۔۔۔میں زبردستی کچھ نہیں کرنا چاہتا مگر اسکا مطلب یہ نہیں کے تم۔۔۔خیر جاو اب۔۔۔

ضوریز گہرا سانس لے کر سائیڈ پر ہوا۔۔۔

جنت تیزی سے چلتی ہوئی ماروخ کے پاس آئی۔۔

ضوریز نے زمین پر پڑے پھولوں کو دیکھا اور اُنہیں چُننے لگا۔۔۔

---

جنت گھر آتے ہی غصے سے اپنے روم میں چلی گئی

جبکے ضوریز ماروخ کے ساتھ صحن میں ہی بیٹھ گیا

تھینک یو پھوپو آپ نے مجھے ڈیفینڈ کیا مجھے بہت اچھا لگا۔۔۔

ضوریز پہلی بار ماروخ سے خود ہم کلام ہوا تھا

نہیں بیٹا یہ میرا فرض تھا۔۔اب تم صرف میرے بھتیجے ہی نہیں داماد بھی ہو۔۔۔ویسے بھی جسطرح تم نے جنت کا خیال رکھا ہے وہ سب دیکھ کر مجھے اندازہ ہوا ہے کے یقین تم سے بہتر جنت کا کوئی خیال نہیں رکھ سکتا۔۔۔وہ ابھی ام میچور ہے اسے وقت لگے گا تمہیں سمجھنے میں۔۔

ماروخ نے ضوریز کو سمجھایا

جی پچھلے دو تین ہفتوں سے اسے وقت ہی دے رہا ہوں مگر آپ پریشان مت ہوں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔

ضوریز نے ماروخ کا ہاتھ تھام کر کہا

ان شاءاللہ بیٹا۔۔بس یہ ڈر ہے کے کہیں جنت تم سے الگ ہونے کا مطالبہ نہ کر دے۔۔۔

ماروخ نے فکر مندی سے کہا

آپ فکر نہ کریں میں اسے خود سے الگ کبھی نہیں کرونگا چاہے وہ جو مرضی کہے۔۔۔

ضوریز نے مضبوط لہجے میں کہا

کیا باتیں ہو رہی ہیں پھوپو بھتیجا میں۔۔؟

آنسہ نے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

بس ویسے ہی جنت کی باتیں کر رہے تھے۔۔۔

ماروخ نے مسکرا کر بتایا

اچھا جنت ہے کہاں؟

آنسہ نے پوچھا

اپنے روم میں ہے۔۔

ضوریز نے بتایا

ہیں۔۔۔اپنے روم میں کیا کر رہی ہے اسے اکیلا نہ چھوڑا کرو کہیں رو نہ رہی ہو۔۔۔

آنسہ نے فکر مندی سے کہا

نہیں ماں رو نہیں رہی ہو گی مجھ پر غصہ کر رہی ہو گی۔۔

ضوری نے مسکرا کر بتایا

کیوں تم نے اسے کیا کہا ہے؟

آنسہ نے پوچھا

آہا۔۔فل حال تو کچھ نہیں کہا آپ کی لاڈلی کو۔۔

ضوریز نے گہرا سانس لے کر بتایا

خیر اپنی دادو اور پھوپا کی سیٹ کروادی؟

آنسہ نے بات بدلی

جی کروادی ہے اور ایئرپورٹ سے آگے کے لیئے پرائیوٹ گاڑی بھی کروادی ہے دادو آرام سے سفر کرلیں گی اور میرے خیال سے کل شام تک پہنچ جائیں گے دونوں۔۔

ضوریز نے تفصیل بتائی

چلو یہ تو بہت اچھا ہو گیا۔۔۔

ماروخ نے کہا

اچھا اب بتاو کھانے کا کیا کرنا ہے۔۔روز روز باہر سے تو نہیں کھا سکتے ایسا کرتے ہیں ہفتے بھر کی سبزیاں وغیرہ لے آتے ہیں۔۔۔

آنسہ نے ضوریز سے کہا

جی ٹھیک ہے چلتے ہیں بازار وہاں سے لے آئیں گے۔۔۔ آمم پھوپو جنت کو بھی کہیں ہمارے ساتھ چلے۔۔۔

ضوریز نے ماروخ کی طرف دیکھ کر کہا

ہاں میں بولتی ہوں اسے۔۔

ماروخ اٹھ کر جنت کے پاس روم میں چلی گئی

---

ضوریز بہت سخت بور ہو رہا تھا آنسہ، ماروخ اور جنت مختلف سبزیوں کی دکان پر رک رک کر سبزیاں لے رہی تھیں اور اسے سخت کوفت ہو رہی تھی۔۔جنت کو محسوس ہو گیا تھا کے ضوریز بور ہو رہا اس لیئے وہ جان بوجھ کر ماروخ اور آنسہ کو ہر ایسی سبزی بتاتی جو ملنا مشکل تھی۔۔۔

افففف ماں کیا ہو گیا صرف ایک ہفتے کا سامان لینا ہے اور آپ لوگ اتنا وقت لگا رہے ہیں۔۔۔

ضوریز نے آخر بول ہی دیا

کیا ہو گیا ضوریز دیکھ نہیں رہے کہیں بھی اچھی سبزی نہیں ہے ایسی سبزی لے لی دو دن میں خراب ہو جائے گی۔

۔۔ان کاموں میں وقت تو لگتا ہی ہے۔۔۔

آنسہ نے ضوریز کو سمجھایا

مگر ماں۔۔۔

مامی وہ دیکھیں وہاں پر تھوڑی فریش سبزیاں نظر آ رہی ہیں وہاں چلیں۔۔۔

جنت نے آنسہ کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔ضوریز کی بات اس کے منہ میں ہی رہ گئی

ہاں چلو وہاں دیکھ لیتے ہیں۔۔ضوریز تم یہاں کہیں بیٹھ جاو آرام سے اوکے۔۔۔

آنسہ نے پلٹ کر ضوریز کو کہا اور آگے بڑھ گئیں۔۔

جنت نے پلٹ کر ضوریز کو دیکھا اور اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔۔

ضوریز نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کیا۔۔

کر لو جو کرنا ہے تم بس انہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہو جایا کرو۔۔۔

ہنہ مجھے کیا ضرورت ہے خوش ہونے کی اور آپکا ساتھ کسی کو خوشی دے سکتا ہے۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔

جنت نے بازو چھوڑوایا اور چلی گئی

ضوریز بالوں پر ہاتھ پھیرتا اُسی شوپ پر آ گیا جہاں سے صبح بریسلٹ لیا تھا اور وہاں سے بلکل ویسا ہی بریسلٹ خرید کر گاڑی میں بیٹھ گیا

---

تم لوگوں نے اتنا ٹائم لگا دیا ایک ہفتے کا سامان لینے گئے تھے یا ایک مہینے کا۔۔۔

بشیر کب سے ان سب کا انتظار کر رہا تھا

اوہ کیا بتاوں کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا بس لے لیا تھوڑا بہت۔۔

آنسہ نے تھکے ہوئے انداز میں بتایا

پتا نہیں بابا سب دکانوں پر ایک جیسی چیزیں تھیں مگر پھر بھی یہ سب ہر دکان دیکھ رہی تھیں۔۔۔

ضوریز نے کوفت سے کہا

ہاہاہا بیٹا تم تو ان سے بھی زیادہ تھکے ہوئے لگ رہے ہو اب سیکھ لو یہاں پاکستان میں تو یہ ہی سب کرنا ہوتا ہے۔۔۔

بشیر نے ہنس کر کہا

نو آئی کانٹ ڈو دس۔۔۔ نکالتا ہوں کوئی حل اسکا بھی۔۔۔

ضوریز نے کہا اور روم میں چلا گیا۔۔جبکے جنت ضوریز کو اسطرح دیکھ کر بہت خوش ہوئی

---

ابھی کھانا کھا کر ہم سب باہر ندی کے پاس بیٹھیں گے اور وہاں بیٹھ کر چائے پیئے گے۔۔۔

ضوریز نے نوالہ توڑ کر سالن سے لگایا

پاگل ہوا اتنی سردی ہے باہر۔۔

بشیر نے پانی کا گلاس بھرتے ہوئے کہا

میں نے انتظام کر لیا ہے بابا شام میں لکڑیاں کاٹ لیں تھیں ان میں آگ لگا لیں گے سردی نہیں لگے گی اس وقت وہ منظر دیکھنے والا ہے آسمان پر بہت پیارے ستارے ہیں فُل چمکتے ہوئے۔۔

ضوریز نے آخر میں جنت کی طرف دیکھ کر کہا

ہاں ٹھیک کہہ رہے ہو وہاں بیٹھ کر آسمان دیکھنے کا اپنا ہی مزا ہے اور ندی تو بہت پیاری ہے۔۔بھابی آپ دونوں نہیں گئے چلیں کھانا ختم کر لیں پھر چلتے ہیں۔۔

ماروخ نے ضوریز کا ساتھ دیا

میں تو نہیں جاونگی مجھے نیند آرہی ہے۔۔

جنت نے منہ بنا کر کہا

ٹھیک ہے تم اکیلی رہہ لینا گھر پر۔۔ویسے یہاں پر اتنے بڑے جانور نہیں ہوتے جیسے مری میں ہوتے ہیں۔۔۔۔

ضوریز نے بظاہر نارمل سے انداز میں کہا مگر دل ہی دل میں وہ مسکرا رہا تھا

میں اکیلے کیوں رہونگی ماموں آپ تو نہیں جارہے نہ آپکو بھی تو نیند آرہی ہو گی۔۔

جنت نے نوالہ منہ میں ڈال کر کہا

مجھے کہاں نیند آئے گی سارا دن تو سوتا رہا ہوں۔۔۔

بشیر نے ہنس کر کہا

مامی آپ مت جائیں آپ تھک بھی گئی ہیں۔۔۔

اب جنت آنسہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔ضوریز جنت کو دیکھ کر مسکرا دیا

تم بھی چلو بیٹا۔۔۔زیادہ دیر نہیں بیٹھیں گے۔۔۔

آنسہ نے جنت کو سمجھایا

میں نے تو کھالیا بس۔۔۔میں چائے رکھتی ہوں جب تک۔۔

ماروخ کھڑی ہوئی۔۔جنت نے ماروخ کو دیکھ کر منہ پھولا لیا

چلو جنت اگر کھانا کھالیا ہے تو میرے ساتھ ہیلپ کروادو۔۔۔

جنت کی خالی پلیٹ دیکھ کر ماروخ نے کہا

اچھا آرہی ہوں۔۔۔

جنت نے منہ بنا کر کہا۔۔

ضوریز نے کھانا ختم کیا اور کھڑا ہو گیا

اچھا میں جب تک لکڑیاں جلاتا ہوں آپ سب وہیں آجائے گا چائے لے کر۔۔۔

ضوریز یہ کہ کر باہر کی طرف چلا گیا

---

ضوریز نے ندی سے تھوڑا ہٹ کر لکڑیاں جلائیں۔۔پاس ہی ندی تھی۔۔آسمان پر چمکتے چاند ستاروں کی روشنی ارد گرد پھیلی ہوئی تھی تھوڑے تھوڑے وقفے سے درخت پر لگے پتے ہوا سے ہل کر اپنی موجودگی کا احساس دلاتے۔۔۔سب آگ کے گرد دائرہ بنا کر بیٹھے تھے۔۔۔۔

ضوریز کے بلکل سامنے جنت بیٹھی تھی جو لاپروائی سے چائے پی رہی تھی اور ضوریز مسلسل اُسے ہی دیکھ رہا تھا

واہ سبحان اللہ کتنا خوبصورت لگ رہا ہے آسمان۔۔۔

آنسہ نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا

ٹھیک کہ رہی ہیں بیگم میں یہ ہی سوچ رہا تھا یہاں پر کتنی اچھی روشنی ہو رہی ہے چاند ستاروں کی اور کراچی میں تو یہ خوبصورتی کبھی نصیب نہیں ہوئی۔۔

بشیر نے ہاں میں ہاں ملائی

جی ماموں کیونکے وہاں ضرورت نہیں ہے اس روشنی کی وہاں تو اسٹریٹ لائٹس بہت ہیں۔۔ویسے بھی کراچی تو ہے بھی روشنی کا شہر۔۔۔

جنت نے اترا کر کہا

نہیں بیٹا جو خوبصورتی اللہ کی بنائی گئی چیزوں میں ہے وہ کسی اور میں نہیں۔۔۔بیشک کراچی روشنی کا شہر ہے مگر دیکھو یہ والی روشنی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔۔۔

بشیر نے آسمان کی طرف اشارہ کر کے کہا

ہمم کہہ تو آپ ٹھیک رہے ہیں۔۔

جنت نے بھی آسمان کو دیکھا

ارے ضوریز کوئی گانا ہی سنا دو سنا ہے ایسے ماحول میں گانا گایا جاتا ہے۔۔۔

ماروخ نے شرارت سے کہا

پھوپو مجھے آپ لوگوں کے گانے نہیں آتے آئی مین اردو گانے کبھی سنے ہی نہیں۔۔

ضوریز نے ٹالنا چاہا

تو ہمیں خیر سے انگلش سمجھ آتی ہے وہی سنا دو اسی بہانے پتا لگے تمہاری آواز کیسی ہے۔۔۔۔۔

ماروخ نے ہنس کر کہا

ہاں ضوریز چلو سنا دو گانا۔۔

آنسہ نے چائے ختم کر کے کپ سائیڈ پر رکھا۔۔۔

جنت ضوریز سے انجان بنے کی کوشیش میں بلاوجہ دائیں بائیں دیکھنے لگی۔۔

ہاں ہاں سنا دو وہ کہتے ہیں نہ رسمِ دنیا بھی ہے، موقع بھی ہے، دستور بھی ہے۔۔۔ چلو بھئی سنا دو جو بھی آتا ہے۔۔

بشیر نے بھی ضوریز سے کہا

اوکے آہمم۔۔۔۔ جنت یہ تمہارے لیئے ہے سونگ پلیز توجہ فرمائیں۔۔

ضوریز نے جنت کو مخاطب کیا جو یہ ظاہر کر رہی تھی کے وہ یہ سب سن ہی نہیں رہی۔۔۔ اس سے پہلے جنت جواب دیتی ضوریز نے گانا شروع کر دیا

If I had to live my life without you near me

The days would all be empty

The nights would seem so long

With you I see forever, oh, so clearly

I might have been in love before

But it never felt this strong

Our dreams are young and we both know

They'll take us where we want to go

Hold me now, touch me now

I don't want to live without you

Nothing's gonna change my love for you

You oughta know by now how much I love you

One thing you can be sure of

I'll never ask for more than your love

Nothing's gonna change my love for you

You oughta know by now how much I love you

The world may change my whole life through

But nothing's gonna change my love for you

ضوریز نے اپنی خوبصورت آواز کا سحر بکھیر کر منظر کو اور حسین بنا دیا جنت بھی اسکی آواز میں کھو گئی۔۔۔۔

ضوریز بس جنت پر نظریں جمائے گا تا رہا وہ ایک ایک لفظ دل سے گا رہا تھا۔۔۔

If the road ahead is not so easy

Our love will lead the way for us

Like a guiding star

I'll be there for you if you should need me

You don't have to change a thing

I love you just the way you are

So come with me and share the view

I'll help you see forever too

Hold me now, touch me now

I don't want to live without you

Nothing's gonna change my love for you

You oughta know by now how much I love you

One thing you can be sure of

I'll never ask for more than your love

Nothing's gonna change my love for you

You oughta know by now how much I love you

One thing you can be sure of

...I'll never ask for more than your love

ضوریز جب خاموش ہوا تو سب سے پہلے بشیر نے تالیاں بجا کر داد دی

امیزینگ۔۔۔زبردست ضوریز تم تو بہت اچھا گا لیتے ہو۔۔۔

بشیر نے ضوریز کا کندھا تھپتھپایا

تھینکس بابا۔۔۔

ضوریز مسکرایا

واقعی کمال گایا ہے اور دل سے گایا ہے۔۔

ماروخ نے بھی داد دی اور جنت کو دیکھا جو خاموش بیٹھی تھی۔۔

بھئی یہ تو جنت بتائے گی کیسا لگا گانا۔۔۔ گایا تو اُس نے جنت کے لیئے ہے نا۔۔۔

آنسہ نے مسکرا کر جنت کا ہاتھ پکڑا

جی اچھا تھا۔۔۔

جنت کو بھی ماننا پڑا

آپ کو اچھا لگا بس پھر تو سمجھیں اس گانے کے پیسے وصول ہو گئے۔۔۔

ضوریز نے مسکرا کر کہا سب ہنسنے لگے

چلو کافی رات ہو گئی ہے سونے چلیں۔۔

آنسہ نے کہا

جی چلتے ہیں گھر۔۔۔ جنت بیٹا اٹھو برتن سمیٹو۔۔۔

ماروخ نے جنت سے کہا جنت سر ہلا کر برتن سمیٹنے لگی

آمم بابا میں گھر جا رہا ہوں۔۔۔ آپ لکڑیاں بجھا کر آ جایئے گا۔۔

ضوریز نے ایک نظر جنت کو دیکھا اور جلدی سے کھڑا ہو کر گھر کی طرف چلا گیا

---

جنت آج خاموشی سے کمرے میں آ گئی مگر کمرے میں داخل ہوتے ہی حیران رہ گئی

یی یہ پھول تو وہی گر گئے تھے یہ یہاں کیسے۔۔۔

بیڈ کی سائیڈز پر پھول پھلائے ہوئے تھے اور درمیان کی جگہ خالی تھی

ہنہ یقیناً یہ اس ہیرو نے رکھے ہونگے۔۔۔

جنت نے دل میں سوچا ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کے سب پھولوں کو بیڈ سے نیچے پھینک دے۔۔۔ضوریز دروازہ کھول کر روم میں داخل ہوا جنت نے پلٹ کر ضوریز کو دیکھا

کیا ہے یہ سب کچھ۔۔۔کیا سمجھتے ہیں آپ ان سب سے میں امپریس ہو جاونگی۔۔۔

جنت نے ضوریز کے سامنے کھڑے ہو کر کہا

نہیں یہ تمہیں امپریس کرنے کے لیئے نہیں سجائے بلکے ہماری آج کی رات کو اور حسین بنانے کے لیئے سجائے ہیں۔۔

ضوریز نے آگے بڑھ کر جنت کو پکڑا اور دیوار سے لگا دیا

شٹ اپ او کے اور چھوڑیں مجھے ورنہ شور مچادونگی میں۔۔

جنت نے ہمیشہ کی طرح دھمکی دی

ہاں تو مچاو شور منا تھوڑی کیا ہے۔۔۔سب کو بتا کر آیا ہوں کے جنت رات میں سوتے ہوئے ایک جانور سے ڈر جاتی ہے اگر جنت کے شور مچانے کی آواز آئے تو سمجھ جائیں وہ جانور اسے ڈرا رہا ہے۔۔۔

ضوریز جنت کے چہرے کے بہت پاس آیا اور اسکے ایک نقش پر ہاتھ پھیرنے لگا

دور ہٹیں مجھ سے بہت گھٹیا قسم کے انسان ہیں آپ ایک دم چیپ۔۔۔

جنت نے ضوریز کو دھکا دیا جسکا کوئی فائدہ نہیں ہوا

ہمم کوئی بات نہیں اب جیسا بھی ہوں تمہارا ہی ہوں میں نے صبح کہا تھا نا جنت کے اب خود کو اس سب کے لیئے تیار کرلو۔۔۔میں اب روز کروٹیں بدل بدل کر راتیں نہیں گزار سکتا۔۔۔

ضوریز نے بھوجل لہجے میں کہا

مجھے آپ کی راتوں سے کوئی غرض نہیں آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے سمجھے۔۔۔اگر آپ نے ایسی کوئی کوشیش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

جنت نے ضوریز کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کرنا چاہا۔۔

کبھی کبھی زبردستی کرنی پڑتی ہے پیار میں۔۔اگر محبوب تم جیسا کم عقل ہو تو اُسکے ساتھ یہ ہی کرنا پڑتا ہے۔۔۔

ضوریز نے جنت کا ہاتھ پکڑ کر اس میں بریسلٹ پہنایا۔۔۔

اب ضد مت کرو جنت مجھے قبول کر لو۔۔۔

ضوریز جنت کے ہاتھ کو چوم کر اُنہیں اپنے چہرے پر پھیرنے لگا

ہنہ نہیں کرنا مجھے آپکو قبول بلکل اچھے نہیں لگتے آپ مجھے۔۔

جنت نے ایک جھٹکے سے ہاتھ چھوڑایا

ضوریز نے غصے سے جنت کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر دیوار پر لگایا جنت کی آنکھیں حیرانی سے پھیل گئیں۔۔۔

یی کیا کر رہے ہیں پلیز زز مجھے چھوڑو۔۔۔۔

جنت گھبرا کر اپنا سر ہلانے لگی

ضوریز سب فاصلے مٹا کر جنت کے چہرے پر جھک گیا یہاں تک کے جنت کو اپنی گال پر اسکے ہونٹ محسوس ہوئے

۔۔۔

بے بسی سے جنت کا ایک آنسو اسکی آنکھ سے پھسل کر گال پر بہہ گیا۔۔جسے ضوریز نے اپنے ہونٹوں سے چُن لیا۔

۔۔۔

جنت بس یہ تمہارے آنسوں ہی میری کمزوری ہے۔۔۔حقیقت سے آنکھیں مت موڑو جنت۔۔۔کب قدر ہو گی

تمہیں میری جب میرے ساتھ کوئی حادثہ ہو گا اور پھر جب میں دور ہو جاونگا۔۔؟تم میری محبت کا یقین کر لو جنت۔۔۔ تمہیں اسی طرح مجھے قبول کرنا ہو گا۔۔۔میں وعدہ کرتا ہوں تمہیں اتنی محبت دونگا کے خود کو خوش نصیب لڑکی سمجھو گی۔۔

ضوریز نے جنت کے ماتھے پر بوسہ دیا اور گہرا سانس لے کر دور ہو گیا۔۔۔

بس رونا مت اب۔۔۔جاو آرام سے لیٹ جاو اور سو جاو بے فکر ہو کر۔۔میں بس پانچ منٹ میں آتا ہوں۔۔۔

ضوریز نے سگریٹ نکال کر دکھائی اور باہر چلا گیا

جنت نے ایک گہرا سانس لیا اور بیڈ پر بیٹھ کر پھولوں کو نرمی سے چھونے لگی

---

ضوریز بیٹا کہاں جا رہے ہو۔۔۔

ضوریز کو جیکٹ پہنتا دیکھ کر آنسہ نے پوچھا

بس ایسے ہی جوگنگ کرنے جا رہا ہوں۔۔کوئی کام ہے آپکو؟

ضوریز نے رک کر پوچھا

نہیں کام تو کوئی نہیں ہے جنت کو بھی اپنے ساتھ لے جاو آج صبح سے ہی مجھے اداس لگ رہی ہے۔۔۔

آنسہ نے جنت کی طرف دیکھ کر کہا جو اُن سے کافی فاصلے پر گم سم سی بیٹھی تھی۔۔۔

اوہ کیوں ماں یہ اداس کیوں ہے؟

ضوریز نے چونک کر جنت کو دیکھا

تمہیں نہیں پتا صہیب اور تمہاری سالگرہ کا دن قریب آ رہا ہے ہر سال ہم صہیب کو سرپرائز دیتے تھے۔۔وہی

سوچ کر اداس ہو گی۔۔

آنسہ نے اداسی سے کہا

کک کیا میرا اور صہیب کا۔۔۔ میں کب پیدا ہوا تھا ماں؟

ضوریز کو آج تک خیال ہی نہ آیا کے وہ اپنی پیدائش کا پوچھتا

تم دونوں 24 فروری کو پیدا ہوئے تھے۔۔۔ تمہارے جانے کے بعد بہت سالوں تک میں نے صہیب کی سالگرہ بھی نہیں کی تھی پھر جب وہ تھوڑا بڑا ہوا تب خود ضد کرتا تھا ہمیشہ دو کیک آتے تھے ایک تمہارا اور ایک صہیب کا ۔۔۔ مگر قسمت دیکھو اب بھی کیک دو ہونگے مگر کاٹنے والا ایک ہو گا۔۔

آنسہ دکھی ہو گئی

ماں آپ پریشان نہ ہوں میں ہو نا۔۔ ویسے ابھی تو تین دن ہیں سالگرہ میں کچھ پلان کرتے ہیں یہ میری پہلی سالگرہ ہو گی۔۔۔ میں چاہتا ہوں آپ لوگ اداس نہ ہوں بس۔۔

ضوریز نے آنسہ کو پکڑ کر گلے لگایا

ہاں میری جان تمہاری پہلی سالگرہ ہو گی۔۔۔ جاو اب جنت کو بھی ساتھ لے جاو۔۔

آنسہ نے ضوریز کا گال چوم کر کہا

ماں وہ میری بات نہیں مانے گی اور میں نہیں چاہتا اس وقت میں اس پر غصہ کروں آپ ہی کہہ دیں اسے آپ کی بات مان لے گی۔۔

ہاہا اچھا تو ابھی سے اپنی بیوی سے ڈرنے لگے ہو۔۔۔

آنسہ نے ہنس کر کہا

ہاں تو شیر بھی صرف اپنی بیوی سے ہی ڈرتا ہے۔۔

ضوریز نے بھی مسکرا کر کہا

اچھا رو کو میں اسے بولتی ہوں۔۔۔

آنسہ جنت کے پاس گئی۔۔ ضوریز ان دونوں کو دور سے دیکھنے لگا پہلے تو جنت منع کرتی رہی پھر پتا نہیں آنسہ نے ایسا کیا کہا کے جنت اپنی شال خود پر لپیٹتی ہوئی جوتا پہن کر ضوریز کے پاس آگئی۔۔

چلیئے۔۔

بہت ہی اُکھڑے ہوئے لہجے میں جنت نے کہا

جی ضرور۔۔۔

ضوریز نے جنت پر ایک بھرپور نظر ڈالی اور آنسہ کو ہاتھ ہلاتا ہوا باہر نکل گیا

---

کیا تمہیں ہائیکنگ آتی ہے؟

ضوریز نے جنت کے ساتھ ٹہلتے ہوئے پوچھا

جنت نے منہ سے جواب دینے کے بجائے سر کو دائیں بائیں ہلا کر جواب دیا

ہمم ویسے اتنی مشکل نہیں ہوتی۔۔۔ وہ جو پہاڑ نظر آرہا ہے وہ دیکھو مجھے لگتا ہے اس پر آرام سے ہائیکنگ ہو جائے گی۔۔

ضوریز نے ہاتھ سے اشارا کیا

جنت نے بس سرسری سی نظر ڈالی اور خاموش رہی۔۔۔

آممم میں نے بہت کی ہے ہائیکنگ۔۔۔

ضوریز نے جنت کے چہرے کو دیکھا

کیا ہوا جنت اتنی چپ کیوں ہو؟

اب ضوریز نے جنت کو پکڑ کر اپنی طرف گھُمایا

کچھ نہیں پلیز زمجھے چھوڑ دیں۔۔

جنت نے آہستہ آواز میں کہا

ہر وقت چھوڑنے کی بات مت کیا کرو جنت۔۔۔اچھا بتاو کیا ہوا ہے اسطرح چپ مت رہو؟

ضوریز ابھی بھی جنت کے دونوں بازو تھامے ہوئے تھا

کچھ نہیں ہوا۔۔۔مجھے کیا ہونا دیکھ لیں زندہ ہوں اچھی بھلی ہوں۔۔۔

جنت نے کوفت سے کہا اور اپنے بازو چھوڑوائے

صہیب یاد آرہا ہے؟

ضوریز نے ناچاہتے ہوئے بھی صہیب کا پوچھ لیا

وہ مجھے کبھی بھولا ہی نہیں ہے۔۔۔

جنت نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا

ہمم ماں نے بتایا ہے مجھے کے ہماری سالگرہ ہے تین دن بعد۔۔۔آممم کیا تم میرے لیئے خوش نہیں ہو سکتی۔۔۔

ضوریز نے ایک امید سے پوچھا

جو دکھ صہیب کو کھونے کا ہے وہ کسی بھی خوشی سے پورا نہیں ہو سکتا۔۔۔

جنت نے دوٹوک انداز میں کہا

ضوریز کو ناچاہتے ہوئے بھی صہیب سے جلن محسوس ہوئی۔۔

واہ شوہر میں ہوں آپکا اور یاد تم کسی اور کو کرتی رہتی ہو میں نے تو سنا تھا یہاں کی لڑکیاں اپنے شوہرں کی وفادار ہوتی ہیں صرف اُن ہی سے محبت کرتی ہیں۔۔

ضوریز نے جنت کو پکڑ کر اپنے قریب کیا۔۔ناچاہتے ہوئے بھی اسکا لہجہ سخت ہو گیا

میں نے آپ سے خوشی سے شادی نہیں کی تھی مجبوری سے کی تھی سمجھے آپ۔۔۔ آپ کا کوئی حق نہیں ہے کے آپ مجھ سے زبردستی کریں اور نہ ہی آپ مجھ سے اسطرح بات کر سکتے ہیں۔۔

اس بار جنت ڈرنے کے بجائے اونچی آواز میں بولی

آہستہ آواز میں بات کرو جنت۔۔۔مجھے پسند نہیں ہے کے کوئی مجھ سے اسطرح بدتمیزی کرے۔۔۔

ضوریز نے دانت پیستے ہوئے کہا

کیوں پسند نہیں ہے۔۔۔بہت بڑی چیز ہیں آپ۔۔۔۔ آپکو کیا لگتا ہے ہر بار آپ مجھے ڈرائیں گے میں ڈر جاونگی پاگل سمجھا ہوا ہے کیا آپ نے مجھے۔۔

جنت نے اور زیادہ بدتمیزی کی۔۔

افففف جنت میں نہیں چاہتا کے اس وقت تم پر غصہ کروں جب میں پیار اور تمیز سے بات کر رہا ہوں تو تم بھی آرام سے بات کرو۔۔

ضوریز نے گہرا سانس لے کر خود کو ریلکس کیا

کیسے کروں میں آپ سے پیار سے بات جب مجھے آپ سے پیار ہے ہی نہیں آپ کیا سمجھتے ہیں آپکی شکل صہیب

جیسی ہے تو میں اسے بھول کر آپ سے محبت کرنے لگوں گی۔۔ہر گز نہیں آپکی شکل بے شک اس جیسی ہو مگر آپ صہیب کے جوتے کے برابر بھی نہیں ہیں۔۔

جنت نے چیخ کر کہا

شٹ اپ جنت آگے بکواس کی تو۔۔۔

تو کیا ہاں کیا کریں گے ماریں گے مجھے قتل کر دیں گے جیسے صہیب کو مار دیا اچھا ہے مار دیں مجھے بھی۔۔۔نہیں جی پا رہی اسکے بغیر۔۔۔

جنت کی آواز کانپنے لگی۔۔۔ضوریز نے اپنے غصے کو کنٹرول کیا اور جنت کے قریب آیا

پلیز زز جنت ایسا مت کہو میں نے قتل نہیں کیا میری جان کیسے یقین دلاوں تمہیں۔۔

ضویز نے تھک کر کہا

بس پلیز زرومت۔۔۔اچھا یہاں بیٹھو۔۔

ضوریز نے جنت کو پکڑ کر ایک پتھر پر بیٹھایا

اب بتاو مجھے کیسے یقین آئے گا تمہیں مجھ پر۔۔۔میں ایسا کیا کروں کے تمہارے دل سے میرے لیئے یہ بد گمانی ختم ہو جائے؟

ضوریز گٹنوں کے بل بیٹھ کر جنت سے پوچھنے لگا

کچھ نہ کریں آپ بس مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔۔۔مجھے آپکی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔

جنت نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

مگر مجھے تمہاری ضرورت ہے جنت۔۔۔اپنا سب کچھ تمہارے لیئے چھوڑ کر آیا ہوں۔۔۔جی نہیں سکتا میں تمہارے

بغیر ایسا مت کہو پلیز ز۔۔

ضوریز نے نرمی سے جنت کا ہاتھ پکڑا

پلیز ززز میرے بس میں نہیں ہے آپ سے محبت کرنا میں نے اپنا سب کچھ صہیب کے نام کیا تھا اب میرا پاس کچھ نہیں بچا کے آپ کو دے سکوں۔۔

جنت نے اپنا ہاتھ چھوڑوا کر کہا

ٹھیک ہے میں اب تمہیں فورس نہیں کرونگا تم جیسے چاہو رہو۔۔ ہنہ میرے ساتھ روم میں نہیں رہنا چاہتی تو ٹھیک ہے آج دادو آرہی ہیں تم ان کے ساتھ رہ لینا مگر میں تمہیں خود سے الگ نہیں کر سکتا۔۔۔

ضوریز جنت کے پاس سے اٹھ گیا

خیر چلو گھر چلیں اٹھو۔۔۔

ضوریز نے آہستہ سے کہا جنت بھی کھڑی ہوئی اور چلنے لگی

---

کیا ہوا پریشان ہو؟

بشیر نے خاموش بیٹھے ہوئے ضوریز سے پوچھا

آں۔۔ ہاں نہیں پریشان تو نہیں ہوں بس ویسے ہی۔۔۔

ضوریز نے چونک کر کہا

کوئی تو بات ہے ضوریز جو اسطرح گم سم بیٹھے ہو۔۔۔۔

بس بابا دل کر رہا سب کچھ چھوڑ کر کسی ایسی جگہ چلا جاوں جہاں سے واپس نہ آسکوں۔۔

ضوریز نے مایوسی سے کہا

کیوں کیا ہوا بیٹا کسی نے کچھ کہا ہے۔۔؟

بشیر نے پریشانی سے پوچھا

مجھے کون کچھ کہے گا۔۔۔بس جس کے لیئے سب کر رہا ہوں وہ مجھ سے اتنی بدگمان ہے کے خود سے نفرت ہونے لگی ہے۔۔۔

ضوریز نے سر جھکا کر کہا

اوہ تم جنت کی بات کر رہے ہو۔۔۔اُس کی بات پر پریشان مت ہو بس صہیب کی سالگرہ کی وجہ سے ڈسٹرب ہے تم خود سوچو ضوریز۔۔۔صہیب نہ صرف اسکی بچپن کی محبت تھا بلکے شوہر بھی تھا اس کے چلے جانے دکھ وہ اتنی جلدی کیسے بھول سکتی ہے۔۔۔

بشیر نے سمجھایا

تو بابا میرے آنے کی خوشی۔۔میری محبت میری قربانی میرے جزبات اس کے لیئے کوئی معنی نہیں رکھتے۔۔۔میں بھی تو اب اسکا شوہر ہوں۔۔۔۔وہ اِس نکاح کا ہی کوئی بھرم رکھ لے۔۔۔

ضوریز نے دکھی لہجے میں کہا

اتنے مایوس مت ہو ضوریز جنت کو تھوڑا وقت دو۔۔اسے تمہاری محبت کا احساس ضرور ہو گا۔۔

بشیر نے ضوریز کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی

ہنہ کتنا وقت دوں بابا پچھلے سات مہینے سے میں جنت سے یکطرفہ محبت کر رہا ہوں۔۔میں مانتا ہوں اُسکے لیئے یہ سب اتنی جلدی ایکسپٹ کرنا آسان نہیں ہے۔۔۔مگر میں بھی مجبور ہوں مجھے ایسا کیوں لگتا ہے جیسے روز روز جنت

مجھ سے دور ہوتی جارہی ہے۔۔۔بابا میں جنت کے بغیر ایک پل بھی نہیں رہہ سکتا آپ اُسے سمجھائیں اسے بتائیں کے مم میں کتنی محبت کرتا ہوں اُس سے۔۔۔۔

ضوریز کی آواز بھاری ہو گئی

میں جانتا ہوں ضوریز تم کتنی محبت کرتے ہو تمہیں اپنے منہ سے بتانے کی ضرورت نہیں تمہاری آنکھوں میں ہی نظر آجاتی ہے یہ محبت۔۔۔بس صبر کرو اور بھروسہ رکھو۔۔۔۔

ان شاءاللہ بہت جلد اللہ جنت کے دل میں تمہاری محبت کو جگادے گا ہمم۔۔۔۔

بشیر نے تصلی دی ضوریز سر ہلا کر خاموش ہو گیا

---

نانو میں نے آپکو بہت مس کیا۔۔۔

سب ہی عشرت بی بی اور راشد کا استقبال کرنے دروازے سے باہر آئے۔۔۔

اچھا اچھا سب پتا ہے مجھ کو۔۔۔کتنا یاد کیا ایک فون تک کیا نہیں جاتا تم سے۔۔

عشرت نے جنت کے سر پو بوسہ دے کر کہا

ایسی بات نہیں ہے نانو وہ آپ کے لاڈلے نے میرا فون بند کروادیا ہے۔۔۔ورنہ آپ پوچھ لیں امی سے ہر وقت آپکا پوچھتی تھی۔۔

اچھا بھئی اب ہمیں بھی اماں سے ملنے دو۔۔۔

آنسہ نے جنت کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

جی مل لیں۔۔۔امم ابو کہاں ہیں۔۔

جنت عشرت بی بی سے الگ ہوئی اور راشد کو دیکھنے لگی جو بشیر اور ضوریز کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔۔

ابو مجھ سے بھی مل لیں۔۔۔

جنت نے راشد کے پاس آکر کہا

ارے ہماری بیٹی کو یاد آگئی۔۔

راشد نے اپنے بازو پھیلا کر جنت کو گلے لگایا

مجھے تو آپ لوگوں کی روز یاد آتی تھی۔۔

جنت گلے لگتے ہی رونے لگی

رونا مت میری جان مجھے بھی روز تمہاری یاد آتی تھی دیکھو ہم اڑ کر آگئے۔۔۔

راشد نے جنت کو خود سے الگ کیا اور جنت کے آنسو صاف کیئے

چلیں انکل اندر چلتے ہیں۔۔۔

ضوریز نے ایک نظر روتی ہوئی جنت کو دیکھا اور اندر چلا گیا

---

کھانا تو بہت مزے کا بنا ہے واقعی۔۔

راشد نے آخری نوالہ لے کر پلیٹ صاف کرتے ہوئے کہا

ہاں بھئی آپکو تو پسند آئے گا آخر آپکی بیگم کے ہاتھ کا جو بنا ہوا ہے۔۔۔

آنسہ نے چھیڑتے ہوئے کہا

ارے واہ بہت مس کیا میں نے اس کھانے کو۔۔۔

راشد نے ماروخ کو دیکھا اور سب مسکرانے لگے

ابو یہ کھا کر بتائیں میں نے خود بنایا ہے کسٹرڈ۔۔

جنت نے کسٹرڈ کا باول راشد کی طرف کیا

ارے واہ آج تو عید ہو گئی جنت کے ہاتھ کا میٹھا۔۔۔

راشد نے کسٹرڈ ڈالا

ہمم بہت مزے کا ہے جنت زبردست۔۔

راشد نے پہلا چمچ منہ میں ڈالتے ہی کہا

تھینک یو ابو۔۔

جنت نے خوش ہو کر کہا ضوریز خاموشی سے بیٹھا جنت کو دیکھتا رہا

ارے مجھے بھی چھکا دو یہ میٹھا۔۔

عشرت نے آنسہ کو ہاتھ مار کر کہا

نہیں اماں آپکو میٹھا منع ہے آپ بس ہمیں کھاتا ہوا دیکھ کر گزارا کریں۔۔

آنسہ نے کسٹرڈ اٹھا کر اپنے پاس رکھا

آئے ہائے دیکھ رہے ہو بشیر تمہاری بیوی اب مجھے میٹھا بھی کھانے نہیں دیتی۔۔۔

عشرت نے بشیر سے کہا

ہاں تو ٹھیک کہہ رہی ہیں نہ میری بیگم۔۔۔ پوری زندگی آپ نے میٹھا کھا کھا کر شوگر کروالی ہے۔۔۔ اب آپ بس دیکھ کر گزارا کریں۔۔

بشیر نے بھی عشرت بی بی کو تنگ کیا

لو بھئی سب ہی اپنی اپنی بیگم کے مرید ہو گئے ہیں بس ہمارے والا ہی ہمیں اکیلا چھوڑ گیا یہ سب سننے کے لیئے۔۔۔

عشرت بی بی نے اپنا دوپٹا اپنی آنکھوں پر رکھ کر کہا

نانو اتنی اور ایکٹینگ نہ کریں سب مزاق کر رہے ہیں میں نے آپکے لیئے الگ سے بنایا ہے میٹھا۔۔۔اس میں میں نے میٹھا نہیں ڈالا۔۔

جنت نے ایک چھوٹا سا باول عشرت کو دیا

ہیں ں ں۔۔کم عقل میٹھے کے بغیر میٹھا بھی بنتا ہے کیا۔۔۔۔

عشرت بی بی نے فوراً اپنا دوپٹا ہٹا کر دیکھا

ہاہاہاہانانو مزاق کر رہی ہوں۔۔۔

سب ہی عشرت کے ساتھ ہنسی مزاق میں لگ گئے کسی کا دیہان خاموش بیٹھے ضوریز کی طرف نہ گیا۔۔۔وہ خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

---

ارے یہ ضوریز کہاں ہے؟؟

چائے پیتے ہوئے ماروخ کو خیال آیا

ہاں اپنے کمرے میں ہو گا۔۔

آنسہ نے چائے کا گھونٹ لیا

کیوں اس نے چائے نہیں پینی کیا۔۔جاو جنت اُسے بلا کر لاو۔۔

ماروخ نے جنت سے کہا جو راشد سے باتیں کرنے میں مصروف تھی

اوہو رہنے دیں نہ امی اُس نے پینی ہو گی خود ہی آجائے گا۔۔۔

جنت نے اُکتا کر کہا

اونہوں۔۔۔بری بات جنت بیٹا اسطرح منع نہیں کرتے جاو شاباش بولا کر لاو اُسے۔۔۔

راشد نے جنت کو ٹوک کر کہا جنت منہ بناتی ہوئی روم میں چلی گئی۔۔

---

ضوریز آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹا تھا۔۔جنت اندر آئی تو اسے لگا شاید سو رہا ہے۔۔۔وہ خاموشی سے چلتی ہوئی بیڈ کے پاس آئی اور ضوریز کو دیکھا پھر کندھے اُچکا کر مُڑنے لگی کے اُسے ضوریز کی آواز آئی

کیا ہوا کوئی کام ہے؟

ضوریز کے یوں اچانک بولنے پر جنت اُچھل کر پلٹی

آ آپ سو رہے تھے کیا؟

جنت نے چونک کر پوچھا

ہنہ اتنی مہربان کہاں ہوتی ہے نیند جو اتنی آسانی سے آجائے خیر کیا ہوا۔۔۔آپکو میری یاد کیسے آگئی۔۔؟

ضوریز اٹھ کر بیٹھا

مجھے نہیں آئی یاد۔۔۔وہ امی بولا رہی ہیں کے آکر چائے پی لیں۔۔۔

جنت نے لاپروائی سے کہا اور واپس پلٹ کر جانے لگی

دل رکھنے کے لیئے ہی کہہ دیتی کے تم نے میری کمی محسوس کی ہے جب ہی مجھے لینے آئی ہو۔۔

ضوریز نے افسوس سے کہا

میں جھوٹ بول کر کسی کا دل نہیں رکھنا چاہتی۔۔

جنت نے پلٹ کر جواب دیا

میں کسی میں شمار نہیں ہوتا جنت میں تمہارا ہوں۔۔ تمہارا شوہر۔۔۔

ضوریز ایک ایک لفظ چُبا کر کہا

اپنے جملے کو تھوڑا درست کر لیں آپ میرے شوہر نہیں زبردستی کے شوہر ہیں۔۔۔

جنت بھی اُسی طرح جواب دیا

کیا زبردستی کی ہے میں نے تمہارے ساتھ ہاں بولو۔۔۔ ہر رات تو تم مجھ سے دور ہو کر سوتی ہو اب تک تمہاری ہی مانتا آرہا ہوں پھر بھی تم مجھ سے خوش نہیں ہوتی۔۔

ضوریز غصے سے کھڑا ہوا

تو میں نے کہا ہے یہ سب کریں۔۔۔ میں نے مجبور نہیں کیا آپکو یہ سب کرنے کے لیئے۔۔۔ مجھ پر روب مت جمایا کریں۔۔

جنت نے انگلی اٹھا کر کہا

اونچی آواز میں بات مت کیا کرو مجھ سے سمجھی۔۔

ضوریز نے جنت کی انگلی پکڑ کر نیچے کی

اور میں دیکھ رہا ہوں آج جب سے تمہارے ابو آئیں ہیں تم کچھ زیادہ ہی مجھ سے زبان چلانے لگی ہو۔۔۔

جی ہاں اب ایسے ہی جواب دیا کرونگی میں اگر اتنی تکلیف ہو رہی ہے نہ میری زبان سے تو مجھے چھوڑ دیں۔۔ طلاق

دے دیں مجھے۔۔۔

جنت نے سوچے سمجھے بغیر غصے سے کہا

شٹ اپ یو۔۔۔

ضوریز نے ایک زور دار تھپڑ جنت کے منہ پر مارا۔۔۔جنت کو ضوریز سے اس کی توقع نہیں تھی وہ لڑکھڑا کر گرنے لگی ضوریز نے فوراً اسے تھام لیا۔۔۔جنت نے غصے سے ضوریز کے ہاتھوں کو جھٹکا۔۔

چھوڑو مجھے آئی ہیٹ یو۔۔تم نے مجھے مارا۔۔امی ی ی۔۔۔

جنت نے ضوریز سے دور ہو کر روتے ہوئے کہا

ضوریز کو جنت کی گال پر اپنے ہاتھوں کا نشان دیکھ کر خود پر بہت غصہ آیا اور وہ جنت کے پاس آکر اسے گلے لگانے لگا

اوہ آئم سوری جنت تم نے بات بھی تو ایسی کی تھی پلیز زرو مت۔۔۔لو تم بھی مجھے تھپڑ مار لو بیشک سو تھپڑ مار لو مگر رو مت۔۔

ضوریز بار بار اُسے اپنے قریب کر رہا تھا اور جنت اس کے ہاتھ جھٹک رہی تھی اور زور زور سے آئی ہیٹ یو بول رہی تھی

کیا ہو گیا ضوریز کیا ہوا ہے جنت کو۔۔۔؟

آنسہ اور ماروخ شاید بھاگ کر روم میں آئیں تھیں اس لیئے اُن کے سانس پھولے ہوئے تھے

امی اس نے مم مجھے تھپڑ مارا بہت زور سے یہ دیکھیں۔۔

جنت نے اپنا ہاتھ گال سے ہٹا کر کہا

یہ کیا ہے ضوریز تم نے جنت پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔

بشیر اور راشد بھی آگے پیچھے کمرے میں داخل ہوئے بشیر نے ضوریز کو غصے سے دیکھ کر کہا

وہ بابا مجھے غصہ آگیا تھا۔۔ میں نے جان بوجھ کر نہیں اٹھایا۔۔

ضوریز واقعی شرمندہ تھا

غصہ آگیا تھا تمہیں۔۔۔ یہ تمہارا وہ گینگ نہیں ہے کے جب تمہیں غصہ آیا تم کسی کو بھی مارنا شروع کر دو گے یہ تمہارا گھر ہے یہاں برداشت کرنا ہوتا ہے۔۔۔۔

راشد نے غصے سے کہا۔۔۔ ضوریز نے دکھ سے اُسکو دیکھا

جنت نے بات بہت غلط کی تھی انکل اگر یہ اس طرح کی بات کرے گی تو میں ایسا ہی کرونگا۔۔۔ میں کبھی اسے خود سے الگ نہیں کر سکتا۔۔

ضوریز نے سر جھکا کر کہا

مگر مجھے اب اسکے ساتھ نہیں رہنا ابو۔۔ اسکی ایک ادا بھی صہیب جیسی نہیں ہے وہ ہیرا تھا تو یہ کوئلہ ہے۔۔۔ بہت سوچا اور بہت نوٹ کیا کے شاید کوئی ایک عادت کوئی ایک ادا اسکی صہیب سے ملتی ہو مگر نہیں ان دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔

جنت نے ماروخ سے الگ ہو کر ضوریز کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

میں صہیب نہیں ہوں جنت۔۔۔ میں ضوریز ہوں۔۔۔ میری محبت کو صہیب کی محبت سے کمپئیر نہ کیا کرو۔۔۔

ضوریز نے غصے سے جنت کا بازو پکڑ کر کہا

ہاں تم دونوں کی محبت کا کوئی کمپئیریزن ہو بھی نہیں سکتا۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔

جنت نے اپنا بازو چھوڑوایا

ابو مجھے طلاق چاہیئے اِس سے۔۔۔ آپ سب نے وعدہ کیا تھا نہ مجھ سے کے میں جو کہوں گی آپ لوگ مانیں گے تو اب سب کو میرا فیصلہ ماننا ہو گا۔۔

جنت نے پلٹ کر سب کو دیکھا۔۔۔ آنسہ نڈھال سی ہو کر بیڈ پر بیٹھ گئیں۔۔

جنت بیٹا ابھی تم غصے میں ہو آرام سے بیٹھ کر۔۔

نہیں ماموں اب میں فیصلہ کرو نگی بہت ہو گیا۔۔۔ میں کوئی کھولانا نہیں ہوں کے پہلے آپ سب نے میرے شوہر کی موت کی خبر مجھ سے چھپائی پھر اسکو آخری بار دیکھنے بھی نہیں دیا۔۔۔

جنت ضوریز کی طرف پلٹی

اور پھر اِسکی خاطر آپ سب کو دربدر ہونا پڑا۔۔ مجھے اپنے دل پر پتھر رکھ کر اس سے شادی کرنی پڑی پھر آپ سب کو چھوڑ کر مجھے اسکے ساتھ خوروں کی طرح اکیلے رہنا پڑا اور اب یہاں پوری دنیا سے کٹ کر رہ رہے ہیں ہم ۔۔۔ کیا قصور ہے میرا میری زندگی تو ویسے ہی صہیب کے جانے سے رک گئی تھی اور اب تو لگتا ہے جیسے کسی مسلسل ازیت میں ہوں میں۔۔۔

جنت بولتے بولتے تھک کر خاموش ہوئی اور رونے لگی

تھوڑی دیر تک جنت کی ہچکیوں کی آواز کمرے میں گونجتی رہی۔۔ ضوریز نے بہت ضبط کر کے روتی ہوئی جنت کو دیکھا

جنت مجھے اپنے ہاتھوں سے مار دو مگر میں تمہیں خود سے الگ نہیں کرو نگا یہ یاد رکھنا۔۔

ضوریز نے بہت مشکل سے اپنی بات مکمل کی اور کمرے سے باہر چلا گیا

---

ہم جانتے ہیں جنت صہیب اور ضوریز کی محبت میں بہت فرق ہے مگر دونوں کی محبت خالص ہے۔۔۔بس یہ تو دو روپ ہیں محبت کے۔۔۔صہیب ہمیشہ تم سے نرمی سے بات کرتا تھا کیونکے اُسکی تربیت اسکی ماں نے کی تھی اور ضوریز کے لہجے میں سختی ہے اُسکی تربیت نہ جانے کس نے کی ہے۔۔۔۔میں اُسکی تربیت پر شک کر سکتا ہوں مگر جو محبت وہ تم سے کرتا ہے میں اس پر شک نہیں کر سکتا۔۔۔

بشیر جنت کے پاس بیٹھ کر اس سمجھانے لگے

تمہارے ماموں ٹھیک کہہ رہے ہیں جنت۔۔۔میں جانتی ہوں چندا تمہارے لیئے یہ سب آسان نہیں یقین کرو میرے لیئے بھی یہ سب بہت مشکل ہے مگر جہاں محبت مل رہی ہو نہ وہاں گزارا کر لینا چاہیئے۔۔تم اُسے ایک موقع دو وہ تمہارے سارے غم چن لے گا بیٹا۔۔

ماروخ نے بھی جنت کے پاس بیٹھ کر اُسے سمجھایا

امی۔۔۔بات محبت کی نہیں ہے دل کی رضامندی کی ہے۔۔۔۔جب میرا دل ہی راضی نہیں ہو رہا تو میں کیسے اسکی محبت کو قبول کر لوں۔۔۔آپ سب مجھے سمجھ نہیں رہے۔۔میں نے ہمیشہ صہیب سے وعدہ کیا ہے کے میں اُس کے علاوہ کسی کا نہیں سوچوں گی۔۔۔۔کیا اب ضوریز کو اپنا کر میں اپنے وعدے سے مُکر جاوں۔۔۔؟؟

جنت نے ماروخ سے پوچھا

بیٹا ضوریز کی محبت قبول کرنے سے تم وعدے سے کیسے مُکرو گی۔۔ہم تمہیں اس کی محبت قبول کرنے کا کہہ رہے ہیں نا کے اس سے محبت کرنے کا۔۔۔اور پھر صہیب نے خود آخری سانسوں میں ضوریز سے وعدہ لیا تھا کے وہ

تمہارا خیال رکھے۔۔تو سوچو ضوریز اپنا وعدہ کیسے پورا کرے گا۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے تمہیں اسطرح پریشان اور دکھی دیکھ کر صہیب کو تکلیف نہیں ہوتی ہو گی۔۔میری جان اگر وہ بھی ضوریز کی محبت دیکھ لیتا تو یقیناً وہ اسکی محبت پر ایمان لے آتا۔۔۔ سمجھنے کی کوشیش کرو جنت ہم سب تمہارا بھلا چاہتے ہیں بس۔۔۔

ماروخ نے جنت کو اپنے گلے لگایا

امی میں دو ٹکڑوں میں کٹ جاوں گی۔۔۔میرے لیئے یہ سب آسان نہیں ہے۔۔ہر پل ہر لمحہ صرف صہیب کے ساتھ زندگی گزارنے کے خواب دیکھے تھے اب کیسے میں اس حقیقت کو مان لوں۔۔۔

جنت پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

بس ماروخ میری بیٹی کے ساتھ اب اور کوئی زبردستی نہیں ہو گی اگر وہ ضوریز کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو اب ہمیں اس کے فیصلے کا احترام کرنا ہو گا جیسے اس نے ہمارے فیصلے کا کیا تھا۔۔۔

ماروخ کے بات کرنے سے پہلے ہی راشد نے انہیں ٹوک دیا

بس جنت اب خود کو اور اذیت مت دو میں بات کرونگا ضوریز سے وہ تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا تم پریشان مت ہو ہمم۔۔۔بس چپ ہو جاو ریلکس۔۔۔

راشد نے پاس آکر جنت کے سر پر ہاتھ رکھا

مگر راشد ضوریز جنت کو طلاق نہیں دینا چاہتا۔۔۔

ماروخ نے حیران ہو کر راشد سے کہا

اب ہر بار اُس کی مرضی نہیں چلے گی۔۔میں بات کرتا ہوں اُس سے تم جنت کو سلا دو تھوڑا ریسٹ کر لے۔۔۔!

---

ضوریز مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔

ضوریز خاموشی سے بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا کے راشد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

جی انکل کریں۔۔

ضوریز نے سگریٹ بُجھائی

جنت اس رشتے کے لیئے راضی نہیں ہے۔۔میں نے ہمیشہ جنت کے فیصلے کو اہمیت دی ہے وہ میری اکلوتی بیٹی ہے جب اسکی شادی صہیب سے ہوئی تھی اس وقت بھی میں نے اپنے بہت سے سگے رشتے داروں کو ناراض کیا تھا کیونکے وہ سب ہی جنت کو اپنی بہو بنانا چاہتے تھے مگر جنت صہیب سے محبت کرتی تھی اس لیئے میں نے اپنے رشتداروں کو منع کر کے جنت کا رشتہ صہیب سے طے کیا۔۔اب جب وہ تمہارے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تو میں آج بھی اُس کے فیصلے کے ساتھ ہوں۔۔ تمہیں جنت کو طلاق دینی ہو گی۔۔

راشد نے ضوریز کے سر پر گویا بم پھوڑا

پی یہ کک کیا کہہ رہے ہیں آپ انکل۔۔میں کہہ چکا ہوں میں ہر گز اسے طلاق نہیں دونگا۔۔۔

ضوریز نے سختی سے کہا

تم اس کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے ضوریز یہ اُسکا حق ہے۔۔

راشد نے بھی سختی سے کہا

یہ اُسکا حق نہیں ہے۔۔۔جب میں اسکی ہر بات مان رہا ہوں محبت کرتا ہوں۔۔۔عزت کرتا ہوں۔۔ہر چیز بنا کہے اسے لا کر دیتا ہوں۔۔پھر یہ اسکا حق کیسے ہوا۔۔۔ہر گز نہیں میں یہ کبھی نہیں کرونگا۔۔۔

ضوریز غصے سے کھڑا ہوا بات کرتے کرتے ضوریز کا سانس پھول گیا

آرام سے بات کرو ضوریز۔۔۔بے شک تم جنت کی ہر خواہش پوری کر رہے ہو مگر جب اُسے تم سے محبت ہی نہیں ہے تو وہ کیسے تمہارے ساتھ رہے۔۔۔

تو میں اس سے کب محبت مانگ رہا ہوں۔۔۔مت دے محبت اسی طرح پیاسا رکھے مجھے میں قسم کھا کر کہتا میں اسے ہاتھ بھی نہیں لگاؤنگا۔۔۔بس مجھ سے طلاق نہ لے میں اسے خود سے الگ نہیں کر سکتا انکل پلیز زززز۔۔۔

ضوریز نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا

بہت سمجھایا ہے اسے ہم سب نے مگر وہ نہیں مان رہی بتاو اب ہم کیا کریں یا تم سمجھ جاو یا اُسے سمجھا دو۔۔۔اب یہ تم پر ہے۔۔۔مگر ہاں یاد رکھنا میں ہر حال میں جنت کا ساتھ دونگا۔۔۔

راشد نے ضوریز کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

مم میں بات کرتا ہوں اس سے۔۔۔مجھے ایک موقع دیں۔۔

ضوریز نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا

ہمم ٹھیک ہے کر لو بات تمہارے پاس ایک دن ہے اگر وہ مان گئی تو ٹھیک ہے ورنہ تم جانتے ہو تمہیں کیا کرنا ہو گا۔۔۔۔

---

ضوریز روم میں آیا تو ماروخ جنت کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھیں۔۔

کیا ہوا سو گئی ہے؟

ضوریز کے بہت آہستہ آواز میں کہا

ہاں بس ابھی ابھی سوئی ہے۔۔

ماروخ جنت کے پاس سے اٹھ کر کھڑی ہوئی۔۔

ضوریز آج تم کہیں اور سو جاو۔۔

ماروخ نے ضوریز کے نزدیک آکر کہا

آں ہاں۔۔۔نن نہیں پھوپو میں کہیں اور نہیں سو سکتا۔۔ آپ پریشان مت ہوں میں اسے تنگ نہیں کرونگا۔۔۔

ضوریز نے اپنی نظریں جنت سے ہٹا کر کہا

ہمم ٹھیک ہے ضوریز مگر جنت تمہارے ساتھ۔۔۔

پلیز زپھوپو اس وقت میں تھوڑا آرام کرنا چاہتا ہوں اب اس معاملے میں صبح بات ہو گی۔۔

ضوریز نے اپنا سر دباتے ہوئے کہا

اچھا چلو ٹھیک ہے تم بھی آرام کرو۔۔۔

ماروخ نے ایک نظر جنت کو دیکھا اور روم سے چلے گئی

---

ضوریز بنا کوئی آواز کیئے جنت کے ساتھ لیٹ گیا اور نرمی سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔۔۔ تھوڑی دیر تک جنت کو دیکھنے کے بعد وہ تھوڑا اٹھ کر جنت کے چہرے پر آئے بال اپنے ہاتھوں سے سمیٹنے لگا پھر انہیں بالوں میں اپنا چہرے چھپا کر گہرا سانس لیا۔۔جنت کی خوشبو اسے مدحوش کر رہی تھی وہ کتنی ہی دیر جنت کے بالوں کی خوشبو اپنے اندر اتارتا رہا۔۔۔پھر مسکرا کر جنت کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

ہنہ کیا کوئی اپنی روح سے جدا ہو کر کے بھی زندہ رہ سکتا ہے۔۔۔

ضوریز نے جنت کے ہاتھ کو دیکھ کر سوچا اور پھر جنت کی ایک ایک انگلی کو اپنے لبوں سے چومنے لگا

اُسے ایک سکون سا محسوس ہوا جیسے بہت لمبے سفر کی تھکاوٹ اتر گئی ہو۔۔

میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتا جنت۔۔۔

جنت کے ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھ کر جنت کے ماتھے پر اپنے لب رکھے۔۔۔

مت جاو مجھ سے دور۔۔۔ مر جاونگا میں۔۔

اپنا چہرہ جنت کی گال سے لگا کر وہ بہت آہستہ آواز میں جنت سے باتیں کر رہا تھا

جنت مجھے اپنالو۔۔ آئی نیڈ یو۔۔۔

ضوریز خود پر قابو نہ رکھ سکا وہ جو باہر جنت کو نہ چھونے کی قسم کھا کر آیا تھا جنت کو دیکھتے ہی اپنا آپ کھو بیٹھا

جنت کو محسوس ہوا کے کوئی اس کے اوپر ہے۔۔ جنت نے فوراً آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔ ضوریز آدھی بند ہوتی آنکھوں سے جنت کے گال چوم رہا تھا۔۔۔

ضض ضوریز چھوڑیں مجھے۔۔

جنت نے اٹکتے ہوئے کہا

نہ ممکن ہے جنت۔۔۔۔ روح میں بستی ہو تم۔۔ تمہیں چھوڑ کر میں صرف قبر میں جا سکتا ہوں۔۔

ضوریز نے جنت کی ناک کو اپنے لبوں سے چھوا

یہ آپ کیا کر رہے ہیں میرح اوپر سے ہٹیں۔۔

جنت نے کمزور لہجے میں کہا

جنت ایسا مت کرو پلیز زز مجھے تھوڑا سکون چاہیئے۔۔۔

ضوریز کا سانس بھاری ہونے لگا۔۔ اُس نے جنت کے ہونٹوں کو اپنی انگیوں سے چھوا اور آنکھیں بند کر کے جنت

کے لبوں پر جُھکا۔۔

نہیں ضوریز یہ کیا کر رہے ہیں آپ پیچھے ہٹیں۔۔

جنت نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا ضوریز نے گہرا سانس لے کر آنکھیں کھولیں اور اپنے خشک لبوں پر زبان پھیرتا ہوا جنت کے اوپر سے اٹھ گیا۔۔۔

خود پر قابو پانے کے لیئے اس نے اپنا سر تھام لیا۔۔۔

جنت بنا آواز کیئے رونے لگی

ضوریز نے سر اٹھا کر جنت کو دیکھا

پلیز زز جنت رو مت۔۔

ضوریز نے تکلیف سے کہا

ضوریز تیزی سے اٹھا اور اپنی جیکٹ سے اپنا چاقو نکالا

یہ لو پکڑو اِسے۔۔۔

ضوریز نے اپنا چاقو جنت کی طرف بڑھایا

یی کک کیا ہے مم مجھے نہیں چاہیئے۔۔

جنت ضوریز سے خوفزدہ ہوئی

مجھے ایک ہی بار مار دو اپنے ہاتھوں سے جنت۔۔ تمہارے بغیر جی نہیں سکتا مگر تمہارے ہاتھوں سے مر سکتا ہوں۔۔۔ لو پکڑو ختم کر دو مجھے اور اپنی اس ازیت کو بھی۔۔۔

ضوریز نے زبردستی جنت کے ہاتھ میں چاقو پکڑایا

یہ کیا رہے ہیں امی ی۔۔ ابو۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے آپ سے دور رہیں مجھ سے۔۔

جنت نے روتے ہوئے کہا

شششش۔۔۔ چپ۔۔۔ خاموشی سے مجھے مار دو میں کسی کو کچھ نہیں کہوں گا۔۔۔ کہنا میں نے خود کُشی کی ہے۔۔۔

ضوریز نے جنت چاقو والا ہاتھ تھاما اور اسے اپنی گردن پر رکھ دیا

لو جنت مجھ سے آزادی چاہتی ہو نا تو لے لو آزادی اسی طرح آزادی مل سکتی ہے تمہیں۔۔

وہ اب جنت کے ہاتھ پر دباو ڈال کر اپنی گردن میں چاقو مارنے کی کوشیش کر رہا تھا

چھوڑیں مجھے۔۔۔ لگتا ہے آپ اپنے ہوش میں نہیں ہیں۔۔۔

جنت نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھوڑوایا اور چاقو کو دور زمین پر پھینک دیا

پاگل ہو گئے ہیں آپ اپنی طرح قاتل بنانا چاہتے ہیں مجھے بھی۔۔

جنت نے اونچی آواز میں کہا

ہاں پاگل ہو گیا میں بلکل پاگل۔۔۔

ضوریز اپنا سر ہاتھوں میں تھام کر گہرے سانس لینے لگا۔۔

جنت میں اور تم سے کچھ نہیں کہو نگا بس مجھے خود سے دور مت کرو۔۔۔ میں مر جاو نگا یار۔۔۔ میرے یہاں آنے کی وجہ تم ہو۔۔ مجھے خود سے دور کر کے دوبارہ اُس دنیا میں مت بھیجو۔۔۔ پلیز زز جنت میں بھی جینا چاہتا ہوں وہ زندگی جو ہر انسان جیتا ہے میرا بھی حق ہے۔۔ پلیز زززز۔۔

ضوریز نے جنت کو پکڑ کر اپنے قریب کیا

دیکھو جنت میری آنکھوں میں سب کو نظر آتی ہے یہ محبت یہ بے چینی تم کیوں اتنی انجان بنتی ہو۔۔۔ ضوریز سمجھ

کے نہ سہی صہیب کا جُڑواں بھائی سمجھ کر ہی رحم کھالو۔۔۔مجھے بچالو جنت۔۔

ضوریز نے تھک کر جنت کی گود میں سر رکھ دیا

میں مانتا ہوں میں صہیب جیسا نہیں صہیب مجھ سے بہت اچھا تھا۔۔ مگر ہم دونوں کو تم سے ہی محبت ہوئی۔۔۔

میری محبت کا روپ الگ ہے جنت۔۔۔میری محبت کا انداز الگ ہے۔۔۔مجھے سمجھنے کی کوشیش کرو۔۔ مم مجھے تکلیف مت دو۔۔۔

ضوریز کی آواز آہستہ آہستہ مدہم ہو گئی جنت نے جھک کر ضوریز کا چہرہ دیکھا تو ضوریز کی آنکھیں بند تھیں جیسے وہ گہری نیند میں ہو

ضوریز کے آنسو اسکی آنکھوں کے کونے پر اٹکے ہوئے تھے جیسے بہت ضبط کرنے کے بعد بھی آنسو باہر آجاتا ہے

جنت نے ضوریز کی آنکھ سے آنسو صاف کیا اور اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی

شاید اسے ضوریز کی حالت ہر رحم آگیا تھا۔۔۔!

---

ضوریز کی آنکھ کھلی تو وہ اب تک جنت کی گود میں تھا اور جنت بیڈ سے ٹیک لگائے سو رہی تھی

اوہ نو یہ میں نے کیا کیا جنت اٹھو ریکلس ہو کر لیٹ جاو۔۔

ضوریز نے احتیاط سے جنت کو سیدھا کیا جنت نے مشکل سے آنکھیں کھول کر دیکھا

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔

جنت نے ضوریز کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا اور اپنی آنکھیں مسلنے لگی

آپکو نیند آگئی تھی۔۔؟

جنت نے نرمی سے پوچھا

ہمم آگئی تھی بہت دنوں بعد اسطرح کی نیند آئی ہے اس لیئے شاید پتا نہیں چلا۔۔۔میں نے تمہیں تکلیف دی آیم سوری۔۔۔

ضوریز شرمندہ ہوا

اٹس اوکے۔۔۔

جنت نے مختصر جواب دیا اور اپنے ہونٹ کاٹنے لگی ضوریز نے اسکی بے چینی نوٹ کی

کیا ہوا۔۔؟ کچھ کہنا چاہتی ہو۔۔؟

ضوریز نے نرمی سے اسے ہونٹوں کو الگ کیا اور اپنی انگلیوں سے سہلایا

کیوں تکلیف دے رہی ہو انہیں یہ اسطرح کاٹنے کا قابل نہیں ہیں بلکے یہ تو بہت پیار سے چومنے کے قابل ہیں۔۔

ضوریز نے جنت کے ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے کہا

وہ مجھے بات کرنی تھی۔۔

جنت نے گھبرا کر ضوریز کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے ہٹایا

ہاں۔۔کہو میں سن رہا ہوں۔۔

ضوریز چونک کر سیدھا ہوا اور شرافت سے سر جھکا کر جنت کے بولنے کا انتظار کرنے لگا

میں نے رات میں بہت سوچا ضوریز۔۔۔آپکی محبت پر مجھے شک نہیں ہے۔۔۔آپکی محبت کا روپ بھی بہت انوکھا ہے مجھے ایسی محبت کی عادت نہیں تھی شاید اسی لیئے۔۔۔خیر مجھے یہ کہنا ہے کے میں صہیب کو اپنے دل سے نہیں نکال سکتی۔۔۔

جنت نے گہرا سانس لیا جیسے وہ کسی فیصلے پر پہنچ گئی ہو

تو میں نے کب کہا کے صہیب کو دل سے نکال دو۔۔وہ میرا بھی بھائی تھا جنت۔۔۔ٹھیک ہے جتنی تم محبت کرتی ہو اُس سے میں نہیں کرتا مگر میں اُسکی محبت کی قدر کرتا ہوں۔۔جب وہ میرے ہاتھوں میں تھا نہ تب میں نے اسکی آنکھوں میں تم سے بچھڑنے کی تکلیف دیکھی تھی اس وقت میں نا سمجھ تھا آج جب اسکا وہ چہرہ یاد آتا ہے تو مجھے بھی بہت تکلیف ہوتی ہے۔۔یقین کرو اگر اسے قبر سے نکال کر مجھے خود قبر میں جانا پڑے تو میں یہ بھی کرنے کو تیار ہوں۔۔۔بس صہیب کی محبت کو میری محبت سے کمپیئر مت کرو۔۔پتا نہیں عجیب بے سکونی ہوتی ہے مجھے۔۔۔ بیشک اسے یاد کرو بلکے مل کے یاد کریں گے مگر اپنی زندگی میں مجھے بھی جگہ دے دو۔۔۔

ضوریز نے جنت کا ہاتھ پکڑا

ہمم۔۔۔یہ ہی فیصلہ کیا ہے میں نے۔۔۔ویسے بھی صہیب میرے خواب میں آئے تھے۔۔بہت ناراض تھے مجھ سے کہہ رہا تھا جس بھائی سے میں اتنی محبت کرتا ہوں تم اُسے اتنا دکھ دے رہی ہو کافی ڈانٹا ہے اس نے مجھے آپکی وجہ سے۔۔ہنہ آپکے جیسا غصہ کیا اس نے مجھ پر۔۔

جنت روتے ہوئے مسکرانے لگی

واقعی۔۔۔اس نے تم سے یہ کہا۔۔۔اوہ کاش ش ش۔۔۔کاش میں تم لوگوں کی زندگی میں نہیں آتا۔۔۔۔کاش ش ش ہم اسطرح نہ ملے ہوتے کاش وہ میرے ساتھ ہوتا۔۔

ضوریز کو شدت سے صہیب کی یاد آئی اور خود بخود اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

اب روئیں مت ورنہ وہ پھر مجھے ڈانٹے گا۔۔

جنت نے ضوریز کے جھکے ہوئے سر پر ہاتھ پھیرا

ضوریز نے جنت کو دیکھا اور وہ دونوں ایک ساتھ مسکرائے

خبردار جو کسی نے تمہیں ڈانٹا میرے علاوہ تمہیں کوئی نہیں ڈانٹ سکتا۔۔۔

ضوریز نے مسکرا کر جنت کی ناک دبائی

آوچ آرام سے۔۔۔

جنت نے اُس کے ہاتھ پر تھپڑ مارا

اب آرام سے کچھ نہیں ہو گا بہت آرام کر لیا آپ نے۔۔۔۔۔

ضوریز نے تیزی سے جنت کو بیڈ پر لٹایا اور خود بھی لیٹ گیا

زیادہ پھیلیں مت صبح ہو گئی ہے ہٹیں۔۔

جنت نے ضوریز کو ہٹانا چاہا

شششش بلکل نہیں آج سے تمہاری ہر بات مانو گا بس یہ والی باتیں نہیں مانو گا۔۔

ضوریز نے جھک کر جنت کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹوں کو رکھا اور جنت کی بات اسکے منہ میں ہی رہ گئی

---

ابو۔۔امی۔۔مجھے ضوریز کا ساتھ قبول ہے۔۔۔

ناشتے کے دوران جنت نے سب کو دیکھتے ہوئے بتایا

شکر اللہ تو نے اسکی کم عقل لڑکی کو عقل دی۔۔

سب سے پہلے عشرت بی بی نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا

ماروخ اور راشد نے ایک پر سکون سانس لیا

نانو۔۔۔میں کم عقل نہیں ہوں۔۔۔

جنت کو غصہ آیا

تم کم عقل نہیں بلکے بلکل ہی عقل سے فارغ ہو۔۔

ضوریز کے ہلکا سا اُس کے سر پر ہاتھ مارا

اچھا۔۔تو پھر میں ابھی اپنا فیصلہ بدل لیتی ہوں۔۔

جنت نے ضوریز کو دیکھ کر دھمکی دی

اووہوو۔۔مزاق کر رہا تھا۔۔ظاہر ہے عقل مند ہو جب ہی تو میرا ساتھ قبول کیا۔۔

ضوریز نے آنسہ کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری

ہمم اب آئے نہ لائن پر۔۔

جنت نے ایک ادا سے اپنے بالوں کو جھٹکا دے کر کہا

آئے ہائے ایسی ادائیں مت دکھاو کمزور دل ہے برداشت نہیں پائے گا۔۔کوئی گستاخی کر بیٹھے گا سب کے سامنے۔۔

ضوریز نے جھک کر جنت کے کان میں کہا

پُتر۔۔۔تیری دادی بوڑھی ضرور ہوئی ہے مگر ابھی بھی صاف سنائی دیتا ہے۔۔

۔

عشرت بی بی نے اپنا چہرہ آگے کر کے ضوریز سے کہا جنت نے اپنی ہنسی روکی

اوہو دادو اصولاً تو آپکو اونچا ہی سننا چاہیئے اب۔۔

ضوریز نے عشرت کو تنگ کیا

چل جنت اٹھ یہاں سے یہ لڑکا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

عشرت نے جنت کا ہاتھ پکڑ کر کہا

اوہ دادو مزاق کر رہا تھا یہ دیکھیں کان پکڑتا ہوں۔۔

ضوریز نے فوراً اپنے کان پکڑے وہاں بیٹھے سب افراد کھل کر ہنسنے لگے

---

**ایک سال بعد۔۔!**

یہ لڑکا باولا ہو گیا ہے کیا۔۔۔

عشرت نے آنسہ سے کہا

تمہارے اسطرح چلنے سے بچے جلدی پیدا نہیں ہو جائینگے۔۔۔

ضوریز کو کب سے بے چینی سے ٹہلتا دیکھ کر عشرت بی بی نے اکتا کر کہا

اوہو دادو اتنا وقت لگتا ہے بچے پیدا ہونے میں۔۔

ضوریز نے پریشانی سے اپنی پیشانی مسلی

یہ لو اس کے باپ نے بھی یہ ہی پوچھا تھا جب تم اندر تھی۔۔

عشرت نے ہنس کر آنسہ سے کہا وہ بھی مسکرا دی

دادو کیا اتنا زیادہ درد ہوتا ہے۔۔۔

ضوریز گھٹنو کے بل بیٹھ کر عشرت سے پوچھنے لگا

تو اور کیا بچے مزے سے جھولے لیتے ہوئے آتے ہیں پاگل ظاہر ہے ماں کو تکلیف اٹھانی ہوتی ہے تم کیا جانو۔۔

نہیں دادو مجھے بھی بہت تکلیف ہو رہی ہے بس اب اور بچے نہیں چاہیئے مجھے۔۔

ضوریز نے سر جھکا کر آہستہ آواز میں کہا

وہ لے ڈاکٹر آ گئی۔۔۔

عشرت نے سامنے کھڑی ڈاکٹر کی طرف اشارا کیا۔۔ ضوریز بھاگتا ہوا ڈاکٹر کے پاس گیا

مم میری وائف تو ٹھیک ہیں نہ۔۔

ضوریز نے پھولے ہوئے سانس کے ساتھ سب سے پہلے جنت کا پوچھا

جی ہاں ماشاءاللہ وہ بلکل ٹھیک ہیں۔۔۔

ڈاکٹر ضوریز کی بے چینی دیکھ کر مسکرا دی

آپکے ہاں دو خوبصورت جُڑواں بیٹوں نے جنم لیا ہے مبارک ہو۔۔۔

ڈاکٹر نے ضوریز اور آنسہ کو باری باری دیکھ کر مبارک باد دی۔۔

اوہ میرے اللہ تیرا شکر۔۔۔ دیکھو ضوریز کیسے کیسے نوازتا ہے وہ۔۔۔

آنسہ نے ضوریز کو گلے لگا کر کہا

جی ماں بیشک۔۔۔ کیا میں مل سکتا ہوں۔۔؟

ضوریز نے ڈاکٹر سے پوچھا

جی ضرور بس ابھی نرس آپکو بتا دے گی آپ اندر جا کر مل لیجئے گا۔۔

ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا اور چلی گئی۔

---

ماشاءاللہ ایسا لگتا ہے ان دونوں کا بچپن ہو۔۔۔ہے نا بھابی دیکھیں۔۔

ماروخ نے دونوں بچوں کو گود میں لے کر کہا

ہاں دیکھو جیسے ضوریز نے جلدی آنکھیں کھول لیں تھیں اس نے بھی کھولی ہوئی ہیں۔۔اور یہ سُست ہے اپنے صہیب کی طرح۔۔

آنسہ نے ہنس کر کہا

مبارک ہو میری جان۔۔۔تمہیں اب تکلیف تو نہیں ہو رہی۔۔؟

ضوریز جنت کے پاس بیٹھ کر پوچھنے لگا

نہیں آج تو ایسا لگ رہا سب تکلیف اور درد دور ہو گئے ہوں دیکھیں کتنے پیارے بچے ہیں ہمارے۔۔۔

ہاں بہت پیارے ہیں بلکل تمہارے جیسے معصوم۔۔۔

ضوریز نے جھک کر جنت کے ماتھے پر بوسا دیا

افف کیا کر رہے سب سامنے ہی بیٹھیں ہیں۔۔

جنت نے ضوریز کو گھورا

تو اب کیا سب کے جانے کا انتظار کروں۔۔۔

ضوریز نے کندھے اُچکا کر کہا

ارے بھابی اب ان دونوں کے ایک جیسے نام سوچنے پڑیں گے یاد ہے آپکو ضوریز اور صہیب کے نام بھی میں نے بتائے تھے۔۔

ماروخ اٹھ کر ضوریز کے پاس آئیں

ہاں بھئی بتاو کوئی نام سوچے ہیں تم لوگوں نے۔۔۔

ماروخ نے دونوں کی طرف دیکھ کر پوچھا

جی میں نے سوچ رکھیں ہیں۔۔۔اِسکا کا نام زوہیب اور اِسکا نام صہیب۔۔۔اور اب یہ صہیب زوہیب سے نہیں بچھڑے گا۔۔۔

ضوریز نے دونوں کو گود میں لے کر پیار کیا

ماشاءاللہ بہت اچھا سوچا ہے تم نے اللہ ان دونوں کو ہمیشہ ایک ساتھ رکھے۔۔

آنسہ نے نم آنکھوں سے دعا کی۔۔سب ہی خاموشی سے صہیب کو یاد کر کے آبدیدہ ہو گئے۔۔۔

چلو بھئی خوشی کا موقع ہے میں میٹھائی لاتا ہوں۔۔۔

بشیر کی آواز نے خاموشی کو توڑا اور سب مسکرا کر بچوں کو دیکھنے لگے۔۔۔

---

# ختم شُد